سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل و کرامات کا اولین مستند مجموعہ

قلائد الجواہر

فی مناقب

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

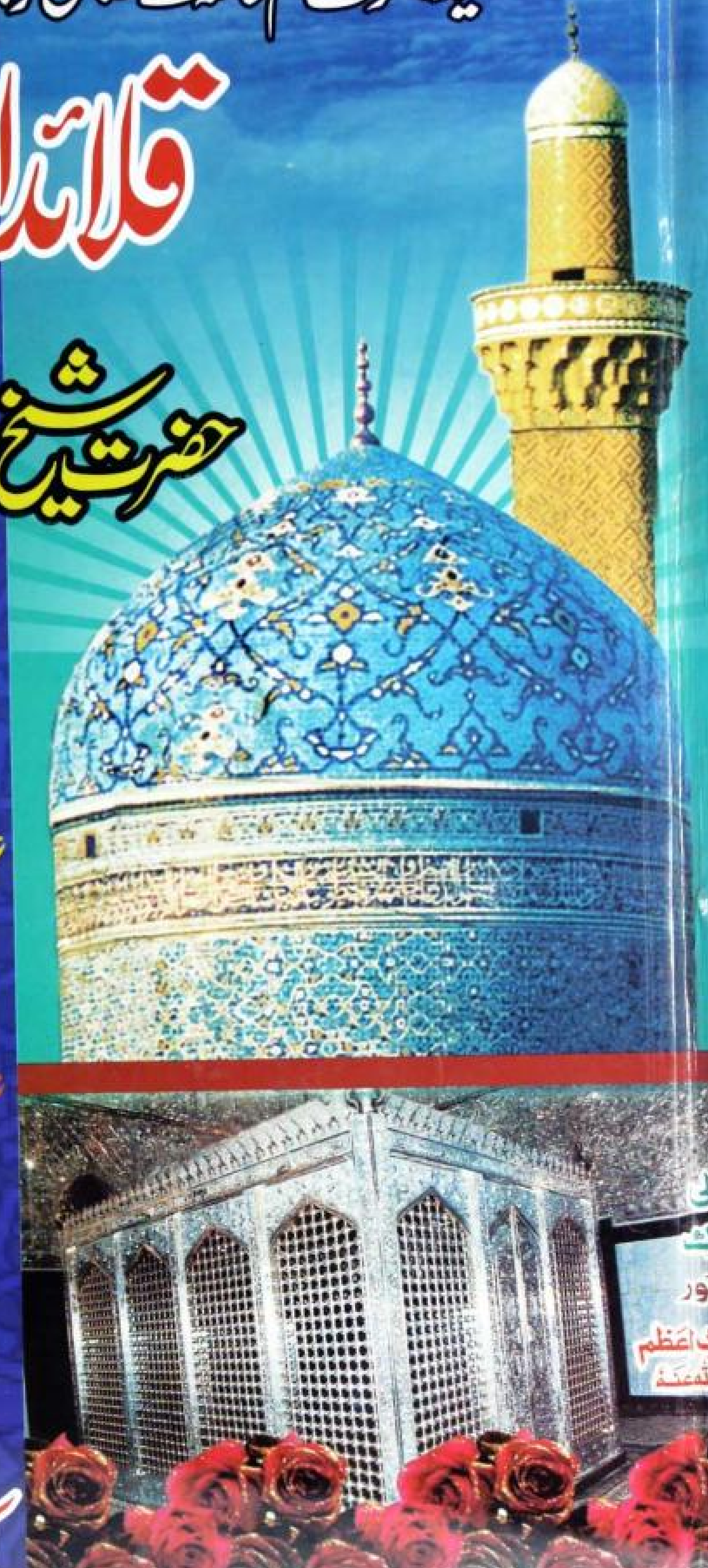

تصنیف

علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ محمد عبد الستار قادری

کرمانوالا بک شاپ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل و کرامات کا اولین مستند مجموعہ

قلائد الجواہر

فی مناقب

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

تصنیف

علامہ محمد بن یحییٰ تاذفی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ محمد عبدالستار قادری

کرماں والا بک شاپ

دوکان نمبر ۲۔ دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 0423-7249515

Marfat.com

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف **حضرت کرماں والے**

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

شمیمِ باغِ ولایت

- حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منظرِ بدرِ طریقت

- حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

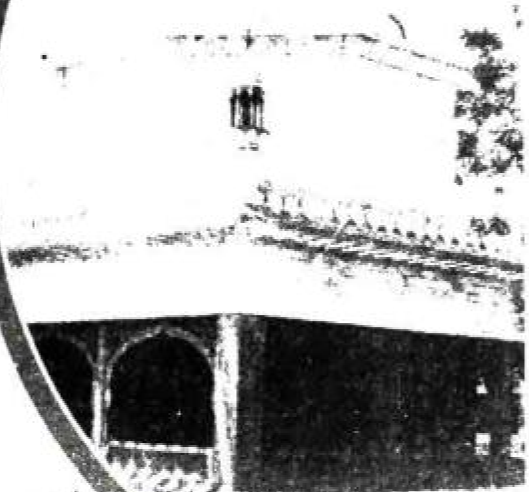

حضرت پیر
سید صمصام شاہ بخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

حضرت پیر
سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

الحاج صوفی
برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ اہتمام
سمیع اللہ برکت

زیرِ سرپرستی
حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت 21 دسمبر 2009

قیمت -/200 روپے

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مقدمہ	١٣	بغداد جا کر آپ کا وہاں کے مشائخ عظام سے شرف ملاقات حاصل کرنا	٥١
حمد ونعت	٣٩	آپ کے مدرسہ کا وسیع کیا جانا	"
تمہید	٤٠	آپ کے تلامذہ	٥٤
سبب تالیف	٤٠	حلیہ شریف	٥٥
آپ کا سن ومقامِ پیدائش	٤١	آپ کے خصائلِ حمیدہ	"
مقام وسنِ وفات	٤٣	آپ کا وعظ ونصیحت	٥٩
آپ کا نسب	٤٤	آپ کی مجلس میں سب کا یکساں ہونا	٦٠
آپ کے نانا حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ	٤٥	آپ کے واسطے غلہ علیحدہ بویا جانا	"
آپ کے والد ماجد	٤٦	ایک کند ذہن طالب علم کی آپ سے پڑھنے کی حکایت	٦١
آپ کی والدہ ماجدہ	٤٦	آپ کی پھوپھی صاحبہ کی دعا سے پانی برسنا	٦٢
آپ کا مدتِ شیرخواری میں رمضان کے ایام میں دودھ نہ پینا	٤٦	آپ کی راست گوئی کا بیان	"
آپ کا بغداد جانا	٤٧	آپ کے بغداد تشریف لے جانے کا سبب	
خضر علیہ السلام کا آپ کو بغداد میں داخل ہونے سے روکنا اور آپ کا سات برس تک دجلہ کے کنارے پڑے رہنا' اور پھر بغداد جانا	"	آپ کا بغداد رخصت ہونا' راستے میں قافلہ کا لوٹا جانا	٦٣
اشعار تہنیت آمیز	٤٨	آپ کو اپنی ولایت کا حال بچپن سے ہی معلوم ہو جانا	٦٤
آپ کا علم حاصل کرنا	٤٩	آپکا بچوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رہنا اور کئی کئی روز تک آپکا کھانا نہ کھانا	٦٥
آپ کا قرآن مجید یاد کرنا	"		
آپ کا خرقہ پہننا	٥٠		

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اثنائے تنگدستی میں آپ کا کسی سے سوال نہ کرنا	۶۵
بغداد کی قحط سالی کے متعلق آپ کی کئی حکایتیں	۶۶
ایک دفعہ اثنائے قحط سالی میں آپ کا بھوک سے نہایت عاجز آنا	"
حتی الامکان آپ کا بھوک کو ضبط کرنا	۶۸
آپ کا صبر واستقلال	۶۹
آپ کا بڑی بڑی ریاضتیں اور مجاہدے کرنا	"
عراق کے بیابانوں میں آپ کا سیاحت کرنا	۷۰
آپ پر عجیب حالات کا طاری ہونا	۷۱
لڑنے کی غرض سے شیاطین کا آپ کے پاس مسلح ہو کر آنا	۷۲
بغداد سے جانے کا قصد اور شیخ حماد الدباس سے ملاقات	۷۶
آپ کی مجالسِ وعظ میں لوگوں کا کثیر تعداد میں حاضر ہونا	۷۷
حضور ﷺ کا آپ کو حکمِ وعظ اور حضور ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا آپ کے منہ میں تھتکارنا	۷۸
مسندِ ولایت کے سجادہ نشین میں بارہ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے	۸۱
آپ سے نسبت (بغیر بیعت ہوئے) کا انعام	۸۳
آپ کا اپنے مریدوں کی شفاعت کرنا اور ان کا ضامن بننا	۸۸
آپ کا پانی پر چلنا	۸۹
شیخ منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں آپ کا قول	۹۰
آپ کی کُل مدتِ وعظ ونصیحت	۹۳
آپ کی مجلس میں یہود ونصاریٰ کا اسلام قبول کرنا	"
آپ کا مجاہدہ	۹۴
آپ کے ہاتھ پر پانچ ہزار یہود ونصاریٰ کا اسلام قبول کرنا	۹۵
آپ کا شیطان کو دیکھنا اور اس کے مکر سے آپ کا محفوظ رہنا	۱۰۰
آپ کا طریقہ	۱۰۱
آپ کا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کہنا	۱۰۵
کرامت واستدراج کا فرق اور آپ کے کرامات کا بتواتر ثابت ہونا	۱۰۷
"قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کے کیا معنی ہیں؟	۱۰۹
مشائخ کا آپ کی تعظیم کرنا اور آپ کے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کے کہنے کی خبر دینا	۱۱۰

عنوان	صفحہ
جس مجلس میں کہ آپ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا اس میں تمام اولیائے وقت اور رجال الغیب کا حاضر ہونا اور ان کی طرف سے آپ کو مبارکباد سنانا	۱۱۷
آپ کے عہد میں دجلہ کا نہایت طغیانی پر ہونا اور آپ کے فرمانے سے ان کا کم ہونا	۱۱۸
آپ کا اپنا عصا زمین پر کھڑا کرنا اور اس کا روشن ہو جانا	"
ایک بزرگ کی حکایت	۱۱۹
آپ کے ایک مرید کا بیت المقدس سے آن کر ہوا میں چلنے سے تائب ہو کر آپ سے طریق محبت سیکھنا	۱۲۰
محبتِ الٰہی	۱۲۱
ایک گویئے کا آپ کے ہاتھ پر تائب ہونا	۱۲۲
شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر آپ کا دیر تک ٹھیر کر اُن کیلئے دعا مانگنا	۱۲۴
آپ کے مقامات اور یہ کہ مواہب وعطائے الٰہی ہر شخص کو حاصل ہونا ضروری نہیں	۱۲۹
ایک وقت بارش ہونا اور آپ کے فرمانے سے صرف آپ کے مدرسہ سے بند ہو کر اطراف وجوانب میں برستے رہنا	۱۳۱
عجب وغرور سے بچنے کے متعلق آپ کا کلام	"
علمِ کلام وعلمِ معرفت	۱۳۴

عنوان	صفحہ
ابوالفرح ابن الہمامی کا بھولے سے بے وضو نماز پڑھنا اور بعد نماز اس بات سے آپ کا انہیں اطلاع دینا	۱۳۵
فقیر بے علم کی مرغ بے پر کی مثال ہے	"
خلیفہ المستنجد باللہ کا زرِ نقد لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا اور آپ کا اُس کو نہ لینا	۱۳۶
روافض میں سے ایک جماعت کا آپ کی کرامت دیکھ کر اپنے رفض سے تائب ہونا	۱۳۷
ایک بچھو کا ساٹھ دفعہ آپ کے سر میں ڈنک مارنا اور پھر آپ کے فرمانے سے اُس کا مر جانا	۱۳۸
آپ کے رکابدار ابوالعباس کو آپ کا دس بارہ سیر گندم دینا اور اُن کا پانچ سال تک اُسے کھاتے رہنا	"
ایک دفعہ قندیل کی طرح ایک روشن شے کا دو تین دفعہ آپ کے دہن مبارک سے قریب ہو ہو کر واپس ہونا	۱۳۹
آپ کا طی الارض	"
جنات کا آپ کی تابعداری کرنا	۱۴۱
ایک آسیب زدہ کی حکایت	۱۴۲
بغداد پر سے گذرتے ہوئے ایک صاحب حال کا فخر کرنا اور آپ کا اُس کا حال	

عنوان	صفحہ
سلب کرکے واپس دے دینا	۱۴۳
آپ کے مسافر خانہ کی چھت گرنا اور	
اُس کے گرنے سے پہلے آپ کا وہاں سے	
لوگوں کو ہٹانا	۱۴۴
ایک فاضل کی حکایت	
ایک بد اخلاق بالغ لڑکے کی حکایت	۱۴۵
شیخ مطر البازرانی رحمۃ اللہ علیہ کو اُس کے	
والد ماجد کی وصیت	"
فقہائے بغداد کا جمع ہو کر آپ کا امتحان	
لینے کی غرض سے آپ کے پاس آنا	۱۴۶
بہت سے مخفیہ حالات کو آپ کا ظاہر کرنا	۱۴۷
آپ کی کرامات	۱۴۸
مکان کی چھت سے ایک سانپ کا آپ	
کے سامنے گرنا اس وقت آپ کا استقلال	
اور آپ سے اس کا ہم کلام ہونا	۱۵۰
ایک دفعہ جامع منصوری میں ایک جن کا	
اژدھا بن کر آپ کے سامنے آنا	"
آپ کی دعا سے مریضوں کا شفایاب ہونا	۱۵۱
مریضِ استسقاء	"
مریضِ بخار	"
آپ کی دعا سے کبوتری کا انڈے دینا	-
اور قمری کا بولنے لگنا	۱۵۲
آپ کے ایک مرید کا قول	۱۵۳
ایک چوہے کا چھت پر سے کئی دفعہ آپ	

عنوان	صفحہ
کے اوپر مٹی گرانا اور آپ کے فرمانے	
سے اس کا گر کر مر جانا	۱۵۴
آپ کا قیمتی لباس پہننا اور باطن میں	
ابوالفضل احمد کا اِس پر معترض ہونا	۱۵۵
خواب میں آپ کے خادم کا ستر عورتوں سے	
ہمبستر ہونا اور آپ کا اُس کی وجہ بتلانا	"
آپ سے توسل کرنے کا بیان	۱۵۶
ہر ماہ میں خلیفۂ وقت کی طرف سے آپ	
کے واسطے خلعت آنا	۱۵۷
دل بدست آور کہ حجِ اکبر است	"
عبدالصمد بن ہمام کا آپ سے انحراف کرنے	
کے بعد آپکی خدمت اختیار کرنا	۱۵۸
آپ کا ایک مرغی کی ہڈیاں جمع کرکے	
باذنہٖ تعالیٰ اُس کا زندہ کرنا	۱۶۰
اولیاء اللہ کی حیات وممات میں ان کے	
تصرفات پر انعقادِ اجماع	"
شیطان لعین کی دھوکہ دہی	۱۶۱
آپ کا اظہار مافی الضمیر	۱۶۲
شیخ جمال الدین ابن الجوزی کا آپ کی	
وسعتِ علم دیکھ کر قال سے حال کی طرف	
رجوع کرنا	۱۶۳
آپ کا مشغلۂ علمی	۱۶۴
آپ کا فتویٰ دینا	"
ایک عجیب وغریب فتویٰ	۱۶۵

عنوان	صفحہ
محمد بن ابوالعباس کا ایک مجمع مشائخین میں آپ کو خواب میں دیکھنا	۱۶۵
اولیائے وقت کا آپ سے تعہد	۱۶۶
آپ کی مجلسِ وعظ میں جنات کا آنا	"
ایک بزرگ کا خواب	۱۶۷
آپ کے بعض اقوال	۱۶۹
مسلمان کے دل پر ستارۂ حکمت و ماہتابِ علم اور آفتابِ معرفت کا طلوع ہونا	"
ایک صحابی جن سے ملاقات	"
دعا کے تین درجے	۱۷۰
آپ کی ادعیہ (دعائیں)	"
آپ کی ازواج	۱۷۳
آپ کی اولاد	"
شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۴
شیخ عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۵
جبال میں آپ کی ذرّیت	۱۷۷
شیخ ابوبکر عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	"
شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۸
شیخ حافظ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ	"
شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۹
شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۸۰
شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	"
شیخ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ	"
شیخ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ	"

عنوان	صفحہ
شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	۱۸۱
جنابِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد الاولاد	۱۸۲
شیخ سلیمان بن عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ	"
شیخ عبدالسلام بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ	"
شیخ محمد بن شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	۱۸۳
شیخ نصر بن شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ	"
شیخ عبدالرحیم بن شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہما	۱۸۷
شیخ فضل اللہ بن شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ	"
اولاد الشیخ ابی صالح نصر ابن الشیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہم	۱۸۸
آپ کی ذرّیت قاہرہ میں	۱۹۱
آپ کی ذرّیت حماہ میں کثّرھم اللہ	"
مندرجہ بالا تینوں بزرگوں کی اولاد	"
اولاد الشیخ الصالح لاصیل محی الدین عبدالقادر بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہم	۱۹۲
کتاب ہذا کا سنِ تالیف	۱۹۳
اولاد الشیخ بدرالدین حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہم	۱۹۴
ان دونوں بزرگوں کی اولاد	"
اولاد الشیخ حسین بن علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہم	۱۹۵
آپ کی اولاد اور آپ کی اولاد الاولاد	۱۹۶
اولاد الشیخ محمد بن شیخ عبدالعزیز الجیلی الجبالی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹۸
آپ کی ذرّیت مصر میں	۲۰۰
آپ کی ذرّیت حلب میں	۲۰۲

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
قاہرہ میں آپ کی ذرّیت	۲۰۳	خواہش کرنا	۲۳۵
بغداد میں آپ کی ذرّیت	"	ایک تاجر کے حق میں آپ کا دُعا کرنا	۲۳۶
آپ کی توجہ سے آفتابہ کا روبقبلہ ہونا	۲۰۶	ایک بزرگ کا آپ کے مراتب و مناصب کی	
محی الدین آپ کا لقب ہونے کی وجۂ تسمیہ		خبر دینا	۲۳۷
رسول اللہ ﷺ کو آپ کا خواب میں		ایک بزرگ کی حکایت	۲۳۸
دیکھنا	۲۰۷	ایک رجالِ غیب کا ذکر	۲۳۹
ایک بزرگ کی حکایت	"	آپ کی بی بی صاحبہ کا حال	۲۴۱
ایک جوئے باز کا آپ کے دستِ مبارک پر		رجال غیب میں سے ایک شخص کا ذکر	۲۴۲
تائب ہونا	۲۰۸	ایک قافلہ کے متعلق آپ کی کرامت	"
ایک بزرگ کا خواب	۲۱۰	آپ کی دعا سے ایک چیل کا مر کر زندہ	
ایک خیانت کا ذکر	۲۱۱	ہو جانا	۲۴۴
رجالِ غیب کا آپ کی مجلس میں آنا	۲۱۲	آپ کا پہلی دفعہ حج بیت اللہ کرنا	"
رجالِ غیب کا ذکر	۲۱۳	ایک بزرگ کا اپنے ایک مرید کو آپ کی	
آپ کا خطبۂ وعظ	"	خدمت میں تعلیم فقر حاصل کرنے	
عہد شکنی پر آپ کا گرفت کرنا	۲۱۹	کے لیے بھیجنا	۲۴۶
عمل صالح کے متعلق آپ کا کلام	۲۲۰	صفات وارادتِ الٰہیہ وطوارقِ شیطانیہ	
آپ کا کلام فنا کے متعلق	۲۲۲	کے متعلق	۲۴۷
آپ کا کلام صدق کے متعلق	۲۲۳	محبت کی نسبت	"
تنزیہ باری تعالیٰ کے متعلق	۲۲۴	توحید کے متعلق	۲۴۸
پیدائشِ انسان کے متعلق	۲۲۸	تجرید کے متعلق	"
اسمِ اعظم کے متعلق	۲۳۰	معرفت کے متعلق	"
علم کے متعلق	۲۳۲	ہمت کی نسبت	۲۴۹
زہد و ورع کے متعلق	۲۳۳	حقیقت کے متعلق	"
خلیفۃ المستنجد کا آپ سے کرامت کی		اعلیٰ درجاتِ ذکر کے متعلق	"

عنوان	صفحہ
شوق کے متعلق	۲۴۹
توکل کے متعلق	"
انابت (توجہ الی اللہ) کے متعلق	۲۵۰
توبہ کے متعلق	"
دنیا کے متعلق	"
تصوف کے متعلق	۲۵۱
تعزز (ذی عزت ہونے) اور تکبر (غرور کرنے) کے متعلق	"
شکر کے متعلق	"
صبر کے متعلق	۲۵۲
حسن خلق کے متعلق	"
صدق کے متعلق	"
فنا کے متعلق	۲۵۳
بقا کے متعلق	"
وفا کے متعلق	"
رضائے الٰہی کے متعلق	"
وجد کے متعلق	۲۵۴
خوف کے متعلق	"
رجاء (امیدِ رحمت) کے متعلق	"
حیاء کے متعلق	۲۵۵
مشاہدہ کے متعلق	"
سکر (مستی عشقِ الٰہی) کے متعلق	۲۵۶
جیوشِ عجم کا آپ کے حکم سے واپس ہو جانا	۲۵۸

عنوان	صفحہ
آپ کی مجلس میں سبز پرندے کا آنا	۲۵۹
سبز پرندوں کا وعظ سننے کے لئے حاضرِ مجلس ہونا	۲۶۰
پرندے کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑنا	"
حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اصحابِ کبار رضی اللہ عنہم کا آپ مجلس میں جلوہ افروز ہونا	۲۶۱
چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا	۲۶۳
ملائے اعلیٰ میں آپ کا لقب: بازِ اشہب	۲۶۴
شیخ ابونصیر رحمۃ اللہ علیہ کا آپ کی شان میں قول	۲۶۵
خلیفۂ وقت کی دعوتِ ولیمہ میں آپ کی شرکت	۲۶۶
مشائخ کے نزدیک آپ کا ادب واحترام کے نزدیک	۲۶۸
ذکر ساداتِ مشائخ کہ جنہوں نے آپ کی مدح سرائی کی ہے اور جن کے مناقب بیان کرنے کا ہم اوپر وعدہ کر آئے ہیں	۲۷۰
شیخ ابوبکر بن ہوار البطائحی رحمۃ اللہ علیہ	"
آپ کے فرمودات عالیہ	۲۷۱
آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالات	"
آپ کو زیارت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و	

عنوان	صفحہ
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور خرقہ عطاء ہونا	۲۷۲
آپ کی فضیلت وکرامات	"
شیخ محمد الشنبکی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷۴
آپ کا ابتدائی حال	۲۷۵
آپ کی کرامات وخرقِ عادات	۲۷۶
شیخ ابوالوفا محمد بن محمد زید الحلوانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷۷
آپ کے ابتدائی حالات	"
آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت	۲۷۸
سیدنا الشیخ حماد بن مسلم بن دودة الدباس رحمۃ اللہ علیہ	۲۷۹
فضائل وکرامات	"
شیخ عزاز بن مستودع البطائحی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۱
آپ کے فرموداتِ عالیہ	"
آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کرامات	۲۸۲
شیخ منصور البطائحی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۳
سید العارفین ابوالعباس احمد بن علی بن احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۵
آپ کے مسائل ومناقب وکرامات	۲۸۶
شیخ عدی بن مسافر بن اسماعیل الاموی الشامی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۹
آپ کے فرمودات وکرامات	"
مردے کو باذنِ تعالیٰ زندہ کرنا	۲۹۲
جماعتِ صوفیاء کا بغرضِ امتحان حاضرِ خدمت ہونا	۲۹۳

عنوان	صفحہ
ایک بزرگ کا مبروص ونابینا کو اچھا کرنا	۲۹۴
آپ کا اپنے مریدوں کے احوال پر شکر خدا کرنا	۲۹۵
آپ کی فضیلت	۲۹۷
آپ کی خدمت میں تیس فقراء کا حاضر ہونا	۲۹۹
تاریخ ابنِ کثیر میں آپ کا تذکرہ	"
تاریخِ ذہبی میں آپ کی مدح سرائی	۳۰۰
تاریخ ابنِ خلکان میں آپ کا تذکرہ	۳۰۱
شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۲
جنابِ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری	۳۰۳
آپ کے فرمودات	۳۰۴
آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات	"
آپ کا وصال	۳۰۶
شیخ ابوالعیز رحمۃ اللہ علیہ	"
آپ کا کلام	۳۰۷
آپ کے ابتدائی حالات وکرامات	"
آپ کا وصال	۳۰۹
شیخ ابونعمۃ بن نعمۃ سروجی رحمۃ اللہ علیہ	"
شیخ عقیل المنجی رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۱
تصرفات وکرامات	۳۱۲
آپ کا وصال	۳۱۳
شیخ علی وہب الربیعی رحمۃ اللہ علیہ	"

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
آپ کا لقب ''راذ الغائب''	۳۱۴	آپ کی فضیلت وکرامات	۳۴۱
آپ کے ابتدائی حالات	۳۱۵	آپ کا وصال	۳۴۳
آپ کے فضائل ومناقب وکرامات	۳۱۶	شیخ مطر البادرانی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۴
شیخ موسیٰ بن ہامان الزولی رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۸	آپ کی نظر کیمیا اثر	"
شیخ ارسلان الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۹	شیخ ماجد الکردی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۵
آپ کا کلام	"	آپ کی فضیلت وکرامات	"
آپ کی کرامات	۳۱۲	شیخ ابو مدین شعیب المغربی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۷
آپ کا وصال	۳۱۳	آپ کی فضیلت وکرامات	۳۴۸
شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر البکری		شیخ ابو البرکات صخر بن صخر بن مسافر	
الشہیر بالسہروردی رحمۃ اللہ علیہ	"	الاموی رحمۃ اللہ علیہ	۳۵۰
معارف وحقائق میں آپ کا کلام	۳۱۴	آپ کا کلام	۳۵۱
آپ کے کرامات	۳۱۵	آپ کی کرامات	۳۵۲
ولادت ووفات ونسب	۳۱۶	شیخ ابو المفاخر عدی بن صخر بن صخر بن	
شیخ محمد ابو القاسم بن عبد البصر رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۷	مسافر الاموی الہکاری رحمۃ اللہ علیہ	۳۵۳
آپ کا کلام	۳۱۸	شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن	
آپ کی فضیلت وکرامات	۳۳۱	یوسف رحمۃ اللہ علیہ	۳۵۴
آپ کا وصال	۳۳۴	آپ کا وصال	۳۵۶
شیخ ابو الحسن الجوسقی رحمۃ اللہ علیہ	"	شیخ شہاب الدین عمر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ	"
آپ کا کلام	۳۳۵	شیخ جاگیر الکروی رحمۃ اللہ علیہ	۳۵۸
دُعائے مستجاب	"	شیخ عثمان بن مرزوق القرشی رحمۃ اللہ علیہ	۳۶۰
آپ کی فضیلت وکرامات	۳۳۷	آپ کا کلام	"
شیخ عبدالرحمٰن الطفسونجی رحمۃ اللہ علیہ	۳۳۸	شیخ سوید السنجاری رحمۃ اللہ علیہ	۳۶۱
آپ کی فضیلت وکرامات	۳۳۹	شیخ حیات بن قیس الحرانی رحمۃ اللہ علیہ	۳۶۳
شیخ بقاء بن بطو رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۱	شیخ ابو عمرو بن عثمان بن مرزوق البطائحی رحمۃ اللہ علیہ	"

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
		۳۶۵	آپ کا کلام
		۳۶۶	آپ کی کرامات
		۳۶۹	شیخ ابوالبناء محمود بن عثمان بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
		۳۷۰	شیخ قضیب البان الموصلی رحمۃ اللہ علیہ
		۳۷۳	شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ
		۳۷۵	شیخ مکارم بن ادریس النہر خالصی رحمۃ اللہ علیہ
		"	آپ کا کلام
		۳۷۸	شیخ خلیفہ بن موسیٰ النہر ملکی رحمۃ اللہ علیہ
		"	آپ کا کلام
		۳۸۰	شیخ عبداللہ بن محمد القرشی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ
		"	آپ کا کلام
		۳۸۵	شیخ ابواسحاق ابراہیم بن علی المقلب رحمۃ اللہ علیہ
		۳۸۹	شیخ ابوالحسن بن ادریس الیعقوبی رحمۃ اللہ علیہ
		۳۹۱	شیخ ابومحمد عبداللہ الجبائی رحمۃ اللہ علیہ
		۳۹۲	شیخ ابوالحسن علی بن حمید المعروف بالصباغ رحمۃ اللہ علیہ
		۳۹۴	آپ کی کرامات
		۳۹۸	خاتمۃ الکتاب للمؤلف
		۳۹۹	علامہ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان
		۴۰۰	شیخ عفیف الدین ابومحمد عبداللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ
		"	کا بیان
		۴۰۷	قصیدہ مدحیہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

از

ادیب شہیر حضرت شمس بریلوی

دوسرے علوم کی طرح علم ''اسماء الرجال'' پر بھی ہمارے اسلاف کرام نے بہت کچھ لکھا ہے اور وہ حضرات اس موضوع پر بھی ایک وقیع اور گراں مایہ سرمایہ اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں اور یہی سرمایہ گرانمایہ ہماری دسترس میں ہے لیکن اسماء الرجال کا یہ ذخیرہ اور اس موضوع پر مرتب ہونے والی تالیفات' حضرات مفسرین' محدثین' رواۃ حدیث اور فقہاء عظام کے بہت ہی مختصر حالات پر مشتمل اور مبنی ہیں جس کا سبب یہ ہے کہ ایک معمولی ضخامت کی تالیف میں ہزاروں افراد کے تذکروں کو منضبط کیا گیا ہے ظاہر ہے کہ ہر ایک فرد کے لیے دو دو تین تین سطروں سے اور زیادہ کیا ہو سکتا تھا یعنی نام مع کنیت (اگر ہے) مولد و منشا' تاریخ ولادت اور تاریخ وفات اور باعتبار راوی ان کے ضعیف یا قوی ہونے کا اظہار اور بس! اور یہ اسی ضرورت کے تحت کیا گیا جس کا میں اظہار کر چکا ہوں کہ سینکڑوں ہزاروں افراد کے بارے میں اختصار کے ساتھ بھی کچھ لکھا جائے تو وہ ایک ضخیم کتاب بن جاتی ہے۔ یہاں میں مثال کے طور پر اسماء الرجال ''مشکوۃ المصابیح'' کا ذکر کروں گا کہ اس میں مشکوۃ شریف کے روایات کرام میں سے ہر ایک کے لیے ایک دو سطر سے زیادہ مخصوص نہیں کی گئی ہے اور اس پر بھی وہ ایک اوسط درجے کی ضخیم کتاب بن گئی ہے: گر ہر ایک راوی کے لیے چند سطروں کی

Marfat.com

بجائے چند صفحات کیا بلکہ ایک صفحہ بھی مخصوص کر دیا جاتا تو کتاب کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوتی۔

اسماء الرجال پر تدوینِ حدیث کے ساتھ ہی ساتھ کام شروع ہو گیا تھا لیکن اس موضوع پر مندرجہ ذیل حضرات کی طبقات معتمد اور معتبر شمار کی جاتی ہیں۔

۱۔ شیخ ابو الولید یوسف بن عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۴۶ھ

۲۔ حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۷ھ

۳۔ شیخ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۰۲ھ

۴۔ علامہ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد ابن احمد ذہبی المعروف بہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۴۸ھ

۵۔ علامہ حافظ ابو المحاسن رحمۃ اللہ علیہ محمد بن علی حسینی متوفی ۷۶۵ھ

۶۔ علامہ تقی الدین محمد بن ابی فہد مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۷۱ھ

ان حضرات کے علاوہ دیگر علمائے کرام نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا میں نے یہاں صرف ''طبقات المحدثین'' کے مشہور مولفین کا ذکر کیا ہے، ان مذکورہ علمائے کرام نے اپنی تالیفات میں رواۃ حدیث کو بیان کیا ہے، اس سلسلے میں مزید کچھ عرض کرنا اپنے موضوع سے ہٹنے کے مترادف ہوگا کہ مقدمے کا یہ موضوع نہیں ہے۔ مجھے یہاں صرف یہ بتانا مقصود تھا کہ اسماء الرجال کے سلسلے میں جب سے تدوین حدیث پر کام ہوا ہر صدی ہجری میں کچھ نہ کچھ کام ہوا ہے ہر چند کہ آپ ان کتابوں سے شخصی تفصیلات حاصل نہیں کر سکتے، ہاں مفسرین کرام کے حالات پر جو کچھ کام ہوا اس میں آپ کو کچھ تفصیلات ضروری مل جائیں گی کہ یہ مفسرین حضرات رواۃ حدیث کی طرح بیشمار نہیں ہیں اور ان کے شمار کا دائرہ محدود ہے لیکن اس سلسلے میں بھی یہ ہوا کہ چند مفسرین کرام کے حالات پر جو کچھ کام ہوا مرتب کر دی گئی جداگانہ حالات پر اس موضوع پر بھی آپ کو تالیفات نہیں ملیں گی۔ بعض تالیفات میں زیادہ سے زیادہ یہ

Marfat.com

تخصیص روا رکھی گئی کہ ایک باب اس کے لیے مخصوص کر دیا گیا۔ ''شذرات الذہب'' اور طبقات الشافعیہ (از علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ) اسی قبیل کی تالیفات ہیں اور طبقات الشافعیہ میں اس تخصیص پر ایک اور قید ہے یعنی علامہ تاج الدین ابن تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عہد یعنی ساتویں صدی ہجری تک کے ان تمام علمائے عظام و مفسرین و محدثین کرام کے تفصیلی حالات منضبط کیے ہیں جن کا مسلک شافعی تھا، اس نکتہ کی مزید صراحت و وضاحت آپ آئندہ اوراق میں کہیں ملاحظہ فرمائیں گے۔ طبقات الشافعیہ، علمائے شافعیہ کی مستند انسائیکلوپیڈیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ''شذرات الذہب'' اور ''طبقات الشافعیہ'' بعد کے مصنفین و مولفین کے لیے اس موضوع پر بطور مستند ماخذوں کے کام آتی رہی ہیں اور آج بھی ان سے بہت کچھ استفادہ کیا جاتا رہا ہے۔

طبقات نگاری کا آغاز اور ارتقاء

پانچویں صدی ہجری میں طبقات نگاری ایک مستقل موضوع نگارش بن گیا تھا اور اس تیزی سے اس موضوع کے تحت کام شروع ہوا کہ اگر آج صرف علم طبقات ہی شمار کر لیا جائے تو ان کتابوں سے اسلامی ادب کا ایک ایسا ذخیرہ بن جائے گا کہ دوسری اقوام کے مجموعی ادبیات کے مقابل میں اس کو رکھا جا سکتا ہے۔ اب میں مختصراً ان طبقات کا آپ سے تعارف کراتا ہوں۔

''طبقات القرا'' طبقات المفسرین اور ''طبقات المحدثین'' پر متعدد کتابیں مرتب ہونے کے بعد، طبقات نگاری میں جن موضوعات کو اپنایا گیا ان میں سب سے اول صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاکیزہ احوال اور ان کے تقدس روز و شب کے سوانح پر مشتمل طبقات تالیف کی گئیں۔ ان ''طبقات الصحابہؓ'' میں مشہور کتابیں یہ ہیں۔

۱۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد الزہری متوفی ۲۳۰ھ طبقات ابن سعد

Marfat.com

طبقات ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ تیسری صدی ہجری کے عشرہ اول میں مرتب ہوئی اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات تفصیل کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں اور جس قدر حالات لکھے گئے ہیں ان کی صحت پر کافی دقتِ نظر اور تفحص سے کام لیا گیا ہے۔ ''طبقات ابن سعد'' اپنے موضوع پر دنیائے اسلام کی بہت ہی مقبول کتاب ہے اور جو مقبولیت اس کو پہلے حاصل تھی وہی آج بھی حاصل ہے۔

۲- حافظ امام ابوعمر یوسف بن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۶۳ھ الاستیعاب

طبقاتِ ابن سعد کی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس حالات پر بہت جامع اور مشہور کتاب ہے اور بہت مستند سمجھی جاتی ہے۔

۳- علامہ شیخ عزالدین علی بن احمد الجرزی العمروف ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۶۳۰ھ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم

''اسد الغابہ'' احوالِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بڑی مشہور کتاب ہے اور اس کی شہرت کا باعث اس کی جامعیت ہے، اس کے اردو تراجم پہلے ہند میں اور پھر پاکستان میں شائع ہوتے رہے جو اپنی ہندی اشاعتوں کی دلپذیر نقلیں ہیں۔ بہر حال یہ اس کتاب کی مقبولیت ہی کا نتیجہ ہے کہ آج اصل کمیاب ہے اور ترجمہ بآسانی دستیاب ہے۔ اصل کتاب پانچ ضخیم جلدوں میں ہے۔

۴- علامہ حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۸۵۲ھ الاصابہ فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم

الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' ''الاستعیاب'' اور اسد الغابہ'' کا ایک اعتبار سے تکملہ ہے۔ یعنی ان دونوں کتابوں پر بہت سے مفید اضافے ہیں اور ان مفید اضافوں کے باعث اس کو خود بھی ایک انفرادی کتاب کا درجہ حاصل ہو گیا۔ ان مفید اضافوں کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ''اسد الغابہ'' پانچ جلدوں میں ہے اور الاصابہ آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ ان مندرجہ بالا کتابوں کا موضوع حضرات صحابہ کرام رضوان

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس پاکیزہ احوال ہیں اور یہی ان کی قبولیت کا راز ہے، ان ہی میں بعض ارباب علم و صاحبانِ فکر و نظر نے اپنے لیے ایک اور راہ نکالی۔ ان حضرات نے جب یہ دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات وسوانح پر مشتمل بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور اس طرح لکھا گیا ہے کہ اب اس پر مزید کچھ کہنے کی گنجائش نہیں ہے تو پھر انہوں نے اس موضوع کو ہاتھ نہیں لگایا بلکہ اپنے لیے ایک اور راہ نکالی یعنی حضرات تابعین اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات وسوانح کو اپنا موضوع بنایا۔ ان طبقات میر مندرجہ ذیل طبقات نے زیادہ شہرت پائی۔ ان میں سے بعض حضرات نے اس موضوع کو کمال کی اس بلندی تک پہنچا دیا کہ اس سے آگے بڑھنا ناممکن ہے۔ ان مولفین طبقات حضرات تابعین وتبع تابعین میں سرآمد روزگار یہ حضرات ہیں۔

١۔ علامہ خطیب بغدادی متوفی ٤٦٣ھ

آپ کے مولفہ ومرتبہ طبقات کا نام طبقات کے روایتی نام پر نہیں ہے کہ بلکہ اس کا نام ''تاریخ بغداد'' ہے۔ آپ نام سے حیران نہ ہوں۔ میں صراحت کرتا ہوں۔

تاریخ بغداد بہت ہی عظیم اور ضخیم کتاب ہے۔ ١٤ جلدوں پر مشتمل ہے اور چونکہ یہ صرف حضرات تابعین اور تبع تابعین کے سوانح اور حالات پر منحصر نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ بہت وسیع ہے کہ اس میں علاوہ حضرات تابعین وتبع تابعین کے حالات کے ان بزرگوں اور صاحبانِ علوم وفنون کے حالات وسوانح بھی ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طور پر بغداد سے رہا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان کا مولد ومنشا بغداد ہو۔ اسی قبیل کی دوسری کتاب تاریخ بغداد کے ایک سو سال بعد تالیف کی گئی یعنی

٢۔ علامہ حافظ ابوالقاسم ابن عساکر المعروف بہ ابن عساکر
متوفی ٥٧١ھ تاریخ ابن عساکر یا تاریخ دمشق

٣۔ امام ہمام شیخ عبداللہ یافعی قدس سرہ
آٹھویں صدی ہجری ٧٥٠ کے بعد مراۃ الجنان

Marfat.com

تاریخ ابن عساکر بیس ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے آپ حیران ہوں گے کہ اس کی تلخیص بھی بارہ جلدوں میں ہے۔ تاریخ ابن عساکر بھی تاریخ خطیب بغدادی کی طرح بہت مشہور ہے اور اس کا نہج واسلوب بھی تاریخ ابن عساکر سے ملتا جلتا ہے۔ یہ تابعین و تبع تابعین حضرات کے علاوہ ان علماء و فضلاء اور ادبا کے افکار پر مشتمل ہے جن کا بجائے بغداد کے دمشق سے تعلق رہا ہے۔ امام یافعی کی تاریخ جو سال بہ سال کے واقعات اور ہر سال کے اکابر و اعاظم علما و فضلاء کے احوال و سوانح کا بہترین اور مستند مجموعہ ہے۔ تاریخ ابن عساکر اور تاریخ خطیب بغدادی کے نہج پر لکھی گئی ہے۔ علماء کرام کی نظر میں بڑی مستند کتاب ہے اور بعد کے مصنفین کے لئے ایک بہترین ماخذ ہے۔ اسی طرز پر ایک تاریخ طلب بھی ہے اس کے مولف احمد المطلمی متوفی ۶۶۰ھ ہیں۔

۳۔ علامہ قاضی احمد بن خلکان متوفی ۶۸۱ھ وفیات الاعیان

یہ کتاب حضرات تابعین کے احوال سے شروع کی گئی ہے اور مصنف نے اپنے عہد کے یعنی ساتویں صدی ہجری کے وسط تک جو بزرگ و مقتدر علماء، صلحاء اور ادبا گزرے ہیں ان کے سوانح اور تراجم لکھے ہیں۔ ''وفیات الاعیان'' ہر دور کے مصنفین کے لئے تراجم احوال کے سلسلے میں ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ طبقات اور سوانح میں یہ بہت ہی معتبر کتاب ہے۔ متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔ اس موضوع نے بہت جلد مقبولیت حاصل کر لی اور علماء و ادبا کی یہ کوشش ہوئی کہ اس کا دائرہ وسیع کیا جائے اور اپنی تالیف کو مقبول اور پسندیدہ بنانے کے لئے موضوع میں کچھ جدت طرازی کی جائے لہٰذا انہوں نے ایک راہ نکالی۔ ایک مصنف نے کسی ایک صدی کو اپنے طبقات کا موضوع بنالیا اور اس مخصوص صدی کے اکابر کے حالات اور سوانح تفصیل کیساتھ قلم بند کیے اس سے ایک خاص فائدہ یہ ہوا کہ جو حالات پہلی تصانیف یا طبقات میں اختصار کے ساتھ ملتے تھے ان ہی ''طبقات صدی'' کی بدولت

Marfat.com

تفصیل سے پائے جانے لگے ان طبقات قرونیہ (قرن وار طبقات) میں مشہور ترین طبقات یہ ہیں:۔

ا- علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ الدرّ الکامنہ فی اعیان الماۃ الثامنہ

یہ کتاب یا طبقات جیسا کہ نام سے ظاہر ہے آٹھویں صدی ہجری کے اکابر و اعیان کے حالات وسوانح پر مشتمل ہے یہ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حالات کس قدر تفصیل سے لکھے گئے ہوں گے اور کتنے ادباو اکابر کا اس میں ذکر کیا گیا ہوگا۔ یہ کتاب مصر سے طبع ہو چکی ہے۔

۲- علامہ حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۰۲ھ

الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع

"الصوء اللامع" نویں صدی ہجری کے علماء وفضلا اور اکابر کے حالات پر مشتمل ہے۔علامہ سخاوی نے اس کو اپنے استاد علامہ حجر عسقلانی کے طرز پر مرتب کیا ہے۔ یہ بڑی ضخیم کتاب ہے ۱۲ جلدوں پر مشتمل ہے۔ طباعت پذیر ہو چکی ہے۔ بعد کے مصنفین کے لئے تراجم اور سوانح احوال میں بڑی کارآمد اور مستند کتاب ہے۔

۳- علامہ حافظ نجم الدین دمشقی متوفی ۱۰۶۱ھ

الکوکب اسائرہ فی اعیان الماۃ العشرہ

یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے دسویں صدی ہجری کے اکابر وعلماء وفضلاء کے تذکرے پر مشتمل ہے۔علامہ سخاوی کی طبقات کی طرح تو ضخیم نہیں پھر بھی دو جلدوں پر مشتمل ہے اور بیروت سے شائع ہو چکی ہے اس کی تصحیح علامہ راغب طباخ نے کی ہے۔

۴- علامہ عبد الحیٔ بن العماد الحنبلی متوفی ۱۰۸۹ھ شذرات الذہب

دنیائے علم و ادب کی مشہور کتاب ہے اور بعد کے مصنفین کے لئے ایک زبردست ماخذ ہے۔اب تک میں نے جن کتابوں کا تذکرہ کیا ان میں سے ہر ایک کسی

Marfat.com

ایک صدی سے مختص تھی۔ یہ کتاب ہزار سالہ ارباب علم واصحاب، فکر ونظر اور اکابر ملت کا تذکرہ ہے۔ حالات بڑی تحقیق و تجسس و تفحص کے ساتھ تحریر کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ تمام طبقات قرنیہ میں سب سے زیادہ مشہور و مقبول کتاب ہے۔ شذرات الذہب آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے اور مصر میں طبع ہو چکی ہے۔

۵- علامہ محمد ابن المحبی دمشقی متوفی ۱۱۱۱ھ

خلاصۃ الاثر فی اعیان الحادی عشر

یہ گیارھویں صدی ہجری کے علماء وفضلا کی طبقات ہے یعنی ان کے حالات و سوانح پر مشتمل ہے اور یہ چاروں جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔ اگر چہ یہ بھی ایک عمدہ ماخذ ہے لیکن شذرات الذہب ایسی شہرت اس کو نصیب نہیں ہو سکی۔ کاش اس طرز پر چوتھی یا پانچویں صدی ہجری سے کام شروع ہوتا یعنی قرن وار اکابر وعلماء کے حالات قلم بند کئے جاتے تو یہ ذخیرہ اور بھی وقیع اور مہتم بالشان ہوتا پھر بھی اس سلسلہ اور طرز پر طبقات نگاری نے کچھ ایسی قبولیت حاصل کی کہ بارہویں اور تیرہویں صدی ہجری کے مشاہیر علم اور اکابر ملت کے سوانح حیات پر مشتمل طبقات مرتب ہوئے جس کی صراحت اس طرح ہے یعنی بارھویں اور تیرھویں صدی ہجری کے طبقات تراجم یہ ہیں:-

۱- علامہ محمد خلیل المراری دمشقی متوفی ۱۲۰۵ھ

سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر

۲- علامہ شیخ عبدالرزاق البیطار دمشقی متوفی ۱۳۳۵ھ

حلیۃ البشر فی اعیان القرآن الثالث عشر

یہ بلند پایہ کتاب طبع نہیں ہو سکی۔ علامہ راغب طباخ فرماتے ہیں کہ اس کا قلمی نسخہ خاندان کے افراد کے پاس ہے۔ خیال تو یہی ہے کہ شاید ہی اس کے طبع کرانے کا خیال ان افراد کے دل میں پیدا ہو جب کہ اس موضوع پر بہت سی کتابیں طبع ہو چکی

Marfat.com

ہیں۔

۳- علامہ راغب طباخ متوفی ۱۳۷۰ھ اعلان النبلا

علامہ راغب طباخ الثقافۃ الاسلامیہ جیسی معرکۃ الآرا اور گراں مایہ کتاب کے مصنف ہیں۔ اس کتاب کی بدولت علامہ مغفور نے بہت شہرت پائی چونکہ آپ کا تعلق حلب کی یونیورسٹی سے تھا اور ثقافت اسلامیہ کے شعبہ سے آپ متعلق تھے چنانچہ آپ نے حلب کے مشہور مصنفین اور اکابر علماء وفضلا کا تذکرہ ''اعلام النبلا'' کے نام سے مرتب کیا۔ یہ تذکرہ ان اصحاب کے حالات اور سوانح پر مشتمل ہے جن کا تعلق تیرہویں صدی ہجری اور وسط قرن چہاردہم ہجری سے ہے اور حلب اور مضافات حلب سے جن کا تعلق رہا ہے۔ یہ کتاب حلب سے شائع ہو چکی ہے۔

۴- علامہ شیخ جمیل الطحی دمشقی متوفی ۱۳۷۵ھ

روض البشر فی اعیان القرن الثالث عشر

یہ تذکرہ تیرہویں صدی ہجری کے اکابر علماء وادبا کے سوانح حیات پر مشتمل اور محتوی ہے۔ دمشق سے شائع ہو چکا ہے۔

۵- علامہ محمود بن عبداللہ شکری الآلوسی متوفی ۱۳۴۲ھ المسک الاذفر

یہ بہت ہی مشہور تذکرہ ہے۔ اس زمانہ کے مصنفین نے اس کو اپنا ماخذ قرار دیا ہے۔ یہ تیرہویں اور چودھویں صدی کے آخر تک جو اکابر وعلماء بغداد میں گزرے ہیں ان کے سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ یہ بہت ہی مشہور تذکرہ ہے اور مطبوعہ دستیاب ہے۔

تیرہویں اور چودھویں صدی ہجری کے اکابر وعلماء مصر شام وعراق اور حجاز کے سوانح حیات پر مشتمل چند اور تالیفات بھی ہوئیں ان میں سے چند مشہور طبقات یا تذکرے یہ ہیں:

اشہر مشاہیر الشرق، مصنفہ مشہور ادیب جرجی زیدان جو آداب اللغۃ العربیہ کے

Marfat.com

مشہور مصنف ہیں۔ اسی طرح کے تذکرے ایران میں بھی شائع ہوئے۔ ایران پر شعر وشاعری کا مذاق غالب تھا۔ لہٰذا دسویں صدی ہجری سے چودھوی صدی ہجری تک وہاں طبقات العلماء کے بجائے تذکرۃ الشعراء زیادہ مرتب ہوئے ہیں۔ ان تذکروں کا یہاں ذکر نہیں کروں گا کہ یہ موضوع زیر بحث نہیں ہے۔ صفوی سلطنت کے قیام سے پہلے ہرات میں حضرت جامی کے قلم سے نفحات الانس آخری تذکرہ الصوفیہ ہے۔ میں اس کی تفصیل حسب موقع پیش کروں گا اور صفویہ میں جیسا کہ آپ کے علم میں ہے شیعیت کو بہت فروغ ہوا اور علمائے اہل سنت کو جبر وتشدد کا نشانہ بنایا گیا اس لئے ان حضرات نے سرزمین برصغیر پاک وہند کا رخ کیا۔ دور صفویہ میں علمائے جعفریہ یا امامیہ کے تذکرے لکھے گئے جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے کہ میں صرف طبقات اہل سنت کا ذکر کر رہا ہوں اسی وجہ سے میں نے طبقات الشعرا یا امامیہ کے تذکرے سے قلم کو روکا ہے۔ تذکرہ بالا طبقات کسی ایک مخصوص طبقہ کے لئے مختص نہیں تھے۔ ان طبقات میں علمائے اہل سنت بھی ہیں اور اکابر ملت بھی ہیں۔ زہاد، صوفیہ اور ادبا سب ہی شامل ہیں۔ اس لئے ان طبقات کے ڈانڈے ''اصطلاحی طبقات الرجال'' سے الگ تھلگ ہو جاتے ہیں۔ ان عمومی طبقات کے ساتھ ہی ساتھ ''طبقات الرجال'' یعنی ایک موضوع یا صنفِ خاص پر قلم اٹھانے یا علم کے ایک مخصوص شعبہ اور فرع سے تعلق رکھنے والے حضرات کے سوانح وتراجم پر بھی کام ہوتا رہا۔ اور یہ کام اس لئے زیادہ مفید اور گراں قدر ہے کہ ایک فن سے تعلق رکھنے والے حضرات پر ایک مبسوط اور ضخیم کتاب میں جو لکھا جائے گا وہ یقیناً زیادہ مفصل ہوگا جو اس اول الذکر تذکرہ سے جو ''طبقات اکابر'' پر تصنیف کیا گیا ہے۔ شعبہ وار یا صنف وار طبقات کا دائرہ بہت وسیع ہے بے شمار علوم وفنون ہیں اور ان تمام فنون وعلوم کے علماء متبحر کا احاطہ کرنا اور ان کے سوانح حیات کو ایک کتاب میں جمع کر دینا ایک امر محال ہے۔ بیسویں دفتر میں بھی اس وسیع دائرہ کو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اربابِ قلم اور صاحب تصنیف وتالیف نے

Marfat.com

ایک ایک فن اور علوم کے ایک ایک شعبہ پر قلم اٹھایا اور اس مخصوص شعبہ کے علمائے متبحرین و مصنفین کو دنیائے علم میں متعارف کرایا۔

ان طبقات نگار حضرات کا امت پر بڑا احسان ہے کہ ان کی مساعی، تفحص اور کاوشِ فکر و قلم سے ان حضرات کے احوال و سوانح اور ان کے علمی آثار تاریخ اسلام میں محفوظ رہ گئے اور بعد میں آنے والے مصنفین اور مؤلفین کے لئے یہ ادبی کاوشیں ایسا ماخذ بن گئیں جن پر ان کی تصانیف و تالیف کی خوبی و عمدگی کا حصر ہے۔

اس دور کا مصنف جب کسی موضوع پر قلم اٹھاتا ہے خصوصاً ایسے موضوع پر جس کا تعلق ملتِ الامیہ کی تہذیب و ثقافت اور علمی کمالات سے ہے تو اس راہ میں پیش آنے والی دشواریاں اور سنگ ہائے گراں اور تاریک گھاٹیاں انہی حضرات کی فکر و کاوش کی شمع کی لَو سے اتنی پرنور بن جاتی ہیں اور رکاوٹیں اس طرح دور ہو جاتی ہیں کہ بآسانی راستہ طے کیا جا سکتا ہے۔ ان ہی حضرات کی علمی کاوشیں ان سنگ ہائے گراں کو دور کرنے کے لئے ذہن و فکر کی قوتوں اور بازوئے عمل میں زور پیدا کر دیتی ہیں۔ ان حضرات کی تلاش اور کاوش فکر کے نتیجے جب سامنے آتے ہیں تو یہ پیش آئندہ دشواریاں آسانیوں سے بدل جاتی ہیں! ہاں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب ہمارے بزرگوں نے طبقات نگاری کی طرف توجہ کی تو نوع انسانی کا کوئی طبقہ ایسا نہیں چھوڑا جس کو انہوں نے اپنا موضوع نہ بنایا ہو۔ اگر ان سب حضرات کا میں ایک ایک دو دو سطروں میں ہی تعارف کراؤں تو یہ مقدمہ بجائے خود ایک تاریخ طبقات نگاری بن جائے گا۔ اس لئے میں یہاں صرف ان مشاہیر طبقات نگار حضرات کا ذکر کروں گا جنہوں نے صرف علماء و فضلاء اور صوفیہ کرام کی طبقات نگاری کو اپنا موضوع بنایا اور ان حضرات کے تراجم و سوانح پر اپنے طبقات یادگار چھوڑے ہیں اور ان میں سے بھی صرف مشہور اور ضروری طبقات نگار حضرات کا آپ سے تعارف کراؤں گا۔

ادیبوں کے تذکرہ پر مشتمل کتاب ''طبقات الادبا'' کے نام سے چھٹی صدی

Marfat.com

ہجری میں تالیف ہوئی اس کے مولف ابوالبرکات عبدالرحمٰن الانباری التوفی ۵۷۷ھ ہیں۔ یہ کتاب زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔

''طبقات الادبا'' سے بھی زیادہ شہرت پانے والی کتاب ''طبقات الحفاظ'' ہے۔ یہ مشہور زمانہ فاضل جلیل علامہ حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی المعروف بہ علامہ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ کی تالیف ہے۔ یہ کتاب عام طور پر ''طبقات علامہ ذہبی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

قارئین کرام! یہاں یہ صراحت ضروری ہے کہ طبقات الحفاظ'' حافظانِ قرآن کریم کا تذکرہ نہیں ہے بلکہ یہ روایانِ احادیث شریفہ کا جامع تذکرہ اور ان حضرات کے سوانح حیات کا مبسوط مجموعہ ہے۔ صاحبان مسانید ومعاجم ومجامع صحیح کے لئے یہ ''طبقات الحفاظ'' ایک ضروری اور مفید ماخذ ہے۔ طبقات الحفاظ مصر وہند میں شائع ہو چکی ہے اور دستیاب ہے۔

طبقات نگاری کے سلسلے میں بعض اربابِ قلم نے ایک اور موضوع اور شق کو اپنایا یعنی مذاہب اربعہ کے فضلاء اور علماء کا تذکرہ اپنے اپنے فقہی مسلک کے لحاظ سے مرتب کیا ان میں اولیت کا شرف ''طبقات الحنابلہ'' کو حاصل ہے۔ اس میں وسط قرن ششم تک کے حنبلی علماء وفقہا کے تراجم وسوانح حیات کو تحقیق وتنقیح کے بعد جمع کیا گیا ہے۔

''طبقات الحنابلہ کے مؤلف علامہ ابوالحسن محمد ابن احمد حنبلی متوفی ۵۲۶ھ ہیں۔ اس طبقات میں انہوں نے اس دور تک گزرنے والے تمام فقہائے حنبلی کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ طبقات الحنابلہ کی تالیف واشاعت نے حنفی مصنفین کو اس طرف متوجہ کیا کہ اسی نہج پر حنفی علما وفقہا اور مشہور زمانہ ادبا کا تذکرہ مرتب کیا جائے۔ چنانچہ شیخ جلیل فاضل نبیل عبدالقادر بن محمد القرشی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۷۵ھ نے ''الجواہر مضیہ'' یا ''طبقات الحنفیہ'' کے نام سے ایک ضخیم کتاب مرتب کی۔ اس کتاب کا

Marfat.com

خلاصہ ''الطبقات السینہ فی تراجم الحنفیہ'' کے نام سے شیخ تقی الدین التمیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۰۵ھ نے مرتب کیا۔ علمائے احناف کے طبقات میں یہ تلخیص بڑی مستند اور مبسوط ہے۔ ابھی تک یہ اردو زبان میں منتقل نہیں ہوئی ہے۔

اسی نہج اور طرز پر علمائے شافعیہ کا ایک ضخیم تذکرہ ''طبقات الشافعیہ'' کے نام سے علامہ تاج الدین السبکی ابن تقی الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۷۱ھ نے مرتب کیا۔ یہ تذکرہ بہت ضخیم ہے۔ چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور علمائے شافعیہ کے تراجم کے سلسلے میں ایک اہم اور مستند مآخذ کا کام دیتا ہے۔ اس کتاب نے بڑی شہرت پائی۔ یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔ اب فقہ اربعہ۔ کے علمائے کرام میں فقہ مالکیہ کے ارباب فضل و کمال رہ جاتے تھے اس کمی کو آٹھویں صدی ہجری میں ایک مشہور مالکی عالم اور مصنف نے پورا کیا یعنی شیخ برہان الدین ابراہیم ابن فرحون متوفی ۷۹۹ھ نے دیباج الذہب'' یا ''طبقات المالکیہ'' لکھ کر پورا کیا۔ یہ کتاب مصر سے شائع ہو چکی ہے اور علمائے مالکیہ کے تذکرہ میں قابل اعتماد اور مستند سمجھی جاتی ہے۔

جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں طبقات کا سلسلہ صرف یہیں تک محدود نہیں رہا بلکہ ہر فن اور علم کے صاحب فضل و کمال کے سوانح حالات کو منضبط کیا گیا۔ طبقات ادبا، طبقات الشعراء، طبقات الحکماء، طبقات نحاۃ اور متعدد موضوعات اور فن کے لحاظ سے طبقات مرتب ہوئے آپ ان کی تفصیل علامہ راغب طباخ کی مرتبہ گراں قدر تالیف ''الثقافۃ الاسلامیہ'' میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

دوسری صدی ہجری کے اواخر سے اسلام میں ایک اور طبقہ اپنے زہد و اتقا خلوص عبادت اور راستی و پاک بینی کے اعتبار سے ابھرنا شروع ہوا یعنی طبقہ صوفیہ، شیخ ابو الہاشم دوسری صدی ہجری کے اواخر کی پہلی شخصیت ہیں جو زاہد یا متقی کے نام سے نہیں بلکہ صوفی کے مقدس اور معتبر نام سے موسوم کیئے گئے۔ تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں یہ حضرات حجاز، عراق و شام و مصر اور ایران میں ہر طرف پھیل گئے انہوں نے اپنی

Marfat.com

عبادت اور تزکیہ نفس کے لئے خلوت نشینی کی خاطر زاویے یا خانقاہیں تعمیر کروائیں اور دو صدیوں میں یعنی چوتھی صدی ہجری تک ان کی تعداد لاکھوں سے تجاوز ہو گئی اور اس عملی نظریہ حیات نے ایک باقاعدہ علمی زندگی کے حدود میں قدم رکھا۔ تیسری صدی ہجری سے اس نظریہ حیات پر باقاعدہ تصنیف و تالیف کا آغاز ہو گیا جس کی تفصیل میں نے ''عوارف المعارف'' کے اردو ترجمہ کے مقدمہ میں پیش کی ہے یہاں یہ بتانا مقصود تھا کہ تیسری صدی ہجری میں اس مقدس طبقہ نے یہ اہمیت حاصل کر لی تھی کہ اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس طبقہ میں عوام ہی نہیں بلکہ خواص، علمائے متبحر اور فضلائے نبیل و جزیل شامل تھے۔ ان حضرات میں محدثین بھی تھے اور مفسرین بھی، فقہاء بھی تھے اور حکماء بھی۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ ان مشاہیر صوفیہ کے تعارف اور تفصیلی احوال پر مبنی طبقات مرتب کئے جائیں! چنانچہ سب سے پہلے اس موضوع پر شیخ الطریقت ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین السلمی[1] نیشاپوری نے قلم اٹھایا اور آپ نے طبقات الصوفیہ مرتب فرمائی۔ یہ کتاب پانچ طبقات پر منقسم ہے۔ اس طبقات الصوفیہ کا ہروی زبان میں کچھ اضافوں کیساتھ شیخ ابو اسماعیل عبد اللہ ہروی نے املا کرایا۔ اور تکملہ کے بعد اس کا نام بھی ''طبقات الصوفیہ'' رکھا گیا۔ عجم میں طبقات الصوفیہ پر یہ پہلی کتاب ہے۔ شیخ سلمی نیشاپوری کے قریب العہد ہی، محدث عظیم حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۳۰ھ نے طبقات الصوفیہ پر اول الذکر طبقات سے زیادہ ضخیم اور جامع کتاب مرتب فرمائی۔ اس کا نام بھی آپ نے ''حلیۃ الاولیاء'' رکھا۔ یہ چار جلدوں میں ہے اور یہ مطبوعہ صورت میں دستیاب ہے۔ محدث ابو نعیم اصبہانی کی طبقات کا دائرہ شیخ سلمی نیشاپوری کی طبقات سے زیادہ وسیع ہے یعنی اس میں صحابہ کرام، حضرات تابعین میں سے کچھ حضرات، تبع تابعین کی ایک

---

[1] آپ نے نیشاپور میں ۴۱۲ھ میں انتقال فرمایا آپ کی طبقات دوسری صدی ہجری کے اواخر اور تیسری صدی ہجری کے ارباب تصوف کے تراجم یا سوانح حالات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

جماعت، مشہور ائمہ، صوفیہ اور اہل زہد و تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ اس میں ان حضرات کے صرف تراجم و سوانح حالات ہی نہیں بلکہ ان بزرگوں کے اقوال اور پاکیزہ کلمات بھی نقل کئے ہیں۔ اکثر حکایات بھی اور اسناد بھی مذکور ہیں جس کے باعث کتاب کی ضخامت زیادہ ہوگئی ہے۔ بہر حال طبقات پر یہ تیسری صدی ہجری کی ایک جامع اور مبسوط کتاب ہے۔

شیخ ابن الجوزی جو تاریخ میں سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے تصوف پر ایسی تنقید کی ہے جو ارباب صفا کے قدرے خلاف ہے اور ''تلبیس ابلیس'' کے نام سے اس تنقید کو پیش کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے حافظ محدث ابونعیم اصبہانی قدس سرہ کی ضخیم طبقات موسوم بہ ''حلیۃ الاولیاء'' کی تلخیص ایک جلد میں کی ہے۔ گو انہوں نے اس کا اقرار نہیں کیا ہے کہ میری کتاب ''صفوۃ الصفوہ'' حافظ ابونعیم قدس سرہ کی تلخیص ہے لیکن مباحث اور عنوانات کی یکرنگی کے باعث علامہ راغب طباخ نے اس کو ''حلیۃ الاولیاء'' کی تلخیص ہی بتایا ہے۔ چنانچہ ''الثقافتہ الاسلامیہ'' میں تحریر فرماتے ہیں:۔ اسی حلیۃ الاولیاء کو ایک اچھے اسلوب اور انداز خوب میں حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ نے مختصر کیا ہے اور اس کو ''صفوۃ الصفوۃ'' کے نام سے موسوم کیا ہے اور ''حلیۃ الاولیاء'' کے بعض نکات پر تنقید بھی کی ہے۔

یہاں یہ بحث نہیں کہ ''صفوۃ الصفوۃ'' حلیۃ الاولیاء کی تلخیص ہے یا خود ایک مستقل تصنیف ہے بلکہ اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ محدث عظیم ابونعیم اصبہانی قدس سرہٗ کی حلیۃ الاولیاء کے بعد طبقات الصوفیہ پر ابن الجوزی کی ''صفوۃ الصفوۃ'' بھی ایک قابل ذکر کتاب ہے۔

بعد کے مصنفین ''طبقات الصوفیہ'' کے لئے حلیۃ الاولیاء ایک اساس اور ایک اہم ماخذ بنی رہی۔ چنانچہ آٹھویں صدی ہجری میں علامہ محمد بن حسن بن عبداللہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۶۱ھ کی مشہور کتاب ''مجمع الاخبار فی مناقب الاخیار'' اسی حلیۃ

Marfat.com

الاولیاء کا اختصار ہے لیکن انہوں نے بعض تراجم کا اضافہ بھی کیا ہے۔ یعنی اپنے عہد تک کے بعض اربابِ تصوف کی سوانح اس میں بیان کی ہیں۔

نفحات الانس: بعض حضرات کا یہ خیال کہ نفحات الانس حضرت جامی قدس سرہ بھی حلیہ الاولیاء کی تلخیص ہے یہ درست نہیں ہے بلکہ یہ شیخ سلمی نیشاپوری کی کتاب طبقات الصوفیہ پر مبنی ہے جس کو کچھ اضافوں کے ساتھ حضرت شیخ ابو اسماعیل عبداللہ انصاری ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے ہروی زبان میں املا کرایا تھا۔ حضرت جامی قدس سرہ نے پہلی مرتبہ اسی ہروی زبان کی طبقات الصوفیہ کو فارسی میں متعدد اضافوں کے ساتھ منتقل کیا۔ یہ اضافہ ان بزرگوں کے تراجم اور سوانح حالات کا ہے جو ہروی زبان کی طبقات الصوفیہ میں بیان نہیں کئے گئے تھے۔ حضرت جامی قدس سرہ نے اس پر مزید اضافہ فرمایا۔ البتہ دسویں صدی ہجری میں مشہور زمانہ عالم محدث وفقیہ شیخ عبدالوہاب بن احمد شعرانی قدس سرہ متوفی ۹۵۲ھ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "الواقع الانوار فی طبقات السادہ الاخیار" اسی طبقات الصوفیہ (ابونعیم اصبہانی) کو ماخذ بنا کر مرتب فرمائی۔ یہ کتاب حلیۃ الاولیاء کی تلخیص کہی جا سکتی ہے۔ مذکورہ بالا طبقات الصوفیہ کے علاوہ گیارہویں صدی ہجری میں مرتب ہونے والی اس کتاب کا ذکر بھی ضروری ہے۔ اس سے میری مراد "الکواکب الدریہ فی مناقب الصوفیہ" ہے جس کے مؤلف علامہ شیخ محمد بن عبدالرؤف المناوی ہیں جن کا سال وفات ۱۰۳۱ھ ہے۔ یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں ہے۔

بعض اصحاب فکر اور ارباب قلم نے طبقات نگاری میں ایک نئی راہ پیدا کی یعنی بعض مشائخ متقدین اور صوفیائے عظام قدس اللہ اسرارہم نے موضوع تصوف پر جب قلم اٹھایا اور تصوف کو ایک علمی حیثیت سے پیش کیا تو اپنی تصانیف میں ایک باب تذکرۃ الصوفیہ یا احوال الصوفیہ کے لئے بھی مختص کر دیا۔ ایسے بزرگوں میں حضرت امام طریقت شیخ ابو القاسم قشیری[1] قدس سرہ کو اولیت کا فخر حاصل ہے۔ آپ نے اپنی

---

[1] شیخ الطریقت ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری النیشاپوری المعروف بہ استاد القشیری امام قشیری متوفی ۴۶۵ھ

Marfat.com

مشہور زمانہ تصنیف موسوم بہ ''رسالہ قشیریہ'' میں ایک باب احوال الصوفیہ کے لئے بھی مخصوص رکھا ہے۔ رسالہ قشیریہ ایک اوسط درجہ کے حجم کی تصنیف ہے۔ امام قشیری نے ایک مخصوص باب میں ترای مشائخ معروف کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہر چند کہ یہ سوانح حیات مختصر ہیں لیکن بڑے مستند اور دلپذیر انداز میں تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ ۱۳۴۶ھ میں مصر سے طبع ہو چکا ہے۔ رسالہ قشیریہ عربی زبان میں ہے۔ (نوٹ) رسالہ قشیریہ کا اُردو ترجمہ بھی پاکستان میں شائع ہو گیا ہے۔

اسی زمانے میں برصغیر پاک و ہند کے پہلے شیخ الطریقت جنہوں نے تصنیف و تالیف کی طرف توجہ مبذول فرمائی شیخ الطریقت قدوۃ السالکین حضرت علی بن عثمان جلالی الہجویری الغزنوی قدس سرہ المعروف بہ داتا گنج بخش المتوفی ۴۷۰ھ ہیں۔ جنہوں نے لاہور کی سرزمین کو اپنے قیام سے رونق بخشی اور اپنی مشہور زمانہ کتاب ''کشف المحجوب'' کا یہاں تکملہ کیا۔ ''کشف المحجوب الارباب القلوب'' تصوف کے موضوع پر فارسی زبان میں لکھی جانے والی پہلی کتاب ہے۔ ''کشف المحجوب'' کو قرن پنجم کی تصوف کے موضوع پر جامع ترین کتاب تسلیم کیا گیا ہے۔ حضرت ہجویری قدس سرہ نے کشف المحجوب'' کے کشف (باب ۶ تا ۱۳) کے ذیل میں پہلی صدی ہجری سے پانچویں صدی ہجری تک کے مشائخ کرام کے سوانح حالات تحریر فرمائے ہیں۔

طبقات الصوفیہ کے طرز پر فارسی زبان میں ''تذکرے'' بھی مرتب ہوئے۔ ان تذکروں میں اولیت کا شرف ''شیخ الطریقت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ متوفی ۶۲۰ھ کو حاصل ہے۔ آپ کا مرتب کردہ تذکرہ ''تذکرۃ الاولیاء'' کے نام سے مشہور و معروف اور متداول ہے۔ یہ تذکرہ ''رینالڈ آلن نکلسن مشہور برطانوی مستشرق کی کوشش سے دو جلدوں میں کافی تصحیح اور تقابل نسخ کے بعد ''لیڈن'' سے شائع ہو چکا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بھی اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے اور اردو زبان میں

ے راقم السطور کے پاس اس کی اس شرح کا جو شیخ طریقت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز نے لکھی ہے مطبوعہ نسخہ موجود ہے۔

Marfat.com

کئی ترجمے بھی شائع ہوئے ہیں۔

فارسی زبان میں چھٹی صدی ہجری سے نویں صدی ہجری تک صوفیائے کرام کے تذکروں میں ایک خلاء موجود ہے۔اس کے اسباب وعلل پر بحث کرنا یہاں مقصود نہیں ہے۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس تین سو سال کی مدت میں تصوف کے موضوع پر بڑی بلند پایہ اور گراں قدر تصانیف لکھی گئی ہے لیکن طبقات الصوفیہ پر قلم نہیں اٹھایا گیا۔صرف نویں صدی ہجری میں ''نفحات الانس'' ایک قابل قدر اور گراں مایہ تذکرۃ الصوفیہ ہے جس کی تالیف کا کام ۸۸۱ھ میں شروع ہوا اور ۸۸۳ھ میں اس کا تکملہ ہوا۔ ''نفحات الانس'' میں چھ سو سے زائد بزرگان تصوف اور مشائخ طریقت کا ذکر ہے۔بعض سوانح بہت مختصر ہیں اور بعض کچھ تفصیل کے ساتھ ہیں۔اس تذکرہ کا معتد بہ حصہ جیسا کہ خود حضرت جامی قدس سرہ نے نفحات الانس کے مقدمہ میں اس کی صراحت کی ہے۔ حضرت شیخ ابو اسماعیل ہروی کے طبقات الصوفیہ (بزبان ہروی) پر مبنی ہے۔ امائی ہروی پر مزید اضافے اور دیگر سوانح حالات خود حضرت جامی قدس سرہ کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے۔

''نفحات الانس'' کے بعد عرب وعجم میں اس موضوع پر کسی کتاب کا پتہ نہیں چلتا۔البتہ برصغیر میں اس موضوع پر قلم اٹھایا گیا اور خوب لکھا گیا۔ان تذکروں میں شیخ امیر خورد چشتی کا تذکرہ ''سیر الاولیاء'' سلطان ابراہیم لودھی کے استاد شیخ جمالی کا مرتبہ تذکرہ ''سیر العارفین'' شیخ الہدیہ کا مرتبہ تذکرہ ''سیر الاقطاب'' شیخ غوثی منڈوی شطاری کا مرتبہ تذکرہ ''گلزار ابرار'' برصغیر پاک و ہند میں لکھے جانے والے قدیم تذکرے ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں گیارہویں صدی ہجری میں لکھے جانے والے دو تذکرے اور قابل ذکر ہیں جو آج تک مشہور ہیں اور مقبول عام کی سندان کو حاصل ہے۔ ان میں سے ایک محدث عظیم شیخ الطریقت عبدالحق محدث دھلوی قدس سرہ المتوفی ۱۶۴۲ء کا تصنیف کردہ تذکرہ ''اخبار الاخیار'' ہے اس کی زبان فارسی ہے۔ اس

Marfat.com

تذکرہ کا آغاز تبرکاً و تیمناً حضرت غوث الثقلین قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے تذکرہ سے کیا گیا ہے۔ لیکن یہ مبنی ہے تذکرہ صوفیہ ہند پر۔ دوسرا مشہور تذکرہ جو اخبار الاخیار سے قریب العہد ہے۔ وہ ''سفینۃ الاولیاء'' ہے۔ اس کا مرتب شاہزادہ والا قدر دارا شکوہ مقتول ہے۔ یہ صرف صوفیہ ہند و پاک پر مشتمل نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ وسیع ہے اور مشاہیر صوفیہ عجم و عرب و عراق کا بھی تذکرہ ہے لیکن زیادہ ضخیم نہیں ہے۔ زبان فارسی ہے۔

ان مجموعی تذکروں کے بعد اس نہج پر اس برصغیر میں تذکرے بہت ہی کم لکھے گئے۔ صرف مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے ''خزینۃ الاصفیا'' کو برصغیر میں صوفیہ کا آخری تذکرہ کہا جا سکتا ہے۔ ''خزینۃ الاصفیا'' طبع ہو چکا ہے اور اردو میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ''یہ تھی عمومی تذکرہ الصوفیہ کی مختصر تاریخ'' تاریخ تصوف کا مطالعہ کرنے والے حضرات واقف ہیں کہ عرب و عجم میں تصوف کے بہت سے خانوادے ظہور میں آئے ان میں مشہور سلاسل یہ ہیں۔

۱۔ سلسلہ محاسبیہ — یہ خانوادہ تصوف یا سلسلہ حضرت شیخ الطریقت شیخ ابو عبد اللہ حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے اور آپ اس گروہ کے امام ہیں۔ آپ مشائخ متقدمین میں سے ہیں۔

۲۔ سلسلہ قصاریہ — اس گروہ کے امام حضرت شیخ ابو صالح بن حمدون بن عمارہ القصار رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

۳۔ سلسلہ طیفوریہ — یہ سلسلہ شیخ ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق رکھتا ہے اور آپ اس گروہ طیفوریہ کے پیشوا تھے۔

۴۔ سلسلہ جنیدیہ — یہ سلسلہ حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جنید بن محمد قدس سرہ العزیز سے شروع ہوتا ہے طاؤس الفقراء نے آپ کو امام الائمہ کہا ہے آپ طریقت میں سید الطائفہ کے لقب سے مشہور ہیں۔

Marfat.com

۵-سلسلہ نوریہ — گروہ صوفیہ نوریہ کا تعلق شیخ الطریقت حضرت ابوالحسن احمد بن نوری المعروف بہ ابوالحسن نوری قدس اللہ سرہ ہیں

۶-سلسلہ سہلیہ — اس سلسلے کے امام و پیشوا حضرت سہل بن عبداللہ تستری قدس اللہ سرہ ہیں۔ آپ سرخیل اور باب تصوف ہیں۔ تفسیر تستری کے مصنف ہیں۔

۷-سلسلہ حکیمیہ — اس سلسلہ کے بانی شیخ الطریقت ابوعبداللہ بن علی الحکیم ترمذی قدس سرہ ہیں۔ اپنے وقت کے امام تھے اور تمام علوم ظاہری و باطنی میں فرد تھے۔

۸-سلسلہ خفیفیہ — شیخ الطریقت حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اس فرقہ یا گروہ کے امام ہیں۔ علم طریقت میں صاحب تصانیف گزرے ہیں۔

۹-سلسلہ سیاریہ — اس سلسلہ کے بانی شیخ الطریقت حضرت ابوالعباس سیاری ہیں۔ آپ کا تعلق مرو سے تھا۔ تمام علوم میں کامل فرد تھے۔ مرو میں آج بھی آپ کے سلسلہ کے لوگ موجود ہیں۔

لیکن یہ وہ سلاسل اور خانوادے ہیں جو چوتھی اور پانچویں صدی ہجری تک شمار کئے جاتے تھے۔ اس کے بعد انہی سلاسل کے شیوخ یا بعد میں یہ سلاسل ایک دوسرے میں ضم ہو گئے اور قطب الاقطاب غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے سلسلہ قادریہ شروع ہوا اور عرب و عجم اور سرزمین ہند میں خوب ہی پھولا پھلا اور الحمدللہ کہ آج بھی لاکھوں افراد دامن قادریت سے وابستہ ہیں اور حضرت والا کا یہ شعر اپنی صداقت پر آپ اپنا گواہ ہے ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ۔۔۔ اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرِبُ

ہو گئے اسلاف کے سورج غروب ۔۔۔ میرے سورج کو نہیں خوف زوال (شمس)

Marfat.com

دوسرا عظیم سلسلہ چشتیہ ہے جس کے ترخیل شیخ الطریقت خواجہ مودود چشتی قدس سرہ ہیں لیکن اس برصغیر میں خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی قدس سرہ کے انفاس قدسیہ سے اس کو وہ فروغ حاصل ہوا کہ بفضلہٖ تعالیٰ چراغ چشتیاں آج بھی ضیا بار ہے۔

تیسرا سلسلہ نقشبندیہ ہے جس کے امام و پیشوا شیخ الطریقت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ العزیز ہیں۔ حضرت مولانا جامی اور دوسرے اکابر طریقت کی بدولت عجم میں اور حضرت شاہ باقی باللہ قدس سرہ اور آپ کے خلفاء خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی پاک تعلیمات کی عطربیزیوں سے تمام ہندو افغانستان کی فضائیں معطر ہوگئیں اور ان کی خوشبو سے آج بھی مشام جان معطر ہیں اور لاکھوں نفیس اس پاک دامن سے وابستہ ہیں۔

چوتھا سلسلہ سہروردیہ ہے جس کے امام و پیشوا تو شیخ الطریقت حضرت ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی قدس سرہٗ ہیں لیکن قدرت نے اس کی اشاعت حضرت ابوالنجیب کے برادرزادہ اور خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ امام السالکین شیخ شہاب الدین عمر قدس سرہ کے سپرد کی تھی۔ عجم میں اس کی اشاعت آپ کے انفاس قدسیہ کی زمین منت ہے اور اس برصغیر میں اس کی اشاعت کا شرف حضرت قطب عالم شیخ الطریقت بہاؤالدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوا اور یہ سلسلہ پنجاب سے نکل کر بنگال تک پہنچا اور الحمد للہ کہ برصغیر پاک و ہند میں اس سلسلے کے حلقہ بگوشوں کا شمار لاکھوں سے متجاوز ہے۔

اب یہ امر واضح ہوگیا ہوگا کہ برصغیر پاک و ہند اور بیرون ہند جس قدر بھی سلاسل موجود ہیں ان سب کی اصل سلسلہ جنیدیہ، ادھمیہ، طیفوریہ، خفیفیہ، زیدیہ اور سہروردیہ، ہیں۔ لیکن بعد میں انہی سلاسل کے مشائخ سے منسوب ہو کر یہ سلاسل قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور کبریہ کہلانے لگے۔ اس سلسلے میں صاحب سکینۃ الاولیاء (شہزادہ دارالشکوہ) کی صراحت لطف سے خالی نہیں اس لئے میں یہاں اس

Marfat.com

کوشش کر رہا ہوں۔!

چوں از مشائخ متاخرین حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ وحضرت خواجہ معین الدین چشتی وحضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی وحضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس اللہ اسرارھم بسیار مشہور و معروف گشتند ایں سلسلہ ہا بنام ایں عزیزاں شد والا قادریاں، جنیدیاں اندو چشتیاں ادھمیاں اند و نقشبندیاں طیفوریاں اند و بہ جنیدیاں ہم نسبتے دارند و سہروردیاں خفیفیاں اند و بہ جنیدیاں ہم نسبتے دارند و کبرویاں زیدیہ نند طیفوریاں ہم نسبتے دارند...... ایں بزرگانے کہ مذکور شدند مقبول ہمہ مومناں اند و ہیچ کس از خواص و عوام بے ارادت یکے از یں سلاسل نیست و جملہ مشائخ ایں زماں از یں سلاسل بیرون نیند و مقتدایاں ایں سلاسل مذکور جملہ کاملان اند و عارفان وواصلان ونمائندہ راہ ہدیٰ رسانندہ مطلب اعلیٰ۔۔ (سفینۃ الاولیاء مطبوعہ تہران ص ۱۵-۱۶)

متاخرین مشائخ میں چونکہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ (قدس اللہ اسرارھم) بہت ہی زیادہ مشہور و معروف ہوئے ہیں لہٰذا یہ سلاسل ان حضرات والا کے نام سے موسوم اور منسوب ہو گئے۔ ورنہ حقیقت میں قادری حضرات جنیدی ہیں اور چشتی حضرات ادھمی ہیں اور نقشبندی حضرات طیفوری ہیں اور ان کو جنیدیوں سے بھی نسبت سہروردی حضرات خفیفی (حضرت عبداللہ خفیف قدس سرہ) ہیں اور جنیدیوں سے بھی ان کو نسبت ہے۔ کبروی زیدی ہیں اور طیفوریوں سے بھی ان کو نسبت ہے۔

ہم نے جن بزرگوں کا اوپر تذکرہ کیا ہے یہ حضرات تمام ایمان والوں میں

Marfat.com

مقبول ہیں اور خواص و عوام میں سے کوئی ان سلاسل کی ارادت و عقیدت سے باہر نہیں ہے اور اس زمانہ کے تمام مشائخ ان سلاسل سے متعلق ہیں۔ ان سلاسل کے مذکورہ پیشوا حضرات میں سے ہر ایک کامل، عارف، واصل بحق، رہنما اور مطلب حقیقی تک پہنچانے والی بزرگ ہستی ہے۔

یہاں ان سلاسل اور ان کی شاخوں یا شجرہ ہائے طریقت و سلاسل کا بیان تفصیل سے مقصود نہیں ہے بلکہ یہ عرض کرنا اور بتانا تھا کہ عمومی تذکروں کے بعد خانوادہ ہائے طریقت یا صاحب سلسلہ مشائخ کے تذکرے بھی لکھے گئے۔ عجم و عراق میں تو ایسا کم ہوا لیکن برصغیر میں اس سلسلے میں زیادہ کام ہوا۔ مگر متاخرین کے قلم سے چنانچہ چشتیہ، نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ سلاسل میں سے ہر سلسلہ کے اکابر کے حالات تحریر کئے گئے۔

شیخ جمالی کی ''سیر العارفین'' اس سلسلے میں قابل ذکر ہے۔ انہوں نے اکابر سلسلہ چشتیہ اور سہروردیہ کے چند شیوخ قدس اللہ اسرارھم کے حالات اپنے تذکرہ میں قلم بند کئے ہیں۔ شاہزادہ مظلوم دارالشکوہ کا عمومی تذکرہ ''سفینۃ الاولیاء'' ایک قابل قدر تذکرہ ہے اور اس میں اکثر مشائخ قادریہ کے حالات ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں لیکن اس کے برعکس ''سکینۃ الاولیاء'' ایک خصوصی خانوادہ کا تذکرہ ہے یعنی اس میں انہوں نے حضرت شاہ میاں میر لاہوری اور ان کے تمام خلفاء و اکابر مریدین کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ جمالی کے تذکرہ ''سیر العارفین'' کے بعد دوسرا خصوصی تذکرہ ہے۔ اس کے بعد گیارہویں صدی ہجری میں ''حضرات القدس'' جس کے مولف شیخ بدرالدین سرہندی ہیں لکھا گیا۔ یہ بھی ایک خصوصی تذکرہ ہے جس میں حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ اور آپ کے خلفاء اور فرزندان گرامی کے حالات تحریر کئے ہیں۔ حضرت امام الامت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ نے بھی اپنے خاندان کے بزرگوں کے حالات تحریر فرمائے ہیں جس کو ''انفاس العارفین'' سے موسوم کیا ہے۔ یہ بھی ایک خصوصی تذکرہ ہے لیکن انفرادی نہیں ہے یعنی صرف ایک محترم و مقدس شخصیت کے

Marfat.com

احوال وسوانح پر مشتمل نہیں ہے۔ تیرہویں صدی ہجری میں خانوادہ کے بارے تصوف کے اکابر اور سلسلہ کے خلفاء پر بہت کچھ لکھا گیا اور چودھویں صدی ہجری میں اس سلسلے میں قرون ماسبق سے زیادہ کام ہوا۔ میں یہاں ان تصانیف کی تفصیل اور ان کے تعارف میں نہیں جاؤں گا۔ مجھے صرف یہ عرض کرنا تھا کہ طبقات نگاری کے طرز پر اس برصغیر پاک وہند میں بھی بہت کچھ کام ہوا۔ چونکہ مدتوں اور قرنوں تک یہاں کی زبان فارسی رہی اس لئے طبقات نگاری فارسی زبان میں کی گئی۔ عربی میں اس قبیل کی کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔

شیخ الطریقت کے سوانح اور احوال پر جہاں تک استقصا سے پتہ چلا ہے عربی زبان میں ابتدائی قرنوں میں کچھ کام نہیں ہوا۔ البتہ فارسی زبان میں چھٹی صدی ہجری کے وسط میں شیخ کمال الدین محمد بن ابی لطف اللہ بن ابی سعید (یعنی حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ سرہ کے پوتے) نے حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ سرہ کے حالات پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ''حالات وسخنان شیخ ابوسعید فضل اللہ ابن ابوالخیر المھینی ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور پانچ ابواب پر منقسم ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ باب اول میں حضرت شیخ ابوسعید کی ابتدائی زندگی کے حالات ہیں۔ باب دوم میں آپ کی ریاضت وعبادت کا تذکرہ ہے۔ باب سوم میں شیخ کی کرامات مذکور ہیں باب چہارم میں آپ کی زندگی کی خیر وبرکات کا تذکرہ ہے اور باب پنجم آپ کی وصایا اور احوال وفات، پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ایک روسی مستشرق کی مساعی سے پیٹرز برگ (حال ماسکو) سے ۱۸۹۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اوسط درجہ کی ضخامت ہے۔

اسی سلسلہ کی ایک اور کتاب ''اسرار التواجید فی مقامات الشیخ ابوسعید'' ہے۔ یہ کتاب آپ کے پڑپوتے ''محمد بن المنور'' نے ۸۵۰ھ میں مرتب کی لیکن اولیت کا شرف اول الذکر سوانح کو حاصل ہے۔ اس کتاب کو ''کشف المحجوب'' پر تحقیقی کام کرنے والے روسی مستشرق ژوکوفکی نے ۱۳۱۷ھ میں پیٹرز برگ سے شائع کیا۔ اس

Marfat.com

کے بعد یہی نسخہ تہران سے بھی شائع ہوا۔ یہ کتاب صرف تین ابواب پر مشتمل ہے لیکن کمال الدین کی کتاب سے زیادہ مفصل اور جامع ہے۔ ان دونوں کتابوں کے بعد فارسی میں کسی شیخ الطریقت کی سوانح کا پتہ نہیں چلتا۔

مشائخ طریقت میں سے کسی ایک شیخ سلسلہ کے احوال وسوانح پر عربی زبان میں لکھی جانے والی پہلی کتاب "بہجۃ الاسرار" ہے جو سیدنا حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سوانح احوال پر مشتمل ہے۔ بہجۃ الاسرار کے مصنف ملا نور الدین ابی الحسن علی ابن یوسف الشافعی اللخمی قدس سرہ العزیز ہیں۔ یہ سوانح عربی زبان میں ہے۔ ساتویں صدی ہجری میں لکھی گئی ہے۔ امام ذہبی قدس سرہ نے اپنی "طبقات المقرئین" میں آپ کا تذکرہ کیا ہے اور آپ کی تعریف کی ہے۔ حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے آپ کو بڑی عقیدت اور سچی محبت تھی۔ اسی محبت سے سرشار ہو کر آپ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے حالات ومناقب پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن "بہجۃ الاسرار" ان سب میں زیادہ مشہور ہوئی۔ بہجۃ الاسرار کے سلسلے میں اور کچھ میں کہنا نہیں چاہتا کہ وہ میرے مقدمہ کا موضوع نہیں ہے۔ صرف اتنا عرض کروں گا کہ محدث علام عاشق رسول واقف رموز شریعت وطریقت حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ نے "بہجت الاسرار" کو بہت سراہا ہے اور قادری نسبت رکھنے کے باعث فارسی زبان میں اس کی تلخیص "زبدۃ الآثار" کے نام سے کی ہے۔ اس تلخیص اور اصل کتاب دونوں کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے اور قبول خاص وعام ہے۔

قارئین کرام! یہ ملحوظ رہے کہ میں جداگانہ سوانح حیات کے سلسلے میں عرض کر رہا ہوں ورنہ چھٹی صدی ہجری اور اس کے بعد کون سی تاریخ اور کون سا تذکرۃ الاولیاء اور مشائخ عظام اور شیوخ طریقت کا وہ کون سا تذکرہ ہے جو محبوب ربانی قطب الاقطاب سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے پاک ذکر سے خالی ہے۔ یہاں تک کہ تصوف کے ناقد علامہ ابن الجوزی نے بھی "صفوۃ الصفوۃ" میں اختصار کے ساتھ آپ کا ذکر [illegible]

Marfat.com

متاخرین بزرگوں اور مشائخ کبار میں امام اجل عبداللہ یافعی قدس اللہ سرہ نے اپنی تاریخ میں کافی شرح وبسط کے ساتھ آپ کا تذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح چھٹی صدی ہجری اور اس کے بعد کی صدیوں میں جو تذکرۃ المشائخ عظام اور شافعی وحنبلی علماء فقہا اور اولیاء کرام پر مرتب ہوئے ان میں آپ کا ذکر خیر موجود ہے اور کیوں نہ ہوتا کہ آپ سرخیل اولیاء، شاہ اصفیا، قدوۃ السالکین قطب الاقطاب، آفتاب ولایت تاجدار قدمی ہذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ ہیں۔

بہجۃ الاسرار کے بعد عربی زبان میں آپ کی مبسوط وضخیم سوانح حیات اور پاکیزہ احوال میں لکھی جانے والی کتاب ''قلائد الجواہر'' ہے جس کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے، اور یہ مقدمہ اسی کی تقریب تعارف میں تحریر کیا گیا ہے۔ ''قلائد الجواہر'' دسویں صدی ہجری میں تصنیف کی گئی اگرچہ مقدمہ میں اس قسم کی کوئی صراحت نہیں ہے بلکہ مصنف ''قلائد الجواہر'' شیخ محمد یحییٰ تاذفی نے اس سلسلے میں کسی قسم کی صراحت نہیں کی ہے بلکہ صرف اتنا کہا ہے کہ:

> ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے حالات اب تک جن کتابوں میں لکھے گئے تھے وہ بہت ہی مختصر تھے۔ اس اختصار کی میں نے یہ توجیہ کی ہے کہ یا بوجہ کافی شہرت آپ کے حالات تفصیل سے بیان نہیں کئے گئے۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے حضرت شیخ قدس سرہ کے ان تمام مناقب کو جو متفرق کتابوں میں مطالعہ سے گزرے تھے یکجا کرنے کی میں نے سعادت حاصل کی ہے۔''

حضرت شمس بریلوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَتَحَ لِاَوْلِیَآئِهٖ طُرُقَ الْهُدٰی وَاَجْرٰی عَلٰی اَیْدِیْهِمْ اَنْوَاعَ الْخَیْرَاتِ وَنَجَّاهُمْ مِنَ الرَّدٰی فَمَنِ اقْتَدٰی بِهِمِ انْتَصَرَ وَاهْتَدٰی وَمَنْ عَرَجَ عَنْ طَرِیْقِهِمِ انْتَكَسَ وَتَرَدّٰی وَمَنْ اَمَّ حِمَاهُمْ اَفْلَحَ وَ سَلِكَ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْهُمْ بِالْاِنْكَارِ اَنْقَطَعَ وَهَلَكَ اَحْمَدُهٗ حَمْدَهٗ حَمْدَ عَلِمَ اَنْ لَّا مَلْجَاءَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ وَاَشْكُرُهٗ شُكْرًا مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ النِّعَمَ وَالنِّقَمَ بِیَدَیْهِ وَاُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ

ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات پاک کے لئے ہیں جس نے ہدایت کے طریقے اپنے اولیاء علیہم السلام پر واضح اور منکشف کر کے ہر ایک قسم کی خیر و برکت ان کے ہاتھوں پر رکھ دی اور ضلالت و گمراہی کی ہلاکت سے انہیں مامون و محفوظ رکھا۔ جو کوئی ان کی پیروی کرتا ہے۔ نفس و شیطان پر غالب ہو کر نیک راہ کی ہدایت پاتا ہے۔ اور جو اُن کی پیروی سے گریز کرتا ہے وہ ٹھوکریں کھا کر اوندھے منہ گرتا اور گمراہ ہو کر اپنی جان کھوتا ہے۔ اور ان کے زمرے میں داخل ہونے والا منزلِ مقصود کو پہنچ کر فائز المرام ہوتا ہے اور انہیں برا جان کر ان سے بھاگنے والا راہِ راست سے دور ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ میں اس بات کا یقین کر کے اس کی حمد و ثنا کرتا ہوں کہ اس کے سوا اور کہیں میرا ٹھکانہ نہیں اور یہ

Marfat.com

اعتقاد کر کے میں اس کی شکر گزاری کرتا ہوں کہ دینا کی نعمتیں دنیا اور پھر ان کا چھین لینا اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور جناب سرکارِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی آل واصحاب پر اللہ تعالیٰ کے کل انعام واحسانات کے برابر درود وسلام بھیجتا ہوں۔

تمہید

حمد وصلوٰۃ کے بعد ضعیف وحقیر پر تقصیر گناہ گار امیدوارِ رحمتِ پروردگار محمد بن یحییٰ التاذفی غفر اللہ ولو الدیہ واحسن الیہما والیہ عرض کرتا ہے کہ کتاب "التاریخ المعتبر فی انباء من غبر" قاضی القضاۃ مجیر الدین عبدالرحمن العلیمی العمیری المقدسی الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیفات سے ہے میرے مطالعہ سے گزری میں نے دیکھا کہ مؤلف ممدوح نے سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی الحنبلی علیہ الرحمۃ کے سوانح بیان کرنے میں نہایت اختصار سے کام لے کر آپ کے صرف تھوڑے سے ہی مناقب کو ذکر کیا ہے جس سے بندے کو نہایت تعجب ہوا۔ بندے نے اپنے جی میں کہا کہ شاید مؤلف ممدوح نے باقی مناقب کو شہرت کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور علامہ ابنِ جوزی کی پیروی کر کے آپ کے حالات کو ایک مختصر طریقہ میں بیان کیا ہے اور آپ کے مشہور واقعات کے لئے صرف شہرت کو کافی سمجھا ہے۔

سبب تالیف

اس نے احقر کو یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ کے پورے حالات کو ایک جگہ جمع کر کے بندہ بھی سعادتِ دارین حاصل کرے اور آپ کے ان تمام مناقب کو جنہیں بندے نے متفرق کتابوں میں دیکھا یا ثقہ لوگوں سے سنایا جو کچھ خود بندے کو یاد ہیں ایک

مناقب منقبت کی جمع ہے جس کے معنی بزرگی وما یہ ناز اور فضیلت کے ہیں اور مناقب سے فضائل واوصاف حمیدہ مراد ہوتے ہیں۔

Marfat.com

جگہ لکھے اور اس کے بعد آپ کا نسب بیان کر کے آپ کے اخلاق و عادات آپ کے علم و عمل آپ کے طریقہ وعظ و نصیحت آپ کے اقوال و افعال آپ کی اولاد آپ کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کرتے ہوئے دیگر اولیائے عظام کی تعظیم کرنے کا حال لکھے اور جن اولیائے عظام نے آپ کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کر کے آپ کی مدح سرائی کی ہے ان کے اور جن لوگوں کو کہ آپ سے تعلق رہا ہے یا جنہوں نے آپ کی خدمت سے فیض پایا ہے ان کے مناقب بھی ذکر کرے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ اتباع و پیروان کی عظمت و بزرگی بھی مقتداء و پیشوا کی عظمت و بزرگی سے ظاہر ہوا کرتی ہے اور نہروں کی نفع یابی چشمے کے زیادہ شیریں اور اس کے بڑے ہونے پر مبنی ہے اس کے بعد آپ کی پیدائش اور وفات کا حال لکھ کر خاتمہ میں بھی آپ ہی کے کچھ مناقب نیز آپ کے مناقب اور آپ کے کشف و کرامات کے متعلق اولیائے عظام کے کچھ اقوال ہیں مختصر طور سے بیان کر کے کتاب کو ختم کیا ہے تاکہ زیادہ طوالت ناظرین پر بارِ خاطر نہ گزرے چنانچہ احقر نے بعونہ تعالیٰ اپنی اس تالیف کو شروع کیا اور "قَلَائِدُ الْجَوَاهِرِ فِيْ مَنَاقِبِ شَيْخ عَبْدُ الْقَادِر" اس کا نام رکھا۔

وَ بِاللّٰهِ اَسْتَعِيْنُ وَهُوَ حَسْبِيْ وَ نِعْمَ الْمُعِيْنُ ۔

آپ کا سن و مقام پیدائش

قطب الدین یونینی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ آپ 470 ہجری میں پیدا ہوئے آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے آپ کا مقام پیدائش پوچھا: تو آپ نے فرمایا! مجھے اس کا حال ٹھیک طور سے معلوم

نوٹ: مؤلف ممدوح نے آپ کی ولادت و وفات کا حال کتاب کے آخر میں خاتمہ سے پہلے بیان کیا مگر ہم نے مناسب خیال کر کے اسے شروع کتاب میں بیان کیا ہے اور آگے بھی اگر ہمیں ضرورت محسوس ہوئی تو تقدیم و تاخیر عمل میں لائیں گے ورنہ نہیں۔

Marfat.com

نہیں مگر ہاں! مجھے اپنا بغداد آنا یاد ہے کہ جس سال تمیمی کا انتقال ہوا اسی سال میں بغداد آیا اس وقت میری اٹھارہ برس کی عمر تھی اور تمیمی نے 488ھ میں وفات پائی۔

علامہ شیخ شمس الدین بن ناصر الدین محدث دمشقی نے بیان کیا ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت بمقام گیلان 470ھ میں واقع ہوئی اس کے بعد انہوں نے بیان کیا ہے کہ گیل دو مقام کا نام ہے۔

اول: ایک وسیع ناحیہ کا جو بلاد دیلم کے قریب واقع ہوا ہے اور بہت سے شہروں پر مشتمل ہے مگر ان میں کوئی بڑا شہر نہیں۔

دوم: سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شہر کا نام ہے جسے جیل بکسرہ جیم اور جیل وگیل (بکاف عربی اور فارسی) بھی کہتے ہیں۔

اور حافظ ابو عبداللہ محمد بن سعد ومیثنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کال کہا ہے انہوں نے یہ لفظ ابن حاج شاعر کے اشعار سے اخذ کیا ہے کیونکہ ابنِ حاج شاعر نے اپنے بعض اشعار میں کیل کو کال کہا ہے جو بلادِ فارس کے مضافات میں سے ایک قصبہ کا نام ہے۔

حافظ محب الدین محمد بن نجار نے اپنی تاریخ میں ابوالفضل احمد بن صالح حنبلی کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت 471ھ میں واقع ہوئی اور ابو عبداللہ محمد الذہبی نے بھی یہی بیان کیا ہے۔

الروض الظاہر کے مؤلف نے آپ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ مقام جیل (بکسر جیم وسکون یائے تحتانی) کی طرف منسوب ہیں جسے گیل و گیلان بھی کہتے ہیں۔

مؤلف بہجۃ الاسرار نے شیخ ابوالفضل احمد بن شافع کا قول نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت 471ھ میں۔ بمقام نیق جو بلادِ جیلان سے متعلق ایک قصبہ کا نام ہے اور جیلان طبرستان کے قریب ایک چھوٹے سے حصہ (مثلاً ہندوستان میں اودھ) کا نام ہے جو شہروں اور بستیوں پر

Marfat.com

مشتمل ہے۔

مقام وسنِ وفات

آپ نے اپنی عمرِ بے بہا کا ایک بہت بڑا حصہ شہرِ بغداد میں گزارا اور وہیں پر شنبہ کی رات کو بتاریخ ہشتم ربیع الثانی 561ھ میں آپ نے وفات پائی اور دوسری شام کو اپنے مدرسہ میں جو بغداد کے محلّہ باب الازج میں واقع تھا مدفون ہوئے۔ ابنِ جوزی کے نواسے علامہ شمس الدین ابوالمظفر یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ نے 561ہجری میں وفات پائی اور ہجومِ خلائق کی وجہ سے آپ شب کو مدفون ہوئے کیونکہ بغداد میں ایسا کوئی شخص نہ تھا جو آپ کے جنازے میں شریک نہ ہوا ہو۔ بغداد کے محلّہ حلبہ کی تمام سڑکیں اور اس کے مکانات لوگوں سے بھر گئے تھے اسی لئے آپ کو دن میں دفن نہیں کر سکے۔ ابنِ اثیر اور ابنِ کثیر نے بھی اپنی اپنی تاریخ میں یہی بیان کیا ہے۔

ابنِ نجار نے بیان کیا ہے کہ شنبہ کی رات کو بتاریخ دہم ربیع الثانی 561ھ میں آپ نے وفات پائی اور آپ کی تجہیز و تکفین سے شب کو فراغت ہوئی آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالوہاب نے ایک بڑی جماعت کے ساتھ جس میں آپ کے دیگر صاحبزادے اور آپ کے خاص احباب اور آپ کے تلامذہ وغیرہ سب موجود تھے آپ کے جنازے کی نماز پڑھی اور آپ ہی کے مدرسہ کے سائبان میں آپ کو دفن کر کے دن نکلنے تک مدرسہ کا دروازہ بند رکھا پھر جب دروازہ کھلا تو آپ کے مزار پر لوگ نماز پڑھنے اور زیارت کرنے کے لئے بکثرت آنے لگے جس طرح سے جمعہ یا عید کو لوگ آیا کرتے ہیں۔

اس وقت بغداد کا خلیفہ المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف بن المقتضی العباسی تھا جو 518ھ میں پیدا ہوا اور 555ھ میں اپنے باپ المقتضی لامر اللہ کی وفات کے بعد مسندِ خلافت پر بیٹھا اور اڑتالیس برس کی عمر میں صرف

Marfat.com

گیارہ برس خلافت کر کے 566ھ میں راہی ملک بقا ہوا۔ یہ خلیفہ عدل وانصاف سے موصوف صائب الرائے تیز فہم تھا شعر وسخن کا مذاق اور اُصطرلاب (ستاروں کی بلندی، دوری اور افتاء، دریافت کرنے کا آلہ) وغیرہ آلاتِ فلک میں مہارتِ تمام رکھتا تھا۔

(مترجم)

حافظ زین الدین بن رجب نے اپنے طبقات میں بیان کیا ہے کہ نصیر النمیری نے جس شب کو آپ دفن ہوئے اس کی صبح کو آپ کے مرثیہ میں ایک قصیدہ کہا: جس کا پہلا شعر یہ تھا۔

مشکل الامر ذا الصباح الجدید
لیس لہ الا مر من ذلك السنا المعهود

ترجمہ: یہ صبح کا جدید واقعہ نہایت مشکل ہے جس سے صبح کی مقررہ روشنی مطلق نہیں رہی۔

نیز بیان کیا ہے کہ نصیر النمیری نے آپ کے مرثیہ میں اس کے سوا ایک اور بھی قصیدہ کہا تھا۔

آپ کا نسب

القطب الربانی والفرد الجامع الصمدانی سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ مقتدائے اولیائے عظام سے ہیں جو کوئی آپ کی طرف رجوع کرتا اسے سعادت ابدی حاصل ہوتی محی الدین آپ کا لقب اور ابو محمد آپ کی کنیت اور عبد القادر آپ کا نام ہے۔

آپ کا نسب اس طرح ہے محی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح جنگی دوست یا بقولِ بعض جنگا دوست موسیٰ بن ابی عبد اللہ یحییٰ الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ الجون بن عبد اللہ المحض (جنہیں عبد اللہ المجل بھی کہتے تھے) بن حسن المثنیٰ بن امیر المومنین علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی

Marfat.com

بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان القریشی الہاشمی العلوی الحسنی الجیلی الحنبلی۔

آپ کے نانا حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ

آپ سیدنا حضرت عبداللہ الصومعی الزاہد کے نواسے تھے۔ حضرت عبداللہ صومعی جیلان کے مشائخ ورؤسا میں سے ایک نہایت پرہیزگار وصاحبِ فضل وکمال شخص تھے آپ کی کرامتیں لوگوں میں مشہور ومعروف تھیں عجم کے بڑے بڑے مشائخوں سے آپ نے ملاقات کی۔ شیخ ابوعبداللہ محمد قزوینی کہتے ہیں کہ شیخ عبداللہ صومعی مستجاب الدعوات شخص تھے اگر آپ کسی پر غصہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ اس سے آپ کا بدلہ لے لیتا اور جسے آپ دوست رکھتے خدا تعالیٰ اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرتا آپ گو ضعیف و نحیف اور مسن شخص تھے لیکن آپ نوافل بکثرت پڑھا کرتے ہمیشہ ذکر واذکار میں مصروف رہتے۔ ہر ایک سے عاجزی وانکساری سے پیش آتے اپنا حال کسی سے نہ کہتے مصائب پر صبر اور اپنے اوقات کی حفاظت کیا کرتے اکثر امور واقعہ ہونے سے پہلے ان کی خبر دے دیا کرتے اور پھر جس طرح آپ ان کی خبر دیتے اسی طرح وہ واقعات ہوتے۔

ابوعبداللہ محمد قزوینی نے ہی بیان کیا ہے کہ ہمارے بعض احباب ایک قافلہ کے ساتھ تجارت کا مال لے کر سمرقند کی طرف گئے جب وہاں ایک بیابان میں پہنچے تو ان پر بہت سے سوار ٹوٹ پڑے۔ قافلہ والے کہتے ہیں کہ ہم نے اس وقت شیخ عبداللہ صومعی کو پکارا تو ہم نے دیکھا کہ آپ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبَّنَا اللّٰهُ تفرقی یا خیلُ عَنَّا پڑھ رہے ہیں یعنی ہمارا پروردگار پاک اور بے عیب ہے تم اے سوارو! ہمارے پاس سے بھاگ کر منتشر ہو جاؤ آپ کا یہ کہنا تھا کہ تمام سوار منتشر ہو کر کچھ تو پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور کچھ بھاگ کر جنگل کی طرف چلے گئے اور

Marfat.com

ہم ان کی دست برد سے مامون و محفوظ رہے اس کے بعد ہم نے آپ کو تلاش کیا تو ہم نے آپ کو نہیں پایا اور نہ ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کہاں چلے گئے؟ جب ہم جیلان واپس آئے تو ہم نے لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے ہم سے قسمیہ کہا: کہ شیخ صاحب موصوف اس اثناء میں ہم سے جدا نہیں ہوئے۔

آپ کے والد ماجد

حافظ ذہبی و حافظ ابنِ رجب نے بیان کیا ہے کہ آپ یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت ابو صالح جنگی دوست تھے۔ مؤلف کہتا ہے کہ جنگی دوست فارسی لفظ ہے جس کے معنی جنگ سے انسیت رکھنے والے ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کی کنیت اُم الخیر اور امۃ الجبار ان کا لقب اور فاطمہ نام تھا آپ حضرت عبداللہ الصومعی الزاہد الحسینی کی دختر اور سراپا خیر و برکت تھیں۔

آپ کا مدتِ شیر خواری میں رمضان کے ایام میں دودھ نہ پینا

آپ کی والدہ ماجدہ فرمایا کرتی تھیں کہ میرے فرزندِ ارجمند عبدالقادر پیدا ہوئے تو وہ رمضان کے دنوں میں دودھ نہیں پیتے تھے پھر انتیس ماہ رمضان کو جب مطلع صاف نہ تھا اور بدلی کی وجہ سے لوگ چاند نہ دیکھ سکے تو صبح کو لوگ میرے پاس پوچھنے آئے کہ آپ کے صاحبزادے عبدالقادر نے دودھ پیا یا نہیں میں نے انہیں کہلا بھیجا کہ نہیں پیا جس سے انہیں معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے جیلان کے تمام شہروں میں اس بات کی شہرت ہوگئی تھی کہ شرفائے جیلان میں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو رمضان میں دودھ نہیں پیتا آپ کی والدہ ماجدہ جب حاملہ ہوئیں تو کہتے ہیں کہ اس وقت ان کی ساٹھ برس کی عمر تھی اور ساٹھ برس کی عمر میں کہتے ہیں قریش کے سوا اور پچاس برس کی عمر میں عرب کے سوا اور کسی عورت کو حمل نہیں رہتا۔

Marfat.com

آپ کا بغداد جانا

جب آپ پیدا ہوئے تو آپ نے اپنے بغداد جانے کے وقت تک ناز و نعمت میں پرورش پائی اور ہمیشہ آپ پر توفیقِ الٰہی شامل حال رہی پھر آپ اٹھارہ برس کی عمر میں جس سال تمیمی نے وفات پائی آپ بغداد تشریف لے گئے اس وقت بغداد کا خلیفہ المستنظھر باللہ ابو العباس احمد بن المقتدیٰ بامر اللہ العباسی تھا جو خلفائے عباسیہ میں سے تھا 470ھ میں پیدا ہوا اور سولہ برس کی عمر میں اپنے باپ کی وفات کے بعد مسند خلافت پر بیٹھا اور 512ھ میں بعمر بیالیس سال راہیٔ ملکِ بقا ہوا۔

خضر علیہ السلام کا آپ کو بغداد میں داخل ہونے سے روکنا اور آپ کا سات برس تک دجلہ کے کنارے پڑے رہنا' اور پھر بغداد جانا

شیخ تقی الدین محمد واعظ بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''روضۃ الابرار و محاسن الاخیار'' میں لکھا ہے کہ جب آپ بغداد کے قریب پہنچے تو حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو اندر جانے سے روکا اور کہا کہ ابھی تمہیں سات برس تک اندر جانے کی اجازت نہیں اس لئے آپ سات برس تک دجلہ کے کنارے ٹھہرے رہے اور شہر میں داخل نہ ہوئے اور صرف ساگ وغیرہ سے اپنی شکم پُری کرتے رہے یہاں تک کہ اس کی سبزی آپ کی گردن سے نمایاں ہونے لگی پھر جب سات برس پورے ہو گئے تو آپ نے شب کو کھڑے ہو کر یہ آواز سنی کہ عبدالقادر! اب تم شہر کے اندر چلے جاؤ گو شب کو بارش ہو رہی تھی اور تمام شب اسی طرح ہوتی رہی مگر آپ شہر کے اندر چلے گئے اور شیخ حماد بن مسلم دباس کی خانقاہ پر اترے شیخ موصوف نے اپنے خادم سے روشنی بجھوا کر خانقاہ کا دروازہ بند کرا دیا اس لئے آپ دروازے پر ہی ٹھہر گئے اور آپ کو نیند بھی آ گئی اور احتلام ہو گیا تو آپ نے اٹھ کر غسل کیا آپ کو پھر نیند آ گئی اور احتلام ہو گیا آپ نے اٹھ کر پھر غسل کیا اسی طرح آپ کو شب بھر میں سترہ 17 دفعہ احتلام ہوا اور سترہ 17 ہی دفعہ آپ

Marfat.com

نے غسل کیا پھر جب صبح ہوئی اور دروازہ کھلا تو آپ اندر گئے شیخ موصوف نے آپ سے اٹھ کر معانقہ کیا اور آپ کو سینہ سے لگا کر روئے اور کہنے لگے کہ فرزند عبد القادر! آج دولت ہمارے ہاتھ ہے اور کل تمہارے ہاتھ میں آئے گی تو عدل کرنا۔

بہجۃ الاسرار کے مؤلف شیخ ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر الشافعی اللخمی (منسوب بہ قبیلہ لخم) نے آپ کے بغداد جانے کا خیر مقدم لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اس سرزمین کے لئے ایسے مبارک آنے والے کا قدم رکھنا جہاں اس کے آنے سے سعادت مندی کے جملہ آثار نمایاں ہو گئے بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ اس کا قدم پہنچنے سے رحمت کی بدلیاں چھا گئیں اور بارانِ رحمت برسنے لگا جس سے اس سرزمین میں ہدایت کی روشنی دگنی ہوگئی اور گھر گھر اجالا ہو گیا پے در پے قاصد مبارکبادی کے پیغام لانے لگے جس سے وہاں کا ہر ایک وقت عید ہو گیا اس زمین سے ہماری مراد عراق عرب ہے جس کا دل (یعنی بغداد) محبتِ بشریٰ کے نور سے وجد میں آ گیا اور جس کے شگوفے دار درخت اس آنے والے کا منہ دیکھ کر اپنے شگوفوں کی زبان سے خدائے تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے لگے۔

اشعار تہنیت آمیز

لمقدمرا نهل السحاب واعشب العراق

و زال الغی واتضح الرشد

آپ کے قدوم نے رحمت کی بدلیاں برسا کر عراق کو تر و تازہ کر دیا

جس سے گمراہی زائل۔ اور ہدایت واضح ہوگئی

فصید انه رتد وصحرا

وحصیائه در ومیاهه ' شهد

اور وہاں کی لکڑیاں خوشبودار ہو گئیں اور جنگل بھیڑ ہو گیا

وہاں کی کنکریاں موتی ہو گئیں اور وہاں کا پانی شہد ہو گیا

Marfat.com

یمیس بـه صـدر العراق صبابة
وفي قلب نجد من محاسنه وجد

عراق کا سینہ اُس کی محبت سے بھر گیا
اور آپ کے محاسن سے نجد کے دل میں وجد پیدا ہو گیا

وفي الشرق يرق من محاسن نورة
وفي الغرب من ذكرى جلالته رعد

مشرق میں آپ کے نور ہدایت کی روشنی سے بجلی چمکنے لگی
اور مغرب میں آپ کی عظمت کے ذکر سے گرج پیدا ہو گئی

آپ کا علم حاصل کرنا

جب آپ نے دیکھا کہ علم کا حاصل کرنا ہر ایک مسلمان پر صرف فرض ہی نہیں بلکہ وہ نفوسِ مریضہ کیلئے شفائے کلی ہے وہ پرہیز گاری کا ایک سیدھا راستہ اور پرہیز گاری کی ایک حجت اور واضح دلیل ہے وہ یقین کے تمام طریقوں میں سب سے اعلیٰ و انسب ہے اور تقویٰ و پرہیز گاری کا وہ ایک بڑا درجہ اور مناصبِ زمینی میں سب سے رافع نیک لوگوں کا مایہ فخر و ناز ہے تو آپ نے اس کے حاصل کرنے میں جلد کوشش کی اور اس کے تمام فروع و اصول کو دور و قریب کے علمائے کرام و مشائخ عظام و ائمہ اعلام سے نہایت جدوجہد سے حاصل کیا۔

آپ کا قرآن مجید یاد کرنا

قرآن مجید آپ نے پہلے ہی یاد کر لیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے علم فقہ حاصل کیا۔ اور عرصہ دراز تک آپ ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ابوالخطاب محفوظ الکلوذانی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ ابوالحسن محمد بن قاضی ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ محمد بن الحسین بن محمد الفراء الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ قاضی ابوسعید یا بقول بعضے ابوسعید المبارک بن علی المخرمی رحمۃ اللہ علیہ (منسوب بمخرم محلہ

Marfat.com

بغداد) جو حنبلی مذہب رکھتے تھے، مگر اپنے مذہب سے ان کے بعض اصولی وفروعی مسائل میں مخالف تھے۔

علم ادب آپ نے ابوزکریا بن یحییٰ بن علی التبریزی سے۔ اور علم حدیث بہت سے مشائخ سے پڑھا۔ جن میں محمد بن الحسن الباقلانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوسعید محمد بن عبدالکریم بن خشنا رحمۃ اللہ علیہ، ابوالغنائم محمد بن محمد علی بن میمون الفرسی رحمۃ اللہ علیہ، ابوبکر احمد بن المظفر رحمۃ اللہ علیہ، ابوجعفر بن احمد بن الحسین القاری السراج رحمۃ اللہ علیہ، ابوالقاسم علی بن احمد بن بنان الکرخی رحمۃ اللہ علیہ، ابوطالب عبدالقادر بن محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمٰن بن احمد ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ، ابوالغر محمد بن المختار رحمۃ اللہ علیہ، ابونصر محمد رحمۃ اللہ علیہ، ابوغالب احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابوعبداللہ اولاد علی النباد رحمۃ اللہ علیہ، ابوالحسن بن المبارک بن الطیوری رحمۃ اللہ علیہ، ابومنصور عبدالرحمٰن القزاز رحمۃ اللہ علیہ، ابوالبرکات طلحہ العالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ مشائخ داخل ہیں۔

آپ مدت العمر ابوالخیر حماد بن مسلم بن دردۃ الدباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور انہیں سے آپ نے بیعت کر کے علم طریقہ وادب حاصل کیا۔

آپ کا خرقہ پہننا

خرقہ شریف آپ نے قاضی ابوسعید المبارک المخزومی موصوف الصدر سے پہنا اور انہوں نے شیخ ابوالحسن علی بن احمد القریشی سے انہوں نے ابوالفرح الطرطوسی سے انہوں نے ابوالفضل عبدالواحد التمیمی سے انہوں نے اپنے شیخ شبلی سے انہوں نے شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی سے انہوں نے اپنے ماموں سری سقطی سے انہوں نے شیخ معروف کرخی سے انہوں نے داؤد طائی سے انہوں نے سید حبیب عجمی سے انہوں نے حضرت حسن بصری سے انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے آپ نے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیا آپ نے جبرائیل علیہ السلام سے انہوں نے حضرت جل وعلیٰ سے تَقَدَّسَتْ اَسْمَائُہٗ

آپ سے کسی نے پوچھا: کہ آپ نے خدائے تعالیٰ سے کیا حاصل کیا؟ آپ

Marfat.com

نے فرمایا: علم وادب۔

خرقہ کا ایک اور بھی طریقہ ہے جس کی سند علی بن رضا تک پہنچتی ہے لیکن حدیث کی سند کی طرح وہ ثابت نہیں۔

قاضی ابو سعید المخزومی موصوف الصدر لکھتے ہیں کہ ایک دوسرے سے تبرک حاصل کرنے کے لئے میں نے شیخ عبد القادر جیلانی کو اور انہوں نے مجھ کو خرقہ پہنایا۔

مؤلف "مختصر الروض الزاہر" علامہ ابراہیم الدیری الشافعی نے بیان کیا ہے کہ آپ نے تصوف شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب الہمدانی الزاہد سے (جن کا ذکر آگے آئے گا) حاصل کیا۔

بغداد جا کر آپکا وہاں کے مشائخ عظام سے شرف ملاقات حاصل کرنا

آپ جب بغداد تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں جا کر اکابر علماء وصلحاء سے شرف ملاقات حاصل کیا جن میں ابو سعید المخرمی موصوف الصدر بھی داخل ہیں انہوں نے اپنا مدرسہ جو بغداد کے محلّہ باب الازج میں واقع تھا آپ کو تفویض کر دیا تو آپ نے اس میں نہایت فصاحت اور بلاغت سے تقریر اور وعظ ونصیحت کرنا شروع کر دیا جس سے بغداد میں آپ کی شہرت ہوگئی اور آپ کو قبولیتِ عامہ حاصل ہوئی۔

آپ کے مدرسہ کا وسیع کیا جانا

آپ کی مجلسِ وعظ میں اس کثرت سے لوگ آنے لگے کہ مدرسہ کی جگہ ان کے لئے کافی نہ ہوتی اور تنگی کی وجہ سے آنے والوں کو مدرسہ کے اندر جگہ نہیں مل سکتی تھی تو لوگ باہر فصیل کے نزدیک سرائے کے دروازے سے باہر ٹک کر بیٹھ جاتے اور ہر روز ان کی آمد زیادہ ہوتی جاتی تو قرب وجوار کے مکانات شامل کر کے مدرسہ کو وسیع کر دیا گیا۔ امراء نے اس کی وسیع عمارت بنوا دینے میں بہت سا مال صرف کیا اور فقراء نے اس میں اپنے ہاتھوں سے کام کر کے اس کی عمارت کو بنایا۔ منجملہ ان کے ایک مسکین

Marfat.com

عورت اپنے شوہر (اس کا شوہر معماری کا کام جانتا تھا) کو ہمراہ لے کر آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ یہ میرا شوہر ہے اس پر بیس دینار میرا مہر ہے اسے اپنا نصف معاف کرتی ہوں بشرطیکہ نصف باقی کے عوض یہ آپ کے مدرسہ میں کام کرے اس کے شوہر نے بھی اس بات کو منظور کر لیا عورت نے مہر وصول پانے کی رسید لکھوا کر آپ کے ہاتھ میں دیدی اس کا شوہر مدرسہ میں کام کرنے کے لئے آنے لگا آپ نے دیکھا کہ یہ شخص غریب ہے تو آپ ایک روز اسے اس کے کام کی اجرت دیتے اور ایک روز نہیں دیتے تھے جب یہ شخص پانچ دینار کا کام کر چکا تو آپ نے اسے مہر کی رسید نکال کر دیدی اور فرمایا کہ باقی پانچ دینار تمہیں میں نے معاف کئے۔

528ھ میں یہ مدرسہ ایک وسیع عمارت کی صورت میں بن کر تیار ہو گیا اور آپ ہی کی طرف منسوب کیا گیا۔ اب آپ نے نہایت جدوجہد و اجتہاد کے ساتھ تدریس افتاء و وعظ کے کام کو شروع کیا دور دور سے لوگ آپ سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے لئے آنے لگے اور نذرانے گزارنے لگے۔ چاروں طرف سے دور دراز کے لوگ آ کر آپ کے پاس جمع ہو گئے اور علماء و صلحاء کی ایک بڑی جماعت آپ کے پاس تیار ہو گئی اور آپ سے علم حاصل کر کے پھر وہ اپنے اپنے شہروں کی طرف واپس چلے گئے اور تمام عراق میں آپ کے مرید پھیل گئے اور آپ کے اوصافِ حمیدہ و خصائلِ برگزیدہ کے لئے لوگوں کی زبانیں مختلف ہو گئیں۔ کسی نے آپ کو ذوالبیانین اور کسی نے آپ کو کریم الجدین والطرفین اور کسی نے صاحب البرہانین کہا کسی نے آپ کا لقب امام الفریقین والطریقین اور کسی نے ذوالسراجین والمنہاجین اسی لئے بہت سے علماء و فضلاء آپ کی طرف منسوب ہوئے ہیں اور خلقِ کثیر نے آپ سے علوم حاصل کئے جن کی تعداد شمار سے زائد ہے۔ منجملہ ان کے الامام القدوہ ابو عمر و عثمان بن مرزوق بن حمیر ابن سلامۃ القرشی نزیل مصر تھے۔

آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد نے

Marfat.com

حج بیت اللہ کیا اور اس وقت میں بھی ان کے ہمراہ تھا تو میں نے دیکھا کہ عرفات کے میدان میں شیخ بن مرزوق اور شیخ ابو مدین کی آپ سے ملاقات ہوئی تو ان دونوں حضرات نے والد ماجد سے تبرکا خرقہ پہنا اور آپ کے روبرو بیٹھ کر آپ سے کچھ حدیثیں سنیں۔

شیخ عثمان بن مرزوق موصوف الصدر کے صاحبزادے شیخ سعد بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد اکثر امور کی نسبت بیان کیا کرتے تھے کہ ہم سے ہمارے شیخ، شیخ عبدالقادر جیلانی نے ایسا بیان کیا کبھی کہتے کہ ہم نے اپنے شیخ، شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایسا کرتے دیکھا یا آپ کو میں نے ایسا کہتے سنا کبھی اس طرح کہتے کہ ہمارے پیشوا و مقتدا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ایسا کیا کرتے تھے۔

قاضی ابو یعلی محمد بن الفراء الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن الاخضر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو یعلی کہتے تھے کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا اور شیخ فقیہ ابوالفتح نصر المنی شیخ ابو محمد محمود بن عثمان البقال امام ابو حفص عمر بن ابو نصر بن علی الغزال رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابو محمد الحسن الفارسی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عبداللہ بن احمد الخشاب رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو عمرو عثمان الملقب بشافعی زمانہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ بن الکیرانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ فقیہ رسلان عبداللہ بن شعبان رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محمد بن قائد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن سنان الردینی رحمۃ اللہ علیہ، حسن بن عبداللہ بن رافع الانصاری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ طلحہ بن مظفر بن غانم العلثمی رحمۃ اللہ علیہ، احمد بن سعد بن وہب بن علی الہروی رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن ازہر الصیر نی رحمۃ اللہ علیہ، یحیی بن البرکہ محفوظ الدبیقی رحمۃ اللہ علیہ، علی بن احمد بن وہب الازجی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی القضاۃ عبدالملک بن عیسیٰ بن ہریاس المرائی رحمۃ اللہ علیہ، عبدالملک بن کالبائی کے بھائی عثمان اور ان کے صاحبزادے عبدالرحمن عبداللہ بن نصر بن حمرۃ البکری رحمۃ اللہ علیہ، عبدالجبار بن ابوالفضل المقفضی رحمۃ اللہ علیہ، علی بن ابوطاہر الانصاری رحمۃ اللہ علیہ، عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی الحافظ رحمۃ اللہ علیہ، امام موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد قدامۃ القدسی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم بن

Marfat.com

عبد الواحد المقدسی الحنبلی وغیرہ بھی آپ کی مجلس میں رہا کرتے تھے۔

شیخ شمس الدین عبد الرحمٰن بن ابو عمر المقدسی کہتے ہیں کہ شیخ موفق الدین نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اور حافظ عبد الغنی نے ایک ہی وقت میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے خرقہ پہنا پھر آپ سے ہم نے علم فقہ اور حدیث پڑھی اور آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے مگر افسوس کہ ہم آپ کی حیاتِ مستعار سے صرف بیس روز سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکے۔

آپ کے تلامذہ

محمد بن احمد بختیار رحمۃ اللہ علیہ، ابو محمد عبد اللہ بن ابو الحسن الجبالی رحمۃ اللہ علیہ، فرزند عباس المصری رحمۃ اللہ علیہ، عبد المنعم رحمۃ اللہ علیہ، بن علی الحرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم الحداد الیمنی رحمۃ اللہ علیہ، عبد اللہ الاسد الیمنی رحمۃ اللہ علیہ، عطیف۔ بن زیاد الیمنی رحمۃ اللہ علیہ، عمر بن احمد الیمنی الجری رحمۃ اللہ علیہ، مدافع بن احمد ابراہیم بن بشارۃ العدلی رحمۃ اللہ علیہ، عمر بن مسعود البراز رحمۃ اللہ علیہ' استاد میر محمد الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ، عبد اللہ بطائحی نزیل بعلبک رحمۃ اللہ علیہ، مکی بن ابو عثمان السعدی رحمۃ اللہ علیہ، و فرزندان عبد الرحمٰن و صالح ابو عثمان السعدی عبد اللہ بن الحسین بن العکبری رحمۃ اللہ علیہ، ابو القاسم بن ابو بکر احمد و عتیق برادران ابو القاسم بن ابو بکر عبد العزیز بن ابو نصر خبائذی رحمۃ اللہ علیہ، و محمد بن ابو المکارم الحجۃ اللہ الیعقوبی رحمۃ اللہ علیہ، عبد الملک بن دیال و ابو الفرح فرزندان عبد الملک بن دیال رحمۃ اللہ علیہ، ابو احمد الفضیلہ و عبد الرحمٰن بن نجم الخزرجی رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ التکرینی رحمۃ اللہ علیہ، ہلال بن امید المدنی رحمۃ اللہ علیہ، یوسف بن مظفر العاقولی رحمۃ اللہ علیہ، احمد بن اسماعیل بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ، عبد اللہ بن المنصوری سدوتہ الصیر یفینی رحمۃ اللہ علیہ، عثمان الیاسری رحمۃ اللہ علیہ، محمد الواعظ الخیاط رحمۃ اللہ علیہ، تاج الدین بن بطہ رحمۃ اللہ علیہ، عمر بن المدائنی رحمۃ اللہ علیہ، عبد الرحمٰن بن بقاء رحمۃ اللہ علیہ، محمد النخال رحمۃ اللہ علیہ، عبد العزیز بن کلف رحمۃ اللہ علیہ، عبد الکریم بن محمد الصیری رحمۃ اللہ علیہ، عبد اللہ بن محمد بن الولید رحمۃ اللہ علیہ، عبد المحسن بن دویرہ رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن ابو الحسین رحمۃ اللہ علیہ، دلف الحمیری رحمۃ اللہ علیہ، احمد بن الدبیقی رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن احمد المؤذن رحمۃ اللہ علیہ، یوسف ہبۃ اللہ الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ، احمد بن مطیع رحمۃ اللہ علیہ، علی بن النفیس المامونی محمد بن اللیث الضریر رحمۃ اللہ علیہ،

Marfat.com

شریف احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ، علی بن ابوبکر بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن نصرہ رحمۃ اللہ علیہ، عبد اللطیف بن الحرانی وغیرہ بھی جن کے اسمائے گرامی بخوف طوالت نہیں لکھ سکے ہمارے دورے میں شریک تھے۔

حلیہ شریف

شیخ موفق الدین قدامۃ القدسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ، شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نحیف البدن اور میانہ قد تھے آپ کی بھنویں باریک اور ملی ہوئی تھیں اور آپ کا سینہ چوڑا تھا اور ریش مبارک بھی آپ کی بڑی اور چوڑی تھی آپ کی آواز بلند تھی آپ مرتبہ عالی اور علم وافر رکھتے تھے۔

علامہ ابوالحسن علی المقری الشطنوفی المصری نے اپنی کتاب بہجۃ الاسرار میں جس میں انہوں نے آپ کے حالات اور آپ کے مناقب اور آپ کی کرامات کو بیان کیا ہے۔ قاضی القضاۃ ابوعبداللہ محمد بن الشیخ العماد ابراہیم عبد الواحد المقدسی سے منقول ہے کہ ان کے شیخ شیخ موفق الدین نے ان سے بیان کیا کہ جب وہ 561ھ میں بغداد تشریف لے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ علمی وعملی ریاست کے مرکز بنے ہوئے تھے جب طلبہ آپ کے پاس آجاتے تو پھر انہیں اور کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہ ہوتی کیونکہ آپ مجمعٔ علوم وفنون تھے اور کثرت سے طلبہ کو پڑھایا کرتے تھے اور نہایت عالی ہمت اور سیر چشم تھے۔

آپ کے خصائلِ حمیدہ

آپ کی ذات مجمع البرکات میں صفاتِ جمیلہ وخصائلِ حمیدہ جمع تھے حتیٰ کہ انہوں نے بیان کیا کہ آپ جیسے اوصاف کا شیخ میں نے پھر نہیں دیکھا۔

بعض لوگوں نے بیانِ کیا کہ بہ نسبت کلام کرنے کے آپ کا سکوت زیادہ ہوا کرتا تھا آپ اپنے مدرسہ سے جمعہ کے دن کے سوا اور کبھی نہ نکلتے اور اس دن صرف آپ

Marfat.com

جامع مسجد یا مسافر خانہ کو جاتے آپ کے دستِ مبارک پر بغداد کے معزز لوگوں نے توبہ کی اسی طرح سے بڑے بڑے یہودی اور عیسائیوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا آپ حق بات کو منبر پر کھڑے ہو کر کہہ دیا کرتے اور اس کی تائید اور ظالموں کی مذمت کیا کرتے۔

خلیفہ المقتفیٰ لامر اللہ نے جب ابوالوفاء یحییٰ بن سعید کو جو ابن المرجم الظالم کے نام سے مشہور تھا قاضی بنا دیا تو آپ نے منبر پر چڑھ کر خلیفۃ المؤمنین سے کہہ دیا کہ تم نے ایک بہت بڑے ظالم شخص کو منصبِ قضاء پر مامور کیا تم کل پروردگارِ عالم کو جو اپنی مخلوق پر نہایت مہربان ہے کیا جواب دو گے؟ خلیفہ موصوف یہ سن کر کانپ اٹھا اور رونے لگا اور اسی وقت اس نے ابوالوفاء یحییٰ بن سعید کو منصبِ قضاء سے معزول کر دیا۔

حافظ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر بن طرخان نے بیان کیا کہ شیخ موفق الدین سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا حال دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: کہ ہم آپ سے صرف آپ کی اخیر عمر میں مستفید ہوئے ہیں جب ہم آپ کی خدمتِ بابرکت میں گئے تو آپ نے ہمیں مدرسہ میں ٹھہرایا اور آپ بھی اکثر ہمارے پاس تشریف رکھا کرتے تھے۔ اکثر آپ اپنے صاحبزادے کو ہمارے پاس بھیج دیتے وہ آکر ہمارا چراغ روشن کر جایا کرتے اور اکثر اوقات آپ اپنے دولت خانہ سے ہمارے لئے کھانا بھی بھیجا کرتے ہم لوگ آپ ہی کے پیچھے نماز پڑھا کرتے ہیں خود کتاب الخرقی پڑھا کرتا اور حافظ عبدالغنی آپ سے کتاب الھدایہ فی الکتاب پڑھا کرتے اور اس وقت ہمارے سوا آپ کے پاس اور کوئی نہیں پڑھتا تھا۔ ہم آپ کے زیر سایہ صرف ایک ماہ اور نو دن سے زیادہ قیام نہ کر سکے کیونکہ پھر آپ کا انتقال ہو گیا اور شب کو ہم نے آپ ہی کے مدرسہ میں آپ کے جنازے کی نماز پڑھی۔ آپ کی کرامات سے زیادہ میں نے کسی کی کرامات نہیں

Marfat.com

سنیں دینی بزرگی کی وجہ سے ہر کہ ومہ آپ کی نہایت عزت و تعظیم کرتا تھا۔

صاحب تاریخ الاسلام نے بیان کیا ہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ جنگا دوست الجیلی الزاہد صاحبِ کرامات و مقامات تھے۔ فقہاء وفقراء کے شیخ و امام وقطبِ وقت اور شیخ المشائخ تھے پھر اخیر میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ علم وعمل میں کامل تھے آپ کی کرامات بکثرت متواتر طریقہ سے ثابت ہیں زمانہ نے آپ جیسا پھر نہیں پیدا کیا۔

سیرۃ النبلا میں مذکور ہے کہ شیخ الامام العالم الزاہد العارف شیخ الاسلام امام الاولیاء تاج الاصفیا محی الدین شیخ عبدالقادر بن صالح الجیلی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ شیخ بغداد تھے۔ بدعت کو مٹاتے اور سنت کو جاری کرتے تھے آپ حسیب ونسیب ونجیب الطرفین تھے اپنے جدِ امجد سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے حافظ تھے۔

کتاب العبر میں بیان کیا ہے کہ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ جنگی دوست الجیلی شیخ بغداد الزاہد شیخِ وقت قدوۃ العارفین صاحبِ مقامات وکرامات تھے اور مذہبِ حنبلی کے ایک بہت بڑے مدرس تھے، وعظ گوئی اور مافی الضمیر بیان کرنا آپ ہی کا حصہ تھا۔

حافظ ابوسعید عبدالکریم بن محمد بن منصور السمعانی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ ابومحمد شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جیلان سے تھے اور حنابلہ کے امام اور ان کے شیخ وقت و فقیہ صالح اور نہایت ہی رقیق القلب تھے، ہمیشہ ذکر وفکر میں رہا کرتے تھے۔

محبّ الدین محمد بن نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح جنگا دوست الزاہد اہلِ جیلان سے تھے، امامِ وقت اور صاحبِ کرامات ظاہرہ تھے اس کے بعد انہوں نے بیان کیا ہے کہ آپ بعمر 18 سال 488ھ میں بغداد تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ نے علمِ فقہ اور اس کے جملہ اصول وفروع اور

Marfat.com

اخلاقیات پر عبور کرکے علم حدیث حاصل کیا اس کے بعد آپ وعظ و نصیحت میں مشغول ہوئے اور آپ نے اس میں نمایاں ترقی حاصل کی پھر آپ نے تنہائی، خلوت، سیاحت، مجاہدہ، محنت و مشقت، مخالفتِ نفس، کم خوری و کم خوابی جنگل و بیابان میں رہنا وغیرہ سخت سخت امور اختیار کئے۔ عرصہ تک شیخ حماد الدباس الزاہد کی خدمت بابرکت میں رہ کر ان سے آپ نے علم طریقہ حاصل کیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی مخلوق پر ظاہر کر کے اس کے دل میں آپ کی عزت اور عظمت اور بزرگی ڈال دی جس سے آپ کو قبولیتِ عامہ حاصل ہوئی۔

حافظ زین الدین بن رجب نے اپنی کتاب طبقات میں بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ جنگی دوست بن ابی عبد اللہ الجیلی ثم البغدادی الزاہد شیخِ وقت و علامۂ زمانہ قدوۃ العارفین، سلطان المشائخ اور سردارِ اہلِ طریقت تھے آپ کو خلق اللہ میں قبولِ عام حاصل ہوا۔ اہلِ سنت نے آپ کی ذاتِ بابرکات سے تقویت پائی اور اہلِ بدعت و متبعانِ خواہش نے ذلت اٹھائی آپ کے اقوال و افعال آپ کے مکاشفات اور آپ کی کرامات کی لوگوں میں شہرت ہوگئی اور قرب و جوار کے بلاد و امصار سے آپ کے پاس فتوے آنے لگے، خلفاء و وزراء، امراء، غرباء غرض سب کے دل میں آپ کی عظمت و ہیبت بیٹھ گئی۔

قاضی القضاۃ محب الدین العلیمی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ سیدنا شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ حنبلی[1] تھے۔ کتاب غنیۃ الطالبین کتاب فتوح الغیب آپ ہی کی

---

[1] یہ ترجمہ ہے اصل کتاب کے لفظ امام الحنابلہ کا جس کا ترجمہ ہے کہ آپ حنبلیوں کے امام تھے پس اس میں مترجم سے تسامح ہوا ہے (فائدہ) کتاب غنیۃ الطالبین سرکارِ غوث پاک کی تصنیف ہے اس کا منکر مائل برفض ہے۔ غنیۃ الطالبین کا حضور کی تصنیفات سے ہونا اجلہ محدثین و اہلِ حق سے منقول ہے جیسا کہ متن کتاب ہذا سے ثابت ہے اور اسی طرح لکھا ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے انتباہ میں اور صاحب شفاء العلیل نے اور خواجہ نور محمد صاحب قبلہ عالم مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح کتاب شعاعِ نور میں بہجۃ الاسرار اور قلائد الجواہر سے آپ کا حنبلی المذہب ہونا اظہر من الشمس ہے اور غنیۃ الطالبین سے بھی آپ کا حنبلی المذہب ہونا ثابت ہے جس سے ثابت ہوا کہ غنیۃ کا مصنف کوئی اور عبد القادر نہیں بلکہ غوث پاک ہی ہیں پس اس کا منکر مؤید روافض ہے۔

Marfat.com

تصنیفات سے ہیں جو طالبانِ حق کے لئے از بس مفید ہیں۔

امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد البرزالی الاشبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب المشیخۃ البغدادیہ میں بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں حنابلہ و شافعیہ کے فقیہ اور دونوں مذہب والوں کے شیخ تھے آپ کو فقہاء و فقیر و خاص و عام غرض سب کے نزدیک قبولیتِ عامہ حاصل تھی۔ خاص و عام آپ سے مستفید ہوا کرتے تھے آپ مستجاب الدعوات اور نہایت رقیق القلب، علم دوست، نہایت خلیق اور سخی تھے آپ کا پسینہ خوشبودار تھا: ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ عبادت کی محنت و مشقت برداشت کرنے میں آپ نہایت مستقل مزاج اور راسخ القدم تھے۔

آپ کا وعظ و نصیحت

ابراہیم بن سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ علماء کا لباس پہنتے تخت پر بیٹھ کر کلام کرتے آپ کا کلام بآوازِ بلند اور بہ سرعت ہوا کرتا تھا جب آپ کلام کرتے تو لوگ اسے بغور سنتے اور جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو لوگ فوراً آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتے جب کوئی سخت دل والا شخص آپ کو دیکھتا تو وہ رحم دل ہو جاتا۔

حافظ عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ محی الدین شیخ عبدالقادر بن ابی صالح ابو محمد الحنبلی جب بغداد تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں جا کر علم حدیث پڑھا اور اُس میں کمال حاصل کیا۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ علم فقہ و حدیث و علوم حقائق و وعظ گوئی میں آپ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ نیک بات بتاتے۔ اور برائی سے روکنے کے سوا اور کسی امر میں نہ بولتے۔ خلفاء، وزراء، امراء و سلاطین، خواص و عوام کو مجلسوں میں منبر پر چڑھ کر اُن کے روبرو نیک بات بتا دیتے۔ اور برائی سے اُنہیں روکتے جو کوئی ظالم کو حاکم بنا دیتا تو آپ اُسے منع کرتے۔ غرض آپ کو راہ خدا میں قدم رکھنے، خلق اللہ کو نیک بات بتانے اور برائی سے روکنے میں کسی سے کچھ خوف و عار نہ

Marfat.com

ہوتا تھا۔ آپ بہت بڑے زاہد و متقی تھے۔ آپ کی کرامتیں اور آپ کے مکاشفات بکثرت ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ آپ ساداتِ مشائخ کبار سے تھے۔ قدس اللہ سرہ ونور ضریحہ۔

روزانہ شب کو آپ کا دستر خوان وسیع کیا جاتا تھا۔ جس پر آپ اپنے مہمانوں کو ساتھ لے کر کھانا تناول فرماتے۔ غرباء ومساکین کے ساتھ آپ زیادہ بیٹھا کرتے۔ طالب علم آپ کے پاس ہمیشہ بکثرت موجود رہتے۔

آپ کی مجلس میں سب کا یکساں ہونا

آپ کی مجلس میں کسی بیٹھنے والے کو یہ گمان کبھی نہ ہوتا تھا کہ آپ کے نزدیک اس سے زیادہ اس مجلس میں کسی کی بھی وقعت وعزت ہے جو لوگ آپ کے فیضِ صحبت سے دور ہو جاتے تو آپ ان کا حال دریافت فرماتے رہتے انہیں یاد رکھتے اور بھول نہ جاتے ان سے کوئی قصور سرزد ہوتا تو آپ اس سے درگزر فرماتے جو کوئی آپ کے سامنے کسی بات پر قسم کھالیتا تو آپ اس کی تصدیق کرتے اور اس کے متعلق اپنا حال مخفی رکھتے۔

آپ کے واسطے غلہ علیحدہ بویا جانا

آپ کے واسطے غلہ علیحدہ آپ ہی کے پیسے سے بویا جاتا تھا آپ کے دوستوں میں سے گاؤں میں ایک شخص تھے وہ ہر سال آپ کے واسطے غلہ بویا کرتے پھر آپ کے دوستوں میں سے ہی ایک شخص اسے پسواتے اور روزانہ چار پانچ روٹیاں پکوا کر مغرب سے پہلے آپ کے پاس لے آتے آپ انہیں توڑ کر جو غرباء آپ کے پاس موجود ہوتے انہیں تقسیم کر دیتے اور جو کچھ بچ رہتا اسے آپ اپنے لئے رکھ لیتے پھر مغرب کے بعد آپ کا خادم مظفر نامی خوان میں روٹیاں لے کر کھڑا ہوتا اور پکار کر کہتا کہ کسی کو روٹی کی ضرورت ہے؟ کوئی بھولا بھٹکا مسافر کھانا کھا کر شب کو یہاں رہنا

Marfat.com

چاہتا ہو تو آئے اور یہاں کھانا کھا کر رہ جائے اسی طرح آپ کے لئے تحفہ و تحائف و ہدیہ وغیرہ آتے تو آپ اسے قبول فرماتے اور اس میں سے کچھ حاضرین کو بھی تقسیم کر دیتے اور ہدیہ بھیجنے والے سے بھی آپ اس کے ہدیہ کی مکافات کیا کرتے آپ کے پاس نذرانے آتے تو آپ انہیں بھی لے لیتے اور ان میں سے کھاتے بھی۔

علامہ ابن نجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ جبائی نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ میں نے تمام اعمال کی تفتیش کی تو کھانا کھلانے اور حسن خلق سے افضل و بہتر میں نے کسی کو نہیں پایا اگر میرے ہاتھ میں دنیا ہوتی تو میں یہی کام کرتا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا رہتا۔

علامہ ابن نجار بیان کرتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ میرے ہاتھ میں پیسہ ذرا نہیں ٹھہرتا اگر صبح کو میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے۔

ایک کند ذہن طالب علم کی آپ سے پڑھنے کی حکایت

احمد بن المبارک المرفعانی بیان کرتے ہیں منجملہ ان لوگوں کے جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے علم فقہ پڑھتے تھے ایک عجمی شخص تھا اس کا نام اُبیّ تھا۔ یہ شخص نہایت غبی اور کند ذہن تھا نہایت دقت اور محنت سے سمجھائے ہوئے بھی یہ شخص کوئی بات نہیں سمجھ سکتا تھا ایک روز یہ شخص آپ سے پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں آپ کی ملاقات کے لئے ابن سمحل آئے انہیں آپ کے اس شخص کے پڑھانے پر نہایت تعجب ہوا جب وہ شخص اپنے سبق سے فارغ ہو کر چلا گیا تو انہوں نے آپ سے کہا: کہ مجھے آپ کے اس شخص کے پڑھانے پر نہایت تعجب ہے کہ آپ اس کے ساتھ عد درجہ مشقت اٹھاتے ہیں آپ نے ان کے جواب میں فرمایا: کہ اس کے ساتھ میری محنت و مشقت کے دن ایک ہفتہ سے کم رہ گئے ہیں، ہفتہ پورا نہ ہونے پائے گا کہ یہ بیچارہ رحمت الٰہی میں پہنچ جائے گا۔ ابن سمحل کہتے ہیں کہ میں اس بات سے نہایت متعجب ہوئے اور ہفتہ

Marfat.com

کے دن گننے لگے یہاں تک کہ ہفتہ کے اخیر دن میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ابنِ محل کہتے ہیں کہ میں اس کے جنازے کی نماز میں شریک ہوا تھا مجھے آپ کی اس پیشین گوئی سے جو آپ نے اس کے انتقال سے پہلے سنادی تھی نہایت تعجب رہا۔

آپ کی پھوپھی صاحبہ کی دعا سے پانی برسنا

شیخ ابوالعباس احمد ابو صالح مطبقی نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ جیلان میں خشک سالی ہوئی لوگوں نے ہر چند دعائیں مانگیں نمازِ استسقاء بھی پڑھی مگر بارش نہ ہوئی لوگ آپ کی پھوپھی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے دعائے استسقاء کے خواستگار ہوئے آپ نیک بخت اور صالح بی بی تھیں اور آپ کی کرامات سب پر ظاہر تھیں آپ کی کنیت اُم محمد تھی آپ کا نام عائشہ اور آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا آپ نے لوگوں کے حسب خواہش اپنے دروازے کی چوکھٹ سے باہر ہو کر زمین جھاڑی اور جنابِ باری کی بارگاہ میں عرض کرنے لگیں کہ اے پروردگار! میں نے زمین کو جھاڑ کر صاف کر دیا تو اس پر چھڑکاؤ کر دے آپ کے اس کہنے کو تھوڑی بھی دیر نہیں گزری تھی کہ آسمان سے موسلا دھار پانی گرنے لگا اور یہ لوگ پانی میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس گئے۔

آپ کی راست گوئی کا بیان

شیخ محمد قائدروانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا اس روز میں نے آپ سے کئی باتیں پوچھیں میں نے آپ سے یہ بھی پوچھا کہ آپ کی عظمت و بزرگی کا دارومدار کس بات پر ہے؟ آپ نے فرمایا: راست گوئی پر میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا حتی کہ جب میں مکتب میں پڑھتا تھا تب بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

آپ کے بغداد تشریف لے جانے کا سبب

پھر آپ نے فرمایا: جب میں اپنے شہر میں صغیر سن تھا تو میں ایک روز عرفہ کے

Marfat.com

دن دیہات کی طرف نکلا اور کھیتی کے بیل کے پیچھے ہولیا اس نے میری طرف دیکھا اور کہا: عبد القادر! تم اس لئے پیدا نہیں ہوئے ہو میں گھبرا کر اپنے گھر لوٹ آیا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا اور لوگوں کو میں نے عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے دیکھا پھر میں اپنی والدہ ماجدہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ مجھے خدا کی راہ میں وقف کر دیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت دیں کہ میں وہاں جا کر علم حاصل کروں آپ نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا تو میں نے انہیں یہی واقعہ سنا دیا آپ چشم بگریہ ہوئیں اور 80 دینار جو والد ماجد نے آپ کے پاس چھوڑے تھے میرے پاس لے کر آئیں میں نے ان میں سے چالیس دینار لے لئے اور چالیس دینار اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیئے آپ نے میرے چالیس دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت دی اور آپ نے مجھے خواہ میں کسی حال میں ہوں راست گوئی کی تاکید کی میں چلا اور آپ باہر تک مجھے رخصت کرنے آئیں اور فرمایا: اے فرزند! میں محض لوجہ اللہ (اللہ کے لئے) تمہیں اپنے پاس سے جدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت ہی کو دیکھنا نصیب ہوگا۔

آپ کا بغداد رخصت ہونا' راستے میں قافلہ کا لوٹا جانا

پھر میں آپ سے رخصت ہو کر ایک چھوٹے سے قافلہ کے ساتھ جو بغداد جاتا تھا ہولیا جب ہم ہمدان سے گزر کر ایک ایسے مقام میں پہنچے جہاں کیچڑ بکثرت تھی تو ہم پر ساٹھ سوار ٹوٹ پڑے اور انہوں نے قافلہ کو لوٹ لیا اور مجھ سے کسی نے بھی تعرض نہ کیا مگر تھوڑی دور سے ایک شخص میری طرف کو لوٹا۔ کہنے لگا کیوں تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے کہا: ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں اس نے کہا: پھر وہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: میری گدڑی میں میری بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں اس نے جانا میں اس کے ساتھ ہنسی کر رہا ہوں اس لئے وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا اس کے بعد میرے پاس دوسرا شخص آیا اور جو کچھ مجھ سے پہلے شخص نے پوچھا تھا وہی اس نے بھی پوچھا میں نے

Marfat.com

جو پہلے شخص کو جواب دیا تھا وہی اس سے بھی کہا اس نے بھی مجھے چھوڑ دیا ان دونوں نے جا کر اپنے سردار کو یہ خبر سنائی تو اس نے کہا: کہ اسے میرے پاس لاؤ وہ آ کر مجھے اس کے پاس لے گئے اس وقت یہ لوگ ایک ٹیلے پر بیٹھے ہوئے قافلہ کا مال آپ میں تقسیم کر رہے تھے ان کے سردار نے مجھ سے پوچھا: کیوں تیرے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس دینار اس نے کہا: کہ وہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: میری بغل کے نیچے گدڑی میں سلے ہوئے ہیں اس نے میری گدڑی کے ادھیڑنے کا حکم دیا تو میری گدڑی ادھیڑی گئی اور اس میں چالیس دینار نکلے اس نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں ان کا اقرار کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ میں نے کہا: میری والدہ ماجدہ نے مجھے راست گوئی کی تاکید کی ہے میں ان سے عہد شکنی نہیں کر سکتا۔

راہزنوں کا سردار میری یہ گفتگو سن کر رونے لگا اور کہنے لگا: کہ تم اپنی والدہ ماجدہ سے عہد شکنی نہیں کر سکتے اور میری عمر گزر گئی کہ میں اس وقت تک اپنے پروردگار سے عہد شکنی کر رہا ہوں پھر اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی پھر اس کے سب ہمراہی اس سے کہنے لگے کہ تو لوٹ مار میں ہم سب کا سردار تھا اب توبہ کرنے میں بھی تو ہمارا سردار ہے ان سب نے بھی میرے ہاتھ پر توبہ کر لی اور سب نے قافلہ کا سارا مال واپس کر دیا یہ پہلا واقعہ تھا کہ لوگوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کر لی۔

آپ کو اپنی ولایت کا حال بچپن سے ہی معلوم ہو جانا

آپ سے کسی نے پوچھا: کہ آپ کو یہ بات کب سے معلوم ہے کہ آپ اولیاء اللہ سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جبکہ میں اپنے شہر میں بارہ برس کے سن میں تھا اور پڑھنے کے لئے مکتب جایا کرتا تھا تو میں اپنے اردگرد فرشتوں کو چلتے دیکھتا تھا اور جب میں مکتب میں پہنچتا تو میں انہیں کہتے سنتا کہ ولی اللہ کو بیٹھنے کی جگہ دو۔

ایک روز میرے پاس سے ایک شخص گزرا جسے میں مطلقاً نہیں جانتا تھا اس نے جب فرشتوں کو یہ کہتے سنا کہ کشادہ ہو جاؤ اور ولی اللہ کے بیٹھنے کے لئے جگہ کر دو تو اس

Marfat.com

شخص نے فرشتوں سے پوچھا: کہ یہ کس کا لڑکا ہے؟ ایک فرشتہ نے ان سے کہا: کہ یہ ایک شریف گھرانے کا لڑکا ہے انہوں نے کہا: کہ یہ عظیم الشان شخص ہوگا پھر چالیس برس کے بعد میں نے اس شخص کو پہچانا کہ ابدالِ وقت سے تھے۔

آپ کا بچوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رہنا اور کئی روز تک آپکا کھانا نہ کھانا

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب میں اپنے گھر پر صغیرسن تھا اور کبھی بچوں کے ساتھ کھیلنے کا قصد کرتا تو مجھے کوئی پکار کر کہتا:

کہ آؤ تم میرے پاس آ جاؤ تو میں گھبرا کر بھاگ جاتا اور والدہ ماجدہ کی آغوش میں چھپ رہتا اور اب میں یہ آواز خلوت میں بھی نہیں سنتا۔

اثنائے تنگدستی میں آپ کا کسی سے سوال نہ کرنا

شیخ طلحہ بن مظفر علثمی بیان کرتے ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا: کہ جب بغداد میں میں نے قیام کیا تو بیس روز تک مجھے کوئی چیز کھانے کو نہیں ملی اس لئے میں ایوانِ کسریٰ کی طرف گیا کہ شاید وہاں سے کوئی چیز مجھے دستیاب ہو مگر میں نے جا کر دیکھا کہ میرے سوا ستر اولیاء اللہ اور بھی اپنے کھانے کے لئے کوئی مباح چیز تلاش کر رہے ہیں میں نے اس حال میں انہیں تکلیف دینا خلافِ مروّت جانا اس لئے میں بغداد لوٹ آیا یہاں مجھے ایک شخص میرے شہر کا ملا جسے میں نہیں جانتا تھا اس شخص نے مجھے کچھ سونا چاندی کے ریزے دیئے اور کہا: یہ تمہارے لئے تمہاری والدہ

۱؎ ابدال سے اولیاء اللہ کا وہ گروہ مراد ہے جن کی برکت سے زمین قائم ہے ان کی کل تعداد 70 بیان کی گئی ہے 40 ملکِ شام میں اور 30 دیگر ممالک میں موجود رہتے ہیں جب ان میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بجائے اس کے اپنے برگزیدہ بندوں میں سے اور کسی کو اس کا قائم مقام کر دیتا ہے۔ (مترجم)

۱؎ ایوان ایک بہت بڑی عمارت کو کہتے ہیں۔ مثلاً شاہی محل اور ایوان کسریٰ سے اس قسم کی ایک بہت بڑی عمارت یا شاہی محل مراد ہے۔ جو اس وقت کے مشہور مقامات میں سے اور شہر بغداد سے کچھ فاصلہ پر واقع تھا اور ویران پڑا ہوا تھا۔ (مترجم)

Marfat.com

ماجدہ نے بھیجے ہیں میں فوراً اس ویران محل کی طرف گیا اور ان ریزوں میں سے ایک ریزہ میں نے رکھ لیا اور باقی انہی اولیائے کرام کو جو میری طرح وہ بھی قوت لایموت تلاش کر رہے تھے تقسیم کر دیئے انہوں نے مجھ سے پوچھا: کہ یہ کہاں سے لائے میں نے کہا: یہ میرے لئے میری والدہ ماجدہ نے بھیجے ہیں میں نے نامناسب جانا کہ میں اپنے حصہ میں آپ لوگوں کو شریک نہ کروں پھر میں بغداد لوٹ آیا اور اس ایک ریزے کا جسے میں نے اپنے لئے رکھ لیا تھا کھانا خریدا اور فقراء کو بلا کر یہ کھانا ہم سب نے مل کر کھا لیا۔

بغداد کی قحط سالی کے متعلق آپ کی کئی حکایتیں

ابوبکر التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ جب بغداد میں قحط سالی ہوئی تو مجھے اس وقت نہایت تنگ دستی پہنچی کئی روز تک میں نے کھانا مطلق نہیں کھایا بلکہ اسی اثناء میں کوئی پھینکی پھانکی ہوئی چیز تلاش کرتا اور اسے کھالیتا ایک روز بھوک نے مجھے بہت ستایا اس لئے میں دجلہ کی طرف چلا گیا کہ شاید مجھ کو وہاں سے کچھ بھاجی ترکاری کے پتے جو پھینک دیئے جاتے ہیں مل سکیں تاکہ میں اس سے بھوک کی آگ بجھالوں مگر جب اس طرف گیا تو میں جدھر جاتا وہیں پر اور لوگ مجھ سے پہلے موجود ہوتے اور جو کچھ ملتا اسے وہ اٹھا لیتے اگر مجھے کوئی چیز ملتی بھی تو اس وقت بھی بہت سے فقراء میرے ساتھ موجود ہوتے اور ان سے میں مزاحمت اور پیش قدمی کر کے اس چیز کو لے لینا اچھا نہیں جانتا تھا آخر کو میں شہر میں لوٹ آیا یہاں مجھے کوئی ایسا موقع نہیں ملا کہ جہاں کوئی پھینکی ہوئی چیز لوگوں نے مجھ سے پہلے نہ اٹھالی ہو۔

ایک دفعہ اثنائے قحط سالی میں آپ کا بھوک سے نہایت عاجز آنا

غرضیکہ میں پھرتے پھرتے سوق الریحانین (بغداد کی ایک مشہور منڈی) کی

Marfat.com

مسجد کے قریب پہنچا اس وقت مجھ کو بھوک کا ایسا غلبہ ہوا کہ جسے میں کسی طرح روک نہیں سکتا تھا۔ اب میں تھک کر اس مسجد کے اندر گیا اور اس کے ایک گوشہ میں جا کر بیٹھ رہا اس وقت گویا میں موت سے ہاتھ ملا رہا تھا کہ اسی اثناء میں ایک فارسی جوان مسجد میں نان اور بھنا ہوا گوشت لے کر آیا اور کھانے لگا۔ غلبۂ بھوک کی وجہ سے یہ کیفیت تھی کہ جب کھانے کے لئے وہ لقمہ اٹھاتا تو میں اپنا منہ کھول دیتا حتیٰ کہ میں نے اپنے نفس کو اس حرکت سے ملامت کی اور دل میں کہا: کہ یہ کیا نازیبا حرکت ہے یہاں بھی آخر خدا ہی موجود ہے اور ایک دن مرنا بھی ضروری ہے پھر اتنی بے صبری کیوں ہے؟ اتنے میں اس شخص نے میری طرف دیکھا اور اس نے مجھ سے صلاح کی کہ بھائی آؤ تم بھی شریک ہو جاؤ میں نے انکار کیا اس نے مجھے قسم دلائی اور کہا: نہیں نہیں آؤ شریک ہو جاؤ میرے نفس نے فوراً اس کی دعوت کو قبول کر لیا میں نے کچھ تھوڑا سا ہی کھایا تھا کہ مجھ سے میرے حالات دریافت کرنے لگا آپ کون اور کہاں کے باشندے ہیں؟ اور کیا مشغلہ رکھتے ہیں؟ میں نے کہا: کہ میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور طلب علم مشغلہ رکھتا ہوں اس نے کہا: میں بھی جیلان کا ہوں اچھا آپ جیلان کے ایک نوجوان کو جس کا نام عبد القادر ہے پہچانتے ہیں میں نے کہا: یہ وہی خاکسار ہے یہ جوان اتنا سن کر بے چین ہو گیا اور اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور کہنے لگا: بھائی خدا کی قسم! میں کئی روز سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں جب میں بغداد داخل ہوا تو اس وقت میرے پاس اپنا ذاتی خرچ بھی موجود تھا مگر جب میں نے تمہیں تلاش کیا تو مجھے کسی نے تمہارا پتہ نہیں بتلایا اور میرے پاس کا اپنا خرچ پورا ہو چکا تھا آخر کو میں تین روز تک اپنے کھانے کو سوائے اس کے کہ تمہارا خرچ میرے پاس موجود تھا کچھ بندوبست نہ کر سکا جب میں نے دیکھا کہ مجھے تیسرا فاقہ گزرنے کو ہے اور شارع (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پے در پے فاقہ ہونے کی حالت میں تیسرے روز مردار کھانے کی اجازت دیدی ہے اس لئے میں آج تمہاری امانت میں سے ایک وقت کے کھانے کے دام نکال کر یہ کھانا خرید لایا

Marfat.com

ہوں اب آپ خوشی سے یہ کھانا تناول کیجئے یہ آپ ہی کا کھانا ہے اور میں آپ کا مہمان ہوں گو بظاہر یہ میرا کھانا تھا اور آپ میرے مہمان تھے میں نے کہا: تو پھر اس کی تفصیل بھی بتلائیے اس نے کہا آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے لئے میرے ہاتھ آٹھ دینار بھیجے ہیں میں نے کھانا اسی میں سے خرید ا ہے اور میں آپ سے اپنی اس خیانت کی معافی چاہتا ہوں کہ شارع (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے اس کی اجازت دی تھی میں نے کہا: یہ کوئی خیانت نہیں آپ کیا کہتے ہیں پھر میں نے اسے تسکین دی اور اطمینان دلا کر اس بات پر اپنی خوشنودی ظاہر کی پھر ہم دونوں سے کچھ بچ رہا وہ میں نے اسی نوجوان کو واپس کر دیا اور کچھ نقدی بھی دی اس نے قبول بھی کر لیا اور مجھ سے رخصت ہوا۔

حتی الامکان آپ کا بھوک کو ضبط کرنا

شیخ عبداللہ سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے کئی روز تک کھانا نہیں کھایا اتفاق سے میں محلّہ قطیعہ شرقیہ میں چلا گیا وہاں مجھے ایک شخص نے ایک چٹھی دی جسے میں نے لے لیا اور ایک حلوائی کو دے کر حلوہ پوریاں لے لیں اور اپنی اس سنسان مسجد میں گیا جہاں میں تنہا بیٹھ کر اپنے اسباق کو دہرایا کرتا تھا میں نے یہ حلوہ پوری لے جا کر محراب میں اپنے سامنے رکھ دیا اور اب یہ سوچنے لگا کہ یہ حلوہ پوری میں کھاؤں یا نہیں اتنے میں میری نظر ایک پرچہ پر پڑی جو دیوار کے سایہ میں پڑا ہوا تھا میں نے اس کاغذ کو اٹھا لیا اس میں لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض اگلی کتابوں میں سے کسی کتاب میں فرمایا ہے کہ خدا کے شیروں کو خواہشوں اور لذتوں سے کیا مطلب خواہشیں اور لذتیں تو ضعیف اور کمزور لوگوں کے لئے ہیں تاکہ وہ اپنی خواہشوں اور لذتوں کے ذریعہ سے طاعت وعبادتِ الٰہی کرنے میں تقویت حاصل کریں میں نے یہ کاغذ پڑھ کر اپنا رومال خالی کر لیا اور حلوہ پوری کو محراب میں رکھ دیا۔

شیخ ابو عبداللہ نجار نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے فرمایا: کہ مجھ پر بڑی بڑی سختیاں گزرا کرتی تھیں اگر وہ سختیاں پہاڑ پر گذرتیں تو پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔

آپ کا صبر واستقلال

جب وہ مجھ پر بہت ہی زیادہ گزرنے لگتیں تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور یہ آیہ کریمہ

"فان مع العسر یسرًا ان مع العسر یسرًا"

پڑھتا یعنی "بے شک ہر ایک سختی کے ساتھ آسانی ہے بے شک ہر ایک سختی کے ساتھ آسانی ہے" پھر میں آسانی سے سر اٹھاتا تو میری ساری کلفتیں دور ہو جاتیں پھر آپ نے فرمایا: جبکہ میں طالب علمی کرتے ہوئے مشائخ واساتذہ سے علمِ فقہ پڑھتا تھا تو میں سبق پڑھ کر جنگل کی طرف نکل جاتا اور بغداد میں نہ رہتا اور جنگل کے ویران اور خراب مقامات میں خواہ دن ہوتا یا رات ہوتی رہا کرتا اس وقت میں صوف کا جبہ پہنا کرتا تھا اور سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا تھا۔ ننگے پیر کانٹوں اور بے کانٹوں کی جگہ میں پھرتا رہتا کاہو کا ساگ اور دیگر ترکاریوں کی کونپلیں اور خرنوب بری جو مجھے نہر اور دجلہ کے کنارے مل جایا کرتیں کھالیا کرتا تھا۔

آپ کا بڑی بڑی ریاضتیں اور مجاہدے کرنا

کوئی مصیبت بھی مجھ پر نہ گزرتی مگر یہ کہ میں اسے نبھا دیتا اور اپنے نفس کو بڑی بڑی ریاضتوں اور مجاہدوں میں ڈالتا یہاں تک کہ مجھے دن کو یا رات کو غیب سے آواز آتی میں جنگلوں میں نکل جایا کرتا اور شوروغل مچاتا لوگ مجھے مجنوں و دیوانہ بناتے اور شفاخانے میں لے جاتے اور میری حالت اس سے بھی زیادہ ابتر ہو جاتی یہاں تک کہ مجھ میں اور مردے میں کوئی تمیز نہ رہتی لوگ کفن لے آتے اور غسال بلوا کر مجھے نہلانے کے لئے تخت پر رکھ دیتے اور میری حالت درست ہو جاتی۔

Marfat.com

عراق کے بیابانوں میں آپ کا سیاحت کرنا

شیخ ابوالسعود الحریمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے فرمایا: کہ میں 25 برس تک عراق کے بیابانوں میں تنہا پھرتا رہا اس اثناء میں نہ خلق مجھے جانتی تھی اور نہ میں خلق کو البتہ اس وقت میرے پاس جن آیا کرتے تھے میں انہیں علمِ طریقت و وصول الی اللہ کی تعلیم دیا کرتا تھا جب میں عراق کے بیابانوں میں سیاحت کی غرض سے نکلا تو حضرت خضر علیہ السلام میرے ہمراہ ہوئے مگر میں آپ کو پہچان نہیں سکتا تھا پہلے آپ نے مجھ سے عہد لے لیا کہ میں آپ کی مخالفت ہرگز نہ کروں گا اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ یہاں بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا اور تین سال تک اس جگہ جہاں آپ مجھے بٹھا گئے تھے بیٹھا رہا آپ ہر سال میرے پاس آتے اور فرماجاتے میرے آنے تک یہیں بیٹھے رہنا اس اثناء میں دُنیا اور دُنیاوی خواہشیں اپنی اپنی شکلوں میں میرے پاس آیا کرتیں مگر اللہ تعالیٰ مجھے ان کی طرف التفات کرنے سے محفوظ رکھتا اسی طرح مختلف صورتوں اور شکلوں میں میرے پاس شیاطین بھی آیا کرتے جو مجھے تکلیف دیتے اور مجھے مار ڈالنے کی غرض سے لڑا کرتے مگر اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غالب رکھتا کبھی یہ اور دوسری صورتوں اور شکلوں میں آ کر اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی غرض سے مجھ سے عاجزی کیا کرتے تب بھی اللہ تعالیٰ میری مدد کرتا اور مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھتا میں نے اپنے نفس کے لئے ریاضت و مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا جسے میں نے اپنے لئے لازم نہ کرلیا ہو اور جس پر ہمیشہ قائم نہ رہا ہوں مدتِ دراز تک میں شہروں کے ویران اور خراب مقامات میں زندگی بسر کرتا رہا اور نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور مشقت میں ڈالا گیا چنانچہ ایک سال تک میں ساگ وغیرہ اور پھینکی ہوئی چیزوں سے زندگی بسر کرتا رہا اور اس اثناء میں سال بھر تک میں نے پانی مطلق نہیں پیا پھر ایک سال تک پانی بھی پیتا رہا پھر تیسرے سال میں صرف پانی ہی پیا کرتا تھا اور کھاتا کچھ نہیں تھا پھر ایک سال تک کھانا

Marfat.com

پانی اور سونا مطلق چھوڑ دیا ایک وقت میں شدتِ سردی کی وجہ سے شب کو ایوانِ کسریٰ میں جا کر سو رہا وہاں مجھے احتلام ہو گیا میں اسی وقت اٹھا اور دجلہ پر جا کر میں نے غسل کیا اس کے بعد جب میں واپس آیا تو مجھے احتلام ہو گیا میں اسی وقت اٹھا اور دجلہ کے کنارے جا کر میں نے غسل کرا اس لئے جب میں واپس آیا تو مجھے احتلام ہو گیا میں نے جا کر پھر غسل کیا اس کے بعد نیند آ جانے کے خوف سے چھت پر چڑھ گیا۔ برسوں تک میں (بغداد) کے محلّہ کرخ کے ویران مکانوں میں رہا کیا۔ اس اثناء میں سوائے کوندلوں[1] کے میں کچھ نہ کھاتا تھا اس اثناء میں ہر شروع سال میں میرے پاس ایک شخص آیا کرتا تھا جو صوف کا جبہ پہنے ہوتا میں نے ہزار کی تعداد تک علوم وفنون میں قدم رکھا اور انہیں میں نے حاصل کیا تا کہ دنیا کے تمام جھگڑوں اور مخمصوں سے نجات اور راحتِ حقیقی مجھے میسر نہ ہو۔

مجھے لوگ دیوانہ ومجنوں بتاتے میں کانٹوں اور بے کانٹوں کی زمین میں ننگے پیر پھرا کرتا اور جو کچھ بھی تکلیف وسختی مجھ پر گزرتی میں اسے نبھا جاتا اور نفس کو اپنے اوپر کبھی غالب نہ ہونے دیتا مجھے دنیاوی زیب وزینت کبھی بھی نہ بھاتی۔

آپ پر عجیب حالات کا طاری ہونا

شیخ عمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے فرمایا: کہ ابتدائے سیاحت میں (جو میں نے عراق کے بیابانوں میں کی تھی) مجھ پر بہت سے حالات طاری ہوتے تھے جن میں میں اپنے وجود سے غائب ہو جاتا تھا میں اکثر اوقات دوڑا کرتا تھا اور مجھے خبر بھی نہ ہوتی تھی جب مجھ پر وہ حالت طاری ہوتی

---

[1] پانی میں جو چیز کہ پیاز کے پتوں کی طرح گول مگر اس سے بہت بڑی اور اندر سے ٹھوس بکثرت اگتی ہے اسے عربی میں بردی اور فارسی میں لوخ اور اردو میں کوندل کہتے ہیں کسی قدر خصوصاً اس کے نیچے کے حصہ میں مٹھاس ہوتی ہے اس لئے دیہات کے بچے اسے گنے کی طرح چوستے ہیں ملک مالوے میں اور کہتے ہیں کہ مصر میں بکثرت ہوتی ہے۔ (مترجم)

Marfat.com

تھی تو میں اس وقت اپنے آپ کو ایک دور دراز مقام میں پاتا۔ ایک دفعہ مجھے ایک حالت طاری ہوئی میں اس وقت بغداد کے ایک ویران مقام میں تھا یہاں سے میں تھوڑی دور دوڑ کر آگے گیا اور مجھے کچھ خبر نہ ہوئی پھر جب مجھ سے یہ حالت جاتی رہی تو میں نے اپنے آپ کو بلاد شستر میں پایا جہاں مجھے بغداد سے بارہ روز کا فاصلہ ہو گیا میں اپنی اس حالت پر غور کر رہا تھا کہ ایک عورت نے مجھ سے کہا: تم اپنی اس حالت پر تعجب کر رہے ہو حالانکہ تم شیخ عبدالقادر ہو۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

لڑنے کی غرض سے شیاطین کا آپ کے پاس مسلح ہو کر آنا

شیخ عثمان صیرفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے فرمایا: کہ میں شب و روز ویران اور خراب مقامات میں رہا کرتا تھا اور بغداد میں نہیں آتا تھا میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہیبت ناک صورتوں میں صف بہ صف آتے اور مجھ سے لڑتے اور مجھ پر آگ پھینک کر مارتے مگر میں اپنے دل میں وہ ہمت اور اولوالعزمی پاتا جسے میں بیان نہیں کر سکتا اور غیب سے مجھے کوئی پکار کر کہتا کہ عبدالقادر! اٹھو! ان کی طرف آؤ ہم ان کے مقابلہ میں تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کریں گے پھر جب میں ان کی طرف اٹھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے اس طرف بھاگ جاتے کبھی ان میں سے میرے پاس صرف ایک ہی شخص آتا اور مجھے طرح طرح سے ڈراتا اور کہتا کہ یہاں سے چلے جاؤ میں اسے ایک طمانچہ مارتا تو وہ بھاگتا نظر آتا پھر میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم" پڑھتا تو وہ جل کر خاک ہو جاتا ایک وقت میرے پاس ایک کریہہ منظر اور بدبودار شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں ابلیس ہوں مجھے اور میرے گروہ کو آپ نے عاجز کر دیا ہے اس لئے اب میں آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں میں نے کہا: جا یہاں سے چلا جا مجھے تجھ پر اطمینان نہیں ہے میرا یہ کہنا تھا کہ اوپر سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا اور اس کے تالو میں اس زور سے مارا کہ وہ زمین میں دھنس گیا اس کے بعد یہ میرے پاس پھر دوبارہ آیا اس

Marfat.com

وقت اس کے پاس آگ کے شعلے تھے جن سے یہ مجھ سے لڑنا چاہتا تھا کہ ایک شخص
سبزے[1] پر سوار تھا اس نے آ کر مجھے ایک تلوار دی تو ابلیس اپنے الٹے پاؤں لوٹ گیا۔
تیسری دفعہ میں نے اس کو پھر دیکھا اس وقت یہ مجھ سے دور بیٹھا ہوا رو رہا تھا اور اپنے
سر پر خاک ڈالتا جاتا تھا اور کہہ رہا تھا عبد القادر! اب میں تم سے ناامید ہو گیا ہوں میں
نے کہا: ملعون! یہاں سے دور ہو میں تیری جانب سے کسی حالت میں مطمئن نہیں تو
اس نے کہا: کہ یہ بات میرے لئے عذابِ دوزخ سے بھی بڑھ کر ہے پھر اس نے مجھ
پر بہت سے شرک اور وساوس شیطانی کے جال بچھا دیئے میں نے پوچھا: کہ شرک اور
وساوس کے جال کیسے ہیں؟ تو مجھے بتلایا گیا کہ دنیاوی وساوس کے دو جال ہیں جن
سے شیطان تم جیسے لوگوں کا شکار کیا کرتا ہے تو میں نے اس ملعون کو ڈانٹا تو وہ بھاگ گیا
اور سال بھر تک میں ان باتوں کی طرف توجہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس کے وہ دونوں
جال ٹوٹ گئے پھر اس نے بہت سے اسباب مجھ پر ظاہر کئے جو ہر جانب سے مجھ سے
ملے ہوئے تھے میں نے جب پوچھا کہ یہ کس طرح کے اسباب ہیں؟ تو مجھے بتلایا گیا
کہ یہ خلق کے اسباب ہیں جو تم سے ملے ہوئے ہیں تو سال بھر تک میں ان کی طرف
توجہ کرتا رہا یہاں تک کہ مجھ سے یہ اسباب منقطع ہو گئے اور میں ان سے جدا ہو گیا پھر
مجھ پر میرے باطن کا انکشاف کیا گیا تو میں نے اپنے دل کو بہت سے علائق میں ملوث
دیکھا میں نے دریافت کیا کہ یہ علائق کیا ہیں؟ تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ علائق تمہارے
ارادے اور تمہارے اختیارات ہیں پھر ایک سال تک میں ان کی طرف متوجہ رہا یہاں
تک کہ وہ سب علائق منقطع ہو گئے تو میرے دل کو ان سے خلاصی ہوئی۔

پھر مجھ پر میرا نفس ظاہر کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے امراض بھی باقی ہیں
اور اس کی خواہش ابھی زندہ ہے اور اس کا شیطان سرکش ہے تو سال بھر تک میں نے
اس کی طرف توجہ کی یہاں تک کہ نفس کے کل امراض جڑ سے جاتے رہے اور اس کی

---

[1] سبزہ گھوڑوں کے اقسام میں سے ایک قسم کا نام ہے جو سفید رنگ مگر کسی قدر سبزی مائل ہوتا ہے۔

Marfat.com

خواہش مر گئی اور اس کا شیطان مسلمان ہو گیا اور اب اس میں امرِ الٰہی کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہا اور اب میں تنہا ہو کر اپنی ہستی سے جدا ہو گیا اور میری ہستی مجھ سے الگ ہو گئی تب بھی میں اپنے مقصود کو نہیں پہنچا تو میں توکل کے دروازے پر آیا تاکہ میں توکل کے دروازے سے اپنے مقصود کو پہنچوں میں نے دیکھا کہ توکل کے دروازے پر بہت بڑا ہجوم ہے میں اس ہجوم کو پھاڑ کر نکل گیا پھر میں شکر کے دروازے پر آیا اور مجھے اس دروازے پر بھی ایک بڑا ہجوم ملا میں اس کو بھی پھاڑ کر اندر چلا گیا اس کے بعد میں غنا کے دروازے پر آیا یہاں بھی بہت بڑا ہجوم مجھے ملا جسے میں پھاڑ کر اندر چلا گیا اس کے بعد میں مشاہدے کے دروازے پر آیا تاکہ میں اس دروازے سے داخل ہو کر مقصود حاصل کروں اس دروازے پر بھی مجھے بہت بڑا ہجوم ملا اسے بھی پھاڑ کر میں اندر چلا گیا۔

پھر میں فقر کے دروازے پر آیا تو اس کے دروازے کو میں نے خالی پایا میں اس میں داخل ہوا اور اندر جا کر دیکھا تو جن جن چیزوں کو میں نے ترک کیا تھا وہ سب کی سب یہاں موجود تھیں یہاں سے مجھے ایک بہت بڑے روحانی خزانے کی فتوحات ہوئی۔ روحانی عزت غنائے حقیقی اور سچی آزادی مجھے یہاں ملی میں نے یہاں آ کر اپنی زیست کو مٹا دیا اور اپنے اوصاف کو چھوڑ دیا جس سے میری ہستی میں ایک دوسری حالت پیدا ہو گئی۔

شیخ ابو محمد عبداللہ جبائی کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک وقت جنگل میں بیٹھا ہوا میں اپنا سبق دہرا رہا تھا اور اس وقت حد درجہ کی تنگی مجھے دامن گیر تھی مجھے اس وقت کسی کہنے والے نے جسے میں نہیں دیکھ سکتا تھا یہ کہا کہ تم کسی سے قرض لے لو جس سے تمہیں تحصیلِ علم میں مدد ملے میں نے کہا: کہ میں تو فقیر آدمی ہوں میں کس سے اور کس امید پر قرض لوں؟ اس نے کہا: نہیں تم کسی سے کچھ قرض لے لو اس کا ادا کرنا ہمارے ذمہ ہے بعد ازاں سبزی فروش کے پاس آیا میں نے

Marfat.com

اس سے کہا کہ بھائی اگر تم ایک شرط پر میرے ساتھ کچھ سلوک کرلو تو مجھ پر تمہاری از حد مہربانی ہوگی وہ شرط یہ ہے کہ جب کچھ ہاتھ آئے گا تو میں تمہیں اس کا معاوضہ ادا کر دوں گا اور اگر میں اپنا وعدہ پورا نہ کرسکا تو تم اپنا حق مجھے معاف کر دینا میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ پر مہربانی کر کے روزانہ مجھے ڈیڑھ روٹی دے دیا کرو سبزی فروش میری یہ بات سن کر رو دیا اور کہنے لگا: کہ حضرت میں نے آپ کو اجازت دی جو کچھ آپ کا جی چاہے مجھ سے لے جایا کریں چنانچہ میں اس سے روزانہ ڈیڑھ روٹی لے آیا کرتا پھر جب مجھے اس شخص کی روزانہ ڈیڑھ روٹی لیتے ہوئے ایک مدت گزر گئی تو میں ایک روز بہت فکر مند ہوا کہ اسے میں اب تک کچھ بھی نہیں دے سکا تو مجھ سے کسی نے اس وقت کہا: کہ تم فلانی دکان پر جاؤ اور اس دکان پر تمہیں جو کچھ ملے اسے اٹھا کر سبزی فروش کو دے دو جب میں اس دکان پر آیا تو اس پر میں نے سونے کا ایک بڑا ٹکڑا پڑا دیکھا اسے میں نے اٹھا لیا اور جا کر سبزی فروش کو دے دیا۔

شیخ ابو محمد عبداللہ جبائی کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے یہ بھی بیان فرمایا: بغداد میں جس جگہ کہ میں فقہ پڑھتا تھا وہیں پر اہلِ بغداد سے ایک اور بھی بہت بڑی جماعت فقہ پڑھتی تھی جب غلہ کی فصل قریب ہوتی تو یہ لوگ ایک گاؤں میں جو بعقوبا کے نام سے مشہور ہے جایا کرتے اور وہاں سے کچھ غلہ وغیرہ وصول کرلاتے ایک وقت انہوں نے مجھ سے بھی کہا کہ آؤ تم بھی ہمارے ساتھ بعقوبا چلو ہم وہاں سے غلہ وغیرہ لائیں گے چونکہ میں اس وقت کم سن تھا اس لئے میں بھی ان کے ہمراہ گیا اس وقت بعقوبا میں ایک نہایت ہی بزرگ اور نیک بخت شخص تھے جو شریف یعقوبی کے لقب سے پکارے جاتے تھے میں ان بزرگ سے شرفِ نیاز حاصل کرنے کے لئے ان کی خدمت میں گیا تو انہوں نے اثنائے کلام میں مجھ سے فرمایا: کہ طالبِ حق اور نیک بخت لوگ کسی سے کبھی سوال نہیں کرتے پھر انہوں نے خصوصیت کے ساتھ مجھے اس بات سے منع فرمایا: کہ میں آئندہ کبھی کسی سے سوال نہ کروں پھر اس کے بعد میں کہیں نہیں گیا اور نہ کسی

Marfat.com

سے پھر میں نے سوال کیا۔

شیخ عبداللہ بن جبائی کہتے ہیں کہ مجھ سے آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ وقت شب کو مجھے حالت طاری ہوئی اس وقت میں نے ایک بڑی چیخ ماری جس سے ڈکیتی لوگ گھبرا اٹھے انہوں نے جانا کہ شاید پولیس آن پہنچی یہ لوگ نکلے اور میرے پاس آئے میں زمین پر پڑا ہوا تھا یہ میرے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگا: یہ تو عبدالقادر مجنوں ہے اس بھلے آدمی نے ہمیں ڈرادیا۔

بغداد سے جانے کا قصد اور شیخ حماد الدّباس سے ملاقات

نیز! وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آپ نے بیان کیا کہ بغداد میں بکثرت فتنہ و فساد کی وجہ سے ایک دفعہ میں نے قصد کیا کہ میں یہاں سے چلا جاؤں چنانچہ جنگل کی طرف نکل جانے کی غرض سے میں اٹھا اور اپنا قرآن مجید کندھے میں ڈال کر (بغداد کے) محلہ حلبہ کے دروازے کی طرف کو چلا تھا کہ کسی نے مجھ سے کہا: کہ کہاں جاتے ہو؟ اور ایک دھکا دیا کہ میں گر پڑا مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میری پیٹھ پیچھے سے کوئی کہہ رہا ہے کہ عبدالقادر! لوٹ جاؤ تمہارے سے خلق کو نفع پہنچے گا میں نے کہا: خلق کا مجھ پر کیا حق ہے؟ میں اپنے دین کی حفاظت کرنے کے لئے جاتا ہوں اس نے کہا: نہیں تم یہیں رہو تمہارا دین سلامت رہے گا میں اس کہنے والے کو دیکھ نہیں سکتا تھا اس کے بعد مجھ پر چند ایسے حالات طاری ہوئے جو مجھ پر بہت ہی دشوار گزرے اور میں نے ان کے لئے خدائے تعالیٰ سے آرزو کی کہ وہ مجھے کسی ایسے آدمی سے ملائے جو ان حالات کو مجھ پر کشف کر دے اس لئے میں صبح کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے نکلا اور ایک شخص نے دروازہ کھول کر مجھ سے کہا: کہ کیوں عبدالقادر! تم نے خدا تعالیٰ سے کل کس بات کی خواہش کی تھی؟ میں خاموش رہا اور کچھ بول نہ سکا پھر اس شخص نے غضبناک ہو کر زور سے دروازہ بند کر لیا کہ اس کی گرد و غبار میرے منہ تک آئی میں اس دروازے سے واپس ہوا تھا کہ مجھے یاد آیا کہ میں نے خدائے تعالیٰ سے

Marfat.com

کیا خواہش ظاہر کی تھی اور میرے دل میں یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص اولیاء اللہ سے تھے لہٰذا میں نے لوٹ کر ہر چند ان کا دروازہ تلاش کیا لیکن میں ان کے دروازے کو پہچان نہ سکا میرے دل پر اور بھی یہ بات گراں گزری پھر میں نے بہت دیر کے بعد انہیں پہچانا اور ان کی خدمت میں آمد و رفت کرتا رہا۔ یہ بزرگ شیخ حماد الدباس[1] تھے آپ مجھ پر میرے ان مشکل حالات کو منکشف کرتے رہے میں جب پڑھنے پڑھانے کے لئے آپ کے پاس سے چلا جاتا اور پھر واپس آتا تو آپ فرماتے کیوں عبد القادر؟ یہاں کیسے آئے ہو؟ تم تو فقیہ ہو فقہاء میں جاؤ یہاں تمہارا کیا کام ہے؟ میں خاموش رہتا آپ مجھے سخت اذیت پہنچاتے حتیٰ کہ آپ مجھے مارا بھی کرتے اسی طرح سے جب میں آپ کی خدمت میں جاتا تو کبھی کبھی آپ مجھ سے فرماتے کہ آج ہمارے پاس بہت سا کھانا وغیرہ آیا تھا ہم نے کھالیا اور تمہارے واسطے ہم نے کچھ نہیں رکھا میرے ساتھ آپ کا یہ معاملہ دیکھ کر آپ کی مجلس کے اور لوگ بھی مجھے ایذا و تکلیف دینے لگے اور مجھ سے کہنے لگے کہ تم تو فقیہ ہو تم ہمارے پاس آ کر کیا کرتے ہو؟ تمہارا یہاں کیا کام ہے؟ یہ سن کر آپ کو حمیت غالب ہوئی اور آپ نے ان سے فرمایا: کہ نامعقولو! تم لوگ اسے کیوں تکلیف دیا کرتے ہو؟ تم میں تو کوئی بھی اس جیسا نہیں میں اگر اسے تکلیف دیتا ہوں تو صرف امتحان کے لئے اسے تکلیف دیتا ہوں مگر میں دیکھتا ہوں کہ وہ ایک نہایت مستقل مزاج شخص ہے اور پہاڑ کی طرح ہے کہ کسی طرح سے بھی جنبش نہیں کھا سکتا (رضی اللہ عنہ)۔

آپ کی مجالسِ وعظ میں لوگوں کا کثیر تعداد میں حاضر ہونا

شیخ عبد اللہ جبائی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ میں خواب اور بیداری دونوں حالتوں میں نیک بات بتاتا اور برائی سے منع کرتا تھا۔ طاقتِ لسانی مجھ پر غالب تھی میرے دل میں بے در پے ہر وقت اس امر کا وقوع ہوتا تھا کہ اگر میں اپنی زبان کو روکوں گا تو ابھی میرا گلا گھونٹ دیا جائے گا مجھے اپنی زبان بند

---

[1] انہیں سے آپ نے بیعت کی۔ اور علم طریقہ حاصل کیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

Marfat.com

کرنے پر مطلق قدرت نہیں ہوتی تھی ابتداء میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے پھر جب لوگوں میں شہرت ہوئی تو اب میرے پاس خلقت کا ہجوم ہونے لگا اس وقت میں وعظ کے لئے عیدگاہ میں جو کہ (بغداد کے) محلہ حلبہ میں واقع تھی بیٹھا کرتا تھا اور کثرتِ ہجوم کی وجہ سے جب تمام لوگوں کو آواز نہیں پہنچتی تھی تو میرا تخت وسط میں لایا گیا لوگ شب کو روشنی اور مشعلیں لیکر آتے اور اپنے بیٹھنے کے لئے جگہ مقرر کر جاتے اور اب اس کثرت سے لوگ آنے لگے کہ یہ عیدگاہ لوگوں کے لئے کافی نہیں ہوتی تھی اس لئے میرا تخت شہر سے باہر بڑی عیدگاہ میں رکھا گیا اور اب اس کثرت سے لوگ آنے لگے کہ بہت سے لوگ گھوڑوں خچروں اور سواری کے گدھوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آتے اور مجلس کے چاروں طرف کھڑے رہتے اس وقت مجلس میں قریباً ستر ہزار آدمی ہوا کرتے تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کو حکمِ وعظ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا آپ کے منہ میں تھتکارنا

نیز! آپ نے فرمایا: کہ ایک دن میں نے ظہر کے وقت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا: میرے فرزند! تم وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا میرے بزرگوار والد ماجد! میں ایک عجمی شخص ہوں فصحائے بغداد کے سامنے کس طرح سے زبان کھولوں آپ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا آپ نے سات دفعہ میرے منہ میں تھتکارا[1] پھر آپ نے فرمایا: جاؤ تم وعظ و نصیحت کرو اور حکمتِ عملی سے لوگوں کو نیک بات کی طرف بلاؤ پھر میں ظہر کی نماز پڑھ کر بیٹھا تو خلقت میرے پاس جمع ہو گئی اور میں کچھ مرعوب سا ہو گیا اس کے بعد میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا آپ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا

[1] تھوکنے اور تھتکارنے میں یہ فرق ہے کہ تھتکارنے میں تھوک زیادہ نہیں نکلتا مگر صرف اس کے چھینٹے نکلتے ہیں۔

Marfat.com

آپ نے چھ دفعہ اس میں تھتکار امیں نے عرض کیا آپ پوری سات دفعہ کیوں نہیں تھتکارتے؟ آپ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرتا ہوں پھر آپ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے پھر میں نے دیکھا کہ غواصِ فکر دل کے دریا میں غوطے لگا لگا کر حقائق و معارف کے موتی نکالنے لگا اور ساحلِ سینہ پر ڈال ڈال کر زبان مترجم و فسانہ گو کو پکارنے لگا۔ لوگ آ کر طاعت و عبادت کے بے بہا و گراں مایہ قیمتیں گزران کر انہیں خریدتے اور خدا کے گھروں کو ذکرِ الٰہی سے آباد کرتے اور یہ شعر پڑھتے

عَلٰی مِثْلِ لَیْلٰی یَقْتُلُ الْمَرْءُ نَفْسَهٗ
وَمَحْلُوْ لَهٗ مُرُّ الْمَنَایَا وَالْعَذٰبِ

لیلیٰ جیسے معشوق پر انسان اپنی جان قربان کر دیتا ہے اور اس کی ساری سختیاں حلاوت سے بدل کر شیریں ہو جاتی ہیں۔

بعض نسخوں میں اس طرح پر ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے باطنی طور پر کہا گیا کہ عبدالقادر! بغداد میں جاؤ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو آپ فرماتے ہیں میں بغداد کے اندر گیا اور لوگوں کو میں نے ایسی حالت میں دیکھا کہ وہاں رہنا مجھے ناپسند معلوم ہوا اس لئے میں یہاں سے چلا گیا پھر مجھے دوبارہ کہا گیا کہ عبدالقادر! بغداد میں جاؤ اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو تم سے انہیں نفع پہنچے گا میں نے کہا: مجھے لوگوں سے کیا واسطہ مجھے اپنے دین کی حفاظت کرنی ضروری ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ نہیں تم جاؤ تمہارا دین سلامت رہے گا اس وقت میں نے اپنے پروردگار سے ستر دفعہ عہد لیا کہ وہ میرے دین کی حفاظت کرے گا اور کہ میرا کوئی مرید بے توبہ کے نہ مرے گا میں بغداد میں آیا اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگا۔

اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میری طرف کو انوار چلے آ رہے ہیں میں نے پوچھا: کہ یہ انوار کیا ہیں؟ تو مجھے کہا گیا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ فتوحات ہوئی

۱۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ آپ جنگل و بیابان میں رہا کرتے تھے اور شہر کے اندر بہت کم تشریف لاتے تھے۔

Marfat.com

ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اس کی مبارکباد دینے تشریف لا رہے ہیں پھر یہ انوار زیادہ ہو گئے اور مجھے ایک حالت طاری ہو گئی کہ میں جس میں خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا پھر میں نے ہوا میں منبر کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں بھی ہوا میں فرطِ خوشی سے چھ سات قدم آگے بڑھا تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ میں سات دفعہ تھتکارا اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے اور آپ نے میرے منہ میں چھ دفعہ تھتکارا میں نے عرض کیا آپ بھی تعداد کو پورا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہ ہو پھر مجھے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلعت عطا فرمایا میں نے عرض کیا کہ یہ کیسا خلعت ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ اس ولایت کا خلعت ہے جو اقطاب اولیاء سے مخصوص ہے۔

ان فتوحات کے بعد میری زبان میں گویائی پیدا ہو گئی اور میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگا اس کے بعد میرے پاس حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے تا کہ جس طرح سے آپ اولیائے کرام کا امتحان لیا کرتے تھے آپ میرا بھی امتحان لیں۔ مجھ پر آپ کے راز و نیاز کا اور جو کچھ اس وقت آپ سے میری گفتگو ہونی تھی اس کا کشف کر دیا گیا پھر جبکہ آپ ایک سکوت کے عالم میں تھے میں نے آپ سے کہا: کہ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تم میرے ہمراہ نہ رہ سکو گے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ نہ رہ سکیں گے اگر آپ اسرائیلی ہیں تو آپ اسرائیلی ہوں گے اور میں محمدی ہوں آپ میرے ساتھ رہنا چاہیں تو میں حاضر ہوں اور آپ بھی موجود ہیں اور یہ معرفت کی گیند اور یہ میدان ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ خدا تعالیٰ ہے اور میرا کسا ہوا گھوڑا اور یہ میرا تیر و کمان اور یہ میری تلوار ہے۔

آپ کے خادم خطاب نے بیان کیا ہے کہ آپ ایک روز لوگوں سے ہم کلام تھے آپ اثنائے کلام میں اٹھ کر ہوا میں چند قدم چلے اور آپ نے فرمایا: کہ آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدی ہوں آپ ذرا ٹھہر کر محمدی کا کلام بھی سنیں آپ سے دریافت کیا گیا

Marfat.com

کہ یہ کیسا واقعہ تھا؟ آپ نے فرمایا: کہ حضرت خضر علیہ السلام یہاں سے گزر رہے تھے تو میں انہیں کلام سنانے کے لئے انہیں ٹھہرانے گیا تھا تو آپ ٹھہر گئے۔ (رضی اللہ عنہ)

مسندِ ولایت کے سجادہ نشین میں بارہ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے

نیز! آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص میں تاوقتیکہ بارہ خصلتیں نہ پائی جائیں ولایت کی مسند پر اسے سجادہ نشین ہونا ہرگز جائز نہیں وہ بارہ خصلتیں کہ جن کا ولایت کی مسند پر بیٹھنے والے کے لئے ضروری ہے، یہ ہیں۔

اول:۔ دو خصلتیں خدا تعالیٰ سے سیکھے۔ عیب پوشی و رحم دلی۔ اور دو خصلتیں جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھے۔ شفقت و رفاقت اور دو خصلتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ راستی اور راست گوئی اور دو خصلتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ ہر ایک کو نیک بات بتلانا اور برائی سے روکنا اور دو خصلتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ کھانا کھلانا اور شب بیداری کر کے عبادت الٰہی کرتے رہنا اور دو خصلتیں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے سیکھے۔ عالم بننا اور شجاعت و جوانمردی اختیار کرنا۔

پھر آپ نے فرمایا: کہ مقتداء بننے کے لائق وہ شخص ہے کہ جو علومِ شرعیہ وطبیہ سے ماہر اور اصطلاحاتِ صوفیہ سے واقف ہو۔ بدوں اس کے کوئی شخص مقتداء بننے کے لائق نہیں۔ شیخ الصوفیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا علم قرآن و حدیث میں دائر ہے جس شخص نے کہ کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ کو ضبط نہ کیا ہو فقاہت (دینی فہم) نہ رکھتا ہو اصطلاحاتِ صوفیہ سے ناواقف ہو وہ مقتداء بننے کے لائق نہیں ہے۔

مؤلف کہتا ہے کہ شیخ کو مریدوں کی تربیت کے لئے جو طریقہ اختیار کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ جب کسی مرید کی تربیت کرے تو محض لوجہ اللہ اس کی تربیت کرے نہ کہ کسی دنیاوی غرض سے یا اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے چاہئے کہ اسے ہمیشہ نصیحت کرتا

Marfat.com

رہے اور اسے نہایت شفقت و مہربانی سے پیش آئے جب وہ عاجز ہو جائے تو اس سے نرمی کرے اور زیادہ ریاضت میں نہ ڈالے اس کے ماں باپ کی طرح اس پر مہربان رہے اسے محنت شاقہ میں جس کی وہ برداشت نہ کر سکے نہ ڈالے بلکہ حکمت عملی سے کام لے۔ ابتداء میں آسانی سے کام لے اور سہل سہل باتیں بتائے اور ہر گناہ و معصیت اور والدین کی نافرمانی سے بچنے کا اس سے عہد لے اور پھر مشکلات کو اس پر پیش کرے کیونکہ گناہ مصیبت سے بچنے کا اس سے عہد لے اور پھر مشکلات کو اس پر پیش کرے کیونکہ گناہ مصیبت سے بچنے کا عہد لینا احادیثِ نبوی سے ثابت ہے جن کے ذکر کرنے کی ہم یہاں ضرورت نہیں سمجھتے۔

نیز! شیخ کو چاہئے کہ وہ اپنے مرید کو سلسلہ کے ساتھ ذکر کی تلقین کرے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ و السلام سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بندے کے لئے زیادہ آسان اور تمام طریقوں میں سب سے زیادہ افضل اور خدا تعالیٰ سے زیادہ نزدیک کون سا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اے علی! تم تنہائی میں ذکر اللہ تعالیٰ کیا کرو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ذکر اللہ کی فضیلت ہے حالانکہ تمام لوگ ذکر اللہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے علی! جب تک کہ زمین پر کوئی بھی اللہ اللہ کہنے والا ہے اس وقت تک قیامت نہ ہوگی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں ذکر کس طرح سے کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اے علی! تم تین دفعہ مجھ سے سن لو اور پھر خود تین دفعہ میرے سامنے کہو پھر آپ نے تین دفعہ آنکھیں بند کر کے بلند آواز سے فرمایا: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ اور حضرت علی سنا کئے۔ پھر تین دفعہ آنکھیں بند کر کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بآوازِ بلند کہا۔ ”لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ“ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے رہے یہی تلقین ذکر اللہ تعالیٰ کی اصلی ہے جو کلمہ توحید ہے خدائے تعالیٰ سب کو اسی کی توفیق دے۔

Marfat.com

نیز! آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص کسی ایسے شیخ سے کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبتِ متصلہ حاصل ہو ذکر شریف کی تلقین حاصل نہ کرے تو اسے یہ نسبتِ متصلہ ضرورت یعنی موت کے وقت حاصل ہونا بہت دشوار ہے اس لئے آپ اکثر اوقات اس شعر کو پڑھا کرتے تھے۔

مَلِيحَةُ التَّكْرَارِ وَالتَّثَنِّي
لَا تَغْفُلِيْنَ فِي الْوِدَاعِ عَنِّي

اے صورت زیبا اور اے وردِ زبان! کوچ کے وقت تو مجھ سے بے توجہی نہ کرنا

مشائخِ عظام آپ کی نہایت تعظیم اور آپ کا بہت ہی ادب کیا کرتے تھے آپ کے مریدوں کی تعداد شمار سے زائد ہے اور وہ سب کے سب دنیا و آخرت میں فائز المرام ہوئے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی بے توبہ کے نہیں مرا سات درجہ تک آپ کے مریدوں کے مرید بھی جنت میں جائیں گے۔

شیخ علی الغرینی بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے دوزخ کے داروغہ مالک سے پوچھا: کہ تمہارے پاس میرے اصحاب میں سے کوئی بھی ہے تو اس نے کہا: نہیں پھر آپ نے فرمایا: مجھے خدائے تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم ہے میرا ہاتھ اپنے مریدوں پر اس طرح سے ہے جس طرح کہ آسمان زمین پر اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں خدائے تعالیٰ کے نزدیک مجھے تو عالی رتبہ حاصل ہے میں اس کی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب تک خدائے تعالیٰ میرے اور تمہارے ساتھ جنت تک نہ جائے گا میں اس کے سامنے سے قدم نہ اٹھاؤں گا۔

آپ سے نسبت (بغیرت بیعت ہوئے) کا انعام

کسی نے آپ سے پوچھا: کہ ایسے شخص کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں جو آپ کا نام لے مگر درحقیقت نہ تو اس نے آپ سے بیعت کی ہو اور نہ آپ سے خرقہ پہنا ہو تو

Marfat.com

کیا یہ شخص آپ کے مریدوں میں سے شمار کیا جائے گا یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: جو شخص بھی میرا نام لے اور اپنے آپ کو میری طرف منسوب کرے گو ایک ناپسندیدہ طریقہ سے ہی سہی تو بھی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا وہ شخص میرے مریدوں میں شمار ہوگا۔

نیز آپ نے فرمایا: ہے کہ جو شخص میرے مدرسے کے دروازے پر سے گزرے گا تو قیامت کے دن اسے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

ایک روز اہلِ بغداد سے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: کہ حضرت میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے۔ آج صبح کو میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ قبر میں مجھے عذاب ہو رہا ہے تم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں آپ نے پوچھا: کیا تمہارے والد میرے مدرسہ کے دروازہ پر سے گزرے ہیں؟ اس شخص نے کہا: ہاں! آپ یہ سن کر خاموش ہوگئے یہ شخص دوسرے روز آپ کی خدمت میں پھر آیا اور کہنے لگا: حضرت آج میں نے اپنے والد کو خوشنود اور سبز لباس پہنے ہوئے دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا: کہ اب مجھ سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی دعا کی برکت سے عذاب اٹھا دیا گیا اور یہ سبز لباس جسے تم دیکھ رہے ہو مجھے پہنایا گیا سو میرے فرزند! تم ان کی خدمت سے جدا نہ ہونا۔

پھر آپ نے فرمایا: کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ کے دروازہ سے گزرے گا میں اس کے عذاب میں تخفیف کر دوں گا۔

آپ سے ایک دفعہ بیان کیا گیا کہ (بغداد کے) محلہ باب الازج کے مقبرے میں ایک میت کے چیخنے کی آواز سنائی دیتی ہے آپ نے لوگوں سے پوچھا: کہ کیا اس شخص نے مجھ سے خرقہ پہنا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمیں علم نہیں آپ نے پوچھا: اچھا کبھی یہ میری مجلس میں بھی آیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہمیں علم نہیں آپ نے پوچھا: اچھا اس نے کبھی میرے پیچھے نماز بھی پڑھی ہے انہوں نے کہا: ہمیں علم نہیں آپ نے فرمایا:

Marfat.com

المغرط اولی بالخسارۃ (بھولا ہوا شخص ہی نقصان میں پڑتا ہے) آپ سر جھکا کر تھوڑی دیر خاموش ہو گئے اور آپ کے چہرے سے جلال وہیبت اور وقار ظاہر ہونے لگا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: فرشتے کہنے لگے کہ اس نے آپ کو دیکھا ہے اور آپ سے حسنِ ظن رکھتا ہے اور اب خدا تعالیٰ نے صرف اسی سبب سے اس پر اپنا رحم کیا پھر اس کے بعد اس قبر سے آواز نہیں سنائی دی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ ابو نجیب عبدالقادر سہروردی نے بیان کیا ہے کہ آپ کے شیخ شیخ حماد الدباس علیہ الرحمۃ کے پاس سے ہر شب کو کچھ گنگناہٹ سی سنائی دیتی تھی آپ کے اصحاب نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے کہا: کہ آپ حضرت سے اس کی وجہ دریافت کیجئے آپ اس وقت شیخ موصوف کی خدمت میں رہتے اور ان کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوا کرتے تھے۔ یہ واقعہ 508 ہجری کا ہے آپ نے شیخ موصوف سے اس گنگناہٹ کا حال دریافت کیا تو شیخ موصوف نے فرمایا: کہ میرے کل بارہ ہزار مرید ہیں میں سب کو محض از راہِ شفقت ان کے نام لے کر ہر ایک کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ ان کی حاجتوں کو پورا کرے اور اگر وہ گناہ کرنے کے قریب ہوں تو انہیں اس میں کامیابی حاصل نہ ہوتا کہ وہ اس سے تائب ہو جائیں۔

پھر آپ نے فرمایا: اگر خدائے تعالیٰ مجھے یہ مراتب و مناصب عطا فرمائے گا تو میں قیامت تک کے اپنے مریدوں کے لئے خدائے تعالیٰ سے عہد لے لوں گا کہ ان میں سے کوئی بھی بے توبہ کے نہ مرے اور کہ میں ان کا ضامن رہوں گا تو اس پر آپ کے شیخ شیخ حماد نے آپ کی تائید کی اور فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ مرتبہ عطا فرمائے گا اور ان کا سایہ ان کے مریدوں پر دراز کرے گا۔ (رضی اللہ عنہم)

شیخ عبداللہ جبائی کہتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کا ایک شاگرد تھا جسے عمر الحادی کہتے تھے، یہ شخص بغداد سے چلا گیا اور کئی برسوں تک غائب رہا جب بغداد واپس آیا تو میں نے اس سے کہا: کہ اتنے عرصہ تک تم کہاں رہے؟ اس نے کہا:

Marfat.com

کہ میں اس وقت بلادِ شام و مصر و بلادِ مغرب میں پھرتا رہا۔ شیخ موصوف کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ اس نے بلادِ عجم کا بھی نام لیا پھر اس نے بیان کیا کہ میں نے اس اثنا میں تین سو ساٹھ مشائخ کرام سے شرفِ ملاقات حاصل کیا ان سب کو میں نے یہی کہتے سنا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے شیخ و پیشوا ہیں۔

ابنِ نجار نے اپنی تاریخ کے شروع میں بیان کیا ہے کہ میں نے ابو شجاع کی تاریخ میں دیکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ 526 ہجری میں بغداد کی شہر پناہ بنائی تھی تو اس وقت کوئی عالم اور کوئی واعظ ایسا نہ تھا جو اپنی اپنی جمعیت کو ساتھ لیکر اس کو تعمیر کرانے میں شریک نہ ہوا ہو پھر اس اثناء میں محلہ باب الازج کے پاس حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمراہی میں، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سواری پر بیٹھے ہوئے اپنے سر پر دو اینٹیں لئے جا رہے تھے۔ مؤلف کے واقعہ سے یہ بات واضح ہے کہ اس وقت بغداد میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ بزرگ اور کوئی شخص نہ تھا اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت انہی کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوتے تھے آپ آئے اور حضرت شیخ حماد کے روبرو مؤدب ہو کر بیٹھ گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد اٹھ گئے تو آپ کے شیخ، شیخ حماد فرمانے لگے کہ اس عجمی کا مرتبہ بہت عالی ہوگا حتیٰ کہ اس کا قدم اولیائے زمانہ کی گردن پر رکھا جائے گا۔

ایک وقت آپ کے شیخ، شیخ حماد کے سامنے آپ کا ذکر آیا آپ اس وقت عالمِ

ا اس واقعہ کے بیان میں دو تین غلطیاں واقع ہو گئی ہیں مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ غلطیاں کس طرح واقع ہوئی ہیں ہم نے اس کے تصحیح کرنے کی بابت بہت کوشش کی مگر ہمیں اس کا موقع نہیں ملا اول یہ کہ اس واقعہ میں شیخ حماد کی شرکت بیان کی گئی ہے اور ان کا انتقال 525ھ میں ہوا ہے اور یہ واقعہ 526ھ کا ہے۔ دوم یہ کہ اس واقعہ میں جو کہا گیا ہے ''آپ کی ہمراہی میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جانور پر سوار تھے اور اپنے سر پر دو اینٹیں لئے ہوئے تھے۔ اب یہ شخص معلوم نہیں کہ کون تھے مگر عبارت کا سیاق و سباق بتاتا ہے کہ یہ شخص شیخ حماد ہونا چاہئے مگر ان کو ایک شخص سے تعبیر کرنا بالکل بے معنی کیونکہ یہ کوئی اجنبی شخص نہ تھے بلکہ بغداد کے ایک مشہور و معروف اور بہت بڑے شیخ تھے غرضیکہ واقعات صحیح ہیں مگر سنہ اور نام وغیرہ میں کچھ غلطی واقع ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

شباب میں تھے تو حضرت شیخ حماد نے آپ کی نسبت فرمایا: کہ میں نے ان کے سر پر دو جھنڈے دیکھے جو زمین سے لے کر ملکوتِ اعلیٰ تک پہنچتے ہیں اور افقِ اعلیٰ میں میں نے ان کے نام کی دھوم دھام سنی (رضی اللہ عنہ)۔

محمود النعال نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا کہ میں شیخ حماد کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں شیخ عبدالقادر جیلانی آئے اس وقت آپ عالمِ شباب میں تھے۔ شیخ حماد آپ کی تعظیم کیلئے اٹھے اور فرمانے لگے۔ "مرحبا بالجبل الراسخ والطود المنيف لا يتحرك"[1] اور اپنے بازو پر آپ کو بٹھا لیا جب آپ بیٹھ گئے آپ سے شیخ حماد نے پوچھا: کہ حدیث[2] اور کلام میں کیا فرق ہے آپ نے بیان کیا کہ حدیث وہ ہے جس کی خواہش کی جائے جیسا کہ سوال وجواب میں ہوتا ہے اور کلام وہ ہے جو دل پر چوٹ کرے۔ (یعنی دل پر اپنا گہرا اثر ڈالے) اور دل کا بیدار ہونے کی خواہش سے بے قرار ہونا تمام اعمال سے افضل ہے یہ سن کر شیخ موصوف نے فرمایا: تم سید العارفین ہو تمہارا عدل وانصاف مشرق سے مغرب تک پہنچے گا تمہارے پیر کے نیچے اولیائے زمانہ اپنی گردنیں بچھائیں گے تمہارا درجہ عالی ہوگا تم اپنے اقران وامثال سے فائق وممتاز رہو گے۔ رضی اللہ عنہما

شیخ ابو نجیب سہروردی بیان کرتے ہیں کہ 523ھ کا واقعہ ہے کہ میں ایک وقت بغداد میں حضرت شیخ حماد کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طول طویل اور عجیب تقریر کی تو شیخ حماد نے فرمایا: عبدالقادر! تم عجیب عجیب تقریریں کرتے ہو تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ خدا تعالیٰ تمہاری کسی

---

[1] ایسے مضبوط اور بلند پہاڑ کا آنا جو کسی طرح سے بھی جنبش نہیں کرسکتا (یعنی آپ کا آنا) مبارک ہو۔ نہایت عالی ہمتی اور اعلیٰ درجہ کے لحاظ سے آپ کو ایک عظیم الشان پہاڑ سے تشبیہ دی ہے جب کوئی آتا ہے تو عرب اپنے محاورہ میں اس وقت مرحبا بک بولتے ہیں جس سے اعلیٰ درجہ کی خوشنودی کا اظہار مدنظر ہوتا ہے۔

[2] عربی میں حدیث اور کلام دونوں کے بحیثیت لغت ایک ہی معنی ہیں مگر اصطلاح علمی اور عرفی کے لحاظ سے اس میں تفریق کی گئی ہے اور اس مقام پر بحیثیت عرفی ان دونوں میں فرق بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بات پر تم سے مؤاخذہ کرنے لگے تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ پر رکھ دیا اور کہا: کہ آپ نورِ قلب سے ملاحظہ فرمایئے کہ میری ہتھیلی میں کیا لکھا ہوا ہے؟ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا شیخ حماد نے فرمایا: کہ میں نے ان کی ہتھیلی میں لکھا دیکھا کہ انہوں نے اپنے پروردگار سے ستر دفعہ عہد لیا ہے کہ وہ ان سے مؤاخذہ نہ کرے گا پھر شیخ موصوف نے فرمایا: اب کوئی مضائقہ نہیں۔ "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ" یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے کہ جسے چاہے دے وہ اپنے فضل وکرم کا مالک ہے۔ رضی اللہ عنہم۔

آپ کا اپنے مریدوں کی شفاعت کرنا اور ان کا ضامن بننا

شیخ ابوسعود عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ومحمد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ وعمر البزار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قیامت تک اپنے مریدوں کی اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی بے توبہ کے نہ مرے گا اور کہ سات درجہ آپ کے مرید اور آپ کے مریدوں کے مرید جنت میں جائیں گے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں سات درجہ تک اپنے مریدوں کے مرید کا کفیل ہوں اگر میرا مرید مغرب میں ہو اور اس کا ستر کھل جائے اور میں اس وقت مشرق میں ہوؤں تو میں اس کے ستر کو ڈھانک دوں گا۔

مشائخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ ہمیں آپ نے حکم دیا کہ ہم اپنی بقدرِ ہمت اپنے مریدوں کی نگہداشت کرتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا بڑا خوش نصیب ہے اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اس پر نہایت افسوس ہے۔

شیخ علی قرشی نے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مجھے ایک نامہ دیا گیا ہے جس میں میرے احباب اور قیامت تک کے مریدوں کے نام درج ہیں پھر فرمایا گیا کہ یہ لوگ تمہیں دے دیئے گئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Marfat.com

آپ کا پانی پر چلنا

سہیل بن عبداللہ تستری نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ اہلِ بغداد کی نظر سے آپ عرصہ تک غائب رہے لوگوں نے آپ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو دجلہ کی طرف جاتے دیکھا تھا لوگ آپ کو تلاش کرتے ہوئے دجلہ کی طرف گئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ پانی پر سے ہماری طرف چلے آ رہے ہیں اور مچھلیاں بکثرت آپ کی طرف آن آن کر آپ کو سلام علیک کرتی جاتی ہیں ہم آپ کو اور مچھلیوں کو آپ کا ہاتھ چومتے دیکھتے تھے اس وقت نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا تھا اسی اثناء میں ہمیں ایک بڑی بھاری جائے نماز دکھائی دی اور تخت سلیمانی کی طرح ہوا میں معلق ہو کر بچھ گئی یہ جائے نماز سبز رنگ اور سونے چاندی سے مرصع تھی اس کے اوپر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ پہلی سطر میں ''الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون'' اور دوسری سطر میں ''سلام علیکم اھل البیت انہ حمیدٌ مجید'' لکھا ہوا تھا جب یہ جائے نماز بچھ چکی تو ہم نے دیکھا کہ بہت لوگ آئے اور جائے نماز کے برابر کھڑے ہو گئے ان لوگوں کے چہروں سے بہادری اور شجاعت عیاں تھی یہ لوگ سب کے سب سرنگوں اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے یہ لوگ ایسے خاموش تھے کہ گویا قدرت نے انہیں ایسا ہی بنایا ہے ان کے آگے ایک ایسے شخص تھے جس کے چہرے سے ہیبت، وقار اور عظمت ظاہر تھی جب تکبیر کہی گئی تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اس وقت ایک نہایت عظمت و ہیبت کا وقت تھا غرضیکہ اس وقت ان سب لوگوں نے اور ان کے سرداروں اور اہلِ بغداد نے آپ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی جب آپ تکبیر کہتے تو حاملانِ عرش بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے اور جب آپ تسبیح پڑھتے تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی آپ کے ساتھ ساتھ تسبیح پڑھتے جاتے اور جب آپ سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہتے تو آپ کے لبوں سے سبز رنگ کا نور نکل کر آسمان کی طرف جاتا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے یہ دعا پڑھی:

Marfat.com

"اللهم انی اسئلك بحق محمد حبیبك و خیرك من خلقك و ابائی انك لا تقبض روح مرید او مریده لاذوابی الاتوبة"

ترجمہ: اے پروردگار! میں تیری درگاہ میں تیرے حبیب اور بہترین خلائق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتا ہوں کہ تو میرے مریدوں کی اور میرے مریدوں کے مریدوں کی جو کہ میری طرف منسوب ہوں روح قبض نہ کر مگر توبہ پر۔

سہیل بن عبد اللہ تستری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کی دعا پر فرشتوں کے ایک بہت بڑے گروہ کو آمین کہتے سنا جب آپ دعا ختم کر چکے تو پھر ہم نے یہ ندا سنی۔ "ابشر فانی قداستجبت لك" تم خوش ہو جاؤ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی۔

شیخ منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں آپ کا قول

حافظ محمد بن رافع نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ میں نے دسویں ذیقعد 639ھ کو ابراہیم بن سعد بن محمد بن غانم بن عبد اللہ ثعلبی رومی سے قاہرہ کے دار الحدیث میں سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ جبکہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کہ ان کے دعویٰ کا بازو چونکہ دراز ہو گیا تھا اس لئے شریعت کی مقراض سے تراش دیا گیا۔

شیخ عمر بزاز نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے شیخ، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے فرمایا: کہ حسین حلاج نے ٹھوکر کھائی۔ ان کے زمانہ میں کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ ان کا ہاتھ پکڑ لیتا اگر میں ان کے زمانہ میں ہوتا تو میں ضرور ان کا ہاتھ پکڑ لیتا۔

پھر آپ نے فرمایا: کہ قیامت تک میرے دوستوں اور میرے مریدوں میں سے جو کوئی ٹھوکر کھائے گا تو میں اس کا ہاتھ پکڑ لوں گا۔

شیخ منصور حلاج علیہ الرحمۃ کی نسبت آپ کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں۔ اور کتاب دار الجواہر میں جو کہ حافظ ابو الفرج علامہ ابن جوزی کی تالیفات سے ہے اور

Marfat.com

کتاب بہجۃ الاسرار میں جو کہ شیخ امام نورالدین ابوالحسن علی اللخمی کی تالیفات سے ہے، مذکور ہیں۔ اگر ناظرین ان اقوال کو تفصیل سے دیکھنا چاہیں تو ان دونوں کتابوں میں انہیں دیکھ سکتے ہیں۔

شیخ ابوالفتح ہروی نے بیان کیا ہے کہ میں نے شیخ علی بن ہیتی سے سنا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ کسی مرید کا شیخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کے شیخ سے زیادہ افضل نہیں ہوسکتا۔

شیخ علی بن ہیتی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ میں نے شیخ ابوسعید قیلوی یا بقول بعض ابوسعد سے سنا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہمارے شیخ، شیخ عبدالقادر جیلانی دنیا کی طرف نہیں لوٹے مگر اس شرط پر کہ جو کوئی آپ کا دامن پکڑے وہ نجات پائے۔

شیخ بقاء بن بطو بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب و مریدین کو میں نے صلحاء کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ دیکھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا: کہ حضرت آپ کے مریدوں میں پرہیزگار اور گنہگار دونوں ہی ہوں گے آپ نے فرمایا: پرہیزگار میرے لئے ہیں اور گنہگاروں کے لئے میں ہوں۔

شیخ عدی بن ابی البرکات صخر بن صخر بن مسافر نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے 554 ہجری میں اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر سے ان کی خانقاہ میں (جو [1] بلاد جبل میں واقع تھی) انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی مشائخ کے مریدوں میں سے کوئی شخص مجھ سے خرقہ پہننا چاہے تو میں اسے خرقہ پہنا دوں مگر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں کو میں خرقہ نہیں پہنا سکتا کیونکہ وہ سب کے سب رحمت میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ لوگ دریا کو چھوڑ کر نہر میں کیوں

---

[1] بلاد جبل سے وہ شہر مراد ہیں جو آذربائیجان و عراق عرب و خوزستان و فارس اور بلاد دیلم کے درمیان واقع ہوئے ہیں۔

Marfat.com

آنے لگے؟

شیخ علی بن ادریس یعقوبی نے بیان کیا ہے کہ 550 ہجری میں میرے شیخ، شیخ علی بن ہیتی مجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے اور فرمایا: کہ یہ میرا مرید ہے آپ کے جسمِ مبارک پر ایک کپڑا تھا آپ نے اسے اتار کر مجھے پہنا دیا اور فرمایا: علی تم نے تندرستی کا قمیص پہن لیا۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے اس کپڑے کو پہنا 65 سال تک مجھے کسی قسم کی بیماری نہیں ہوئی۔

انہی نے بیان کیا ہے کہ میرے شیخ مجھے ایک دفعہ اور 560 ہجری میں آپ کی خدمت میں لے گئے آپ تھوڑی دیر خاموش رہے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم مبارک سے روشنی ظاہر ہو کر میرے جسم میں مل گئی اس وقت میں نے اہلِ قبور کو اور ان کے حالات اور ان کے مراتب و مناصب کو اور فرشتوں کو دیکھا اور مختلف آوازوں میں میں نے ان کی تسبیحیں سنیں اور ہر ایک انسان کی پیشانی پر جو کچھ لکھا تھا اس کو میں نے پڑھا اور بہت سے واقعات اور امورِ غریبہ مجھ پر منکشف ہوئے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: تم انہیں پکڑ لو ڈرو مت تو میرے شیخ نے فرمایا: حضرت! مجھے اس کی عقل زائل ہونے کا ڈر ہے تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے مجھے باطن میں ہتھوڑے کی طرح ایک چیز محسوس ہوئی پھر جو کچھ میں نے دیکھا میں اس سے نہیں گھبرایا اور فرشتوں کی تسبیحوں کو میں نے پھر سنا اور اب تک میں عالمِ ملکوت میں اس روشنی سے مستفید ہوتا ہوں۔

نیز انہوں نے بیان کیا ہے کہ جب میں بغداد میں داخل ہوا تو میں اس وقت یہاں پر کسی کو نہیں پہچانتا تھا اور نہ یہاں کے کسی مقام سے اچھی طرح سے واقف تھا میں اس وقت آپ کے مدرسہ میں آیا تو میں نے مکان کے اندر سے ایک آواز سنی کہ عبدالرزاق (آپ کے صاحبزادے کا نام ہے) دیکھو! باہر کون آیا ہے؟ یہ باہر آئے اور چلے گئے اور کہا: کوئی نہیں، ایک لڑکا ہے آپ نے فرمایا: یہ لڑکا صاحبِ فضل و ذی

Marfat.com

شان وعظمت ہوگا پھر آپ میرے پاس کھانا لے کر آئے اس سے پہلے آپ کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا: علی یہاں بیٹھو پھر وہ کھانا میرے سامنے رکھ دیا اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''نـفـع بك'' (لوگ تم سے نفع اٹھائیں گے) پھر آپ نے فرمایا: عنقریب زمانہ آئے گا کہ لوگوں کو تمہاری ضرورت ہوگی اور تمہاری شان عالی ہو گی یہ کہتے ہیں کہ میں اب تک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے مستفید ہو رہا ہوں۔

آپ کی کُل مدتِ وعظ و نصیحت

آپ کے صاحبزادے حضرت عبد الوہاب بیان فرماتے ہیں کہ احقر کے والد ماجد ہفتہ میں تین دفعہ وعظ فرمایا کرتے تھے دو دفعہ اپنے مدرسہ میں جمعہ کی صبح اور منگل کی شب کو اور ایک دفعہ اپنے مہمان خانہ میں بدھ کی صبح کو آپ کی مجلس وعظ میں علماء فقہاء و مشائخ وغیرہ بھی بکثرت ہوتے تھے آپ کے وعظ و نصیحت کی کل مدت چالیس سال ہے جس کی ابتداء 521ھ اور انتہا 561ھ ہے اور آپ کے درس و تدریس اور افتاء کی کل مدت 33 سال ہے جس کی ابتداء 528ھ اور انتہا 561ھ ہے۔ دو شخص بھائی بھائی تھے وہ آپ کی مجلس میں بدوں الحان کے بلند آواز سے قرأت کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی مسعود ہاشمی بھی قرأت کرتے تھے اکثر آپ کی مجلس میں دو تین آدمی مر بھی جایا کرتے تھے آپ کی مجلس میں آپ کی تقریر لکھنے کے لئے چار سو دواتیں ہوا کرتی تھیں اکثر آپ اپنی مجلس میں تخت پر سے اٹھ کر لوگوں کے سروں پر سے ہوا میں چل کر جاتے اور پھر اپنے تخت پر واپس آجاتے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ کی مجلس میں یہود و نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

شیخ عمر کیمانی نے بیان کیا ہے کہ آپ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی کہ جس میں یہود و نصاریٰ اسلام قبول نہ کرتے ہوں یا قطاع الطریق (ڈاکو)، قاتل اور بد اعتقاد لوگ آ

Marfat.com

کر توبہ نہ کرتے ہوں ایک دفعہ آپ کی مجلس میں ایک راہب (جس کا نام سنان تھا) آیا اور آکر اس نے اسلام قبول کیا، مجمع عام میں کھڑے ہو کر اس نے بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں اسلام قبول کرلوں پھر اس بات کا میں نے مستحکم ارادہ کرلیا کہ یمن میں جو شخص کہ سب سے زیادہ افضل ہوگا میں اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا میں اس بات کی فکر میں تھا کہ مجھے نیند آگئی میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا: سنان! تم بغداد جاؤ اور شیخ عبد القادر جیلانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح۔ سے ایک دفعہ آپ کے پاس 13 شخص آئے اور انہوں نے بھی اسلام قبول کرکے بیان کیا کہ ہم لوگ نصاریٰ عرب سے ہیں۔ ہم نے اسلام قبول کرنے کا قصد کیا تھا لیکن ہم فکر میں تھے کہ کس کے ہاتھ پر اسلام قبول کریں اسی اثناء میں ہمیں ہاتف نے پکار کر کہا کہ تم لوگ بغداد جاؤ اور شیخ عبد القادر جیلانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو کیونکہ اس وقت جس قدر ایمان تمہارے دلوں میں ان کی برکت سے بھرا جائے گا اس قدر ایمان تمہارے دلوں میں بھرا جانا اور کسی جگہ ممکن نہیں۔

آپ کا مجاہدہ

آپ نے ایک دفعہ 558 ہجری میں اثنائے وعظ میں بیان فرمایا: کہ 25 سال تک میں بالکل تنہا رہ کر عراق کے بیابانوں اور ویران مقامات میں سیاحت کرتا رہا اور 40 سال تک میں عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتا رہا میں عشاء کے بعد ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر قرآن مجید شروع کرتا اور نیند کے خوف سے اپنا ایک ہاتھ کھونٹی سے باندھ دیتا اور اخیر رات تک قرآن مجید کو ختم کر دیتا ایک روز میں شب کو ایک ویران عمارت کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا کہ اس وقت میرے جی میں آیا کہ اگر میں تھوڑی دیر کہیں سو

Marfat.com

رہتا تو اچھا تھا جس سیڑھی پر مجھے یہ خیال گزرا تھا اسی سیڑھی پر میں ایک پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور میں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا اور تا اختتام قرآن مجید اسی طرح کھڑا رہا اور گیارہ برس تک میں اس برج میں جو کہ اب برج عجمی کے نام سے مشہور ہے رہا کیا اور اسی سبب سے اسے برج عجمی کہنے لگے آپ نے فرمایا: میں نے اس برج میں خدائے تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ جب تک میرے منہ میں لقمہ دیکر مجھے کھانا نہ کھلایا جائے گا اس وقت تک میں کھانا نہ کھاؤں گا اور جب تک مجھے پانی نہ پلایا جائے گا تب تک میں پانی نہ پیوں گا چنانچہ میں 40 دن تک اسی برج میں بیٹھا رہا اس اثناء میں میں نے نہ کھانا کھایا اور نہ پانی پیا جب چالیس روز پورے ہو چکے تو میرے سامنے ایک شخص کھانا رکھ گیا میرا نفس کھانے پر گرنے لگا میں نے کہا: خدا کی قسم! میں نے جو خدا تعالیٰ سے معاہدہ کیا ہے وہ ابھی پورا نہیں ہوا پھر میں نے باطن میں ایک چیخ سنی کہ کوئی چلا کر بھوک بھوک کہہ رہا ہے میں نے اس کا مطلق خیال نہیں کیا اتنے میں شیخ ابوسعید مخرمی کا میرے قریب سے گزر ہوا انہوں نے بھی یہ آواز سنی اور مجھ سے آن کر کہا عبدالقادر! یہ کیا شور ہے میں نے کہا: یہ نفس کی بے قراری ہے اور روح مطمئن ہے وہ اپنے مولیٰ کی طرف لو لگائے ہوئے ہے پھر آپ مجھ سے یہ فرما کر چلے گئے کہ اچھا تم باب الازج میں چلے آؤ میں نے اپنے جی میں کہا تاوقتیکہ مجھے اطمینان نہ ہوگا میں اس برج سے باہر قدم نہ رکھوں گا اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے آ کر کہا کہ تم ابوسعید مخرمی کے پاس چلے جاؤ میں آپ کے پاس آیا تو آپ دروازے پر کھڑے ہوئے میرا انتظار کر رہے تھے آپ نے فرمایا: عبدالقادر! تمہیں میرا کہنا کافی نہ ہوا پھر آپ نے دستِ مبارک سے خرقہ پہنایا اس کے بعد میں آپ ہی کی خدمت میں رہنے لگا۔

آپ کے ہاتھ پر پانچ ہزار یہود و نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

شیخ عبدالقادر جبائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ

Marfat.com

سے بیان فرمایا: کہ میں بہت چاہتا ہوں کہ پہلے کی طرح بیابانوں میں رہا کروں نہ مخلوق مجھے دیکھے نہ میں مخلوق کو دیکھوں مگر خدائے تعالیٰ کو مجھ سے خلق کو نفع پہنچانا منظور تھا کیونکہ میرے ہاتھ پر پانچ ہزار یہود و نصاریٰ نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ قطاع الطریق اور مفسد لوگوں نے توبہ کی۔ رضی اللہ عنہ

ابراہیم الداری نے بیان کیا ہے کہ آپ جمعہ کے روز جامع مسجد کو تشریف لے جاتے تو لوگ سڑکوں پر آپ سے دعا کرانے یا آپ کی برکت سے دعا مانگنے کے لئے کھڑے رہتے آپ کو قبولیتِ عامہ اور نہایت درجہ کی شہرت حاصل تھی۔ ایک روز جامع مسجد میں آپ کو چھینک آئی لوگوں نے آپ کی چھینک کا جواب دیتے ہوئے یرحمك اللہ و یرحم بك کہا تو لوگوں کی آواز سے تمام مسجد گونج اٹھی حتیٰ کہ مسجد میں جس جگہ کہ خلیفہ المستنجد باللہ بیٹھا کرتا تھا وہاں تک اس کی آواز پہنچی خلیفہ نے پوچھا: یہ کاہے کی آواز ہے؟ لوگوں نے کہا: شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو چھینک آئی ہے تو یہ سن کر خلیفہ موصوف پر خوف طاری ہو گیا۔

ابن نقطۃ الصرلفینی نے بیان کیا ہے کہ شیخ بقا بن بطو اور شیخ علی بن الہیتی اور شیخ قیلوی آپ کے مدرسہ کا دروازہ جھاڑتے اور اس پر چھڑکاؤ کیا کرتے تھے اور آپ کی اجازت کے بغیر آپ کے پاس اندر نہیں جاتے تھے اور جب اجازت لیکر یہ لوگ اندر جاتے تو آپ ان سے فرماتے، بیٹھو تو یہ لوگ آپ سے پوچھتے، ہمیں امن ہے آپ فرماتے ہاں! تمہیں امن ہے پھر یہ لوگ مودب ہو کر بیٹھ جاتے اور جب آپ سواری پر سوار ہوتے اور یہ لوگ اس وقت موجود ہو جاتے تو یہ لوگ زین پر ہاتھ رکھ کر دس پانچ قدم آپ کے ساتھ ہو جاتے آپ ہر چند انہیں منع کرتے مگر یہ لوگ کہتے اسی طرح سے خدائے تعالیٰ سے تقرب حاصل کیا جاتا ہے۔

نیز! شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے عراق کے بہت سے مشائخوں کو جو آپ کے ہم عصر تھے دیکھا کہ جب آپ کے مدرسہ میں آتے تو مدرسہ کی چوکھٹ کو چوما

Marfat.com

کرتے۔

تزاحم تیجان الملوك ببابه

وبكثود فی وقت السلام ازدحامها

ترجمہ: آپ کے دروازے پر بادشاہوں کے تاج ٹکراتے تھے جبکہ آپ کو سلام کرنے کے لئے ان کا ہجوم ہوتا تھا۔

اذا ما رأته من بعيد ترجلت

وان هی لم تفعل ترجل هامها

جب وہ تاج آپ کو دور سے دیکھتے تو چلنے لگتے خود وہ نہیں بلکہ ان کے سردار چلنے لگتے۔

بقیۃ السلف الشیخ ابو الغنائم مقدام البطائحی نے بیان کیا ہے کہ آپ کے مریدوں میں سے ایک شخص عثمان بن مرزوق البطائحی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شیخ موصوف نے ان سے فرمایا: کہ اے میرے فرزند! شیخ عبد القادر اس وقت روئے زمین میں سب سے بہتر و افضل ہیں۔

شیخ معمر جرادہ نے بیان کیا ہے کہ میری آنکھوں نے شیخ عبد القادر جیسا خلیق، وسیع حوصلہ، رحم دل، پابند قول و قرار، با مروت و باوفا کسی کو نہیں دیکھا۔ باوجود آپ اپنی عظمت و بزرگی و فضیلت علمی کے چھوٹوں کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور بڑوں کی تعظیم کرتے اور آپ انہیں سلام کیا کرتے غرباء و فقراء کو آپ اپنے پاس بٹھاتے ان سے عاجزی سے پیش آتے امراء و روساء کی تعظیم کے لئے آپ کبھی کھڑے نہیں ہوتے اور نہ کبھی آپ وزراء و سلاطین کے دروازے پر گئے۔

شیخ ابو الغنائم بطائحی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ چار شخص آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں جنہیں میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا جب یہ لوگ اٹھ کر چلے گئے تو

Marfat.com

آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ جاؤ تم ان سے اپنے لئے کچھ دعائے خیر وغیرہ کراؤ میں مدرسہ کے صحن میں ان سے آ کر ملا اور ان سے اپنے لئے دعا کرانے کا خواستگار ہوا تو ان میں سے ایک بزرگ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے لئے بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تم ایسے شخص کی خدمت میں ہو جس کی برکت سے خدائے تعالیٰ زمین کو قائم رکھے گا اور جس کی دعا کی برکت سے تمام خلائق پر رحم کرے گا۔ دیگر اولیاء کی طرح ہم لوگ بھی ان کے سایہ عاطفت میں رہ کر ان کے حکم کے تابعدار ہیں یہ کہہ کر وہ چاروں بزرگ چلے گئے پھر میں نے انہیں نہیں دیکھا میں آپ کے پاس متعجب ہو کر واپس آیا تو قبل اس کے کہ میں آپ سے کچھ کہوں آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ جو کچھ انہوں نے تم سے کہا ہے میری حیات میں تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا میں نے پوچھا: حضرت یہ کون لوگ تھے؟ آپ نے فرمایا: یہ لوگ کوہ قاف کے رؤسا تھے اور اب یہ اپنی اپنی جگہ پر پہنچ گئے۔ (رضی اللہ عنہم)

محمد بن خضر اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: کہ میں تیرہ سال تک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ نہ تو آپ کا رینٹھ (ناک کی رطوبت) نکلا اور نہ کبھی آپ کا بلغم نکلا اور نہ کبھی آپ کے جسم پر مکھی بیٹھی، نہ کبھی آپ امراء و رؤسا کی تعظیم کے لئے اٹھے اور نہ کبھی آپ وزراء و سلاطین کے دروازے پر گئے اور نہ کبھی ان کے فرش و فروش پر بیٹھے اور نہ آپ نے بجز ایک دفعہ کے ان کے یہاں کا کھانا کھایا آپ ان کے فرش و فروش پر بیٹھنے کو اپنے لئے بلائے ناگہانی خیال کرتے تھے، امراء و رؤسا اور وزراء و سلاطین آپ کے در دولت پر آتے اور آپ اس وقت اگر باہر ہوتے تو آپ اٹھ کر اندر چلے جاتے اور جب یہ لوگ آ کر بیٹھ جاتے تو اس کے بعد آپ اندر سے تشریف لاتے اور ان کی آمد کے وقت باہر نہ بیٹھے رہتے تاکہ ان کی تعظیم کے لئے آپ کو اٹھنا نہ پڑے پھر جب آپ ان لوگوں کے پاس آتے تو ان پر آپ سختی کرتے اور نصیحت فرماتے یہ لوگ آپ

Marfat.com

کا دستِ مبارک چومتے اور مؤدب ہو کر آپ کے سامنے بیٹھ جاتے اگر آپ خلیفہ کو نامہ وغیرہ لکھتے تو اسے مندرجہ ذیل الفاظ میں لکھا کرتے۔

''عبدالقادر تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہے'' یا ''تم پر اس کا حکم نافذ ہو اور اس کی اطاعت واجب ہے وہ تمہارا پیشوا اور تم پر حجت ہے''

جب خلیفہ کے پاس یہ نامہ پہنچتا تو وہ اسے چومتا اور آنکھوں سے لگاتا اور کہتا کہ بیشک شیخ سچ فرماتے ہیں۔

شیخ فقیہ ابوالحسن نے بیان کیا ہے کہ وزیر ابنِ ہبیرہ نے خلیفہ المقتفی لامر اللہ سے شکایت کی کہ شیخ عبدالقادر میری ہتک اور توہین کیا کرتے ہیں آپ کے مہمان خانے میں جو کھجور کا درخت ہے اسے آپ میری طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کھجور کے درخت تو سرکشی نہ کرو ورنہ میں تیرا سر اڑا دوں گا'' لہٰذا تم میری طرف سے تنہائی میں آپ سے جا کر کہو کہ خلیفہ سے آپ کا تعرض کرنا نامناسب ہے خصوصاً جبکہ آپ کو خلافت کے حقوق معلوم ہیں ابنِ ہبیرہ کہتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں گیا میں نے دیکھا کہ آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہیں اس لئے میں آپ سے تنہائی ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا اور آپ کی گفتگو سننے لگا آپ نے اثنائے گفتگو میں فرمایا: بیشک میں اس کا سر کاٹوں گا میں نے سمجھ لیا کہ یہ آپ نے میری طرف اشارہ کیا ہے اس کے بعد میں اٹھ کر چلا آیا اور جو کچھ میں نے سنا تھا وہ آن کر خلیفہ موصوف کو سنا دیا اور میں نے رو کر کہا کہ واقعی شیخ کی نیک نیتی میں کوئی شک نہیں ہے پھر خلیفہ موصوف خود آپ کی خدمت میں گیا اور مؤدب ہو کر بیٹھ گیا آپ نے خلیفہ موصوف کو نصیحت کی اور نہایت مبالغہ کے ساتھ نصیحت کی یہاں تک کہ آپ نے اسے رلا دیا اس کے بعد اس سے شفقت اور مہربانی سے پیش آئے۔

مفتی عراق محی الدین ابو عبداللہ محمد بن حامد بغدادی نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ رقیق القلب اور نہایت درجہ کے خدا ترس، رعب دار اور

Marfat.com

مستجاب الدعوات شخص تھے آپ کے چہرے سے مکارمِ اخلاق عیاں تھے آپ کا پسینہ خوشبو دار تھا آپ برائی سے دور تھے آپ مقبولِ بارگاہِ الٰہی تھے جب کوئی محارم الٰہی کی بے حرمتی کرتا تو آپ نہایت سختی سے اس پر گرفت کرتے آپ اپنے نفس کے لئے کبھی غصہ نہ کرتے اور نہ کبھی رضائے الٰہی کے سوا آپ کسی کی مدد کرتے سائل کو آپ اپنا کوئی کپڑا ہی کیوں نہ دے دیتے مگر اسے آپ کبھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے توفیق و تائیدِ الٰہی آپ کے ساتھ تھی علم آپ کا مربی و مذہب اور قربِ الٰہی آپ کا اتالیق اور حضور آپ کا خزانہ اور معرفت آپ کا تعویذ اور کلام آپ کا شیر اور نظر آپ کا سفیر اور انس آپ کا مصاحب اور بسط آپ کی جان اور راستی آپ کا علم اور فتوحات روحانی آپ کی پونجی اور حلم آپ کا پیشہ اور ذکر آپ کا وزیر اور فکر آپ کا فسانہ گو اور مکاشفہ آپ کی غذا اور مشاہدہ آپ کی شفا اور آدابِ شریعت آپ کا ظاہر اور اوصاف و اسرار حقیقت آپ کا باطن تھا۔

آپ کا شیطان کو دیکھنا اور اس کے مکر سے آپ کا محفوظ رہنا

آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کو کہتے سنا کہ آپ اپنی بعض سیاحت میں ایک روز کسی ایسے جنگل کی طرف نکل گئے جہاں آب و دانہ کا نام ونشان نہ تھا آپ کئی روز تک وہیں رہے حتیٰ کہ آپ پر پیاس کا از حد غلبہ ہوا پھر آپ کے سر پر ایک بدلی کا ٹکڑا آیا اس سے آپ پر کچھ تری ٹپکی جس سے آپ سیراب ہو گئے اس کے بعد آپ نے فرمایا: پھر مجھے ایک روشنی دار صورت دکھائی دی جس سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے اس صورت سے مجھے یہ آواز سنائی دی کہ عبد القادر! میں تمہارا رب ہوں میں نے تمام حرام باتیں تم پر حلال کر دیں میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اسے دھتکارا تو اس کی روشنی معدوم ہو گئی اور وہ صورت دھوئیں کی شبیہ دکھائی دینے لگی پھر اس صورت سے میں نے یہ آواز سنی کہ عبد القادر! تم نے اپنے علم اور خدا تعالیٰ کے حکم سے میرے

Marfat.com

مکر سے نجات پائی ورنہ میں اپنے اس مکر سے ستر صاحب طریقت کو گمراہ کر چکا ہوں میں نے کہا: بیشک میرے پروردگار کا فضل و کرم میرے شامل حال ہے اس کے بعد مجھ سے کہا گیا کہ تم نے شیطان کو کس طرح پہچانا؟ میں نے کہا: کہ میں نے اسے اس کے قول سے پہچانا کہ ''عبدالقادر! میں نے تم پر تمام حرام باتیں حلال کر دیں'' اور مجھے معلوم تھا کہ خدائے تعالیٰ فحش باتوں کا کسی کو بھی حکم نہیں دیتا ہے۔

آپ کا طریقہ

شیخ علی بن ادریس یعقوبی بیان کرتے ہیں کہ شیخ علی بن ہیتی سے آپ کا طریقہ دریافت کیا گیا میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھا انہوں نے بیان کیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قدم تفویض اور موافقت پر تھا اور اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ نہ کرتے۔ تجرید و توحید تفرید با حضور بوقتِ عبودیت باسر قائم مقام عبدیت نہ بشئے و نہ برائے شے آپ کا طریقہ تھا آپ کی عبودیت محض کمالِ ربوبیت سے مؤید تھی آپ مصاحبت تفرقہ سے نکل کر معہ احکامِ شریعت مطالعہ جمع میں پہنچ گئے تھے۔

شیخ عدی بن ابوالبرکات صخر بن مسافر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میرے عمِ بزرگوار سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ دریافت کیا گیا تو میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے فرمایا: ''الذبول تحت فجادی الاقدام بموافقة القلب والروح واتحاد الباطن والظاهر ونسيانا خهٔ عن صفات النفس مع الغيبه عن رؤية النفع والضر والقرب والبعد'' یعنی آپ کا طریقہ ہر مقام پر فروتنی اور آپ کا قلب و روح اور ظاہر و باطن ایک تھا آپ صفاتِ نفس و نفع و ضرر اور قرب و بعد سے نکل کر مقام غیبت میں پہنچے ہوتے تھے۔

خلیل بن احمد الصرصری بیان کرتے ہیں کہ میں نے شیخ بقا بن بطو سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ قول و فعل کا اور نفس و وقت کا متحد رہنا اخلاص و تسلیم (رضا) اختیار کرنا

Marfat.com

کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر وقت و ہر لحظہ و ہر حال میں موافق رہنا اور تقرب الی اللہ میں زیادہ ہونا آپ کا طریقہ تھا۔

شیخ ابو سعید قیلوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام مع اللہ و فی اللہ و باللہ جس کے سامنے بڑی بڑی قوتیں بیکار تھیں آپ بہت سے متقدمین میں سے سبقت لے کر ایسے مقام پر پہنچے تھے کہ جہاں تنزل ممکن نہیں خدائے تعالیٰ نے آپ کی تحقیق و تدقیق کی وجہ سے آپ کو ایک بہت بڑے زبردست مقام پر پہنچایا تھا۔

شیخ مظفر بن منصور بن مبارک واسطی معروف بہ حداد بیان کرتے ہیں کہ جب میں عالم شباب میں تھا تو میں اس وقت ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں گیا میرے ساتھ اس وقت ایک کتاب تھی جو کہ علوم روحانیہ اور مسائل فلسفہ پر مشتمل تھی جب ہم لوگ آپ کے پاس جا کر بیٹھ گئے تو قبل اس کے کہ آپ میری کتاب دیکھیں یا اس کی نسبت مجھ سے کچھ دریافت کیا ہو آپ نے فرمایا: تمہاری یہ کتاب تمہارے لئے اچھا رفیق نہیں ہے، تم اٹھ کر اسے دھو ڈالو میں نے قصد کیا کہ میں آپ کے پاس جا کر کہیں ڈال دوں پھر اسے اپنے پاس نہ رکھوں تاکہ کہیں آپ کی خفگی کا باعث نہ ہو اس کتاب سے محبت کی وجہ سے میرا اسے دھونے کو جی نہ چاہا اس کے بعض بعض مسائل اور احکام میرے ذہن نشین بھی تھے میں اسی نیت سے اٹھنا چاہتا تھا کہ آپ نے میری طرف تعجب کی نگاہ سے دیکھا اور میں اٹھ نہ سکا گویا میں کسی چیز سے بندھ رہا تھا پھر آپ نے فرمایا: کہاں ہے وہ تمہاری کتاب؟ لاؤ مجھے دو میں نے اس کتاب کو نکالا اور اسے کھول کر دیکھا تو وہ صرف سادے کاغذ تھے میں نے اسے آپ کو دے دیا آپ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیر کر فرمایا: یہ ابن ضریس کی کتاب فضائل القرآن ہے۔ اور مجھے واپس دے دی میں نے دیکھا تو وہ ابن ضریس کی کتاب فضائل القرآن ہے اور ایک نہایت عمدہ خط میں لکھی ہوئی ہے اس کے بعد آپ

Marfat.com

نے مجھ سے فرمایا: جو بات کہ تمہاری زبان پر نہیں مگر دل میں ہے تم اس سے توبہ کرنی چاہتے ہو میں نے کہا: بیشک حضرت میں اس سے توبہ کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا: اچھا اٹھو میں اٹھا تو جو کچھ مسائل فلسفہ احکام روحانیات مجھے یاد تھے وہ سب میرے ذہن سے نکل گئے اور میرا باطن ایسا ہو گیا کہ گویا کبھی میں نے ان کا خیال تک نہیں کیا تھا۔

انہیں نے بیان کیا ہے کہ میں ایک وقت اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے آپ سے اس وقت ایک بزرگ کا جو اس وقت کرامات وعبادات میں مشہور ومعروف تھے نام لے کر بیان کیا گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت یونس نبی اللہ علیہ السلام کے مقام سے بھی گزر چکا ہوں تو یہ سن کر آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور اٹھ کر بیٹھ گئے اور تکیہ ہاتھ میں لے کر اسے سامنے ڈال دیا اور فرمایا: مجھے معلوم ہے عنقریب ان کی روح پرواز کرنے والی ہے تم لوگ جلدی سے ان کی طرف روانہ ہوئے جب وہاں پہنچے تو ان کی روح پرواز کر چکی تھی اس سے پہلے یہ بزرگ بالکل صحیح وتندرست تھے۔ کوئی بیماری اور دکھ درد لاحق نہیں ہوا تھا اس کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ اچھی حالت میں ہیں میں نے ان سے پوچھا: کہ خدائے تعالیٰ نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور اپنے نبی حضرت یونس علیہ السلام سے میرا کلمہ مجھے ولا دیا اس بات میں خدائے تعالیٰ کے نزدیک حضرت یونس علیہ السلام میرے شفیع بنے۔ غرض! آپ کی برکت سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا۔

شیخ عبدالرحمٰن بن ابوالحسن علی بطائحی الرفاعی بیان کرتے ہیں کہ جب میں بغداد گیا تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہوا اور جب آپ کے حال اور آپ کی فراغت قلبی وغیرہ کے علاوہ آپ کے دیگر حالات کو میں نے دیکھا تو میں حیران رہ گیا جب واپس آیا اور اپنے ماموں بزرگوار کو اس کی اطلاع دی تو وہ فرمانے لگے کہ اے میرے فرزند! حضرت شیخ عبدالقادر جیسی قوت کس کو نصیب ہے؟

Marfat.com

اور جس حال پر کہ وہ ہیں کون رہ سکتا ہے اور جہاں تک کہ وہ پہنچے ہیں کون پہنچ سکتا ہے۔

ابو محمد حسن نے بیان کیا کہ میں نے شیخ علی قرشی کو بیان کرتے سنا کہ وہ ایک شخص سے کہہ رہے تھے کہ اگر تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے تو گویا تم ایک ایسے شخص کو دیکھتے کہ جس نے اپنے پروردگار کی راہ میں اپنی ساری قوت مٹا دی اور اہلِ طریقت کو قوی کر دیا ہے آپ کا وصف حکماً و حالاً توحید تھا اور آپ کی تحقیق ظاہراً و باطناً شریعت تھی اور فراغتِ قلبی اور ہستی فانی و مشاہدہ الٰہی آپ کا وصف تھا آپ ایسے مقام پر تھے کہ جہاں شک و شبہ کو مطلقاً گنجائش نہ تھی اور نہ آپ کے مقامِ سر میں اغیار کو جھگڑنے کا موقع مل سکتا تھا اور نہ قلب میں کسی قسم کی پریشانی ممکن تھی ملکوتِ اکبر آپ کے پیچھے رہ گیا تھا اور ملکِ اعظم آپ کے قدموں کے نیچے تھا۔

شیخ محمد شبنکی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ شیخ ابوبکر بن ہوار سے سنا کہ اوتادِ عراق آٹھ ہیں۔ حضرت معروف الکرخی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بشر الحافی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ میں نے عرض کیا۔ کون عبدالقادر؟ آپ نے فرمایا: شرفائے عجم سے ایک شخص بغداد میں آ کر رہے گا اس شخص کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا یہ شخص صدیقین اور اوتاد و اقطاب زمانہ سے ہوگا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بغداد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں اس وقت تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور آپ سوار تھے اور آپ کی ایک جانب تھی۔ دوسری جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے آپ نے فرمایا: موسیٰ تمہاری امت میں بھی کوئی ایسا شخص ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: عبدالقادر! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت ہوا میں تھے آپ نے مجھ سے معانقہ کیا اس کے بعد آپ نے مجھے خلعت

Marfat.com

پہنایا اور فرمایا یہ میں نے تمہیں خلعتِ قطبیت پہنایا ہے پھر آپ نے میرے منہ میں تین دفعہ تھتکارا اور مجھے اپنی جگہ واپس کر دیا اس کے بعد منبر پر بیٹھ کر میں مندرجہ ذیل اشعار پڑھنے لگا۔

ما شربها فی کل دیر وبیعة

واظهر للعشاق دینی و مذهبی

ہر ایک دیر و کنیسہ میں جا کر عشقِ الٰہی کا جام پیوں گا اور تمام عشاق پر اپنا دین و مذہب ظاہر کروں گا۔

واضرب فوق السطح بالدف حلوةً

لكاساتها لا فی الزوایات مختبی

میں سب کے سامنے بالا خانہ پر بیٹھ کر نوبت بجا کر اس کا اعلان کروں گا اور کونوں میں بیٹھ کر خود ہی پی لوں گا۔

خضر الحسینی الموصلی نے بیان کیا ہے کہ میں نے شیخ قضیب البان موصلی سے سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اہلِ طریقت و محبت کے پیشوا، سالکوں کے مقتدا، امامِ صدیقین، حجۃ العارفین وصدر المربین ہیں۔

آپ کا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کہنا

حافظ ابوالعز عبدالمغیث بن حرب البغدادی نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس مجلس میں کہ جس میں آپ نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" فرمایا ہے حاضر تھے آپ کی یہ مجلس آپ کے مہمان خانے میں جو کہ بغداد کے محلّہ حلبہ میں واقع تھا منعقد ہوئی تھی اس مجلس میں ہمارے سوا عراق کے عموماً تمام مشائخ موجود تھے جن میں سے بعض مشائخین کے اسمائے گرامی ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوسعید القیلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ موسیٰ ماہین یا بقول بعض ماہان رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو النجیب السہروردی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ

Marfat.com

ابوالکرام رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوعمرو عثمان القرشی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ مکارم الاکبر رحمۃ اللہ علیہ، شیخ مطرو جاگیر رحمۃ اللہ علیہ، شیخ خلیفہ بن موسیٰ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ، شیخ صدیق بن محمد البغدادی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ یحییٰ المرتعش رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ضیاء الدین ابراہیم الحوفی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوعبداللہ محمد القزوینی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوعمرو عثمان البطائحی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ قضیب البنان رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوالعباس احمد الیمانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوالعباس احمد القزوینی رحمۃ اللہ علیہ ان کے شاگرد شیخ داؤد (یہ نمازِ پنج گانہ مکہ معظمہ میں پڑھا کرتے تھے۔) شیخ ابوعبداللہ محمد الخاص رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوعمر عثمان العراقی الشوکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ رجال الغیب سیارہ (سیر کنندہ) سے تھے۔ شیخ سلطان المزین رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوبکر الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوالعباس احمد بن الاستاذ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابومحمد الکون سج رحمۃ اللہ علیہ، شیخ مبارک الحمیری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عبدالقادر البغدادی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوسعود العطار رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوعبداللہ الادانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوالقاسم البزار رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب عمر السہروردی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوالنقا البقال رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوحفص الغزالی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابومحمد الفارسی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابومحمد الیعقوبی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوحفص الکیمانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوبکر المزین رحمۃ اللہ علیہ، شیخ جمیل صاحب الخطوۃ والزعقہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوعمرو الصریفینی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوالحسن الجوسی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابومحمد الحریمی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی ابویعلی الفراء رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ بالا مشائخ کے علاوہ اور بھی دیگر مشائخ موجود تھے آپ ان سب کے روبرو وعظ فرمارہے تھے اسی وقت آپ نے یہ بھی فرمایا: ''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ'' (میرا یہ قدم ہر ایک ولی اللہ کی گردن پر ہے) یہ سن کر شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور تخت کے پاس جا کر آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا اس کے بعد تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں جھکا دیں۔

شیخ عدی بن البرکات صخر بن صخر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے عمِ بزرگ شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اس سے پہلے بجز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اور بھی مشائخ میں سے کسی نے ''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ'' کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں میں نے پوچھا: اس کے معنی کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس

Marfat.com

سے محض مقام فردیت مراد ہے میں نے کہا: کیا ہر زمانہ میں فرد ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں مگر بجز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اور کسی فرد کو اس کے کہنے کا حکم نہیں ہوا پھر میں نے عرض کیا کیا آپ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے اور تمام اولیاء نے اپنے سر جھکائے دیکھو فرشتوں نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ تب ہی کیا جب کہ خدائے تعالیٰ نے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

شیخ بقا بن بطو نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم الاغرب بن الشیخ ابی الحسن علی الرفاعی البطائحی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے میرے ماموں سیدی شیخ احمد الرفاعی سے پوچھا: کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہا ہے تو کیا آپ اس کے کہنے پر مامور تھے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: بے شک وہ اس کے کہنے پر مامور تھے۔

شیخ ابوبکر ہوار رحمۃ اللہ علیہ سے باسناد بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز انہوں نے اپنے مریدوں سے بیان کیا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ خدائے تعالیٰ کے اور لوگوں کے نزدیک مرتبہ عالی رکھتا ہوگا ظاہر ہو کر بغداد میں سکونت اختیار کرے گا اور "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہے گا اور تمام اولیائے زمانہ اس کی پیروی کریں گے۔

شیخ ابوالاسلام شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے اس قول "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کے معنی پوچھے گئے تو شیخ موصوف نے فرمایا: کہ اس سے آپ کی کرامات کا بکثرت ظاہر ہونا مراد ہے کہ جن کا بجز ناحق پسند شخص کے اور کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

کرامت واستدراج کا فرق اور آپ کے کرامات کا بتواتر ثابت ہونا

ائمہ کرام نے کرامت و استدراج میں فرق کرنے کے لئے یہ قانون بیان کیا ہے کہ

Marfat.com

خوارق عادات یعنی خلافِ عادات امور سے جب کوئی امر کسی سے بطریقِ حق وراہِ مستقیم واقع ہو تو وہ معجزہ کہلاتا ہے اور یہ انبیاء علیہم السلام سے مخصوص کیا گیا ہے یا کرامت کہلاتا ہے اور یہ اولیاء اللہ سے مخصوص ہے مثلاً جیسا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے کرامات اور اس کے ماسوا جو خرقِ عادات کہ بطریقِ راہِ حق نہ ہو بلکہ بطریقِ باطل ومقرون بشر ہو اسے استدراج کہتے ہیں۔

شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام نے بیان کیا ہے کہ اس قدر تواتر کے ساتھ کسی کی کرامات ہم تک نہیں پہنچیں۔ باوجود آپ سے خوارقِ عادات وکرامات بکثرت ظاہر ہونے کے آپ ہمیشہ حاضر الحس وذکی فہم ومتمسک بقوانین شریعت رہے آپ ہمیشہ شریعت کے قدم بقدم چلتے اور دوسروں کو اس کی طرف بلاتے رہے، شریعت کی مخالفت سے آپ کو سخت نفرت تھی، باوجودیکہ آپ ہمیشہ عبادات ومجاہدات میں مشغول رہتے تھے مگر ساتھ ہی آپ اپنا بہت سا وقت لوگوں کے ساتھ بھی خرچ کرتے رہتے تھے آپ صاحبِ اولاد وازواج بھی تھے تو پھر جس شخص میں یہ تمام اوصاف جمع ہوں اس کے صاحبِ کمال ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے، قطع نظر اس کے خوارق عادات کا ظاہر ہونا صاحبِ شریعت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی بھی صفت ہے اسی لئے آپ نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہا۔

شیخ موصوف نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہنے کی یہی وجہ ہے کہ آپ[1] کے زمانہ میں ایسا کوئی شخص نہیں تھا کہ

---

[1] یہ ترجمہ ہے اصل کتاب کے الفاظ لا یعرف فی عصرہ من کان یساویہ۔ اس سے ثابت ہے کہ ارشاد قدمی ھذہ الخ آپ کے وقت تک محدود تھا اولیائے اولین وآخرین اس سے خارج ہیں جیسا کہ تصریح فرمائی ہے امام ربانی قیوم دورانی قطب زمانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے مکتوبات شریف جلد اول مکتوب دوصد ونود وسوم (293) کہ اگر اولیائے اولین وآخرین اس حکم میں داخل کئے جاویں تو صحابہ کرام اور تابعین پر آپ کی تفضیل لازم آتی ہے اور آخرین میں سے امام مہدی پر فضیلت لازم آئے گی جو مبشر بالاحادیث ہیں۔ اور کتاب بہجۃ الاسرار ص 5 میں ہے "فی وقتها علی رقاب الاولیاء فی ذلك الوقت" جس سے ثابت ہے کہ یہ حکم غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت تک محدود تھا۔

Marfat.com

مندرجہ بالا صفات میں آپ کا ہم پلہ ہو سکتا۔ غرض! آپ کے اس قول سے آپ کی تعظیم و تکریم مقصود ہے اور درحقیقت آپ تعظیم و تکریم کے مستحق و سزاوار بھی ہیں۔ "وَاللّٰهُ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ" خدائے تعالیٰ جسے چاہتا ہے راہِ راست پر لے جاتا ہے۔

"قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کے کیا معنی ہیں؟

بیان کیا گیا ہے کہ قدم کے یہاں پر حقیقی معنی مراد نہیں ہیں بلکہ یہاں پر اس کے مجازی معنی مراد ہیں چنانچہ شانِ ادب بھی اسی کی مقتضی ہے۔ قدم سے مجازاً طریقہ بھی مراد ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے فلانٌ علٰی قدمٍ حمیدٍ ای طریقہ حمیدۃٍ او عبادۃٍ عظیمۃٍ او ادب جمیلٍ او نحو ذٰلك یعنی فلاں شخص قدم حمید پر ہے یعنی طریقۂ حمید پر ہے یا عبادت عظیمہ یا ادب جمیل پر ہے غرض! قریب قریب اسی قسم کے معنی مراد ہوتے ہیں تو اب آپ کے قول "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کے معنی واضح ہو گئے یعنی آپ کا قدم ہر ایک ولی کی گردن پر ہے یعنی آپ کا طریقہ آپ کے فتوحات تمام اولیاء کے طریقوں اور فتوحات سے اعلیٰ و ارفع ہے، یعنی انتہائے کمال کو پہنچا ہوا ہے اور قدم کے حقیقی معنی تو خدا ہی خوب جانتا ہے کہ مراد ہیں یا نہیں اس کے حقیقی معنی کئی وجوہ سے مناسبِ مقام بھی نہیں ہیں۔

اول: یہ کہ رعایتِ ادب ملحوظ رکھنا ایک ضروری امر ہے کیونکہ طریقت اسی پر مبنی ہے جیسا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

دوم: یہ کہ یہ بات زیادہ مناسب ہے کہ آپ جیسے عارف و کامل کے کلام کو فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ نمونہ پر محمول کرنا چاہئے جیسا کہ ہم اوپر تقریر کر آئے ہیں بعض لوگوں نے بجائے قدمی کے قادمی وغیرہ کہا ہے سو اس کے معنی خدا ہی کو معلوم ہیں جو معنی کے ظاہر و متبادر تھے وہ ہم نے بیان کئے ہیں باقی خفیات و کنایات کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔

Marfat.com

مشائخ کا آپ کی تعظیم کرنا اور آپ کے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کے کہنے کی خبر دینا

شیخ مطر بیان کرتے ہیں کہ میں بمقام قلمینیا ایک روز شیخ ابوالوفاء کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ مطر جاؤ دروازہ بند کردو اور ایک عجمی نوجوان جو میرے پاس آنا چاہتے ہیں انہیں میرے پاس نہ آنے دو میں اٹھ کر گیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تشریف لائے ہیں اور آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ شیخ موصوف نے اندر آنے کی اجازت چاہی مگر آپ نے انہیں اجازت نہیں دی اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ ایک بے چینی کے عالم میں ٹہلنے لگے پھر تھوڑی دیر بعد آپ نے شیخ موصوف کو اندر آنے کی اجازت دیدی۔ شیخ موصوف اندر تشریف لائے جب آپ نے انہیں دیکھا تو آپ نے دس پانچ قدم آگے بڑھ کر شیخ موصوف سے معانقہ کیا اور فرمایا کہ میں نے آپ کو اندر تشریف لانے سے اس لئے نہیں منع کیا تھا کہ میں آپ کے مرتبہ سے واقف نہیں ہوں بلکہ صرف آپ سے خوف کھا کر اندر آنے سے مانع ہوا تھا مگر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ مجھ سے مستفید ہوں گے اور میں آپ سے مستفید ہوں گا تو پھر میں آپ سے بے خوف ہو گیا رضی اللہ عنہم ورضی عنا بہم۔

شیخ عبدالرحمٰن الطفونجی نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے شیخ تاج العارفین شیخ ابوالوفاء کی خدمتِ بابرکت میں تشریف لایا کرتے تھے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت عالمِ شباب میں تھے آپ جب ہمارے شیخ موصوف کی خدمت میں تشریف لاتے تو شیخ موصوف ان کی تعظیم کے لئے اٹھتے اور حاضرین سے بھی فرماتے کہ ولی اللہ کی تعظیم کے لئے اٹھو بعض اوقات آپ دس پانچ قدم آپ کے استقبال کے لئے بھی آگے بڑھتے، ایک دفعہ لوگوں نے آپ کے اس درجہ تعظیم کرنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ نوجوان ایک عظیم الشان شخص ہوگا

Marfat.com

جب اس کا وقت آئے گا تو ہر خاص و عام اس کی طرف رجوع کرے گا اس وقت ہمارے شیخ موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ گو بغداد میں میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک مجمع کثیر میں "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہہ رہے ہیں وہ اپنے اس قول میں حق بجانب ہوں گے اور تمام اولیائے وقت کی گردنیں ان کے سامنے جھکی ہوں گی یہ ان سب کے قطبِ وقت ہوں گے تم میں سے جو کوئی ان کا یہ وقت پالے تو اسے چاہئے کہ ان کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لے۔

ایک وقت شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی سے کسی نے پوچھا: کہ اس وقت قطبِ وقت کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: کہ قطبِ وقت اس وقت مکہ میں ہیں اور ابھی وہ لوگوں پر مخفی ہیں۔ انہیں صالحین کے سوا اور کوئی نہیں پہچانتا اور عراق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ عنقریب ایک نوجوان عجمی شخص کہ جن کا نام عبد القادر ہوگا اور کرامات و خوارق عادات ان سے بکثرت ظاہر ہوں گے یہی غوث و قطب ہیں کہ جو مجمع عام میں "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہیں گے اور اپنے اس قول میں حق بجانب ہوں گے تمام اولیائے وقت آپ کے قدم کے نیچے ہوں گے خدائے تعالیٰ ان کی ذاتِ بابرکات اور ان کی کرامات سے لوگوں کو نفع پہنچائے گا۔

شیخ علی بن ہیتی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمارے شیخ شیخ ابوالوفا تخت پر بیٹھے ہوئے لوگوں سے ہم سخن تھے کہ اتنے میں آپ کی خدمت میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے آپ اس وقت خاموش ہو گئے اور شیخ موصوف کو مجلس سے نکال دینے کا حکم دیا شیخ موصوف کو مجلس سے نکال دیا گیا آپ پھر حاضرین سے مخاطب ہو گئے شیخ موصوف دوبارہ تشریف لائے اور آپ نے قطع کلام کر کے شیخ موصوف کو پھر نکلوا دیا اور پھر بدستور لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے شیخ موصوف تیسری دفعہ پھر تشریف لائے تو اس دفعہ آپ نے تخت سے اتر کر شیخ موصوف سے معانقہ کیا اور آپ کی پیشانی چومی اور حاضرین سے فرمایا: کہ اہلِ بغداد ولی اللہ کی تعظیم کے لئے

Marfat.com

اٹھو میں نے ان کی اہانت کرنے کی غرض سے ان کے نکالے جانے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ صرف اس لئے کہ تم انہیں اچھی طرح سے پہچان لو پھر آپ نے فرمایا: عبد القادر! آج وقت ہمارے ہاتھ ہے اور عنقریب یہ وقت تمہارے ہاتھ آئے گا ہر ایک چراغ روشن ہو کر گل ہو جاتا ہے مگر تمہارا چراغ قیامت تک روشن رہے گا اس کے بعد آپ نے اپنی جائے نماز اور تسبیح اور قمیص اور پیالہ اور اپنا عصا شیخ موصوف کو دیا جب مجلس ختم ہو چکی تو آپ منبر پر سے اترے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کا ہاتھ تھامے ہوئے اخیر سیڑھی پر بیٹھ گئے اور لوگوں کے روبرو آپ سے فرمایا کہ عبد القادر! تمہارا ابھی عظیم الشان وقت ہو گا تو اس وقت تم اس سفید[1] داڑھی کو یاد رکھنا یہی کہتے ہوئے آپ کی روح پرفتوح پرواز ہو گئی (رضی اللہ عنہما)۔

شیخ عمر البزاز نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس تسبیح کو جو کہ حضرت شیخ ابو الوفاء نے آپ کو دی تھی زمین پر رکھتے تو اس کا ہر ایک دانہ گھومنے لگتا تھا اور آپ کی وفات کے بعد اس تسبیح کو شیخ علی بن ہیتی نے لے لیا اور جو کوئی آپ کے اس پیالہ کو جو کہ شیخ موصوف نے آپ کو دیا تھا چھوتا تو کندھے تک اس کا ہاتھ کانپنے لگتا۔

شیخ ابو محمد یوسف عاقولی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت شیخ عدی بن مسافر سے شرف نیاز حاصل کرنے کے لئے ان کی خدمت میں گیا تو شیخ موصوف نے احقر سے پوچھا: کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں بغداد کا رہنے والا ہوں اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ہوں آپ نے فرمایا: خوب خوب وہ تو قطبِ وقت ہیں جبکہ انہوں نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہا تو اس وقت تین سو اولیاء اللہ نے اور سات سو رجالِ غیب نے کہ جن میں سے بعض زمین پر بیٹھنے والے اور بعض ہوا میں چلنے والے تھے اپنی گردنیں

---

[1] شیخ موصوف نے اس سفید داڑھی سے اپنی ذات کی طرف اشارہ کیا تھا۔

Marfat.com

جھکائیں یہ میرے نزدیک بڑی بات ہے۔

شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ پھر میں ایک مدت کے بعد شیخ احمد رفاعی کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت شیخ عدی بن مسافر کا مقولہ جو کہ میں نے آپ سے اس وقت سنا تھا بیان کیا تو شیخ موصوف نے فرمایا: کہ بے شک عدی بن مسافر نے سچ فرمایا۔

شیخ ماجد الکروی نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" فرمایا تھا تو اس وقت کوئی ولی اللہ زمین پر باقی نہ رہا کہ اس نے تواضع اور آپ کے مرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی گردن نہ جھکائی ہو اور نہ اس وقت صلحائے جنات میں سے کوئی ایسی مجلس تھی کہ جس میں اس امر کا ذکر نہ ہوا ہو تمام آفاق کے صلحائے جنات کے وفد آپ کے دروازہ پر حاضر تھے ان سب نے آپ کو سلام علیک کہا اور سب کے سب آپ کے ہاتھ پر تائب ہو کر واپس آ گئے۔

شیخ مطر نے شیخ موصوف کے اس قول کی تائید کی ہے اور بیان کیا ہے کہ میں نے آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبداللہ سے دریافت کیا کہ جس مجلس میں آپ کے والد ماجد نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہا تھا آپ اس مجلس میں موجود تھے آپ نے فرمایا: ہاں! میں اس مجلس میں موجود تھا اور بڑے بڑے پچاس اعیان مشائخ موجود تھے۔

اس کے بعد شیخ مطر بیان کرتے ہیں کہ بعد ازاں آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبداللہ اندر مکان میں تشریف لے گئے اور ہم دو تین آدمی شیخ مکارم و شیخ محمد الخاص و شیخ احمد العریبی باتیں کرتے ہوئے بیٹھے رہے تو اس وقت شیخ مکارم نے فرمایا: کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جس روز آپ نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" فرمایا تھا اس روز روئے زمین کے تمام اولیاء نے معائنہ کیا کہ

Marfat.com

آپ کی قطبیت کا جھنڈا آپ کے سامنے گاڑا گیا ہے اور غوثیت کا تاج آپ کے سر پر رکھا گیا اور آپ تصرفِ تام کا خلعت جو کہ شریعت وحقیقت کے نقش ونگار سے مزین تھا زیب تن کئے ہوئے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" فرمارہے تھے ان سب نے یہ سن کر ایک ہی آن میں اپنے سر جھکا کر آپ کے مرتبہ کا اعتراف کیا حتیٰ کہ دسوں ابدالوں نے بھی جو کہ سلاطینِ وقت تھے اپنے سر جھکائے۔

شیخ مطر کہتے ہیں کہ میں نے شیخ مکارم سے پوچھا وہ دس ابدال کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: کہ وہ دس ابدال یہ ہیں۔

(1) شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ

(2) شیخ ابوسعید القیلوی رحمۃ اللہ علیہ

(3) شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ

(4) شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ

(5) شیخ موسیٰ الزولی رحمۃ اللہ علیہ

(6) شیخ احمد بن الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ

(7) شیخ عبدالرحمٰن الطفسونجی رحمۃ اللہ علیہ

(8) شیخ ابومحمد بصری رحمۃ اللہ علیہ

(9) شیخ حیات بن قیس الحرانی رحمۃ اللہ علیہ

(10) شیخ ابومدین المغربی رحمۃ اللہ علیہ۔

تو یہ سن کر شیخ محمد الخاص وشیخ احمد العرینی نے کہا: بے شک آپ سچ فرماتے ہیں اور میرے برادر مکرم شیخ عبدالجبار شیخ عبدالعزیز نے بھی آپ کی تائید کی۔ رضی اللہ عنہم

قدوۃ العارفین شیخ ابوسعید القیلوی فرماتے ہیں کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" فرمایا تو اس وقت آپ کے قلب پر تجلیاتِ الٰہی ہورہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کو ایک

Marfat.com

خلعت بھیجا گیا تھا یہ خلعت ملائکہ مقربین نے لاکر اولیائے کرام کے مجمع عام میں آپ کو پہنایا اس وقت ملائکہ ورجال غیب آپ کی مجلس کے گرداگرد صف بہ صف ہوا میں اس طرح کھڑے ہوئے تھے کہ آسمان کے کنارے نظر نہیں آسکتے تھے اس وقت روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا کہ جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔ (رضی اللہ عنہم)

شیخ خلیفۃ الاکبر فرماتے ہیں کہ میں نے جنابِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا تو میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! شیخ عبدالقادر جیلانی نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہا ہے آپ نے فرمایا: بے شک انہوں نے سچ کہا ہے اور کیوں نہ کہتے؟ وہ قطبِ وقت ہیں اور میری نگرانی میں ہیں۔

قدوۃ العارفین شیخ حیات بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آن کر آپ سے بیعت کا خواستگار ہوا شیخ موصوف نے اس سے فرمایا: تم پر میرے سوا کسی اور شخص کا نشان معلوم ہوتا ہے اس نے کہا: بے شک میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیوا ہوں مگر مجھے آپ سے یا کسی اور سے خرقہ حاصل نہیں ہے شیخ موصوف نے فرمایا: ہم لوگ بھی عرصہ دراز تک آپ ہی کے سایۂ عاطفت میں رہے ہیں اور آپ ہی کے انہارِ معرفت سے پیالے بھر بھر کے پئے ہیں آپ کا نفس صادق تھا کہ جس سے نور کی شعاعیں اڑ اڑ کر آفاق میں پہنچتی تھیں اور اہل اللہ حسب مراتب ان شعاعوں سے مستفید ہوتے تھے جب آپ "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ" کہنے پر مامور ہوئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء کے دلوں کو ان کی گردنیں جھکانے کی برکت سے منور کر دیا اور ان کے علوم اور حال و احوال میں ترقی کی اس کے بعد آپ اس جہانِ فانی کو چھوڑ کر سلف صالحین کی طرح انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کے ہم قرین ہو گئے۔ رضی اللہ عنہم

شیخ لولوالارمنی مخاطب بہ علی الانفاس بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابوالخیر عطاء المصری نے جب میرا مجاہدہ و اجتہاد دیکھا تو مجھ سے کہنے لگے کہ میں اولیاء اللہ میں سے کس کی

Marfat.com

طرف منسوب ہوں؟ تو اس وقت میں نے ان سے کہا کہ میرے شیخ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ جنہوں نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ" فرمایا ہے اور جب آپ نے یہ فرمایا تو اس وقت روئے زمین کے تین سو تیرہ اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں جھکائیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے کہ سترہ حرمین شریفین میں اور ساٹھ عراق میں اور چالیس عجم میں اور تیس ملکِ شام میں اور بیس مصر میں اور ستائیس مغرب میں اور گیارہ حبشہ میں اور گیارہ سدِّ یاجوج ماجوج میں اور سات بیابان سراندیپ میں اور سینتالیس کوہ قاف میں اور چوبیس جزائر بحرِ محیط میں اور کثیر التعداد بزرگوں مثلاً شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ احمد بن رفاعی، شیخ ابوالقاسم البصری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ حیات الحرانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ آپ "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ" کہنے پر مامور تھے۔ علاوہ ازیں جو کوئی اس کا انکار کرے آپ کو اس کے معزول کرنے کا بھی اختیار دیا گیا تھا۔

شیخ موصوف نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ میں نے مشرق و مغرب میں اولیاء اللہ کو اپنی گردنیں جھکاتے دیکھا اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اپنی گردن نہیں جھکائی تو اس کا حال دگرگوں ہو گیا جن بزرگوں نے اپنی گردنیں جھکائیں ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

شیخ بقاء بن بطو رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوسعید القیلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ احمد بن الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ آپ نے اپنی گردن جھکا کر فرمایا۔ علٰی رقبتی لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس وقت بغداد میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ" فرمایا ہے اور شیخ عبد الرحمٰن الطفونجی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوالنجیب السہروردی رحمۃ اللہ علیہ آپ نے گردن جھکائی اور فرمایا: علٰی راسی اور شیخ موسیٰ الزولی رحمۃ اللہ علیہ، حیات الحرانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابومحمد بن شیخ ابوعمر

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عثمان بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابو الکرم رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ماجد الکروی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ سوید النجاری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ارسلان الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ آپ نے گردن بھی جھکائی اور اپنے مریدان و احباب کو اس کی خبر بھی دی اور شیخ ابومدین المغربی رحمۃ اللہ علیہ نے مغرب میں اپنی گردن جھکائی اور فرمایا: ''نعم وانا منهم اللهم اشهدك واشهد ملئكتك انی سمعت واطعتك'' یعنی بے شک میں بھی انہی لوگوں سے ہوں کہ آپ کا قدم جن پر ہے اے پروردگار! میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے آپ کا قول ''قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ'' سنا اور اس کی تعمیل کی اور شیخ ابراہیم المغربی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عثمان بن مروۃ البطائحی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ مکارم رحمۃ اللہ علیہ، شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

جس مجلس میں کہ آپ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا اس میں تمام اولیائے وقت اور رجال الغیب کا حاضر ہونا اور ان کی طرف سے آپ کو مبارکباد سنانا

شیخ موصوف یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نے ''قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ'' فرمایا تو اس وقت ایک بہت بڑی جماعت ہوا میں اڑتی ہوئی نظر آئی۔ یہ جماعت آپ کی طرف آ رہی تھی اور حضرت خضر علیہ السلام نے ان کو آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیا تھا جب آپ یہ فرما چکے تھے تو تمام اولیائے کرام نے آپ کو مبارکباد دی اس کے بعد اولیائے کرام کی طرف سے یہ خطاب سنایا گیا:

یا مالك الزمان و یا امام المكان یا قائمًا بامر الرحمٰن ویا وارث كتاب الله و نائب رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ویا من السمآء والارض مائدة و من اهل وقته كلهم عائكته ویامن یتنزل القطر بدعوته ویدر الضرع

Marfat.com

ببر کته ولا یحضرون عنده الامنکسته رء وسهم ولقف الغیبۃ بین یدیه اربعین صفا کل صف سبعون رجلا و کتب فی کفه انه أخذ من اللہ موثقا ان لا یمکر به وکانت الملکة تمشی حوالیه و عمره عشر سنین و تبشره بالولایتۃ“

اے بادشاہ! وامام وقت وقائم بامر الٰہی وارثِ کتاب اللہ وسنتِ رسول اللہ ﷺ اے وہ شخص! کہ آسمان وزمین گویا اس کا دستر خوان ہے! اور تمام اہلِ زمانہ اس کے اہل وعیال اور وہ شخص کہ جس کی دعا سے پانی برستا ہے اور جس کی برکت سے تھنوں میں دودھ اترتا ہے اور جس کے روبرو اولیاء سر جھکائے ہوئے ہیں اور جس کے پاس رجالِ غیب کی چالیس صفیں کھڑی ہوئی ہیں جن کی ہر ایک صف میں ستر ستر مرد ہیں اور جس کی ہتھیلی میں لکھا ہوا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے عہد لیا ہے کہ وہ میرے ساتھ مکر نہ کرے گا اور جس کی دس سالہ عمر میں فرشتے اس کے اردگرد پھرتے تھے اور اس کی ولایت کی خبر دیتے تھے۔

آپکے عہد میں دجلہ کا نہایت طغیانی پر ہونا اور آپکے فرمانے سے ان کا کم ہونا

ایک وقت کا ذکر ہے کہ دریائے دجلہ نہایت طغیانی پر ہو گیا یہاں تک کہ اسی کی طغیانی کی وجہ سے اہلِ بغداد کو سخت خوف ہو گیا کہ کہیں وہ اس میں غرق نہ ہو جائیں اس لئے انہوں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر التجا کی کہ آپ ان کی مدد کریں آپ اپنا عصا لے کر دجلہ کے کنارے پر تشریف لائے اور اپنا عصا دجلہ کی اصلی حد پر گاڑ کر فرمایا: کہ بس یہیں تک رہو دجلہ کی طغیانی اسی وقت کم ہو کر پانی اپنی حد پر پہنچ گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا اپنا عصا زمین پر کھڑا کرنا اور اس کا روشن ہو جانا

عبداللہ ذیال بیان کرتے ہیں کہ 560ھ کا واقعہ ہے کہ میں ایک وقت شیخ

Marfat.com

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں کھڑا ہوا تھا اتنے میں آپ اپنے دولت خانہ سے اپنا عصا لئے ہوئے باہر تشریف لائے اس وقت مجھے یہ خیال ہوا کہ مجھے آپ اپنے اس عصائے مبارک سے کوئی کرامت دکھلائیں تو آپ نے میری طرف مسکرا کر دیکھا اور اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا تو وہ روشن ہو کر چمکنے لگا اور ایک گھنٹہ تک اسی طرح چمکتا رہا اس کی روشنی آسمان کی طرف چڑھتی جاتی تھی یہاں تک کہ اس کی روشنی سے تمام مکان روشن ہو گیا پھر ایک گھنٹہ کے بعد آپ نے اٹھالیا تو پھر وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اس کے بعد مجھ سے فرمایا: کہ ذیال تم یہی چاہتے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک بزرگ کی حکایت

شیخ ابوالتقی محمد بن ازہر صیر فینی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سال تک خدائے تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا رہا کہ وہ مجھے رجال الغیب میں سے کسی بزرگ کی زیارت نصیب کرے تو میں نے ایک شب کو خواب دیکھا کہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی زیارت کر رہا ہوں وہاں پر ایک اور بزرگ بھی موجود ہیں مجھے خیال ہوا کہ یہ بزرگ رجال الغیب سے ہیں اس کے بعد میں بیدار ہو گیا پر میں نے چاہا کہ بیداری کی حالت میں ان کی زیارت کروں چنانچہ میں اس امید پر حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی زیارت کرنے آیا اور میں نے انہیں بزرگ کو دیکھا جن کی کہ میں ابھی خواب میں زیارت کر چکا تھا میں نے چاہا کہ جلد زیارت سے فارغ ہو کر ان بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوؤں مگر وہ مجھ سے پہلے فارغ ہو کر واپس آئے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے آیا یہاں تک کہ وہ دجلہ پر آئے اور دجلہ کے دونوں کنارے اس قدر قریب ہو گئے کہ یہ بزرگ اپنا ایک قدم اس کنارے پر اور دوسرا اس کنارے پر رکھ کر دجلہ سے پار ہو گئے میں نے اس وقت انہیں قسم دلائی کہ وہ ذرا ٹھہر کر مجھ سے کچھ ہم سخن ہوں چنانچہ وہ ٹھہر کر میری طرف متوجہ ہوئے میں نے ان سے پوچھا: کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ

Marfat.com

اَلْمُشْرِکِیْنَ" اس سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ بزرگ حنفی المذہب ہیں اس کے بعد میں واپس ہونے لگا تو مجھے خیال ہوا کہ میں اب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے بھی یہ واقعہ بیان کروں جبکہ آپ کے مدرسہ میں آکر آپ کے دولت خانہ کے دروازے پر کھڑے ہوا آپ نے اندر سے ہی پکار کر مجھ سے فرمایا: کہ محمد اس وقت مشرق سے مغرب تک روئے زمین پر ان کے سوا حنفی المذہب ولی اللہ اور کوئی نہیں ہے۔

آپ کے ایک مرید کا بیت المقدس سے آن کر ہوا میں چلنے سے تائب ہوکر آپ سے طریق محبت سیکھنا

ایک وقت آپ وعظ فرمانے کی غرض سے تخت پر رونق افروز ہوئے۔ ابھی آپ نے کچھ فرمایا نہیں تھا کہ حاضرین وجد میں ہو گئے اور ان پر ایک عجیب حالت طاری ہوئی۔ بعض حاضرین کو خیال ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ میرا ایک مرید بیت المقدس سے آیا ہوا ہے اور وہاں سے یہاں تک کی کل مسافت اس نے صرف ایک قدم میں طے کی ہے اس نے آن کہ میرے ہاتھ پر توبہ کی آج تم سب اس کے مہمان ہو بعض حاضرین کو خیال گزرا کہ جس شخص کا یہ حال ہو اس نے کس بات سے توبہ کی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس نے ہوا میں چلنے سے توبہ کی ہے اب یہ واپس نہ جائے گا اور میرے پاس ہی رہے گا تا کہ میں اسے طریقِ محبت کی تعلیم دوں۔ خود آپ رؤس الاشہاد مجالس میں ہوا پر چلا کرتے تھے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ شمس طلوع نہیں ہوتا مگر یہ کہ وہ مجھے سلام کرتا ہوا نکلتا ہے اور اسی طرح سے سال اور مہینے مجھے سلام کرتے ہیں اور تمام واقعات کی مجھے اطلاع دیتے ہیں نیک بخت و بد بخت بھی میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں میری نظر لوحِ محفوظ پر ہے اور میں اس کے علوم و مشاہدات کے سمندروں میں غوطہ لگا رہا ہوں

Marfat.com

میں نائبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا وارث اور تم پر حجت ہوں تمام انبیاء علیہم السلام کے قدم بقدم ہوں آپ نے اپنا کوئی قدم نہیں اٹھایا مگر یہ کہ وہاں پر بجز اقدامِ نبوت کے میں نے اپنا قدم رکھا میں ملائکہ وانس وجن کل کا پیشوا ہوں۔

ایک دفعہ آپ نے اثنائے وعظ میں فرمایا: کہ جب خدائے تعالیٰ سے دعا کرو تو مجھے وسیلہ بنا کر دعا مانگا کرو اور اے کل روئے زمین کے باشندو! میرے پاس آ کر مجھ سے علمِ طریقت حاصل کرو اور اے اہلِ عراق! میرے نزدیک احوال اس طرح سے ہیں کہ جس طرح گھر میں لباس لٹکے رہتے ہیں کہ جسے چاہو اتار کر پہن لو تو تمہیں چاہئے کہ تم سلامتی اختیار کرو ورنہ میں تم پر ایک ایسے لشکر کے ساتھ چڑھائی کروں گا کہ جس کو تم کسی طرح سے بھی دفعہ نہ کرسکو گے اے فرزند! تم سفر کرو گو ایک ہزار سال کا سفر کیوں نہ ہو مگر وہاں بھی تم میری آواز سنو گے۔ اے فرزند! ولایت کے مدارج یہاں سے یہاں تک نہیں مجھے کئی دفعہ خلعتیں عطا کی گئیں اور تمام انبیاء واولیاء میری مجلس میں رونق افروز ہوئے ہیں زندہ اپنے جسموں سے اور مردہ اپنی روحوں سے اے فرزند! تم قبر میں منکر نکیر سے میرا حال پوچھنا تو وہ میری خبر دیں گے۔

محبتِ الٰہی

آپ کے خادم ابوالرضیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے روح کے متعلق کچھ بیان فرمانا شروع کیا پھر آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے اس کے بعد آپ پھر کھڑے ہوئے تو آپ نے یہ دو شعر پڑھے:

روحی الفت بحبکم فی القدم

من قبل وجودھا وھی فی العدم

میری روح پہلے ہی سے تم سے مانوس ہو چکی تھی جبکہ اس کا وجود بھی نہ تھا بلکہ وہ پردہ عدم میں تھی۔

Marfat.com

ھل یجمل بی من بعد عرفانکم
ان انقل عن طرف ھواکم قدم

اب کیا مجھے زیبا ہے کہ تمہیں پہچان لینے کے بعد تمہاری محبت کے کوچہ سے اپنا قدم ہٹالوں۔

ایک گویئے کا آپ کے ہاتھ پر تائب ہونا

یہی آپ کے خادم ابوالرضیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آپ ایثار یعنی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دینے کے متعلق کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اتنے میں آپ نے اوپر کو دیکھا اور آپ خاموش ہو گئے پھر آپ نے فرمایا: میں تم سے زیادہ نہیں صرف سو دینار کے لئے کہتا ہوں بہت سے لوگ آپ کے پاس سو سو دینار لے کر آئے آپ نے صرف ایک شخص سے لے لئے اور باقی لوگ واپس آئے لوگوں کو تعجب ہوا کہ آپ نے یہ سو دینار کس واسطے طلب فرمائے ہیں؟ اس کے بعد آپ نے مجھے بلا کر فرمایا: کہ تم یہ مقبرہ شونیزیہ پر لے جاؤ وہاں ایک بوڑھا شخص بربط بجا رہا ہوگا اسے یہ سو دینار دے دو اور میرے پاس لے آؤ میں حسب ارشاد مقبرہ شونیزیہ پر گیا وہاں پر ایک بوڑھا شخص بربط بجا رہا تھا میں نے اسے سلام علیک کیا اور یہ سو دینار اسے دے دیئے۔ وہ یہ دیکھ کر چلایا اور بے ہوش ہو کر گر گیا جب وہ ہوش میں آیا تو میں نے اس سے کہا: کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تمہیں بلا رہے ہیں یہ شخص بربط اپنے کندھے پر رکھ کر میرے ساتھ ہو لیا جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے اسے اپنے نزدیک منبر پر بلوا کر اس سے فرمایا: کہ تم اپنا جو کچھ قصہ ہے اسے بالتفصیل بیان کرو اس نے کہا: کہ حضرت میں اپنی صغرسنی میں گاتا بجاتا بہت عمدہ تھا اور بہت اشتیاق سے لوگ میرے گانے کو سنا کرتے تھے جب میں سنِ کبر کو پہنچا تو لوگوں کا میری طرف التفات بالکل کم ہو گیا اسی لئے میں عہد کر کے شہر سے باہر نکل گیا کہ اب آئندہ سے میں مُردوں کے سوا اور کسی کو اپنا گانا نہ سناؤں گا میں اس اثناء

Marfat.com

میں قبرستان میں پھرتا رہا ایک دفعہ ایک قبر سے ایک شخص نے اپنا سر نکال کر مجھ سے کہا: کہ تم مردوں کو اپنا گانا کہاں تک سناؤ گے؟ اب تم خدا کے ہو جاؤ اور اسے اپنا گانا سناؤ اس کے بعد مجھے نیند سی آ گئی پھر میں نے اٹھ کر مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

یارب مالی عدة یوم اللقا

الا رجا قلبی و نطق لسانی

الٰہی قیامت کے دن کے لئے میرے پاس کوئی سامان نہیں ہے بجز اس کے کہ دل سے امیدِ مغفرت رکھتا ہوں اور زبان سے تیری حمد و ثنا کرتا ہوں۔

قدامك الراجون یبغون المنیٰ

واخیبتا ان عدت بالحرمان

کل امید رکھنے والے تیری درگاہ میں فائز المرام ہوں گے اگر میں محروم رہ جاؤں تو میری بدقسمتی پر سخت افسوس ہے۔

ان کان لا یرجوك الامحسن

فیمن یلوذو یستجیر الجانی

اگر صرف نیک لوگ ہی تیری بخشش کے امیدوار ہوتے تو گنہگار لوگ کس کے پاس جا کر پناہ لیتے؟

شیبی شفیع یوم عرضی اللقا

فساك تنقذنی من النیران

میرا بڑھاپا قیامت کے دن تیری درگاہ میں میرا شفیع بنے گا۔ امید ہے کہ تو مجھے اس پر نظر کر کے دوزخ سے بچالے گا۔

میں کھڑا ہوا یہی اشعار پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں آپ کے خادم نے آن کر مجھے بہ دینار دیئے اب میں گانے بجانے سے تائب ہو کر خدا کی طرف رجوع کرتا ہوں

Marfat.com

پھر اس شخص نے اپنا بربط توڑ ڈالا اور گانے بجانے سے تائب ہو گیا۔

اس وقت آپ نے سب سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے فقراء! دیکھو جب کہ اس شخص نے ایک لہو ولعب کی بات میں راست بازی اور سچائی اختیار کی تو خدائے تعالیٰ نے بھی اسے اپنے مقاصد میں کامیاب کیا تو اب خیال کرو جو شخص کہ فقر وطریقت اور اپنے تمام حال واحوال میں سچائی سے کام لے اس کا کیا حال ہو گا تم ہر حال میں سچائی اور نیک نیتی اختیار کرو اور یاد رکھو کہ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوتیں تو کسی شخص کو تقرب الی اللہ کبھی نہ حاصل ہوتا دیکھو اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے "وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا" جب تم بات کہو تو انصاف کی (یعنی سچ بولا کرو)

جب آپ نے اس وقت سو دینار طلب کئے تھے تو چالیس شخص آپ کی خدمت میں سو سو دینار لے کر حاضر ہوئے آپ نے صرف ایک شخص سے لے کر باقی لوگوں کو واپس کر دیئے یہ گویا جب تائب ہو گیا تو پھر ان سب لوگوں نے بھی اپنے اپنے دینار اسی کو دے دیئے یہ واقعہ دیکھ کر پانچ شخص جاں بحق تسلیم ہوئے۔

شیخ حماد علیہ الرحمۃ کے مزار پر آپ کا دیر تک ٹھیر کر اُن کیلئے دعا مانگنا

کیمیائی و بزاز اور ابوالحسن علی المعروف بالسقا بیان کرتے ہیں کہ 523 ہجری کا واقعہ ہے کہ 27 ذی الحجہ کو چہار شنبہ کے دن ہمارے شیخ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قبرستان شونیزیہ کی زیارت کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو اثنائے زیارت میں آپ حضرت حماد الدباس رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لائے اس وقت اور بھی بہت سے لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ شیخ موصوف کے مزار پر آپ بہت دیر تک کھڑے رہے حتیٰ کہ آفتاب کی تپش حد درجہ بڑھ گئی تھی جب آپ یہاں سے واپس ہوئے تو آپ کے چہرے پر نہایت سرور نمایاں ہوا۔ لوگوں نے آپ سے اس کی اور شیخ موصوف کے مزار پر آپ کے زیادہ دیر تک ٹھہرنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: کہ 499ھ کا واقعہ ہے کہ ہم لوگ ایک وقت پندرہویں شعبان کو جمعہ کے روز آپ کے (یعنی شیخ موصوف

Marfat.com

کے) ساتھ جامع الرصافہ میں نماز پڑھنے کی غرض سے بغداد سے نکلے اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے دیگر اصحاب بھی موجود تھے جب ہم قنطرۃ الیھود (یعنی یہودیوں کے پل) کے پاس پہنچے تو آپ نے مجھے پانی میں دھکیل دیا اس وقت نہایت سردی کے دن تھے جب آپ نے مجھے دھکیلا تو میں بسم اللہ نویت غسل الجمعہ کہتا ہوا پانی میں کود پڑا میں اس وقت صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھا اور میری آستین میں ایک جبہ اور دبا ہوا تھا میں نے اپنا یہ ہاتھ اونچا کرلیا تاکہ یہ جبہ نہ بھیگنے پائے آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے بعد میں میں نے پانی میں سے نکل کر اپنے جبہ کو نچوڑا اور پھر آپ کے پیچھے ہولیا مجھے اس وقت سردی سے تکلیف پہنچی آپ کے بعض اصحاب نے مجھے پھر پانی میں دھکیلنا چاہا تو آپ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا کہ میں نے انہیں امتحان کی غرض سے پانی میں دھکیلا تھا مجھے معلوم ہے کہ وہ پہاڑ کی طرح ایک نہایت مضبوط آدمی ہیں۔

غرض یہ کہ آج میں نے آپ کو (یعنی شیخ موصوف کو) حلہ نورانی جو کہ جواہر سے مرصع تھا پہنے ہوئے اور تاج یاقوتی سر پر رکھے ہوئے پیروں میں سونے کی نعلین دیئے ہوئے ایک عمدہ صورت میں دیکھا نیز میں نے دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھوں میں سونے کے ٹکڑے لئے ہوئے ہیں مگر آپ کا ایک ہاتھ چلتا اور ایک بے کار ہے میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: کہ میں نے تمہیں اس ہاتھ سے پانی میں دھکیلا تھا تو کیا تم مجھے اس کی معافی دے سکتے ہو میں نے کہا: ہاں! بے شک میں آپ کو اس کی نسبت معافی دیتا ہوں تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اچھا تو تم میرے لئے خدائے تعالیٰ کی جناب میں دعا مانگو کہ وہ میرے اس ہاتھ کو درست کردے اس لئے میں اتنی دیر خدائے تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوا کھڑا رہا پانچ ہزار اولیاء اللہ اور بھی میرے ساتھ ہوکر دعا مانگنے لگے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول فرمائے پھر جب تک کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کے دستِ مبارک کو درست نہیں کیا اس وقت تک میں آپ کے لئے

Marfat.com

اس کی جناب میں دعا کرتا رہا چنانچہ خدائے تعالیٰ نے آپ کے دستِ مبارک کو درست کر دیا اور اسی ہاتھ سے آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا جس سے آپ کو اور مجھے حد درجہ خوشنودی حاصل ہوئی جب بغداد میں یہ خبر مشہور ہوگئی تو حضرت شیخ حماد الدباس کے اصحاب میں سے بڑے بڑے مشائخ صوفیہ مجتمع ہوئے کہ آپ سے اس کی حقیقت واصلیت کا مطالبہ کریں۔ ان بزرگوں کے ساتھ فقراء کی اور بہت سی خلقت بھی شریک ہوگئی یہ جملہ مشائخ آپ کے مدرسہ پر تشریف لائے مگر آپ کی عظمت وہیبت کی وجہ سے کسی کو آپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوئی آخر آپ ہی نے ان سے پیش قدمی کر کے فرمایا کہ آپ لوگ اپنی جماعت میں سے دو شخصوں کو منتخب کرلیں تا کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے ان کی زبانی تمہیں اس کی تصدیق ہو جائے ان جملہ مشائخ نے یوسف ہمدانی نزیل بغداد اور شیخ عبدالرحمٰن الکروی مقیم بغداد کو اس کے لئے منتخب کیا۔ دونوں مشائخ موصوف اہلِ کشفِ حاذق وصاحبِ احوالِ فاخرہ تھے جملہ مشائخ نے ان دونوں بزرگوں کو منتخب کر کے آپ سے کہا کہ آپ کو مہلت ہے کہ جمعہ تک آپ ہمیں ان دونوں بزرگوں کی زبانی آپ اپنی اصلیت وحقیقت دریافت کرا دیں آپ نے فرمایا: نہیں، نہیں یہاں سے اٹھنے سے پہلے تمہیں انشاء اللہ میرے قول کی تحقیق ہو جائے گی اس کے بعد آپ نے اپنا سر جھکایا اور آپ کے ساتھ ہی تمام فقراء مشائخ نے بھی اپنے سر جھکا دیئے تھے کہ اتنے میں مدرسہ کے باہر سے تمام فقراء چیخ اٹھے اور شیخ یوسف ہمدانی ننگے پیر دوڑتے ہوئے آئے جس طرح سے کوئی اپنے دشمن کی طرف سے بھاگتا ہے اور آپ نے مدرسہ میں آن کر فرمایا کہ مجھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس بات کا مشاہدہ کرا دیا کہ شیخ حماد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کہ تم جلدی شیخ عبدالقادر کے مدرسہ میں جا کر مشائخ سے کہہ دو کہ ابو محمد شیخ عبدالقادر نے میرے متعلق جو کچھ خبر دی ہے صحیح ہے یہ اتنا کہہ کر ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اتنے میں شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن الکروی بھی تشریف لائے اور جو کچھ کہ شیخ ہمدانی نے بیان کیا تھا وہی انہوں نے بھی

Marfat.com

بیان کیا اس کے بعد تمام مشائخ نے اٹھ کر آپ سے اس کی معافی مانگی (رضی اللہ عنہم و رضی اللہ عنا بہم)۔

آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالرزاق و شیخ عبدالوہاب بیان فرماتے ہیں کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ شیخ بقا بن بطو پانچویں رجب کو جمعہ کے دن صبح کے وقت ہمارے والد ماجد کے مدرسہ میں تشریف لائے اور ہم سے فرمایا: کہ آج شب کو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالقادر کے جسم سے ایک بہت بڑی روشنی نکل رہی ہے اور اس وقت جس قدر فرشتے کہ زمین پر اترے تھے سب نے آن کر آپ سے مصافحہ کیا تمام فرشتے آپ کو شاہد و مشہود کے نام سے یاد کرتے تھے آپ کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ ہم نے آکر آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے آج صلوٰۃ الرغائب پڑھی ہے تو آپ نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل اشعار پڑھ کر سنائے۔

ذا نظرت عینی وجوہ حبائبی

فتلک صلوتی فی لیالی والرغائب

جب میری آنکھ اپنے ہم نشینوں کے چہروں کو دیکھتی ہے تو بڑی بڑی راتوں میں یہی میری نماز ہوتی ہے۔

وجوہ اذا ما اسفرت جمالہا

اضاء ت لہا الالوان من کل جانب

وہ اپنے حسن و جمال کی وجہ سے جب چمکنے لگتے ہیں تو ان کی روشنی سے کائنات کا ہر ایک حصہ روشن ہو جاتا ہے۔

حرمت الرضی لم اکن باذلا دمی

ازا حم شجعان الوغی بالمناکب

میں مقام رضا سے محروم رہ جاتا اگر پسینے کی طرح اپنا خون نہ بہاتا اور میدانِ جنگ کے بہادروں کو چیرتا ہوا نکل جاتا

Marfat.com

اشق صفوف العارفين بعزمة
تعلى مجدى فوق تلك المراتب

میں عارفوں کی صفوں کو دلیری سے پھاڑتا ہوا چلا گیا جس سے میرا مرتبہ ان کے مراتب سے عالی ہو گیا۔

و من لم يوف الحب مايستحقه
فذاك الذى لم يات قط بوجب

جس نے محبتِ الٰہی کا حق جیسا کہ چاہئے پورا ادا نہ کیا تو اس نے اب تک اپنے اوپر سے امرِ واجب کو نہیں اتارا۔

کسی نے آپ سے پوچھا: کہ مقامِ ابتداء وانتہاء میں جو حالات آپ کو پیش آئے ہیں انہیں بیان فرمائیے تاکہ ہم ان کی پیروی کر سکیں تو آپ نے اس وقت مندرجہ ذیل اشعار پڑھ کر سنائے۔

انا راغب فيمن تقرب وصفه
ومناسب لفتى يلاطف لطفه

میں اس کی طرف مائل ہوں کہ جس کی صفت تقرب ہے اور ہر ایک جوانمرد کو کہ اس جیسی مہربانی کرنی ضروری ہے۔

و مفاوض العشاق فى اسرارهم
من كل معنى لم يسعنى كشفه

جو کہ عشاق کا ہمراز ہے ان کی ہر طرح کی آرزوؤں سے کہ جن کو زبان بیان نہیں کر سکتی واقف ہے۔

قد كان يسكرلى مزاج شرابه
واليوم يصحينى لديه صرفه

جس کی شرابِ محبت کی بو کہ مجھے مست کر دیتی تھی مگر آج اس کے بکثرت

Marfat.com

پینے سے میری ہوشیاری بڑھتی ہے۔

واغیب عن رشدی باول نظرۃ

والیوم استجیلیہ ثم ازفہ

میں ابتداء میں اول نظر ہی میں بے ہوش ہو جاتا تھا اور اب میں اس کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہوں اور اس کے سامنے آتا ہوں۔

آپ کے مقامات اور یہ کہ مواہب و عطائے الٰہی ہر شخص کو حاصل ہونا ضروری نہیں

اس کے بعد آپ سے پوچھا: گیا کہ آپ کی طرح سے ہم لوگ بھی نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں اور ریاضت و مشقت بھی کرتے ہیں لیکن آپ کے حال و احوال سے ہمیں کچھ بھی بہرہ یابی نہیں ہوتی آپ نے فرمایا: کہ تم نے ہم سے اعمال میں مقابلہ کیا ہے اس لئے مواہب و عطائے الٰہی میں تم سے مقابلہ کیا جاتا ہے خدا کی قسم! جب تک کہ مجھ سے یہ نہیں کہا گیا کہ تم کھاؤ اس وقت تک میں نے کھانا نہیں کھایا اسی طرح سے جب تک مجھ سے یہ نہیں کہا گیا کہ تم پانی پیو اس وقت تک میں نے پانی نہیں پیا اسی طرح میں نے کوئی کام نہیں کیا جب تک کہ مجھے اس کام کے کرنے کے لئے نہ کہا گیا ہو ابتداء میں جبکہ مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہتا تھا تو ایک وقت کا ذکر ہے کہ مجھے نیند غالب ہوئی تو اس وقت میں نے کسی کو کہتے سنا "یا عبد القادر ماخلقتك للنوم وقد احییناك ولم تك شیئًا فلا تفصل عنا وانت شیء" کہ اے عبد القادر! ہم نے تمہیں سونے کے لئے پیدا نہیں کیا اور ہم نے تمہیں جبکہ تم موجود ہی نہ تھے اس وقت سے زندہ کیا ہے تو اب جبکہ تم موجود ہو ہم سے غافل نہ رہو۔

آپ کے خادم ابوالنجا البغدادی المعروف بالخطاب بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ ہمارے شیخ سیدی عبد القادر پر دو سو پچاس دینار قرض ہو گئے تو اس

Marfat.com

اثناء میں ایک شخص جسے ہم مطلق نہیں پہچانتے تھے بدوں اذن کے آپ کے پاس آیا یہ شخص بہت دیر تک آپ کے پاس بیٹھا رہا اس کے بعد اس نے آپ کو سونا نکال کر دیا اور کہا کہ یہ آپ کا قرضہ اتارنے کے لئے ہے پھر یہ شخص چلا گیا اور آپ نے مجھ سے کہا کہ میں جا کر اس سے کل قرضہ ادا کر دوں میں نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت یہ کون بزرگ تھے؟ آپ نے فرمایا: کہ یہ شخص صیرفی القدر تھے میں نے پوچھا کہ صیر فی القدر سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: صیرفی القدر وہ فرشتہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کا قرض اتارنے کے لئے بھیجا کرتا ہے۔ رضی اللہ عنہ

آپ کے خادم ابوالرضیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپ کے خلوت خانہ کے دروازے کو کھٹکھٹایا تو مجھے اندر سے کچھ آوازیں سنائی دیں میں دروازہ کھول کر حجرے کے اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ چھت پر سے مندرجہ ذیل اشعار پڑھتے ہوئے میری طرف اترے۔

طافت بکعبة حسنکم اشواقی
فسجدت شکرا للجلال الباقی

میرے اشتیاق تمہارے حسن کے کعبہ کا طواف کر چکے ہیں اس لئے میں نے خدائے تعالیٰ کا سجدہ شکر ادا کیا۔

ورمیت فی قلبی جمار ھواکم
بیدالمنیٰ وبقیت فی احراقی

آرزوؤں کے ہاتھوں نے میرے دل پر تمہاری خواہشوں کے کنکر مارے اور میں ویسا ہی تڑپتا رہا۔

سکران عشق لا یزال مولھا
یالیت شعرنما سقالی الساقی

جام عشق کا پیاسا رہ کر ہمیشہ اس پر حریص رہتا ہوں کاش! مجھے ساقی جام

Marfat.com

محبت نہ پلاتا تو بہتر تھا۔

ایک وقت بارش ہونا اور آپ کے فرمانے سے صرف آپ کے مدرسہ سے بند ہو کر اطراف وجوانب میں برستے رہنا

شیخ عدی بن ابوالبرکات بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے اپنے عمِ بزرگوار شیخ عدی بن مسافر سے نقل کر کے بیان کیا کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اہلِ مجلس سے ہم کلام تھے کہ اتنے میں بارش ہونے لگی آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: کہ میں تو تیرے لئے لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو انہیں بکھیرتا ہے آپ کا یہ کہنا تھا کہ بارش کترا کر مدرسہ کے اردگرد برستی رہی اور صرف آپ کے مدرسہ میں برسنا موقوف ہوگئی اس مقام پر آپ کے چند اشعار نقل کیے گئے ہیں جنہیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

ما فی الصبابة منهل مستعذب

الا ولی فیه الالذالاطیب

وادی عشق میں کوئی ایسی نہر نہیں ہے جو کہ میری نہرِ عشق سے زیادہ لذیذ و شیریں ہو۔

او فی الوصال مکانة مخصوصة

الا و منزلتی اعز واقرب

اور نہ مکان وصال میں کوئی خاص مقام ہے جو کہ میرے مقام وصال سے زیادہ ذی عزت اور زیادہ قریب ہو۔

وهبت لی الایام رونق صفوها

مـحلت مناهلها وطاب المشرب

مجھے زمانہ نے اس کی رونق اور صفائی کا موقع دیا ہے جس سے وادیٔ عشق

Marfat.com

کے پانی نہایت شیریں اور خوش مزہ ہو گئے۔

وغدوت مخطوبا لکل کریمة
لا یھتدی فیھا اللبیب فیخطب

اور جس سے ہر ایک جوانمرد و بامروت عورت نے مجھے پیغام دیا جس کی طرف کہ بڑے دانشمند کو پیغام بھیجنے کی رہنمائی نہیں ہو سکتی۔

انا من رجال لا یخاف جلیسھم
رعب الزمان ولا یری مایرھب

میں ان لوگوں سے ہوں کہ جن کے ندیموں پر کوئی خوف نہیں زمانہ خوف زدہ ہو رہا ہے مگر خبر نہیں کہ وہ خوفزدہ کیوں ہے۔

قوم لھم فی کل مجد رتبة
علویة وبکل جیش مرکب

میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ جنہیں ہر فضیلت میں ان کا رتبہ عالی اور ہر ایک لشکر میں ان کا گزر ہے۔

انا بلبل الافراح املا دوحھا
طربا وفی العلیاء باز اشھب

میں خوشنودی کا بلبل ہوں جب اس کے ہرے بھرے درختوں پر بیٹھتا ہوں تو اس وقت خوشی سے پھولا نہیں سماتا یا میری مثال بازِ اشہب کی ہے۔

اضحت جیوش الحب تحت مشیتی
طوعا ومھما رمة لایغرب

ملک محبت کا تمام لشکر میرے قبضۂ تصرف میں ہو کر میرا مطیع ہو گیا ہے جہاں کہیں کہ میں اسے ڈال دوں وہ وہاں سے ہل نہیں سکتا۔

Marfat.com

ماذلت ارتع فی میادین الرضی

حتی وهبت مكانة لا توهب

میں ہمیشہ میدانِ رضا میں دوڑ رہا ہوں یہاں تک کہ مجھے وہ مقام دیا گیا جو کہ اوروں کو نہیں دیا جاتا۔

اضحی الزمان كحله مرقومة

تزهو! ونحن لها اطراز المذهب

زمانہ کی مثال گویا کہ ایک خلعتِ مرصع کی ہے جو کہ نہایت ہی خوشنما ہوا ور ہم گویا اس کے طلائی نقش ونگار ہیں۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا: کہ تمام پرندے کہتے ہیں مگر کرتے نہیں اور شکرہ (باز) کرتا ہے مگر کہتا نہیں اسی لئے بادشاہوں کی ہتھیلی پر اس کو جگہ ملتی ہے اس کے جواب میں ابوالمظفر منصور بن المبارک نے مندرجہ ذیل ابیات کہے۔

بك الشهور تهنني والمواقيت

يامن بالفاظه تغلوا ليواقيت

آپ کو مہینے اور اوقات بھی مبارکباد دیتے ہیں آپ کا کلام یاقوت وجواہر سے وزن کیا جاتا ہے۔

الباز انت فان تفخر فلا عجب

وسائر الناس فواخيت

باز آپ ہیں آپ کتنا ہی فخر کریں زیبا ہے آپ کے مقابلہ میں اور باقی لوگ فاختہ کا حکم رکھتے ہیں۔

اشم من قدميك الصدق مجتهدا

لانها قدم من نعلها صيت

جب میں کوشش کرتا ہوں تو آپ کے قدموں سے راستی کی بو پاتا ہوں

Marfat.com

اور کیوں نہ ہو وہ آپ کا قدم ہے وہ قدم کہ شہرت وعزت جس کے نیچے ہے۔

عجب وغرور سے بچنے کے متعلق آپ کا کلام

شیخ عبد اللہ الجبالی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آپ عجب وغرور سے بچنے کے متعلق کچھ بیان فرمارہے تھے اثنائے تقریر میں آپ نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا: کہ جب تم تمام اشیاء کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے جانو اور سمجھو کہ تم کو نیک کام کرنے کی وہی توفیق دیتا ہے اور نفس کا اس سے کچھ بھی لگاؤ نہ رکھو تو تم اس عجب وغرور سے بچ جاؤ گے۔

علمِ کلام وعلمِ معرفت

شیخ الصوفیہ شیخ شہاب الدین عمر السہر وردی بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے عالمِ شباب میں علم کلام میں بہت مشغول رہتا تھا حتیٰ کہ میں نے اس فن کی بہت سی کتابیں زبانی یاد کر لی تھیں میرے عمِ بزرگ مجھے اس میں کثرتِ اشتغال سے منع کیا کرتے بلکہ سخت ناراض ہوتے تھے لیکن میرا مشغلہ اس سے روز بروز بڑھتا جاتا تھا ایک وقت آپ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے آپ کے ساتھ اس وقت میں بھی تھا۔ اثنائے راہ میں میرے عمِ بزرگ نے مجھ سے فرمایا: کہ عمر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً (مسلمانو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے جاؤ تو پہلے اس کے سامنے صدقہ لے جا کر (رکھ دو) ہم بھی اس وقت ایک ایسے شخص کے پاس جا رہے ہیں کہ جن کا دل خدا کی باتوں کی خبر دیتا ہے تو تم سوچ لو کہ ان کے روبرو کس کس طرح سے رہو گے تاکہ ان کے برکات سے مستفید ہو سکو پھر جب ہم آپ کی خدمت میں

Marfat.com

پہنچے اور بیٹھ گئے تو میرے عمِ بزرگوار نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت! یہ میرا بھتیجا ہے ہمیشہ یہ علمِ کلام میں مشغول رہتا ہے میں نے کئی دفعہ اس کو منع کیا لیکن یہ نہیں مانتا آپ نے یہ سن کر فرمایا: عمر تم نے اس فن میں کون سی کتاب یاد کی ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں فلاں کتاب آپ نے میرے سینہ پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور جب آپ نے اپنا دستِ مبارک اٹھایا تو مجھے ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا ایک لفظ بھی یاد نہیں رہا میرے دل سے اس کے تمام مسائل نسیًا منسیًا ہوگئے اور اسی وقت بجائے اس کے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں علم لدنی بھر دیا جب میں آپ کے آستانہ سے واپس ہوا تو حکمت وعلمِ لدنی میری زبان پر تھا نیز آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ تم عراق کے اخیر مشاہیر سے ہو۔

شیخ عبد اللہ جبائی فرماتے ہیں غرضیکہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علی التحقیق امام اہلِ طریقت تھے۔ (رضی اللہ عنہ)

ابو الفرح ابن الہمامی کا بھولے سے بے وضو نماز پڑھنا اور بعد نماز اس بات سے آپ کا انہیں اطلاع دینا

ابو الفرح ابن الہامی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اکثر ایسی باتیں سنا کرتا تھا جن کا وقوع مجھے بعید و ناممکن معلوم ہوتا اس لئے میں ان باتوں کی تردید کیا کرتا تھا مگر ساتھ ہی میں آپ سے ملنے کا شائق بھی رہتا تھا ایک وقت کا ذکر ہے کہ ایک روز مجھے (بغداد کے محلہ) باب الازج جانے کی ضرورت لاحق ہوئی جب میں وہاں سے واپس ہوا تو آپ ہی کے مدرسہ کے قریب سے میرا گزر ہوا اس وقت آپ کی مسجد میں عصر کی نماز کی تکبیر کہی جارہی تھی اس وقت مجھے یہ خیال ہوا کہ میں بھی عصر کی نماز پڑھتا ہوا آپ کو سلام کرتا چلوں اس وقت مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ میں اس وقت باوضو نہیں میں نماز میں شریک ہوگیا جب آپ نماز پڑھ کر دعا سے

Marfat.com

فارغ ہوئے تو آپ نے میری طرف التفات کر کے فرمایا: کہ فرزندِ من! اگر تم میرے پاس اپنا کام لے کر آتے تو میں تمہارا کام پورا کر دیتا مگر تمہیں نسیان بہت غالب ہے تم نے اس وقت بھولے سے بے وضو کی نماز پڑھ لی تو آپ کے یہ فرمانے سے مجھے تعجب ہوا اور دہشت غالب ہوگئی کہ آپ کو میرا مخفی حال کیونکر معلوم ہو گیا میں نے اسی وقت آپ کی صحبت اختیار کی اور اب مجھے آپ سے خصوصاً آپ کی خدمت میں رہنے سے حد درجہ محبت ہوگئی اور اب میں نے آپ کے فیوض و برکات کی قدر شناسی کی۔

فقیر بے علم کی مرغ بے پر کی مثال ہے

شیخ عبد اللہ جبائی بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت میں کتاب حلیۃ الاولیاء ابن ناصر کو سنا رہا تھا کہ اس اثناء میں مجھے رقت ہوئی اور خیال ہوا کہ میں مخلوق سے قطع تعلق کر کے گوشہ نشینی اختیار کروں اور عبادتِ الٰہی کرتا رہوں میں اسی غرض سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے سامنے ہو کر بیٹھ گیا آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تم مخلوق سے قطع تعلق کرنا چاہتے ہو مگر ابھی نہیں اول تم علم کلام حاصل کرو۔ مشائخ طریقت کی خدمت میں رہ کر ان سے ادب و سلوک سیکھو تو تمہیں اس وقت مخلوق سے انقطاع کرنا جائز ہوگا اگر تم اس سے پہلے گوشہ نشینی اختیار کرو گے تو تمہاری مثال مرغ بے پر کی ہوگی جب تمہیں کوئی دینی مشکل درپیش ہوگی تو اس کو پوچھنے کے لئے باہر نکلو گے۔ گوشہ نشین ایسا شخص ہونا چاہئے جو کہ شمع کی طرح روشن ہوتا کہ لوگ اس کی نورانی روشنی سے فائدہ اٹھا سکیں۔

خلیفہ المستنجد باللہ کا زرِ نقد لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا اور آپ کا اس کو نہ لینا

شیخ ابو العباس الخضر الحسین موصلی نے بیان کیا ہے کہ ہم کئی لوگ ایک شب کو

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں حاضر تھے کہ خلیفہ المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن المقتفی لامر اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کر کے آپ کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھ گیا خلیفہ موصوف اس وقت آپ سے نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے آیا اور اپنے ساتھ دس تھیلیاں زر نقد بھروا کر لایا، یہ تھیلیاں خلیفہ موصوف نے آپ کے سامنے پیش کیں آپ نے ان کے لینے سے انکار کر دیا خلیفہ موصوف نے آپ سے بہت اصرار کیا کہ آپ اسے قبول فرمالیں مگر آپ نے اس کے اصرار سے صرف دو عمدہ سی تھیلیاں اٹھالیں ایک اپنے دائیں اور ایک اپنے بائیں ہاتھ میں پھر آپ نے ان دونوں تھیلیوں کو دونوں ہاتھوں سے نچوڑا تو ان سے خون ٹپکنے لگا آپ نے خلیفہ موصوف سے فرمایا: کہ تم خدائے تعالیٰ سے نہیں شرماتے لوگوں کا خون کر کے تم اس مال کو میرے پاس لائے ہو خلیفہ موصوف یہ سن کر بے ہوش ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے نسب متصل ہونے کی عزت و حرمت مدِ نظر نہ ہوتی تو میں اس خون کو اس کے محلات تک بہا دیتا۔

روافض میں سے ایک جماعت کا آپ کی کرامت دیکھ کر اپنے رفض سے تائب ہونا

قدوۃ العارفین شیخ ابوالحسن علی القریشی بیان فرماتے ہیں کہ 559ھ کا واقعہ ہے کہ روافض کی ایک بہت بڑی جماعت دو خشک کدو جو کہ سلے ہوئے اور مہر شدہ تھے لے کر آئے ان لوگوں نے آپ سے پوچھا: کہ آپ بتلائیے کہ ان دونوں کدوؤں میں کیا چیز ہے؟ آپ نے اپنے تخت سے اتر کر ایک کدو پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا: اس میں آفت رسیدہ بچہ ہے اور اپنے صاحبزادے عبدالرزاق کو اس کدو کے کھولنے کے لئے فرمایا۔ جب وہ کدو کھولا گیا تو اس میں سے وہی آفت رسیدہ بچہ نکلا! اس کو اپنے دست مبارک سے اٹھا کر فرمایا: "قم باذن اللّٰہ" وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو گیا پھر آپ نے دوسرے کدو پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: کہ اس میں صحیح و سالم و تندرست بچہ ہے اسے بھی آپ نے اپنے صاحبزادے کو کھولنے کا حکم دیا یہ کدو بھی

Marfat.com

کھولا گیا اور اس میں سے ایک بچہ نکلا اور اٹھ کر چلنے لگا آپ نے اس کی پیشانی پکڑ کر فرمایا: بیٹھ جاؤ تو وہ باذنہ تعالیٰ بیٹھ گیا آپ کی یہ کرامت دیکھ کر یہ لوگ اپنے رفض سے تائب ہو گئے نیز اس وقت آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مجلس کے تین شخصوں کی روح پرواز ہو گئی۔

نیز شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا کہ مجھے اس وقت ایک ضرورت پیش آئی میں اسے پوری کرنے کی غرض سے اٹھا آپ نے فرمایا چاہو تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ فلاں امر کا خواستگار ہوں میں نے اس وقت امورِ باطنی میں سے ایک امر کی خواہش کی تھی چنانچہ اس وقت وہ مجھے حاصل بھی ہو گیا۔ (رضی اللہ عنہ)

ایک بچھو کا ساٹھ دفعہ آپ کے سر میں ڈنک مارنا اور پھر آپ کے فرمانے سے اُس کا مر جانا

آپ کے رکابدار ابوالعباس احمد بن محمد بن القریشی البغدادی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آپ سواری پر جامع منصوری تشریف لے گئے جب آپ وہاں سے واپس آئے تو آپ نے اپنی چادر اتاری اور چادر اُتار کر پیشانی پر سے ایک بچھو نکال کر زمین پر ڈالا جب یہ بچھو بھاگنے لگا تو آپ نے اس سے فرمایا: کہ مُت باذن اللہ بامرِ الٰہی تو مر جا تو اسی وقت یہ بچھو مر گیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ اس نے مجھ کو جامع منصوری سے یہاں تک ساٹھ دفعہ کاٹا۔

آپ کے رکابدار ابوالعباس کو آپ کا دس بارہ سیر گندم دینا اور اُن کا پانچ سال تک اُسے کھاتے رہنا

نیز یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بغداد کی قحط سالی میں میں نے آپ سے تنگدستی و فاقہ کشی کی شکایت کی تو آپ نے مجھے قریباً دس بارہ سیر گندم دیئے اور فرمایا:

Marfat.com

کہ اسے لے جاؤ اور کوٹھے میں بند کر کے رکھ دو اور صرف ایک طرف سے اس کا منہ کھول کر حسبِ ضرورت اس میں سے نکال لیا کرو مگر اسے کبھی وزن نہ کرنا چنانچہ اس گیہوں کو پانچ سال تک کھاتے رہے ایک دفعہ میری زوجہ نے اس کوٹھے کا منہ کھول کر دیکھا کہ اس میں کتنے گیہوں ہیں تو اس میں جس قدر اوّل روز ڈالے تھے اتنے ہی معلوم ہوئے پھر یہ گیہوں سات روز میں ختم ہو گئے میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: کہ اگر تم اسے نہ دیکھتے تو تم اسی طرح سے اس میں سے کھاتے رہتے۔

ایک دفعہ قندیل کی طرح ایک روشن شے کا دو تین دفعہ آپ کے دہنِ مبارک سے قریب ہو ہو کر واپس ہونا

عمر بن حسین بن خلیل الطیب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ کے روبرو ہی منہ گھٹے ہوئے بیٹھا تھا اس وقت میں نے قندیل کی طرح ایک روشنی سی دیکھی جو آپ کے دہن مبارک سے دو تین دفعہ قریب ہو کر واپس ہو گئی میں نے نہایت متعجب ہو کر اپنے جی میں کہا: کہ میں لوگوں سے ضرور اس کا ذکر کروں گا آپ نے اسی وقت فرمایا: کہ تم خاموش بیٹھے رہو، مجلس کی باتیں امانت ہوتی ہیں پھر میں نے آپ کی وفات تک اس کا کسی سے ذکر نہیں کیا۔

آپ کا طی الارض

شیخ ابو الحسن المعروف بابن القسطنطہ البغدادی بیان کرتے ہیں کہ جب میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر آپ سے تحصیلِ علم کرتا تھا تو اس وقت آپ ہی کا کوئی کام کرنے کی غرض سے اکثر اوقات شب بیداری کیا کرتا تھا چنانچہ 553 ہجری کا واقعہ ہے کہ ایک شب کو آپ اپنے دولت خانہ سے باہر تشریف لائے میں آپ کی خدمت میں آفتابہ بھر کر لایا مگر آپ نے نہیں لیا اور سیدھے آپ

Marfat.com

مدرسہ میں تشریف لائے مدرسہ کا دروازہ آپ ہی سے کھلا اور پھر آپ سے ہی بند ہو گیا
آپ باہر نکلے میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا اس کے بعد آپ بغداد کے دروازے پر
پہنچے یہ دروازہ بھی آپ سے ہی کھلا اور پھر آپ ہی سے بند ہو گیا اس کے بعد ہم ایک
شہر میں پہنچے جسے میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس میں پہنچ کر آپ ایک مکان میں داخل
ہوئے جو کہ آپ کے مسافر خانہ سے شبیہ تھا اس مکان پر چھ اشخاص تھے انہوں نے
آپ کو سلام کیا آپ ذرا آگے چلے گئے اور میں ایک کھمبے کے پاس ٹھہر گیا۔ یہاں
سے میں نے نہایت پست آواز سے کسی کے کراہنے کی آواز سنی۔ کچھ منٹ بعد یہ آہٹ
بند ہو گئی اس کے بعد جہاں سے کہ یہ آہٹ سنائی دیتی تھی ایک شخص اسی طرف گیا اور
وہاں سے ایک شخص کو اپنے کندھے پر اٹھا لایا اس کے بعد ایک اور شخص جس کی مونچھیں
دراز تھیں، سر برہنہ تھا آیا اور آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اس کو کلمہ شہادت
تین دفعہ پڑھا کر اس کی مونچھیں تراشیں اور اسے ٹوپی پہنائی اور محمد اس کا نام رکھا اور
ان اشخاص سے فرمایا: کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ یہ شخص متوفی کا قائم مقام ہو گا۔ ان سب
نے کہا: سمعا وطاعة (بسر و چشم) پھر آپ وہاں سے روانہ ہوئے ہم تھوڑی دور چلے
تھے کہ بغداد کے دروازے پر آن پہنچے جس طرح سے کہ پہلی دفعہ دروازہ کھلا اور بند ہوا
اسی طرح سے اس دفعہ بھی کھلا اور بند ہوا اس کے بعد آپ مدرسہ تشریف لائے اور
اندر مکان میں چلے گئے جب صبح کو میں آپ سے سبق پڑھنے بیٹھا تو میں نے آپ کو قسم
دلا کر پوچھا کہ یہ کیا واقعہ تھا آپ نے فرمایا: یہ جو شہر تم نے دیکھا یہ نہاوند تھا جو کہ
اطراف و جوانب کے بلاد بعیدہ میں سے ایک شہر کا نام ہے اور یہ چھ شخص ابدال و نجباء
سے تھے اور ساتویں شخص کہ جن کی آہٹ سنائی دیتی تھی یہ بھی انہی میں سے تھے۔ اور
اس وقت وہ وفات پانے والے تھے اس لئے میں ان کے پاس گیا اور جس شخص کو کہ
میں نے کلمہ شہادتین پڑھایا وہ نصرانی اور قسطنطنیہ کا رہنے والا شخص تھا مجھے حکم ہوا تھا کہ
یہ شخص ان کا قائم مقام ہو گا اسی لئے وہ میرے پاس لایا گیا اور اس نے اسلام قبول کیا

Marfat.com

اور اب وہ ابدال و نجباء سے ہے اور جو شخص کہ اپنے کندھے پر ایک شخص کو لایا تھا وہ ابو العباس حضرت خضر علیہ السلام تھے آپ اسے لے کر آئے تھے تاکہ وہ متوفی کا قائم مقام بنایا جائے۔ یہ بیان فرمانے کے بعد آپ نے مجھ سے اس بات کا عہد لے لیا کہ میں آپ کی زیست تک اس واقعہ کو کسی سے بیان نہ کروں اور فرمایا: کہ تم میری زندگی میں کسی راز کا بھی افشا نہ کرنا۔ (رضی اللہ عنہ)

جنات کا آپ کی تابعداری کرنا

ابو سعید احمد بن علی البغدادی الازجی بیان کرتے ہیں کہ 537ھ کا واقعہ ہے کہ میری ایک دختر مسماۃ فاطمہ ایک خانہ کی چھت پر گئی تو اسے کوئی جن اٹھا لے گیا اس کی ہنوز شادی نہیں ہوئی تھی اور سولہ برس کا اس کا سن تھا میں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ تم (بغداد کے محلہ) کرخ کے ویرانے میں جا کر پانچویں ٹیلہ کے نزدیک بیٹھ جاؤ اور اپنے گرداگرد زمین پر حصار کھینچ لو اور حصار کھینچتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط عَلٰى نِيَّةِ عَبْدِ الْقَادِرِ پڑھو جب نصف شب گزرے گی تو تمہارے پاس سے مختلف صورتوں میں جنات کا گزر ہو گا تم ان سے کچھ خوف نہ کھانا پھر صبح کو ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ تمہارے پاس ان کے بادشاہ کا گزر ہو گا وہ تم سے تمہاری ضرورت دریافت کرے گا تو تم اس سے صرف یہ کہنا کہ مجھے عبد القادر جیلانی نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس کے بعد تم اپنی دختر کا واقعہ بیان کر دینا ابو سعید عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میں آپ کے حسبِ ارشاد کرخ کے ویرانہ میں جا کر مقام مذکورہ پر حصار کھینچ کر بیٹھ گیا وہاں سے جنات کے متعدد گروہ کا ہیبت ناک صورتوں میں گزر ہوتا رہا مگر میرے پاس آیا میرے حصار کے پاس کوئی نہیں آسکتا تھا، آخر ایک لشکر کے ساتھ ان کے بادشاہ کا گزر ہوا ان کا بادشاہ گھوڑے پر سوار تھا اور میرے حصار کے سامنے آکر ٹھہر گیا اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ تمہیں کیا ضرورت درپیش ہے؟ میں نے

Marfat.com

کہا: کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے جب اس نے آپ کا نام سنا تو گھوڑے پر سے اتر کر نیچے بیٹھ گیا اور اسی طرح سے اس کے ساتھ اس کا سب لشکر بھی بیٹھ گیا پھر اس نے مجھ سے کہا: کہ اچھا پھر انہوں نے تم کو کس لئے بھیجا ہے؟ میں نے اپنا قصہ بیان کیا اس نے اپنے تمام لشکر سے دریافت کیا کہ ان کی دختر کو کون اٹھا لے گیا ہے؟ تو ان سب نے کہا: کہ معلوم نہیں کون لے گیا ہے؟ اس کے بعد ایک جن لایا گیا اور کہا گیا کہ یہ چین کے جنات میں سے ہے دختر اس کے ساتھ تھی اس بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا تھا جو تو اسے قطبِ وقت کی رکابداری میں سے اٹھا کر لے گیا؟ اس نے کہا: کہ یہ دختر مجھے اچھی معلوم ہوئی تھی' اس لئے میں اس کو اٹھا لے گیا بادشاہ نے اس کا کلام سنتے ہی اس کی گردن اڑوا ڈالی اور لڑکی کو میرے حوالے کیا اس کے بعد میں نے بادشاہ سے کہا: کہ آج کے سوا مجھے آپ لوگوں کا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی تابعداری کرنا معلوم نہ تھا تو وہ کہنے لگا: کہ بے شک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ہم میں سے تمام سرکش لوگوں پر نظر رکھتے ہیں اس لئے وہ آپ کے خوف سے بھاگ کر دور دراز مقامات میں جا بسے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو قطبِ وقت کرتا ہے تو جن وانس دونوں پر اسے حاکم بنا دیتا ہے۔ رضی اللہ عنہ

ایک آسیب زدہ کی حکایت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص اصفہان کا رہنے والا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے بیان کیا کہ میں اصفہان کا رہنے والا ہوں میری زوجہ کو آسیب ہو گیا ہے اور اس کثرت سے اسے دورے آتے ہیں کہ میں نہایت پریشان ہوں۔ تمام عامل بھی عاجز آ گئے ہیں کسی سے آرام نہیں ہوا آپ نے فرمایا: یہ بیابانِ سراندیپ کا ایک سرکش جن ہے جس کا نام خانس ہے اب کی دفعہ جب تمہاری زوجہ کو دورہ آئے تو اس کے کان میں کہنا کہ اے خانس عبدالقادر جو کہ بغداد میں مقیم ہیں تجھ سے کہتے ہیں کہ تو سرکشی نہ کر۔ آج سے پھر اگر تو آیا تو تو ہلاک کر دیا جائے گا اس کے بعد وہ شخص

Marfat.com

اصفہان چلا گیا پھر جب دس برس کے بعد واپس آیا تو وہی واقعہ اس سے دریافت کیا گیا اس نے بیان کیا کہ جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا میں نے اس کی تعمیل کی پھر اس وقت سے کبھی میری زوجہ کو دورہ نہیں آیا۔

ماہرینِ فنِ عملیات نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات باسعادت میں چالیس برس تک بغداد میں کسی کو آسیب نہیں ہوا جب آپ وفات پا گئے تو بغداد میں آسیب پھر شروع ہو گئے۔

بغداد پر سے گذرتے ہوئے ایک صاحب حال کا فخر کرنا اور آپ کا اُس کا حال سلب کر کے واپس دے دینا

شیخ عبداللہ محمد بن ابی الغنائم الحسینی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ شیخ ابوالحسن البیتی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے میں بھی اس وقت آپ ہی کے ساتھ تھا اس وقت ہم نے آپ کے دولت خانہ کی دہلیز پر ایک نوجوان کو چت پڑا دیکھا یہ نوجوان شیخ ابوالحسن علی البیتی سے کہنے لگا: کہ حضرت آپ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں میری سفارش کیجئے پھر جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو بدوں اس کے کہ شیخ ابوالحسن علی البیتی نے آپ سے کچھ کہا ہو آپ نے ان سے فرمایا: کہ میں نے یہ نوجوان آپ کو دیدیا شیخ موصوف باہر آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی باہر آیا آپ نے باہر آ کر اس نوجوان کو اس بات کی اطلاع دی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے تمہارے بارے میں میری سفارش منظور کر لی یہ نوجوان اس بات کی اطلاع پاتے ہی دہلیز سے نکلا اور ہوا میں اڑ کر چلا گیا پھر ہم آپ کی خدمت میں واپس آئے تو ہم نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ تھا آپ نے فرمایا: یہ نوجوان ہوا میں اڑتا ہوا بغداد پر سے گزرا اور اس نے اپنے جی میں کہا: کہ بغداد میں مجھ جیسا شخص کوئی بھی نہیں ہے اس لئے میں نے اس کا حال سلب کر لیا تھا اور اگر شیخ علی

Marfat.com

سفارش نہ کرتے تو میں اسے نہ چھوڑتا۔

آپ کے مسافر خانہ کی چھت گرنا اور اُس کے گرنے سے پہلے آپ کا وہاں سے لوگوں کو ہٹانا

شیخ عبداللہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ماہِ محرم الحرام 559 ہجری کا واقعہ ہے کہ ایک روز آپ کے مسافر خانہ میں آپ کی زیارت کے لئے قریباً تین سو اشخاص جمع تھے اس وقت آپ بعجلت دولت خانہ سے نکلے اور چار پانچ دفعہ بلند آواز سے سب سے کہا: دوڑ کر میرے پاس آجاؤ تمام لوگ دوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے جب اس کے نیچے کوئی بھی نہ رہا تو اس کی چھت گر پڑی اور لوگ بچ گئے آپ نے فرمایا: کہ میں ابھی مکان میں تھا تو اس وقت مجھ سے کہا گیا کہ اس کی چھت گرنے والی ہے اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کوئی دب نہ جائے اور میں نے تمہیں جلدی سے اپنے پاس بلا لیا۔ رضی اللہ عنہ

ایک فاضل کی حکایت

شیخ عبداللہ الجبائی عبدالعزیز بن تمیم الشیبانی سے یہ عبدالغنی بن عبدالواحد سے یہ خود ابومحمد الخشاب النحوی سے نقل کر کے بیان کرتے ہیں کہ ابومحمد الخشاب النحوی نے ان سے بیان کیا کہ میں عین عالم شباب میں علم نحو پڑھتا تھا اس وقت اکثر لوگوں سے بسا اوقات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے اوصافِ حمیدہ سننے میں آتے اور کہ آپ نہایت فصاحت و بلاغت سے وعظ فرماتے ہیں اس لئے میں آپ کا وعظ سننے کا نہایت شائق تھا مگر مجھے عدم فرصتی کی وجہ سے اس کا موقع نہیں ملتا تھا غرضیکہ میں ایک روز لوگوں کے ساتھ آپ کی مجلسِ وعظ میں گیا میں اس وقت کہ جس جگہ جا کر بیٹھا تھا آپ نے التفات کر کے فرمایا: کہ تم ہمارے پاس رہو تو تمہیں سیبویہ زمانہ بنا دیں گے چنانچہ میں نے اسی وقت سے آپ کی خدمت میں رہنا اختیار کیا اور تھوڑی سی مدت میں مجھے وہ کچھ حاصل ہوا جو کہ مجھے اس عمر تک حاصل نہیں ہوا تھا اور مسائلِ نحویہ و علومِ عقلیہ و نقلیہ جو کہ مجھے

Marfat.com

اب تک کسی سے بھی معلوم نہیں ہوئے تھے اچھی طرح سے یاد ہو گئے اور اس سے پیشتر جو کچھ مجھ کو یاد تھا وہ تمام میرے ذہن سے نکل گیا۔ رضی اللہ عنہ

ایک بد اخلاق بالغ لڑکے کی حکایت

نیز شیخ عبد اللہ الجبائی بیان کرتے ہیں کہ ابو الحسن علی بن ملاعب القواس نے ان سے بیان کیا کہ میں ایک روز ایک بڑی جماعت کے ساتھ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی زیارت کے لئے گیا یہ لوگ اپنی ایک مہم کے لئے آپ سے دعا کرانے جا رہے تھے۔ راہ میں اور بھی بہت سے لوگ ان کے ہمراہ ہو گئے۔ انہی میں ایک لڑکا بھی ساتھ ہو گیا تھا جس کی نسبت مجھے معلوم تھا کہ اس کے اخلاق اچھے نہ تھے وہ اکثر اوقات ناپاک رہتا تھا اور بول و براز کے بعد استنجا بھی نہیں کیا کرتا تھا۔ اتفاق سے اس وقت آپ راستے ہی میں مل گئے ان لوگوں نے آپ سے اپنا مافی الضمیر بیان کیا اور آپ سے اس کی نسبت دعاء کے خواستگار ہوئے اس کے بعد آپ سے ہماری ملاقات ہوئی ہم نے آپ کی دست بوسی کی اور چاروں طرف کے لوگ بھی آپ کی دست بوسی کے لئے آ رہے تھے جب اس لڑکے کی باری آئی اور اس نے آپ کا دستِ مبارک پکڑنا چاہا تو آپ نے اپنے ہاتھ کو اپنی آستین میں دبالیا اور اس کی طرف ایک نظر دیکھا تو وہ لڑکا بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا پھر جب ہوش میں آیا تو اسی وقت اس کے چہرے پر داڑھی نمودار ہو گئی پھر یہ اٹھا اور آپ کے دستِ مبارک پر تائب ہوا پھر آپ نے اس سے مصافحہ کیا آپ کے دولت خانے تک یہی حال رہا پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم لوگ واپس آئے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ مطر البازرانی رحمۃ اللہ علیہ کو اُس کے والد ماجد کی وصیت

قدوۃ العارفین شیخ مطر البازرانی کے خلف الصدق ابو الخیر کروم بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد کی وفات کا وقت قریب ہوا تو میں نے آپ سے پوچھا: کہ

Marfat.com

مجھے بتلائیے کہ میں آپ کے بعد کس کی پیروی کروں؟ تو آپ نے فرمایا: شیخ عبد القادر کی مجھے خیال ہوا کہ معلوم نہیں آپ قصداً کہہ رہے ہیں یا غلبہ مرض کی وجہ سے آپ کی زبان سے نکل گیا ہے اس لئے ایک ساعت کے بعد میں نے دوبارہ آپ سے پوچھا: کہ میں آپ کے بعد کس کی پیروی کروں آپ نے فرمایا: شیخ عبد القادر جیلانی کی پھر تیسری بار ایک ساعت کے بعد آپ سے میں نے پوچھا کہ آپ کے بعد میں کس کی پیروی کروں؟ تو اس دفعہ بھی آپ نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آئے گا کہ اس وقت صرف شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی پیروی کی جائے گی غرضیکہ میں اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد بغداد آ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کی مجلس میں شیخ بقاء بن بطو رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اعیان مشائخ بھی موجود تھے اس وقت میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ میں دیگر واعظوں کی طرح نہیں بلکہ میں خدائے تعالیٰ کے حکم پر ہوں اور رجال الغیب سے جو کہ ہوا پر رہتے ہیں گفتگو کرتا ہوں اس وقت آپ اپنا سر اوپر اٹھاتے جاتے تھے میں نے بھی سر اٹھا کر اوپر کو دیکھا تو مجھ کو رجال الغیب کی صفیں آپ کے سامنے ہوا میں دکھائی دیں یہاں تک کہ آسمان میری نظر سے چھپ گیا یہ لوگ خود بھی نورانی تھے اور نورانی ہی گھوڑوں پر سوار تھے یہ سب لوگ اپنے سر جھکائے خاموش تھے۔ کوئی ان میں آب دیدہ اور کوئی لرز رہا تھا مجھ کو یہ حالت دیکھ کر غشی ہوگئی پھر جب ہوش آیا تو میں دوڑ کر لوگوں کے درمیان سے نکلتا ہوا آپ کے تخت پر چڑھ گیا آپ میری وجہ سے تھوڑی دیر خاموش ہو گئے اور فرمانے لگے کہ تم کو اپنے والد ماجد کی وصیت ایک دفعہ ہی کافی نہ ہوئی میں خوف زدہ ہو کر خاموش رہ گیا۔ رضی اللہ عنہ

فقہائے بغداد کا جمع ہو کر آپ کا امتحان لینے کی غرض سے آپ کے پاس آنا

مفرج بن نبہان بن برکات الشیبانی نے بیان کیا ہے کہ جب ہمارے شیخ حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بغداد میں شہرت ہوئی تو بغداد کے بڑے بڑے فقہاء

Marfat.com

میں سے ایک سو فقہاء آپ کا امتحان لینے کی غرض سے جمع ہوئے ان سب کی رائے اس بات پر قرار پائی کہ ان سے ہر ایک شخص علوم وفنون میں سے ایک نئے مسئلہ پر سوال کرے غرضیکہ یہ تمام فقہاء آپ کی مجلس وعظ میں تشریف لائے میں اس وقت آپ کی مجلس وعظ میں شریک تھا جب یہ لوگ آ کر بیٹھ گئے تو آپ اپنا سر جھکا کر خاموش ہوئے اس وقت آپ کے منہ سے ایک نورانی شعلہ نکلا جس کو کسی نے دیکھا اور کسی نے نہیں دیکھا وہ شعلہ ان تمام فقہاء کے سینے پر سے گزر گیا جس کے سینے پر وہ شعلہ پہنچتا گیا وہ نہایت حیران و پریشان سا رہ گیا اس کے بعد وہ سب کے سب چلانے لگے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور برہنہ سر ہو گئے اور تخت پر چڑھ کر آپ کے قدموں پر اپنے سر ڈال دیئے۔ مجلس میں ایک شور پیدا ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بغداد ہل رہا ہے اس کے بعد آپ نے ایک ایک کو اپنے سینے سے لگانا شروع کیا جب سب کو آپ اپنے سینے سے لگا چکے تھے تو ان میں سے ایک ایک کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: کہ تمہارے سوال کا یہ جواب ہے کہ اسی طرح سے آپ نے ہر ایک کے سوال کا نام لے کر اس کا جواب بیان فرما دیا جب آپ سب کے سوالوں کے جواب بیان فرما چکے اور مجلس ختم ہو گئی تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ اس وقت آپ لوگوں کا کیا حال ہو گیا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ وہاں جا کر بیٹھے تو جس قدر ہمارا علم تھا وہ سب ہم سے سلب ہو گیا گویا ہم نے کبھی کچھ پڑھا ہی نہ تھا پھر جب آپ نے ہمیں اپنے سینے سے لگایا تو ہمارا وہی علم بدستور لوٹ آیا پھر آپ نے ہم سے ہر ایک کے سوال کو بیان کر کے اس کے وہ وہ جواب بیان فرمائے کہ جنہیں ہم مطلق نہیں جانتے تھے۔ (رضی اللہ عنہ)

بہت سے مخفیہ حالات کو آپ کا ظاہر کرنا

خطیب ابو المجر حامد الحرانی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی جائے نماز بچھا کر آپ کے نزدیک بیٹھ گیا آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا، تم امراء وسلاطین کی بساط پر بیٹھو گے جب میں

Marfat.com

حران واپس آیا تو سلطان نور الدین الشہید نے مجھ کو اپنے پاس رکھنے پر مجبور کیا اور مجھے اپنا مصاحب بنا کر ناظم اوقاف کر دیا اس وقت مجھ کو آپ کا قول یاد آیا۔ رضی اللہ عنہ

آپ کی کرامات

ابوالحسن شیخ رکن الدین علی بن ابی طاہر بن نجا بن غنائم الانصاری الفقیہ الحنبلی الواعظ نزیل مصر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور میرا ایک رفیقِ شفیق ہم دونوں حج کر کے بغداد آئے اور اس وقت ہمارے پاس سوائے ایک قبضہ کے اور کچھ نہ تھا اسے ہم نے فروخت کر کے چاول خریدے اور پکا کر کھائے مگر اس قدر چاولوں سے نہ تو ہم سیر ہی ہوئے اور نہ ہی ہمیں کچھ لطف حاصل ہوا بعدازاں ہم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی مجلس میں حاضر ہوئے آپ نے اپنا کلام قطع کر کے فرمایا: حجاز سے چند فقرائے مساکین آئے ہیں ان کے پاس سوائے ایک قبضہ کے اور کچھ نہ تھا اس کو انہوں نے فروخت کر کے چاول لے کر پکائے اور کھائے مگر اس سے نہ تو وہ سیر ہوئے اور نہ ہی اس میں ان کو کچھ مزا آیا ہمیں یہ سن کر بہت تعجب ہوا اس کے بعد آپ نے دستر خوان بچھوایا میں نے اپنے رفیق سے آہستہ سے پوچھا: کہ تمہیں کس چیز کی خواہش ہے؟ اس نے کہا: کہ مجھ کو کشک وراجی کی خواہش ہے میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ کو شہد کی اشتہا ہے آپ نے فوراً اپنے خادم سے یہ دونوں چیزیں منگوائیں اور ہماری طرف اشارہ کر کے فرمایا: کہ ان دونوں کے سامنے رکھ دو خادم نے کشک وراجی میرے سامنے اور شہد میرے رفیق کے سامنے رکھ دیا آپ نے فرمایا: نہیں نہیں اسے الٹ دو یعنی شہد کی جگہ کشک وراجی اور کشک وراجی کی جگہ شہد رکھو میں اس وقت گھبرا کر چیخ اٹھا اور دوڑ کر آپ کے پاس گیا آپ نے فرمایا: "اھلاً بواعظ الدیار المصریۃ" (واعظِ مصر مرحبا مرحبا) میں نے عرض کیا حضرت آپ کیا فرماتے ہیں؟ میں تو اس لائق نہیں مجھ کو تو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے آپ نے فرمایا: نہیں نہیں! مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں تم کو ایسا کہوں۔

Marfat.com

ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ پھر میں آپ سے تحصیلِ علم میں مشغول ہو گیا اور ایک ہی سال میں مجھ کو اس قدر روحانی فتوحات حاصل ہوئیں جس قدر کہ کسی اور شخص کو بیس سال میں بھی حاصل نہ ہوسکیں اس کے بعد میں بغداد میں وعظ کہتا رہا پھر میں نے آپ سے مصر واپس جانے کی اجازت لی آپ نے مجھ کو اجازت دی اور فرمایا کہ جب تم دمشق پہنچو گے تو وہاں تم کو ترکی کی فوج ملے گی جو مصر پر قبضہ کرنے کی غرض سے آئی ہو گی تم ان سے کہنا کہ تم اس سال اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے اس لئے تم واپس جاؤ پھر آئندہ دوسرے سال تم کامیاب ہوسکو گے چنانچہ جب میں دمشق میں پہنچا تو مجھ کو ترکی کی فوج ملی جو کچھ آپ نے ان کی بابت مجھ سے فرمایا تھا وہ میں نے ان سے کہہ دیا لیکن انہوں نے میرا کہنا نہ مانا بعدازاں جب مصر میں پہنچا تو وہاں جا کر دیکھا کہ خلیفہ مصر ان سے مقابلہ کی تیاریاں کر رہا تھا میں نے اس سے کہا کہ کوئی خوف کی بات نہیں ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکیں گے بلکہ تمہاری ہی فتح ہوگی بالآخر ترکی فوج نے مصر پر حملہ کیا اور شکست کھا کر واپس ہوئی خلیفہ مصر نے میری بڑی عزت کی اور مجھ کو اپنا مصاحب اور رازدار بنالیا دوسرے سال ترکی سپاہ نے پھر چڑھائی کی اور اس دفعہ وہ مصر پر قابض ہو گئے اور انہوں نے بھی میری عزت کی غرضیکہ آپ کی صرف ایک بات سے مجھ کو دونوں دولتوں کی طرف سے ڈیڑھ لاکھ دینار حاصل ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

بیان کیا جاتا ہے کہ ابوالحسن شیخ زین الدین مذکور زمانۂ سابقہ میں ہی مصر کی طرف آرہے تھے، ابتداء میں ان کو تفسیر کی صرف ایک ہی کتاب یاد تھی مگر وہ مقبول خاص و عام ہو کر مصر میں بہت شہرت حاصل کر چکے تھے۔ بعدازاں یہ اکابر محدثین سے ہو گئے اور لوگ ان سے بہت مستفید ہوئے اصل میں ان کی پیدائش دمشق تھی لیکن مصر میں آکر بود و باش اختیار کر لی تھی اور ماہِ رمضان المبارک 599 ہجری میں یہیں ان کا انتقال ہوا۔

Marfat.com

مکان کی چھت سے ایک سانپ کا آپ کے سامنے گرنا اس وقت آپ کا استقلال اور آپ سے اس کا ہمکلام ہونا

احمد بن صالح الجیلی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت (بغداد کے) مدرسہ نظامیہ میں آپ کے ساتھ موجود تھا اس وقت بہت سے علماء وفقراء آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ اس وقت قضاء وقدر کی بابت کچھ بیان فرمارہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک بہت بڑا سانپ آپ کے سامنے چھت سے گرا تمام لوگ ڈر کے مارے اٹھ کر بھاگ گئے مگر آپ نے باستقلال، جنبش تک نہ کی اور اسی طرح اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تقریر فرماتے رہے۔ یہ سانپ آپ کے کپڑوں میں گھس کر آپ کے تمام جسم پر پھرنے کے بعد آپ کے گلے کے پاس سے اتر کر زمین پر کھڑا ہو گیا اور آپ سے کچھ باتیں کر کے چلا گیا مگر اس کی باتوں کو کسی نے کچھ سمجھا نہیں اس کے بعد تمام لوگ پھر بدستور آکر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور آپ سے پوچھنے لگے کہ اس نے آپ سے کیا کیا باتیں کیں آپ نے فرمایا: اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا مگر آپ جیسا کسی کو نہیں پایا اس کے جواب میں میں نے اس سے کہا کہ میں قضاء قدر میں گفتگو کر رہا تھا اس لئے تو میرے اوپر گرا کہ تو ایک زمین کا کیڑا ہے قضاء وقدر ہی تجھ کو متحرک کرتی ہے تو نے چاہا کہ میرا قول وفعل دونوں برابر ہو جائیں۔ رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ جامع منصوری میں ایک جن کا اژدھا بن کر آپ کے سامنے آنا

آپ کے صاحبزادے عبدالرزاق بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار شیخ عبدالقادر سے سنا آپ نے بیان فرمایا کہ میں ایک دفعہ جامع منصوری میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اثنائے نماز میں میں نے بوریئے پر سے کسی چیز کے آنے کی آواز سنی بعدازاں ایک اژدھا میرے سجدے کی جگہ منہ پھاڑ کر بیٹھ گیا جب میں سجدہ کرنے لگا تو میں نے اسے الگ کر کے سجدہ کیا پھر جب میں قعدہ میں بیٹھا تو یہ میری رانوں پر

Marfat.com

سے ہو کر میری گردن پر چڑھ گیا اس کے بعد جب میں سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوا تو پھر وہ مجھ کو نظر نہیں آیا پھر دوسری صبح کو جامع موصوف کے ایک ویران حصہ میں پہنچ گیا تو یہاں مجھ کو ایک شخص آنکھیں پھاڑے ہوئے دکھائی دیا۔ مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ جن ہے اس نے مجھ سے بیان کیا کہ کل آپ کے پاس اثنائے نماز میں میں ہی آیا تھا اسی طرح سے میں نے اکثر اولیاء اللہ کو آزمایا مگر آپ کی طرح کوئی ثابت قدم اور مستقل نہیں رہا بلکہ کسی کے ظاہر میں اور کسی کے باطن میں اضطراب پیدا ہو گیا اور آپ ظاہر و باطن دونوں میں ثابت قدم رہے ہیں پھر اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی درخواست کی تو میں نے اسے توبہ کرائی۔ (رضی اللہ عنہ)

آپ کی دعا سے مریضوں کا شفایاب ہونا

شیخ خضر الحسینی الموصلی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں قریباً عرصہ تیرہ سال تک رہا اس اثناء میں میں نے آپ کے بہت سے خوارق عادات دیکھے۔ منجملہ ان کے ایک یہ واقعہ ہے کہ جس بیمار کے علاج سے اطباء عاجز آ جاتے تھے۔ وہ مریض آپ کے پاس آ کر شفایاب ہو جاتا آپ اس کے لئے دعاء صحت فرماتے اور اس کے جسم پر اپنا دستِ مبارک رکھتے، خدائے تعالیٰ اسی وقت اسے صحت عطا فرماتا۔ رضی اللہ عنہ

مریضِ استسقاء

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خلیفہ المستنجد باللہ کے عزیزوں میں سے ایک مریض استسقاء آپ کے پاس لایا گیا اس کا پیٹ مرض استسقاء کی وجہ سے بہت ہی بڑھ گیا تھا آپ نے اس کے اوپر اپنا دستِ مبارک پھیرا تو اس کا پیٹ بالکل چھوٹا ہو گیا گویا کہ وہ بیماری ہی نہیں ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہ

مریضِ بخار

ایک دفعہ ابو المعالی احمد البغدادی الحنبلی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر

Marfat.com

ہوئے انہوں نے آن کر بیان کیا کہ میرے فرزند محمد کو سوا سال سے بخار آرہا ہے اور کسی طرح سے نہیں اترتا آپ نے فرمایا: کہ تم اس کے کان میں جا کر کہہ دو کہ اے بخار! میرے لڑکے سے دور ہو کر (قریہ) حلہ میں چلا جا پھر ہم نے کئی سالوں کے بعد ان سے ان کے فرزند کا حال دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ جس طرح سے آپ نے مجھ کو فرمایا تھا وہی میں نے اس کے کان میں کہہ دیا۔ بعدازاں اسے بخار نہیں ہوا اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب میں بغداد جاتا ہوں تو وہاں سے یہ خبر ضرور سنتا ہوں کہ اہلِ حلہ اکثر بخار میں مبتلا رہتے ہیں۔

آپ کی دعا سے کبوتری کا انڈے دینا اور قمری کا بولنے لگنا

خضر الحسینی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شیخ ابوالحسن علی الازجی بیمار ہو گئے تو آپ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے ایک کبوتری اور قمری کو دیکھا کبوتری کی بابت آپ سے بیان کیا گیا کہ عرصہ چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی اور قمری کی نسبت آپ سے یہ بیان کیا گیا کہ اتنی ہی مدت سے یہ بولتی نہیں ہے آپ نے کبوتری کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا: کہ تو اپنے مال سے فائدہ پہنچا اور قمری کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: کہ اپنے خالق کی تسبیح کر۔ خضر الحسینی کہتے ہیں کہ اسی وقت کبوتری انڈے دینے لگی اور بچے نکالے اور اس کی نسل بڑھی اور قمری بولنے لگ گئی حتیٰ کہ بغداد میں اس کی شہرت ہو گئی اور لوگ قمری کی باتیں سننے کے لئے آنے لگے۔

560 ہجری کا ذکر ہے کہ ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ خضر! تم موصل چلے جاؤ وہاں پر تمہارے ہاں اولاد ہو گی اور پہلی دفعہ لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمد ہے جب اس کی عمر سات برس کی ہو گی تو اس کو بغداد کا ایک نابینا جس کا نام علی ہے اسے عرصہ چھ ماہ میں قرآن مجید زبانی یاد کرادے گا اور تم خود 94 سال چھ ماہ اور سات دن کی عمر پا کر شہر اربل میں انتقال کرو گے اور تمہاری قوت شنوائی و بینائی اور قویٰ اس وقت تک صحیح و تندرست رہیں گے چنانچہ ان کے فرزند ابوعبداللہ محمد نے بیان کیا کہ

Marfat.com

میرے والد ماجد شہر موصل میں آ کر رہے۔ وہاں غرہ ماہ صفر 561ہجری میں پیدا ہوا جب میں سات برس کا ہوا تو میرے والد ماجد نے میرے لئے ایک جید حافظ کو مقرر فرمایا میرے والد بزرگوار نے ان کا نام اور وطن دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میرا نام علی ہے اور بغداد کا رہنے والا ہوں اس کے بعد میرے والد ماجد نے ان سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ان واقعات کے متعلق پہلے ہی سے خبر دینا بیان کیا پھر جب 9 ویں صفر 625ہجری کو شہرِ اربل میں میرے والد ماجد نے انتقال کیا تو اس وقت ان کی عمر پوری 94 سال چھ ماہ اور سات یوم تھی اور ان کے تمام حواس وقویٰ اس وقت بالکل ٹھیک تھے۔ (رضی اللہ عنہم)۔

آپ کے ایک مرید کا قول

عمر بن مسعود البزاز نے بیان کیا ہے کہ میری آنکھوں نے معارف وحقائق میں آپ جیسا عارف نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ آپ کے ایک مرید کی نسبت آپ سے بیان کیا گیا کہ وہ کہتا ہے کہ میں بعینہٖ اپنی انہی آنکھوں سے خدائے تعالیٰ کو دیکھتا ہوں آپ نے اسے بلوا کر اس امر کی بابت دریافت کیا کہ یہ جو تمہاری نسبت بیان کیا گیا ہے سچ ہے؟ اس نے اس کا اقرار کیا تو آپ اس پر بہت ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ پھر آئندہ تم کو ایسا نہیں کہنا چاہئے۔

اس کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ آیا یہ شخص اپنے قول میں حق بجانب ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: حق بجانب ہے مگر اس کا حق بجانب ہونا ابھی اس پر ملتبس ہے کیونکہ اس نے اپنی بصیرت سے اس کا مشاہدہ کیا ہے اور اس کی بصیرت کی شعاعیں اس کے نور شہود سے متصل ہیں اس سے اسے گمان ہوا کہ اس نے اپنی بصیرت سے دیکھا ہے وہ بعینہٖ اپنی بصارت سے، حالانکہ اس کی بصارت نے صرف بصیرت کو دیکھا مگر اسے اس کی خبر نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ" اللہ تعالیٰ نے دو دریا نکالے۔ (میٹھے اور کھاری) جو ملتے ہیں اور

Marfat.com

پھر بھی وہ ایک دوسرے کی حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنے بندوں کے دلوں پر انوارِ جلال و جمال اتارتا ہے تو انوارِ جلال و جمال سے ان کے دل وہ شے حاصل کرتے ہیں جو کہ صورتوں کو صورتیں حاصل ہوا کرتی ہیں مگر درحقیقت یہاں پر صورتیں نہیں ہوتیں پھر انوارِ جلال و جمال کے بعد ردائے کبریائے الٰہی ہے جو کسی طرح سے چاک نہیں ہوسکتی اس وقت آپ کی خدمت میں بہت سے علماء ومشائخ حاضر تھے سب کے سب آپ کی اس فصیح تقریر سے نہایت محظوظ ہوئے اور ساتھ ہی آپ کی اس احسن بیانی سے کہ آپ نے کس خوبی سے اپنے مرید کا حال بیان فرمایا مرعوب بھی ہوگئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک چوہے کا چھت پر سے کئی دفعہ آپ کے اوپر مٹی گرانا اور آپ کے فرمانے سے اس کا گر کر مرجانا

شیخ معمر جرادہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت آپ بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے کہ اس اثنا میں چھت سے دو تین بار کچھ مٹی گری آپ اسے جھاڑتے گئے جب چوتھی دفعہ گری تو آپ نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا کہ ایک چوہا مٹی کھود کھود کر گرا رہا ہے آپ نے اس سے فرمایا: کہ تو اپنا سر اڑا دے آپ کا یہ فرمانا تھا کہ فوراً اس چوہے کا سر ایک طرف اور دھڑ ایک طرف جا پڑا اس کے بعد آپ اپنا لکھنا چھوڑ کر بڑے آبدیدہ ہوئے میں نے عرض کیا حضرت! آپ اس وقت کیوں اس قدر آبدیدہ ہوئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ مبادا کسی مسلمان سے مجھ کو ایذا پہنچے تو اس کا بھی یہی حال ہو جو اس چوہے کا ہوا ہے۔

شیخ عمر بن مسعود کا بیان ہے کہ ایک روز آپ وضو کر رہے تھے کہ اسی اثنا میں ایک چڑیا نے آپ پر بیٹ کر دی یہ چڑیا اسی وقت گر کر مرگئی جب آپ وضو کر چکے تو آپ نے کپڑے کا اتنا حصہ دھویا اور اتار کر مجھ کو دیا کہ اسے بیچ کر اس کی قیمت خیرات کردو یہ اس کا بدلہ ہے۔

Marfat.com

آپ کا قیمتی لباس پہننا اور باطن میں ابوالفضل احمد کا اِس پر معترض ہونا

ابوالفضل احمد بن القاسم بن عبدان القرشی البغدادی البزاز بیان کرتے ہیں کہ آپ قیمتی لباس زیبِ تن کیا کرتے تھے ایک دن آپ کا خادم میرے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایک کپڑا دو، جو فی گز ایک دینار قیمت کا ہو اس سے کم قیمت کا نہ ہو اور نہ زیادہ قیمت کا غرضیکہ میں نے وہ کپڑا اسے دے دیا اور پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ آپ کے خادم نے کہا: کہ حضرت شیخ عبدالقادر کے لئے میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ نے امراء وسلاطین کا کوئی لباس نہیں چھوڑا میرے دل میں ابھی یہ بات نہیں گزری تھی کہ میرے پاؤں میں ایک میخ آ گئی جس سے میں مرنے کے قریب ہو گیا لوگوں نے میرے پاؤں سے اس میخ کے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر کسی سے وہ میخ باہر نہ نکل سکی میں نے کہا: مجھ کو آپ کی خدمت میں لے چلو چنانچہ لوگوں نے مجھ کو لے جا کر آپ کے سامنے ڈال دیا آپ نے فرمایا: ابوالفضل! تم نے اپنے باطن میں مجھ سے کیوں تعرض کیا؟ خدا کی قسم میں نے یہ لباس نہیں پہنا مگر تاوقتیکہ مجھ سے اس کی نسبت کہا گیا کہ تم ایسی قمیص پہنو کہ جو فی گز ایک دینار قیمت کی ہو، ابوالفضل یہ مردوں کا کفن ہے اور مردوں کا کفن خوشنما ہوا کرتا ہے یہ میں نے ایک ہزار موت کے بعد پہنا ہے پھر آپ نے میرے پیر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا تو اسی وقت درد جاتا رہا اور میں اٹھ کر بخوبی دوڑنے لگا اور بجز اپنے پیر کے میں نے اور کہیں اس میخ کو نہیں دیکھا نہ معلوم وہ کہاں سے آئی تھی اور کہاں چلی گئی؟ پھر آپ نے فرمایا: جس کسی کو بھی مجھ پر اعتراض ہوگا اس کا وہ اعتراض اسی کی صورت میں بن جائے گا۔ رضی اللہ عنہ

خواب میں آپکے خادم کا ستر عورتوں سے ہمبستر ہونا اور آپکا اُس کی وجہ بتلانا

ابن الحسینی نے بیان کیا ہے کہ ایک رات کا واقعہ ہے کہ اس شب کو خواب میں آپ کے خادم نے ستر عورتوں سے جماع کیا جن سے بعض کو یہ جانتے تھے اور بعض کو نہیں جب

Marfat.com

یہ صبح کو اٹھے تو بہت حیران ہوئے اور آپ کی خدمت میں اپنی حالت بیان کرنے گئے آپ نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا: کہ گھبراؤ مت میں نے شب کو لوح محفوظ میں دیکھا کہ تم ستر عورتوں سے مرتکب زنا ہو گے اس لئے میں نے خدائے تعالیٰ کی جناب میں تمہارے لئے دعا کی کہ ان واقعات کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دے چنانچہ وہ بیداری سے خواب میں تبدیل کر دیئے گئے۔

آپ سے توسل کرنے کا بیان

شیخ علی الخباز کا بیان ہے کہ شیخ ابو القاسم عمر نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے فرمایا: کہ جو کوئی اپنی مصیبت میں مجھ سے مدد چاہے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کروں گا اور جو کوئی میرے توسل سے خدائے تعالیٰ سے اپنی حاجت روائی چاہے گا تو خدائے تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرے گا یا جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور مجھ پر بھی سلام بھیجے اور اس وقت اپنی حاجت کا نام بھی لے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ دس پانچ قدم جانب مشرق میرے مزار کی طرف چل کر میرا نام لے اور اپنی حاجت کو بیان کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل دو شعروں کو بھی پڑھے۔

أَیُدْرِکُنِی ضَیْمٌ وَأَنْتَ ذَخِیرَتِی
وَأُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَأَنْتَ نَصِیرِی

کیا مجھ کو کچھ تنگ دستی پہنچ سکتی ہے جبکہ آپ میرا ذخیرہ ہیں اور کیا دنیا میں مجھ پر ظلم ہو سکتا ہے جبکہ آپ میرے مددگار ہیں۔

وَعَارٌ عَلَی حَامِی الْحِمَی وَهُوَ مُنْجِدِی
إِذَا ضَلَّ فِی الْبَیْدَاءِ عِقَالُ بَعِیرِی

Marfat.com

بھیڑ کے محافظ پر خصوصاً جبکہ وہ میرا مددگار ہو ننگ و ناموس کی بات ہے کہ بیابان میں میرے اونٹ کی رسی گم جائے۔

ہر ماہ میں خلیفۂ وقت کی طرف سے آپ کے واسطے خلعت آنا

شیخ عبداللہ الجبالی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اگر کوئی زرِ نقد لیکر آتا تو آپ اسے اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے تھے بلکہ آپ اسے فرما دیتے تھے کہ تم کچھ لائے ہو تو مصلے کے نیچے رکھ دو پھر بعد ازاں آپ اپنے خادم سے فرماتے کہ یہ زرِ نقد لے جا کر باورچی اور سبزی فروش کو دیدو ہر مہینے آپ کے واسطے خلیفہ کی طرف سے خلعت آیا کرتا تھا یہ خلعت آپ ابو الفتح الطحان کو دلوادیا کرتے تھے آپ ان کے ہاں سے فقراء اور مہمانوں کے واسطے آٹا قرض لیا کرتے تھے خود آپ نے اس خلعت کو کبھی نہیں پہنا۔

خضر الحسینی بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن آپ کے ہمراہ جامع مسجد گیا ہوا تھا یہاں پر ایک تاجر نے آکر آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس علاوہ زکوۃ کے کچھ مال ہے جس کو میں فقیروں اور مسکینوں کو دینا چاہتا ہوں لیکن مجھ کو اس وقت تک کوئی اس کا مستحق نہیں ملا لہٰذا آپ جس کو فرمائیں اس کو یہ مال دیدیا جائے یا خود آپ لیکر جسے چاہیں دیدیں آپ نے فرمایا: تم یہ مال مستحقین و غیر مستحقین دونوں کو دیدو۔

دل بدست آور کہ حجِ اکبر است

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نے ایک شکستہ دل فقیر کو دیکھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں دجلہ کے دوسرے کنارے جانا چاہتا ہوں اس لئے میں ملاح کے پاس گیا تھا کہ مجھ کو کشتی پر سوار کرا کے عبور کرا دے مگر اس نے انکار کر دیا اس لئے وہ فقیر تنگ دستی کے سبب شکستہ دل ہو رہا تھا اسی اثناء میں

Marfat.com

ایک شخص 30 دینار آپ کے پاس نذرانہ میں لایا آپ نے یہ 30 دینار اس غریب کو دیکر فرمایا: کہ جاؤ، یہ 30 دینار اس ملاح کو جا کر دے دو اور کہہ دو کہ آئندہ پھر وہ کسی غریب کو واپس نہ کرے نیز اس فقیر کو آپ نے اپنا قمیص اتار کر دے دیا اور پھر بیس دینار میں آپ نے یہ قمیص اس سے خرید لیا۔

عبدالصمد بن ہمام کا آپ سے انحراف کرنے کے بعد آپکی خدمت اختیار کرنا

ابو الیسر عبدالرحیم بیان کرتے ہیں کہ عبدالصمد بن ہمام جو ایک ثقہ اور ذی ثروت شخص گزرے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے نہایت انحراف رکھتے تھے صرف اس وجہ سے کہ لوگ آپ کے عجیب وغریب خوارقِ عادات بیان کرتے تھے مگر بعد میں انہوں نے آپ کی خدمت نہایت اہتمام سے اختیار کی اس سے لوگوں کو نہایت تعجب ہوا جب آپ کی وفات ہوگئی تو میں ۔نے ان سے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں ابتداء میں جو آپ سے انحراف رکھتا تھا، میرا آپ سے یہ انحراف محض میری بے نصیبی کی وجہ تھا۔ ایک وقت کا ذکر ہے کہ جمعہ کے روز مجھے آپ کے مدرسہ کے قریب سے گزرنے کا اتفاق ہوا میں اس وقت پیشاب پاخانہ بھی جانا چاہتا تھا مگر نماز عنقریب ہونے والی تھی اس لئے مجھ کو خیال ہوا کہ میں جلدی سے پہلے نماز پڑھ لوں پھر پیشاب پاخانہ جاؤں گا میں مسجد میں گیا اور منبر کے پاس جگہ خالی تھی میں وہاں بیٹھ گیا مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ جمعہ کی نماز آپ ہی پڑھائیں گے غرض لوگ بکثرت آ گئے میں اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ گو اس وقت مجھ کو حاجت زیادہ معلوم ہوئی اس لئے میں رفعِ حاجت کے لئے اٹھنا بھی چاہتا تھا لیکن لوگوں کی کثرت آمد کی وجہ سے میں اٹھ نہ سکا اس کے بعد مجھ کو حاجت بشدت سے معلوم ہوئی جسے میں کسی طرح روک نہیں سکتا تھا اتنے ہی میں آپ منبر پر چڑھے جس سے میری حالت اور بھی متغیر ہو کر آپ کا بغض میرے دل میں زیادہ ہو گیا مجھے اس وقت نہایت پریشانی ہوئی کہ میں کیا کروں۔ علاوہ بریں حاجت کے بشدت ہونے کی وجہ سے قریب تھا کہ میرے کپڑے ناپاک ہو جاتے اس لئے میں نہایت مغموم ہو رہا تھا کہ اگر میرا پیشاب پاخانہ

Marfat.com

نکل گیا اور نکلنے کے قریب تھا ہی تو لوگوں کو ضرور بد بو معلوم ہوگی اور میرے لئے ذلت ورسوائی کا باعث ہوگا اس مصیبت سے بس میں لقمۂ اجل ہو رہا تھا کہ اتنے میں آپ نے منبر پر سے دو تین سیڑھیاں اتر کر اپنی آستین مبارک میرے سر پر رکھی جس سے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں ایک باغیچہ میں ہوں جہاں پانی بہہ رہا ہے میں نے یہاں استنجا وغیرہ کیا اور وضو کی دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد آپ نے اپنی آستین اٹھالی تو میں وہیں اپنی جگہ منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس سے مجھے نہایت تعجب ہوا بعدازاں میں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو دیکھا تو مقامات وضو کی نمی میرے کپڑوں میں موجود تھی مجھے اس سے اور بھی زیادہ حیرت ہوئی غرضیکہ جب نماز ہو چکی اور میں واپس ہونے لگا تو مجھے اپنا رومال دستی جس میں میری کنجیاں بندھی ہوئی تھیں نہیں ملا جس جگہ پر میں بیٹھا ہوا تھا میں نے وہاں بہت ڈھونڈا مگر کچھ پتہ نہ چلا میں گھر چلا آیا اور اپنے صندوق کو قفل ساز سے کھلوالیا میں اسی وقت اپنی کسی مہم کی وجہ سے عراق عجم کا قصد کر رہا تھا چنانچہ میں اسی روز کی صبح کو روانہ بھی ہوگیا جب ہم دو منزلیں طے کر کے تیسری منزل پر جارہے تھے تو اس راہ میں ایک مقام ملا جہاں ایک باغیچہ بھی لگا ہوا تھا اور پانی بہہ رہا تھا میرے رفقاء نے مجھ سے کہا: کہ ہمیں آگے پانی ملتا نظر نہیں آتا اس لئے ہم یہیں اتر کر نماز پڑھ لیں اور کھانا وغیرہ بھی کھالیں۔ غرض میں نے اتر کر دیکھا تو بے شک وہی مقام تھا کہ جسے میں اس جمعہ کے روز دیکھ چکا تھا میں نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے قصد سے آگے بڑھا ہی تھا کہ وہی اپنا دستی رومال مع کنجیوں کے پڑا مل گیا مجھے نہایت ہی حیرت ہوئی آخر میں اپنا سفر پورا کر کے واپس ہوا تو واپسی سے میرا اصلی مقصد یہ تھا کہ بغداد پہنچتے ہی آپ کی خدمت اختیار کروں میں اس واقعہ کو کسی سے بیان نہیں کرتا ہوں کہ کہیں سامعین کو اس میں شک گزرے اور وہ مجھے جھوٹا سمجھیں میں نے کہا: کہ نہیں آپ نے جو کچھ دیکھا ہے وہ سب بیان کیجئے آپ کی نسبت کسی کو ایسا خیال نہیں ہوسکتا اس کے بعد انہوں نے کہا: کہ بس مجھ کو اب اس سے زیادہ بیان کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ بہت سے ثقہ لوگوں نے اس قسم کے واقعات بکثرت بیان

Marfat.com

کئے ہیں میں نے کہا: کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنا بڑا فضل و کرم کیا تو یہ کہنے لگے کہ میں بے شک خدائے تعالیٰ کا بڑا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس حال میں نہیں مارا۔ الحمد للہ حمداً کثیراً۔

آپ کا ایک مرغی کی ہڈیاں جمع کر کے باذنہٖ تعالیٰ اُس کا زندہ کرنا

شیخ محمد بن قائد الاوانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر آئی اور کہنے لگی میں نے اس لڑکے کو دیکھا کہ وہ آپ سے بہت انسیت رکھتا ہے اس لئے میں اپنا حق چھوڑ کر اسے محض لوجہ اللہ آپ کو دیتی ہوں آپ نے اس لڑکے کو لے لیا اور اسے محنت و مجاہدہ میں ڈال دیا۔ ایک دفعہ یہ عورت آئی تو اپنے لڑکے کو دبلا پتلا اور زرد رو پایا اور اس نے آپ کو دیکھا کہ جو کی چپاتیاں مرغی کے گوشت سے تناول فرما رہے ہیں، یہ عورت کہنے لگی کہ آپ تو مرغی کے سالن سے روٹی کھاتے ہیں اور میرے لڑکے کو جو کی روکھی روٹیاں کھلاتے ہیں آپ نے اس کی ہڈیاں جمع کیں اور ان پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر فرمایا "قُومِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ" تو بحکمِ الٰہی جو کہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے اٹھ کھڑی ہو مرغی اٹھ کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی۔ "لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الشَّیْخ عَبْدُالْقَادِرِ وَلِیُّ اللّٰہِ" پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا: تیرا لڑکا جب اس قابل ہو جائے گا تو اس وقت اس کا اختیار ہے جو چاہے سو کھائے۔

اولیاء اللہ کی حیات و ممات میں ان کے تصرفات[1] پر انعقاد اجماع

جمہور علماء و فقراء کا اس بات پر اتفاق ہے اور کتبِ قدیم اس سے بھری ہوئی ہیں

[1] قال حجة الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ من یستمد فی حیاته یستمد بعد مماته (یعنی جس سے بحالت حیات مدد لی جا سکتی ہے اس سے بعد ممات بھی مدد طلب کی جا سکتی ہے) و یکے از مشائخ گفتہ کہ۔ چہار کس از اولیاء دیدم کہ در قبور خود تصرف میکنند مثل تصرف ایشاں در حیات یا بیشتر۔ از اں ... شیخ معروف کرخی و شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کہ جو اولیاء اللہ کہ صاحبِ تصرف تام ہوتے ہیں جن کو خدائے تعالیٰ منتخب کر کے اپنے بندگانِ خاص میں داخل و شامل فرماتا ہے جس طرح سے کہ ان سے تصرفات وخوارقِ عادات زندگی میں صادر ہوتے ہیں اسی طرح ان کی وفات کے بعد بھی ان کی قبور پر ظہور میں آتے ہیں۔ منجملہ ان کے سیدنا و مولانا قدوتنا الی اللہ تعالیٰ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الشیوخ معروف بابنِ محفوظ فیروز الدین مرزبان الکرخی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ واصل الی اللہ عقیل المنجی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ کامل حیات بن قیس الحرانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ سادات و قواد اولیائے کرام سے ہیں اور چار پانچ مشائخ ساداتِ صلحاء سے ہیں جو کہ باذن اللہ مردے کو زندہ اور اندھے کو بینا اور مبروص، کوڑھی کو اچھا کرتے تھے وہ القطب الربانی و الغوث الصمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی موصوف الصدر اور شیخ جلیل القدر سیدی احمد الرفاعی رضی اللہ عنہ و قدوۃ السالکین شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ و قدوۃ الصلحاء شیخ بقاء بن بطو ہیں۔ اسی طرح ساداتِ سلوک چار ہیں۔ شیخ کامل موصلی سلمۃ بن نعمہ الروجی رحمۃ اللہ علیہ و قدوۃ العارفین شیخ حماد بن مسلم الدباس رحمۃ اللہ علیہ و حجۃ الشیوخ تاج العارفین ابوالوفا محمد کاکیس رحمۃ اللہ علیہ و العابد الزاہد المجاہد شیخ محمد بن مسافر۔

نَفَعَنَا اللّٰہُ بِھِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

مندرجہ بالا مشائخ کے مناقب و فضائل بالتفصیل جیسا کہ ہم اوپر بھی بیان کر چکے ہیں عنقریب آگے مذکور ہوں گے۔

شیطان لعین کی دھوکہ دہی

شیخ علی الخباز بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے شیخ ابوالحفص الکیمانی نے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ اپنے خلوت خانہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ دیوار میں سے ایک نہایت مکروہ صورت شخص نکلا میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا: کہ میں ابلیس ہوں۔ تمہیں ایک نصیحت کرنے آیا ہوں میں نے پوچھا: وہ کیا؟ تو کہنے لگا کہ میں [illegible] نشستِ مراقبہ سکھلاتا ہوں اور سرین کے بل آ کر وہ بیٹھ گیا پنڈلیوں کو ہاتھوں

Marfat.com

سے لپیٹ لیا اور سر دونوں گھٹنوں پر ڈال کر کہنے لگا: کہ یہ نشستِ مراقبہ ہے پھر صبح کو میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا تا کہ آپ سے اس واقعہ کو بیان کروں میں نے آ کر آپ سے مصافحہ کیا تو آپ سے میرے ہاتھ رکے رہے، میرے بیان کرنے سے پہلے آپ نے فرمایا: کہ عمر اس نے سچ کہا لیکن وہ بڑا جھوٹا ہے آئندہ سے اس کی کوئی بات نہ ماننا۔ شیخ ابوالحسن موصوف بیان کرتے ہیں کہ پھر شیخ ابو حفص کیمانی قریباً 40 سال تک اسی طرح مراقبہ کرتے رہے۔ رضی اللہ عنہ

آپ کا اظہار مافی الضمیر

شیخ بدیع الدین خلط بن عیاش الشارعی الشافعی بیان کرتے ہیں کہ شافعی زمانہ ابو عمرو عثمان السعدی نے کتاب مسند الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تلاش کرنے کے لئے مجھ کو بغداد بھیجا جب میں بغداد گیا تو میں نے وہاں دیکھا کہ ہر خاص و عام کی زبان پر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام مذکور ہے اس لئے مجھے خیال ہوا کہ اگر فی الحقیقت آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہیں تو آپ میرے مافی الضمیر کو ضرور پہچان لیں گے میں اس وقت عادتِ امور کا خیال کر کے آپ کی خدمت میں گیا۔ وہ یہ کہ میں نے خیال کیا کہ جب میں آپ کی خدمت میں پہنچوں گا اور آپ کو سلام کروں گا تو آپ میرے سلام کا جواب نہ دیں گے بلکہ میری طرف سے منہ پھیر لیں گے اور اپنے خادم سے فرمائیں گے کہ جاؤ ایک ٹکڑا کھجور کا جو کہ ان کی پیشانی کے داغ کے برابر ہو ایک سبز (ترکاری کا ٹکڑا) جو وزن میں دو دانگ کے برابر ہو اور اس سے کم یا زیادہ نہ ہو لے آؤ پھر جب یہ ٹکڑے آپ کے پاس لائے جائیں گے تو آب آپ بدوں میرے کہے میرے سر پر ٹوپی رکھیں گے اس کے بعد آپ مجھے سلام کا جواب دیں گے۔ شیخ بدیع الدین بیان کرتے ہیں کہ پھر فوراً یہ خیال کر کے میں آپ کی خدمت میں گیا آپ اس وقت اپنے مدرسہ کی محراب میں تشریف رکھتے تھے آپ نے میری طرف ایک نظر دیکھا جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ نے میرے مافی الضمیر کو

Marfat.com

دریافت کرلیا غرضیکہ میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور میری جانب سے منہ پھیر کر اپنے خادم سے فرمایا: کہ ان کی پیشانی کے داغ کے برابر ایک کھجور کا ٹکڑا اور دو دانگ کے برابر ایک سبز ترکاری کا ٹکڑا جو کہ اس سے نہ تو کم ہو اور نہ زیادہ لے آؤ۔ خلاصہ مرام (مراد۔مطلب۔مقصد) یہ کہ میں نے جو کچھ خیال کیا تھا وہ بجنسہ آپ نے پورا کر دکھایا اور اس میں سرمو ذرا بھی فرق نہ ہوا پھر جب آپ کا خادم وہ ٹکڑے لے کر آگیا تو آپ نے کھجور کا ٹکڑا میری ٹوپی میں رکھ دیا تو ایسا معلوم ہوا کہ میری ٹوپی بعینہ اسی کا قالب ہے اور ترکاری کا ٹکڑا آپ نے میرے سامنے رکھ دیا پھر آپ نے مجھے ٹوپی پہنا کر سلام کا جواب دیا اور فرمایا کیوں تم نے یہی خیال کیا تھا؟ اس کے بعد میں نے آپ کی خدمت اختیار کی اور آپ سے علم حاصل کیا اور حدیث بھی آپ ہی کو سنائی۔ (مؤلف بیان کرتے ہیں) کہ پھر یہ آپ سے علم و فضل حاصل کر کے مصر میں جا کر رہے اور مشاہیر علماء و صلحاء اور اکابر علمائے محدثین سے ہوئے اور انہوں نے ہی اپنے تلامذہ کو خرقہ قادریہ پہنایا۔ رضی اللہ عنہما۔

شیخ جمال الدین ابن الجوزی کا آپ کی وسعتِ علم دیکھ کر قال سے حال کی طرف رجوع کرنا

حافظ ابو العباس احمد بن احمد البذیجی بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ میں اور شیخ جمال الدین ابن الجوزی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اس وقت آپ ترجمہ پڑھا رہے تھے۔ قاری نے ایک آیت پڑھی اور آپ نے اس کے وجوہات بیان فرمانے شروع کیے میں نے پہلی وجہ پر شیخ جمال الدین موصوف سے پوچھا کہ آپ کو یہ وجہ معلوم ہے تو انہوں نے کہا: ہاں! پھر آپ نے ایک وجہ بیان فرمائی میں نے شیخ موصوف سے پوچھا: کہ یہ وجہ آپ کو معلوم ہے انہوں نے کہا: ہاں! یہاں تک کہ آپ نے اس آیت کریمہ کے متعلق گیارہ وجوہات بیان فرمائیں اور ہر ایک وجہ پر میں شیخ موصوف سے پوچھتا گیا کہ آپ کو یہ وجہ معلوم

Marfat.com

ہے تو شیخ موصوف ہر ایک وجہ کی نسبت کہتے گئے کہ ہاں یہ وجہ مجھے معلوم ہے اس کے بعد آپ نے ایک اور وجہ بیان کی جس کی نسبت شیخ موصوف سے میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: کہ یہ وجہ مجھ کو معلوم نہیں اسی طرح آپ نے پوری چالیس وجوہات بیان فرمائیں اور ہر ایک وجہ کو اس کے قائل کی طرف بھی منسوب کرتے گئے اور اخیر تک ہر وجہ پر شیخ موصوف نے کہا: کہ مجھے اس کا علم نہیں آپ کی وسعتِ علم پر نہایت متعجب ہو کر کہنے لگے کہ ہم قال کو چھوڑ کر حال کی طرف رجوع کرتے ہیں لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کا یہ کہنا تھا کہ مجلس میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا اور شیخ موصوف نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

آپ کا مشغلۂ علمی

محمد بن حسینی الموصلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تیرہ علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے آپ کے مدرسہ میں ایک درس فروعاتِ مذہبی پر اور ایک اس کے خلافیات پر ہوا کرتا تھا ہر روز دن کو اول و آخر آپ تفسیر و حدیث اور اصول و علمِ نحو وغیرہ کا درس دیتے تھے اور قرآن مجید (یعنی اس کا ترجمہ) آپ بعد ظہر پڑھایا کرتے تھے۔

آپ کا فتویٰ دینا

عمر البزاز بیان کرتے ہیں کہ عراق کے سوا دیگر بلاد سے بھی آپ کے پاس فتویٰ آیا کرتے تھے جب آپ کے پاس کوئی فتویٰ آتا تو آپ کو اس میں غور و فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی تھی، کسی فتویٰ کو بھی آپ اپنے پاس نہ رکھتے تھے بلکہ اسے پڑھ کر اسی وقت اس کے ذیل میں اس کا جواب تحریر فرما دیتے تھے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ[۱] و حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے مذہب پر آپ فتویٰ دیا کرتے تھے آپ کے فتوے علمائے عراق پر بھی پیش ہوتے تھے تو ان کو آپ کے سرعت جواب

---

۱ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنبلی المذہب تھے مذہب شافعی کے مطابق گاہے گاہے فتویٰ دینا مسائل اتفاقیہ

[illegible] فافہم۔ ولا تکن من القاصرین۔ مترجم

Marfat.com

پر نہایت تعجب ہوتا جو کوئی بھی آپ کے پاس علومِ دینیہ میں سے کوئی سا بھی علم حاصل کرنے آتا تو وہ آپ کے علم میں آپ کا ہمیشہ محتاج اور دوسروں پر فائق رہتا۔

ایک عجیب وغریب فتویٰ

آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بلادِ عجم سے ایک فتویٰ آپ کے پاس آیا اس سے پیشتر یہ فتویٰ علمائے عراق پر پیش ہو چکا تھا مگر کسی نے بھی اس کا جواب شافی نہ دیا۔

صورتِ مسئلہ یہ ہے کہ اکابر علمائے شریعت مندرجہ ذیل مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے طلاقِ ثلاثہ کے ساتھ اس بات کی قسم کھائی کہ وہ ایک ایسی عبادت کرے گا کہ جس میں وہ یہ عبادت کرتے وقت تمام لوگوں سے متفرّد ہوگا۔ بینوا توجروا۔

جب آپ کے پاس یہ فتویٰ آیا تو آپ نے اسے پڑھ کر فوراً لکھ دیا کہ یہ شخص مکہ معظمہ جا کر خانہ کعبہ کو خالی کرائے اور سات دفعہ اس کا طواف کر کے اپنی قسم اتارے چنانچہ یہ جواب ملتے ہی مستفتی اسی روز مکہ معظمہ روانہ ہوگیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

محمد بن ابوالعباس کا ایک مجمع مشائخین میں آپ کو خواب میں دیکھنا

محمد بن ابی العباس الخضر الحسینی الموصلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ 551ھ کا واقعہ ہے کہ آپ کے مدرسہ میں میں نے خواب میں دیکھا کہ مشائخ بحرو بر جمع ہیں، جن کے صدر آپ ہیں ان میں سے بعض کے سر پر صرف عمامہ اور عمامہ پر ایک چادر اور بعض کے عمامہ پر دو چادریں اور آپ کے عمامہ پر تین چادریں دیکھیں میں اپنے خواب میں سوچتا رہا کہ آپ کے عمامہ پر تین چادریں کیسی ہیں؟ اتنے میں میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ آپ میرے سرہانے کھڑے فرما رہے ہیں کہ ایک شریعت کی اور دوسری حقیقت کی اور تیسری بزرگی و عظمت کی۔

Marfat.com

اولیائے وقت کا آپ سے تعہد

شیخ ابوالبرکات صخر بن صخر بن مسافر بیان کرتے ہیں کہ اولیائے زمانہ میں سے آپ سے ہر ایک کا عہد تھا کہ وہ اپنے ظاہر و باطن میں آپ کے بدوں (بغیر اجازت) کے بغیر کچھ تصرف نہ کر سکیں گے آپ کو مقام حضرت القدس میں ہم کلام ہونے کا مرتبہ حاصل تھا آپ ان اولیائے کرام میں سے ہیں کہ جن کو حیات و ممات دونوں میں تصرف تام حاصل ہوتا ہے رضی اللہ عنہ و رضی اللہ عنا بہ۔

شیخ علی بن الہیتی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور شیخ بقاء بن بطوء رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر زیارتِ قبر کے لئے گئے اس وقت میں نے مشاہدہ کیا کہ امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قبر سے نکل کر آپ کو اپنے سینے سے لگایا کہ شیخ عبد القادر میں علمِ شریعت و علمِ حقیقت و علمِ حال میں تمہارا محتاج ہوں۔

ایک دفعہ میں آپ کے ساتھ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کے لئے گیا آپ نے فرمایا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَیْخ مَعْرُف عَبَرْنَاكَ بِدَرَجَتَیْنِ" (یعنی ہم تم سے دو درجہ بڑھ گئے) تو شیخ موصوف نے اپنی قبر میں سے جواب دیتے ہوئے فرمایا "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا سَیِّدَ اَھْلِ زَمَانِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ"

آپ کی مجلسِ وعظ میں جنات کا آنا

ابونظر بن عمر البغدادی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ ماجد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک دفعہ بذریعہ عمل جنات کو بلایا تو اس وقت ان کے حاضر ہونے میں معمول سے زیادہ دیر ہوئی جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ جس وقت ہم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی مجلس میں ہوں اس وقت تم ہم کو نہ بلایا کرو میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کی مجلس میں تم لوگ بھی جایا کرتے ہو انہوں نے کہا: کہ آپ کی مجلس میں بہ نسبت انسانوں کے ہم لوگ بکثرت ہوتے ہیں۔

Marfat.com

ایک بزرگ کا خواب

ابو الفرح الدویرہ وعبد الحکیم الاثری ویحیٰی الصرصری علی بن محمد الشہر بانی وغیرہ مشائخ بیان فرماتے ہیں کہ 610ھ کا واقعہ ہے کہ ہم لوگ ایک دن شیخ علی بن ادریس یعقوبی کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں شیخ عمر المریدی المعروف تبریدہ آپ کی خدمت میں آئے آپ نے ان سے فرمایا: کہ تم اپنا خواب بیان کرو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور انبیاء اور ان کے ہمراہ ان کی امتیں چاروں طرف سے چلی آرہی ہیں کسی کے ہمراہ ایک اور کسی کے ہمراہ دو آدمی ہیں اتنے میں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لا رہے ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کی امت دریا کی موجوں یا شب کی طرح چھائی ہوئی چلی آرہی ہے انہیں میں بہت سے مشائخ ہیں اور ہر ایک مشائخ کے ساتھ ان کے مرید ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے حسبِ مراتب فضیلت رکھتے ہیں پھر ان مشائخ میں میں نے ایک اور بزرگ کو دیکھا کہ جن کے ہمراہ بہت سی خلقت ہے جو دوسروں پر فضیلت رکھتی ہے میں نے ان کی نسبت پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ہیں میں نے آگے بڑھ کر آپ سے کہا کہ حضرت کل مشائخین میں میں نے آپ سے زیادہ افضل کسی کو نہیں پایا اور نہ آپ کے اتباع سے دوسروں کے اتباع کو بہتر دیکھا تو آپ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھ کر سنائے۔

اِذَا کَانَ مِنَّا سَیِّدٌ فِیْ عَشِیْرَۃٍ
عَلَاھَا وَاِنْ ضَاقَ الْخُنَاقُ حَمَاھَا

جس قبیلہ میں ہمارا سردار موجود ہوگا تو وہ سب پر غالب رہے گا اور اگر ان پر کوئی سختی آئے گی تو وہ ان کی حمایت کرے گا۔

وَمَا اخْتَرَتْ اِلَّا وَاَصْبَحَ شَیْخَھَا
وَلَا افْتَخَرَتْ اِلَّا وَکَانَ فَتَاھَا

Marfat.com

اور وہ آزمائش میں پورا نہ اترے گا مگر جب سے کہ یہ اس کا سردار ہے اور
نہ وہ کسی بات پر فخر کر سکے گا مگر تب ہی کہ یہ ان میں موجود ہو۔

وَمَا ضُرِبَتِ بِالاَ بْرَ یُقِیْنِ خِیَا مُنَا
فَاَصْبَحَ مَاوَی الطَّارِقِیْنَ سِوَھَا

اور جہاں کہیں بھی خواہ ابرقان ہی میں جب ہمارے خیمے گاڑے تو اس
طرف سے ہرگز رنے والے نے اپنا راستہ موڑا۔

جب میں پیدا ہوا تو یہ اشعار میری زبان پر تھے شیخ محمد الخیاط بھی اس وقت موجود
تھے۔ شیخ علی بن ادریس موصوف نے آپ سے کہا کہ اسی مضمون سے متعلق آپ کے
اشعار اگر آپ کو یاد ہوں تو سنائیے تو آپ نے اس وقت مندرجہ ذیل اشعار سنائے۔

هَنِیْـاًءَ لِصَاحِبِیْ اِنَّنِیْ قَائِدُ الرَّکْبِ
اَسِیْرُ بِهِمْ قَصْدًا اِلٰی مَنْزِلِ المرجب

میرے احباب کو مبارک ہو کہ میں امیرِ لشکر ہوں میں انہی کے لئے جاتا
ہوں ایک وسیع میدان میں انہیں جا اتاروں۔

وَاَکْنِفُهُمْ وَالْکُلُّ فِیْ شُغْلِ اَمْرِهٖ
وَاُنْزِلُهُمْ فِیْ حَضْرَةِ الْقُدْسِ مِنْ رَّبِّیْ

وہ سب کے سب اپنے کام میں مصروف ہیں اور ان کی رہائش مقام کی فکر
مجھ کو ہے میں ان کو لے جا کر مقامِ حضرت القدس میں جا اتاروں

وَلِیْ مَعْهَدٌ کُلُّ الطَّائِفِ دُوْنَهٗ
وَلِیْ مُنْهَلٌ عَذْبُ الْمَشَارِبُ وَالشَّرْبِ

مجھ کو ایک ایسی منزل معلوم ہے کہ تمام آسائشیں جس کے آگے ہیچ ہیں
جہاں ایسا پانی ہے کہ جو تمام پانیوں سے زیادہ شیریں وخوش مزہ ہے۔

وَاَهْلُ الصَّفَا یَسْعُوْنَ خَلْفِیْ وَکُلُّهُمْ
لَهُمْ هِمَّةٌ اَمْضٰی الصَّادِمِ الْعَضْبِ

Marfat.com

اہلِ باطن میرے پیچھے پیچھے دوڑے چلے آ رہے ہیں ان کی عالی ہمتی ایسی ہے جو تلوار سے زیادہ کام دیتی ہے۔

آپ کے بعض اقوال

حافظ ابنِ نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ شیخ عبداللہ الجبائی نے مجھ کو خط لکھا انہی کے خط سے میں مندرجہ ذیل مضمون نقل کرتا ہوں۔

شیخ موصوف نے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا اشغال اور آخرت اہوال ہے بندہ انہی دونوں کے درمیان میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا ٹھکانا جنت یا دوزخ میں قرار پاتا ہے۔ "رَبَّنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِحَبِیْبِكَ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

مسلمان کے دل پر ستارۂ حکمت و ماہتابِ علم اور آفتابِ معرفت کا طلوع ہونا

شیخ عبداللہ الجبائی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی بعض مجالس میں بیان فرمایا ہے کہ پہلے مسلمان کے دل پر حکمت کا ستارہ طلوع کرتا ہے کہ اس کے بعد ماہتاب علم پھر آفتابِ معرفت طلوع کرتا ہے۔ ستارۂ حکمت کی روشنی سے وہ دنیا کو اور ماہتابِ علم کی روشنی سے وہ آخرت کو اور آفتاب معرفت کی روشنی سے وہ مولا کو دیکھتا ہے۔

نیز! آپ نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ دلہنوں کی طرح چشمِ اغیار سے مخفی رہتے ہیں۔ ذومحرم و صاحب راز کے سوا انہیں (یعنی ان کے مراتب کو) اور کوئی نہیں جانتا اور نہ پہچانتا ہے۔

ایک صحابی جن سے ملاقات

علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن العماد الاقفسی الشافعی اپنی کتاب نظم الدرر فی ہجرت خیر البشر میں جس جگہ انہوں نے جنات کا جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرآن مجید سن کر اسلام لانا بیان کیا ہے اُسی کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ

Marfat.com

منجملہ ان کے ایک جن سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ملاقات ہوئی۔

دعا کے تین درجے

کسی نے آپ سے دعا کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: دعا کے تین درجے ہیں۔ اول: تعریض، دوم: تصریح، سوم: اشارہ۔ تعریض سے دعا بکنا یہ کرنا اور امر ظاہر کو کر کے امر مخفی طلب کرنا مراد ہے جیسا کہ جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "لا تکلنا الی تدبیرا نفسنا طرفة عین" (یعنی اے پروردگار! تو ہمیں صرف ظاہری اسباب پر ایک لمحہ کیلئے بھی نہ چھوڑ) اور تصریح یہ ہے کہ جسے صاف لفظوں میں بیان کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ" (اے پروردگار! تو اپنے آپ کو دکھلا کہ میں بھی تجھے ایک نظر دیکھوں) اور اشارہ یہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی" جس میں آپ نے احیاء مولیٰ کی طرف اشارہ کیا یعنی اے پروردگار! تو مجھ کو دکھا کہ تو (قیامت کے دن) مردوں کو کیونکر زندہ کرے گا۔

آپ کی ادعیہ (دعائیں)

آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد اپنی مجالس میں مندرجہ ذیل ادعیہ پڑھا کرتے تھے۔ بعض مجلس میں آپ یہ دعا فرماتے:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِوَصْلِكَ مِنْ صَدِّكَ وَ بِقُرْبِكَ مِنْ طَرْدِكَ وَ بِقُبُوْلِكَ مِنْ رَدِّكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ طَاعَتِكَ وَوُدِّكَ وَاَهِّلْنَا بِشُكْرِكَ وَحَمْدِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ"

اے اللہ! ہم تیرے وصال کے بعد روک دیئے جانے سے اور تیرے مقرب بن کر نکال دیئے جانے سے اور تیرے مقبول ہونے کے بعد

Marfat.com

مردود ہونے سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں اپنی اطاعت و عبادت کرنے والوں میں سے کر دے اور ہمیں توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کریں اور تیری حمد کرتے رہیں۔

بعض مجالس میں آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

"اللھم نسئلك ایمانا یصلح للعرض علیك و ایقانا نقف به فی القیامة بین یدیك وعصمة تنقذنا بها من ورطات الذنوب و رحمه تطهرنا بها من دنس العیوب و علما نفقه به اوامرك ونواهیك و فهما نعلم به كیف ننا جیك واجعلنا فی الدنیا والاخره من اهل ولایتك و املاء قلوبنا بنور معرفتك واكحل عیون عقولنا باثمدهدایتك واحرس اقدام افكار نامن نامن مزالق مواطی الشبهات وامنع طیور نفوسنا من الوقوع فی شباك موبقات الشهوات واعنا فی اقامه الصلوٰة علی ترك الشهوات وامح سطور سیاتنا من جرائد اعمالنا باید الحسنات كن لنا حیث ینقطع الرجاءِ منا اذا اعرض اهل الجود بوجوههم عنا حین تحصل فی ظلم الحود اهائن افعالنا الی یوم المشهود وائجر عبدك الضعیف علیٰ ما الف واعصمه من الزلل ووقفه والحاضرین لصحاله القول والعمل واجر علیٰ لسانه ماینتفع به السامع وتذ رف له المدامع ویكین القلب الخاشع واغفرله وللحاضرین ولجمیع المسلمین۔"

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اس درجہ کا ایمان دے کہ جو تیرے حضور میں پیش ہونے کے لائق ہو اور اس درجہ کا یقین عطا فرما جس کی قوت سے ہم

Marfat.com

قیامت کے دن تیرے رو برو ٹھہر سکیں اور ایسی عصمت نصیب کر کہ جو ہمیں گناہ و معصیت کے گرداب سے نجات دے۔ ہم پر اپنی رحمت نازل کر تا کہ ہم ہمیشہ عیوب کی گندگی سے پاک و صاف رہیں ہمیں وہ علم سکھلا جس سے ہم تیرے احکام کو سمجھیں اور وہ فہم دے جس سے ہم تیری درگاہ میں دعا کرنا سیکھیں۔ اے اللہ! تو ہمیں دنیا و آخرت میں اہل اللہ سے کر اور ہمارے دلوں میں اپنی معرفت بھر دے۔ (اے اللہ!) ہماری عقل کی آنکھوں میں اپنی ہدایت کا سرمہ لگا اور افکار کے قدم شبہات کے موقعوں پر پھسلنے سے اور ہماری نفسانیت کے پرندوں کو خواہشات کے آشیانوں میں جانے سے روک لے۔ ہماری شہوات سے ہمیں نکال کر نمازیں پڑھنے روزے رکھنے میں ہماری مدد کر ہمارے گناہوں کے نقوش کو ہمارے اعمالنامہ سے نیکیوں کے ساتھ مٹا دے۔ اے اللہ! جبکہ ہمارے افعالِ مرہونہ ظلم کی قبروں میں مدفون ہونے کے قریب ہوں اور تمام اہل دوستا ہم سے منہ موڑنے لگیں اور ہماری امیدیں ان سے منقطع ہو جائیں تو اس وقت تو ہمارا قیامت میں والی اور مددگار بن اور ناچیز بندے کو جو کچھ کہ وہ کر رہا ہے اس کا اجر دے اور لغزشوں سے اسے محفوظ رکھ اسے اور کل حاضرین کو نیک بات اور نیک کام کی توفیق دے اور اس کی زبان سے وہ بات نکلوا جس سے سامعین کو نفع ہو اور جس کے سننے سے آنسو بہنے لگیں اور سخت دل بھی نرم ہو جائیں خداوندا! اسے اور تمام حاضرین اور کل مسلمانوں کو بخش دے۔

آپ اپنے وعظ کو مندرجہ ذیل الفاظ سے ختم کیا کرتے تھے۔

جعلنا اللہ وایاکم ممن تنبہ لخدمتہ و تنزہ عن الدنیا و تذکر یوم حشرہ واقتفی اثار الصالحین۔ اللھم انت ولی

Marfat.com

ذلک و القادر علیه یا رب العلمین۔

ترجمہ: ہمیں اور تمہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے کرے جو اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے متنبہ اور دنیا و مافیہا سے بے لوث ہو کر میدان حشر کو یاد رکھتے اور سلف صالحین کے قدم بقدم چلتے ہیں اے اللہ! تو بیشک ایسا کر سکتا ہے اور ایسا کرنے پر تجھ کو ہر وقت قدرت حاصل ہے۔

اسی کے حسبِ حال یہاں ایک شعر بھی لکھا گیا ہے۔ وھو ھذا

وَمَنْ یَتْرُکُ الْاٰثَارَ قَدْ ضَلَّ سَعْیُہٗ
وَھَلْ یَتْرُکُ الْاٰثَارَ مَنْ کَانَ مُسْلِمًا

جو شخص آثار اسلاف کو چھوڑ دیتا ہے اس کی کوشش رائیگاں جاتی ہے مسلمان کا کام نہیں کہ اپنے اسلاف کے قدم بقدم نہ چلے۔

آپ کے ازواج

شیخ الصوفیہ شیخ شہاب الدین عمر السہروردی اپنی کتاب عوارف المعارف کے گیارہویں باب میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: کہ آپ نے نکاح کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: بیشک میں نکاح نہیں کرتا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم نکاح کرو نیز آپ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ مدت سے میں نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر اس وجہ سے مجھے نکاح کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ میرے اوقات میں کدورت پیدا ہو جائے گی عرصہ تک میں اپنے ارادے سے باز رہا مگر کہاں تک "کُلُّ اَمْرٍ ھُوْنٌ بِاَوْقَاتِھَا" (ہر کام کا ایک وقت مقرر ہو چکا ہے) جب یہ وقت آیا تو خدا تعالیٰ نے مجھے چار بیبیاں عنایت کیں جن میں سے ہر ایک مجھ سے کامل محبت رکھتی تھی۔

آپ کی اولاد

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ آپ کے صاحبزادے عبدالرزاق

Marfat.com

سے میں نے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے والد ماجد کی کل اولاد انچاس تھی جن میں سے اولادِ ذکور 27 اور باقی اولاد اناث تھی۔

شیخ عبداللہ جبائی نے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ شیخ عبدالقادر جیلانی نے بیان کیا ہے کہ جب میرے گھر بچہ تولد ہوتا تو میں اسے اپنے ہاتھ میں لیتا اور یہ کہہ کر کہ یہ مردہ ہے اس کی محبت اپنے دل سے نکال دیتا پھر اگر وہ مرجاتا تو مجھے اس کی موت سے کچھ رنج محسوس نہ ہوتا۔ شیخ عبداللہ جبائی بیان کرتے ہیں کہ چنانچہ آپ کی مجلسِ وعظ کے دن اگر آپ کی کوئی اولاد فوت ہو جاتی تو اس روز آپ کے معمول میں کچھ فرق نہ آتا بلکہ بدستور سابق آپ مجلس میں تشریف لاکر وعظ فرماتے جب غسل وکفن دیکر آپ کے پاس لایا جاتا تو اس وقت آپ نمازِ جنازہ پڑھاتے۔ رضی اللہ عنہ ورضی اللہ عنا بہ۔

شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی اولادِ کبار میں سے شیخ عبدالوہاب ہیں ماہ شعبان 522ھ بمقام بغداد آپ کا تولد ہوا اور وہاں ہی بتاریخ 25 شعبان 593ھ شب کو وفات پا کر مقبرہ حلبہ میں مدفون ہوئے۔

آپ نے تفقہ اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اور آپ ہی کو حدیث بھی سنائی علاوہ ازیں ابوغالب ابن النبا وغیرہ دیگر شیوخ کو بھی حدیث سنائی آپ نے طلبِ علم کے لئے بلادِ عجم کے دور دراز شہروں کا بھی سفر کیا اور 543ھ میں جب کہ آپ کی عمر بیس سال سے متجاوز تھی اپنے والد ماجد کے سامنے ہی آپ کی جگہ پر نیابت درس و تدریس کا کام نہایت سرگرمی سے انجام دیا اور پھر اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد وعظ گوئی کی فتوے دیئے بہت لوگوں نے علم وفضل آپ سے حاصل کیا۔ منجملہ ان کے شریف حسینی بغدادی اور احمد بن عبد الواسع بن امیر وغیرہ فضلاء ہیں آپ کے برادران میں اور کوئی ایسے نہیں ہیں کہ جن کو آپ پر ترجیح دی جاسکے آپ اعلیٰ درجہ کے فقیہ بہت بڑے فاضل اور نہایت شیریں کلام تھے مسائلِ خلافیہ وعظ گوئی خوش بیانی میں آپ

Marfat.com

ید طولیٰ رکھتے تھے۔ دلچسپ اور ظرافت آمیز فقرے آپ کی زبانِ زد تھے آپ نہایت بامروت کریم النفس وصاحبِ جود وسخا شخص تھے۔ خلیفہ ناصر الدین نے ستم رسیدہ اور مظلوموں کی معاونت اور ان کی فریاد رسی پر آپ کو مامور کیا تھا۔ ذہبی نے بیان کیا ہے کہ آپ نے حدیث بیان فرمائی وعظ کہا فتوے دیئے دیوان شاہی سے بھی آپ کے پاس مراسلات آیا کرتے تھے آپ اعلیٰ درجے کے متین وادیبِ کامل تھے۔

ذہبی اور ابنِ خلیل وغیرہ اور دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

ابنِ رجب نے بھی اپنی طبقات میں بیان کیا ہے کہ آپ نے ابن الحسین وابن الرعوانی وابو غالب بن النبا وغیرہ سے حدیث سنی آپ اعلیٰ درجہ کے فقیہ وزاہد اور بہت بڑے واعظ تھے اور قبولیتِ عامہ آپ کو حاصل تھی مظلوم وستم رسیدہ لوگوں کی فریاد رسی کے لئے آپ خلیفہ کی طرف سے مامور تھے۔

شیخ عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ عیسیٰ ہیں آپ نے بھی اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے تفقہ حاصل کیا اور حدیث سنی اور ابو الحسن بن ضرما وغیرہ سے بھی آپ نے حدیث سنی پھر آپ نے درس وتدریس بھی کی حدیث بیان فرمائی فتوے دیئے وعظ بھی کہا اور تصوف میں ''جواہر الاسرار'' ''لطائف الانوار'' وغیرہ کتابیں تصنیف کیں پھر آپ مصر تشریف لے گئے اور وہاں جا کر بھی آپ نے وعظ گوئی کی اور حدیث بھی بیان کی۔ اہالیانِ مصر میں سے ابو تراب ربیعہ بن الحسن الحصری الصنعائی رحمۃ اللہ علیہ مسافر بن یعمر المصری رحمۃ اللہ علیہ حامد بن احمد الارتاجی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن محمد الفقیہ المحدث رحمۃ اللہ علیہ عبد الخالق بن صالح القرشی الاموی المصری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے آپ سے حدیث سنی۔

ابنِ نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ آپ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد 562ھ میں ملک شام چلے گئے تھے اور دمشق جا کر علی بن مہدی ابنِ مفرج الہلالی سے بھی حدیث سنی اور اپنے والد ماجد کی سند سے حدیث بیان فرمائی وہاں سے پھر

Marfat.com

آپ مصر تشریف لے گئے اور وہاں ہی آپ نے سکونت اختیار کی یہاں بھی آپ وعظ فرمایا کرتے اور مقبولِ خاص و عام ہوئے اور حدیث بھی بیان کی۔ احمد بن میسرہ بن احمد الہلال الحنبلی وغیرہ نے آپ سے حدیث سنی۔

منذری نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے کہ آپ مصر تشریف لے گئے اور وہاں بھی آپ نے حدیث بیان فرمائی وعظ بھی فرماتے رہے اور وہیں وفات پائی۔ ابنِ نجار کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے مزار شریف پر لکھا دیکھا کہ بارہویں تاریخ ماہِ رمضان المبارک 573ھ کو آپ نے وفات پائی آپ کو شعر وسخن کا مذاق بھی حاصل تھا۔ مندرجہ ذیل اشعار آپ ہی کے کہے ہوئے ہیں۔

تَحَمَّلَ سَلَامِیْ نَحْوَ اَرْضِ اَحِبَّتِیْ
وَقُلْ لَّهُمْ اِنَّ الْغَرِیْبَ مُشَوَّقٗ

تم میرے دوستوں کی طرف جاؤ تو ان سے میرا اسلام پہنچا کر یہ کہہ دینا کہ وہ غریب تمہارے اشتیاقِ محبت سے بھرا ہوا ہے۔

فَاِنْ سَئَلُوْکُمْ کَیْفَ حَالِیْ بَعْدَهُمْ
فَقُوْلُوْا بِنِیْرَانِ الْفِرَاقِ حَرِیْقٗ

پھر اگر وہ تم سے میرا اور کچھ حال دریافت کریں تو کہہ دینا کہ وہ بس تمہاری آتشِ ہجر سے سوزاں ہے۔

فَلَیْسَ لَهٗ اَلْفٌ یَسِیْرُ بِقُرْبِهِمْ
وَلَیْسَ لَهٗ نَحْوَ الرُّجُوْعِ طَرِیْقٗ

اس کا کوئی بھی ایسا رفیق نہیں ہے کہ جو اسے اس کے احباب کے پاس پہنچا دے غرض اس کو تمہارے پاس آنے کی کوئی بھی صورت نہیں ہے۔

غَرِیْبٌ یُقَاسِی الْهَمَّ فِیْ کُلِّ بَلْدَةٍ
وَمَنْ لِغَرِیْبٍ فِی الْبِلَادِ صَدِیْقٗ

Marfat.com

اپنی غربت کی وجہ سے وہ جہاں جاتا ہے سختیاں جھیلتا ہے اور ظاہر ہے کہ بلادِ اجنبیہ میں مسافر کا کون غم خواہ بنتا ہے۔

ایضاً

وَاِنِّی اَصُوْمُ الدَّهْرَ اِنْ لَّمْ اَرَاکُمْ
وَیَوْمَ اَرَاکُمْ لَا یَحِلُّ صِیَامِیْ

میں صائم الدہر ہوں گا اگر تم کو نہ دیکھ سکا اور جس روز کہ تم کو دیکھوں اس دن میرا روزہ میرے لئے جائز نہیں۔

اَلَا اِنَّ قَلْبِیْ قَدْ تَذَمَّمَ فِی الْهَوٰی
اِلَیْکُمْ فَجَدَّلِیْ مُنْعِمًا بِذَمَامِیْ

مرے دل نے تمہاری محبت میں مجھے عار دلایا ہے اس میں اس نے منعموں کی طرح احسان کر کے مجھ پر بڑا سلوک کیا ہے۔

جبال میں آپ کی ذرّیت

شیخ ابوبکر عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ آپ کے صاحبزادوں کے شیخ ابوبکر عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ 27 یا 28 شوال 532 ہجری میں آپ کا تولد ہوا اور 28 ربیع الاول 602ھ کو جبال میں آپ نے وفات پائی۔

آپ نے بھی اپنے والد ماجد سے تفقہ حاصل کیا اور آپ ہی سے حدیث بھی سنی اور ابنِ منصور عبد الرحمٰن بن محمد القزاز وغیرہ سے بھی حدیث سنی۔ علم و فضل حاصل کرنے کے بعد آپ نے بھی وعظ کہا۔ درس و تدریس بھی کی۔ بہت سے علماء و فضلاء آپ سے مستفید ہوئے۔ 580ھ میں آپ جبال چلے گئے اور وہیں آپ نے سکونت اختیار کی اور اب تک آپ کی ذریت وہاں موجود ہے۔

Marfat.com

شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ عبدالجبار ہیں آپ نے بھی والد ماجد سے ہی تفقہ حاصل کیا اور آپ سے اور ابو منصور اور قزاز وغیرہ سے بھی حدیث سنی آپ خوشنویس بھی تھے اور ہمیشہ آپ اربابِ قلوب کے ہم صحبت رہتے تھے۔ شیخ عبدالرزاق نے بھی کہ جن کا ذکر آگے آئے گا آپ سے کچھ حدیث سنی آپ بھی ایک نہایت صوفی شخص تھے اور ہمیشہ فقراء اور اربابِ قلوب کے ہم صحبت رہتے تھے آپ کا خطبہ بھی نہایت نفیس تھا شیخ عبدالجبار موصوف کا آپ سے بھی پہلے عین عالمِ شباب میں مورخہ 9 ذی الحجہ 575 ہجری کو انتقال ہوا اور (محلّہ) علیہ میں اپنے والد ماجد کے مسافر خانہ میں مدفون ہوئے۔

شیخ حافظ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ حافظ عبدالرزاق ہیں۔ 18 ذیقعد 520 ہجری کو بوقتِ شب متولد ہوئے اور 7 شوال 603ھ کو ہفتہ کے دن بغداد ہی میں آپ نے وفات پائی اور بابِ حرب میں مدفون ہوئے۔

ابنِ تجار نے بیان کیا ہے کہ آپ کی نمازِ جنازہ کا اعلان کیا گیا تو بڑی خلقت جمع ہو گئی اور بیرون شہر لے جا کر آپ کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اس کے بعد آپ کا جنازہ جامعہ رصافہ میں لایا گیا یہاں بھی آپ کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اسی طرح باب تربۃ الخلفاء و باب الحریم و مقبرہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اور کئی مقامات پر آپ کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اس کے بعد آپ کو دفن کر دیا گیا آپ کے جنازے میں اس قدر لوگ شریک تھے جس قدر جمعہ یا عید کے دن ہوا کرتے ہیں۔

آپ نے بھی اپنے والد ماجد سے تفقہ حاصل کیا او حدیث سنی اور ابوالحسن ضرما وغیرہ سے بھی آپ نے حدیث سنی آپ نے حدیث سنائی اور لکھوائی بھی اور دیگر علوم

Marfat.com

کی درس وتدریس بھی کی آپ بحث ومباحثہ کا مشغلہ بھی رکھتے تھے۔

اسحاق بن احمد بن غانم الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ علی بن علی خطیب زوباء رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جماعت کثیرہ نے آپ سے روایت کی ہے کہ حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ حدیث اپنے والد ماجد سے اور ابوالحسن محمد بن الصائغ رحمۃ اللہ علیہ قاضی ابوالفضل محمد الاموی رحمۃ اللہ علیہ ابوالقاسم سعید بن النباء رحمۃ اللہ علیہ حافظ ابوالفضل محمد بن ناصر رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر بن الراغوانی رحمۃ اللہ علیہ ابوالمظفر محمد الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ ابوالمعانی احمد بن علی بن السمین رحمۃ اللہ علیہ ابوالفتح محمد بن البطر وغیرہ سے بھی سنی آپ حافظِ حدیث وفقیہ حنبلی المذہب تھے آپ کی ثقاہت وصداقت آپ کی تواضع آپ کا صبر وشکر اور آپ کے اخلاق حسنہ آپ کی عفت معروف ہر خاص و عام تھی آپ بالعموم لوگوں سے کنارہ کش رہتے تھے اور ضروریاتِ دینی کے بغیر ہر گز باہر نہ نکلتے تھے باوجود عسرت کے بھی آپ سخی تھے اور طلبہ سے نہایت محبت رکھتے تھے۔

حافظ ذہبی نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام میں بیان کیا ہے کہ ابوبکر شیخ عبدالرزاق الجیلی ثم البغدادی الحنبلی المحدث الحافظ الثقہ الزاہد نے حسبِ اشارہ اپنے والد ماجد جماعت کثیرہ سے حدیث سنی اور بطورِ خود بھی بہت سے مشائخ سے حدیث سنی اور جا بجا سے اجزائے حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تلاش کیے آپ حلبی مشہور تھے منسوب بحلبہ جو کہ بغداد کے ناحیہ شرقیہ میں ایک مشہور محلہ کا نام ہے۔

الروض الزاہر نے بیان کیا ہے کہ ذہبی وابنِ النجار وعبداللطیف وتقی البلدانی وغیرہ بہت سے مشاہیر نے آپ سے روایت کی ہے نیز آپ نے شیخ شمس الدین عبدالرحمٰن اور شیخ کمال عبدالرحیم اور احمد بن شیبان وخدیجہ بنت الشہاب بن راجح و اسماعیل العسقلانی وغیرہ کو اجازتِ حدیث دی۔

شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ ابراہیم ہیں آپ نے بھی اپنے والد ماجد ہی سے تفقہ حاصل کیا اور حدیث سنی دیگر مشائخ سے بھی آپ نے حدیث سنی آپ واسط چلے گئے تھے اور

Marfat.com

592ہجری میں آپ نے وہیں وفات پائی۔

شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ نے بھی اپنے والد ماجد ہی سے تفقہ حاصل کیا اور آپ ہی سے حدیث سنی اور سعید بن البناء وابوالوقت وغیرہ دیگر شیوخ سے بھی آپ نے حدیث سنی بہت سے لوگ آپ سے مستفید بھی ہوئے۔25 ذیقعد600ھ کو بغداد ہی میں آپ نے وفات پائی اور مقبرہ حلبہ میں آپ مدفون ہوئے۔

شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ عبداللہ ہیں آپ نے بھی حدیث اپنے والد ماجد اور سعید بن النباء سے حدیث سنی بیان کیا گیا ہے کہ آپ کا سنِ تولد 508ھ یا بقولِ بعض 507ھ ہے۔اپنے تمام بھائیوں میں آپ ہی سب سے بڑے تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ یحیٰ رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ یحیٰ ہیں' 550ھ میں اپنے والد ماجد کی وفات سے گیارہ سال پہلے آپ تولد ہوئے اور 600ھ میں آپ نے وفات پائی اور اپنے والد ماجد کے مسافر خانہ میں اپنے برادرِ مکرم شیخ عبدالوہاب کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

آپ نے بھی اپنے والد ماجد سے ہی تفقہ حاصل کیا اور حدیث بھی سنی۔محمد بن عبدالباقی وغیرہ سے بھی آپ نے حدیث سنی۔ بہت سے لوگ آپ سے مستفید ہوئے آپ اپنے تمام بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے آپ اپنے صغرسن سے ہی مصر چلے گئے تھے اور وہیں آپ کے ہاں فرزند تولد ہوئے جس کا نام آپ نے عبدالقادر رکھا تھا پھر آپ اپنی کبرسنی میں بمعہ فرزند بغداد واپس آ گئے اور یہیں آپ نے وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ یحیٰ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالوہاب نے بیان کیا ہے کہ ہمارے والد ماجد ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئے

Marfat.com

یہاں تک کہ کسی کو بھی اس وقت آپ کی صحت کی امید نہ رہی اس لئے ہم سب آپ کے گرد بیٹھے ہوئے آب دیدہ ہو رہے تھے کہ اتنے میں آپ کو کسی قدر افاقہ ہوا آپ نے فرمایا: میں ابھی نہیں مروں گا تم مت روؤ میری پشت میں ابھی یحییٰ باقی ہے اس کا تولد ہونا ضروری ہے ہم نے جانا شاید آپ بے ہوشی کی حالت میں فرما رہے ہیں۔ غرض پھر آپ کو صحت ہوگئی اور آپ اپنی ایک حبشیہ لونڈی سے ہم بستر ہوئے اور اس سے آپ کے ہاں ایک فرزند تولد ہوئے جس کا نام آپ نے یحییٰ رکھا یہی آپ کی اخیر اولاد ہے اس کے بعد بھی آپ عرصہ دراز تک زندہ رہے۔

شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ موسیٰ ہیں اخیر ربیع الاول 535ھ کو تولد ہوئے اور شروع جمادی الاخریٰ 618ھ میں محلہ عقبیہ دمشق میں وفات پا کر سفح قاسیون میں مدفون ہوئے آپ نے اپنے برادران میں سب سے اخیر وفات پائی۔

آپ نے بھی اپنے والد ماجد ہی سے تفقہ حاصل کیا اور حدیث سنی اور سعید بن النباء وغیرہ سے بھی آپ نے حدیث سنی آپ دمشق چلے گئے تھے اور وہیں آپ نے سکونت بھی اختیار کی اور لوگوں کو نفع پہنچایا بعد میں آپ مصر چلے گئے لیکن وہاں سے پھر دمشق ہی کو واپس آ گئے۔

شیخ عمر بن حاجب نے اپنی کتاب معجم میں بیان کیا کہ آپ حنبلی المذہب شیخ حدیث زاہد و متورع اور ممتاز لوگوں میں سے تھے آپ دمشق چلے گئے تھے وہیں سکونت اختیار کی۔ اخیر عمر میں آپ پر امراض کا غلبہ رہتا تھا دمشق میں ہی آپ نے وفات پائی مدرسہ مجاہدیہ میں آپ کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور جبل قاسیون میں آپ کو دفن کیا گیا۔

Marfat.com

جناب غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد الاولاد

شیخ سلیمان بن عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ سلیمان بن عبدالرزاق بن الشیخ عبدالقادر الحنبلی الاصل الحسینی البغدادی المولد ہیں۔ 553ھ میں آپ پیدا ہوئے اور 9 جمادی الآخر 611ھ کو اپنے برادر عبدالسلام سے کل بیس یوم پہلے آپ نے وفات پائی اور اپنے والد ماجد کے قریب مقبرہ حلبہ میں مدفون ہوئے آپ نے بھی بہت سے شیوخ سے حدیث سنی اور آپ کے خلف الصدق شیخ داؤد بن سلیمان بن عبدالوہاب بن شیخ عبدالقادر بن ابی صالح القرشی الہاشمی نے اپنے جدامجد شیخ عبدالوہاب سے حدیث سنی اور پھر آپ سے حافظ دمیاطی وغیرہ نے سنی۔ 18 ربیع الاول 648ھ میں آپ نے وفات پائی اور مقبرہ حلبہ میں اپنے جدامجد کے قریب مدفون ہوئے۔

شیخ عبدالسلام بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ عبدالسلام بن عبدالوہاب ہیں آٹھ ذی الحجہ 548ھ میں آپ تولد ہوئے اور 3 رجب المرجب 613ھ کو بغداد ہی میں آپ نے وفات پائی اور مقبرہ حلبہ میں آپ مدفون ہوئے آپ حنبلی المذہب تھے۔

آپ نے اپنے والد ماجد اور اپنے جدامجد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے تفقہ حاصل کیا اور درس و تدریس کے فتوے دیئے۔ متعدد امورِ مذہبی کے آپ متولی رہے منجملہ اس کے کسوتہ بیت اللہ شریف کے بھی آپ متولی رہے اور اس اثناء میں آپ

Marfat.com

نے حج بھی ادا کیا۔

شیخ محمد بن شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ محمد ابنِ شیخ عبدالعزیز ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ نے بھی بہت سے شیوخ سے حدیث سنی جبال میں آپ نے سکونت اختیار کی وہیں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔

منجملہ ان کے آپ کی ہمشیرہ شیخۃ النساء زہرہ رحمۃ اللہ علیہا ہیں آپ نے بھی حدیث سنی اور بیان کی اور بغداد ہی میں آپ نے وفات پائی۔

ہمیں آپ کے برادر شیخ محمد بن شیخ عبدالعزیز کے سنِ پیدائش یا وفات کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔ رحمہما اللہ تعالیٰ

شیخ نصر بن شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین ابو صالح شیخ نصر بن شیخ عبدالرزاق بن سیدنا شیخ عبدالقادر الاصل البغدادی المولد ہیں آپ نے اپنے والد ماجد کے علاوہ اور بھی بہت سے فضلائے وقت سے تفقہ حاصل کیا اور حدیث سنی اور اپنے عمِ بزرگ شیخ عبدالوہاب سے بھی آپ نے حدیث سنی آپ نے درس و تدریس کی حدیث بیان کی اور لکھوائی بھی اور فتوے بھی دیئے آپ حنبلی المذہب تھے اور بحث مباحثہ بھی کیا کرتے تھے۔ آٹھ ذی القعدہ 622ھ کو آپ خلیفہ الظاہر بامر اللہ کی طرف سے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے اور تا زیست خلیفہ موصوف آپ منصبِ قضا پر مامور رہے اور آپ کے اخلاق و عادات اور آپ کی تواضع و انکساری میں مطلقاً کچھ بھی تغیر نہیں ہوا بلکہ بدستورِ سابق ہمیشہ ویسے خلیق کریم النفس اور متواضع رہے آپ کے اجلاس میں شہادتیں بند کر کے لی جایا کرتی تھیں آپ حنابلہ میں سے پہلے شخص ہیں کہ قاضی القضاۃ کے لقب سے پکارے گئے پھر خلیفہ المستنصر باللہ نے اپنے ابتدائی عہد خلافت کے چار ماہ کے

Marfat.com

بعد 623ھ میں آپ کو منصب قضا سے سبکدوش کر دیا آپ اعلیٰ درجہ کے محقق عارف، حدیث میں ثقہ نہایت شیریں کلام خوش طبع اور متین تھے۔ فروعات مذہبیہ میں آپ کے معلومات نہایت وسیع تھے۔

حافظ ابنِ رجب نے اپنی کتاب طبقات میں بیان کیا ہے کہ آپ قاضی القضاۃ شیخ الوقت فقیہ مناظر محدث عابد زاہد اور واعظ تھے۔ حدیث آپ نے بہت سے شیوخ خصوصاً اپنے والد ماجد اور عمِ بزرگ شیخ عبد الوہاب سے سنی۔ ابو العلاء الہمد انی وابو موسیٰ المدینی وغیرہ نے بھی آپ کو اجازت حدیث دی آپ اعلیٰ درجہ کے مقرر و محرر فاضل تھے آپ اپنے جدِ امجد کے مدرسہ کے متولی بھی بنے۔ خلیفۃ الظاہر جو نہایت دیانتدار خلیق کریم النفس حق پسند خلیفہ گزرا ہے جب اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد مسندِ خلافت پر بیٹھا تو اس نے بہت سے مظالم اور ناجائز محصول اور بے اعتدالیوں کی بیخ کنی کی اور احکامِ شرعیہ کے اجراء میں معمول سے زیادہ کوشش کی۔

ابنِ اثیر نے اپنی تاریخ کامل میں خلیفہ موصوف کی نسبت لکھا ہے کہ "اگر کوئی یہ کہے کہ عمر بن عبد العزیز کے بعد اس جیسا خلیفہ بجز خلیفہ ظاہر کے اور کوئی نہیں گزرا تو اس کا یہ کہنا حق بجانب ہوگا۔"

وہ ہر محکمہ پر زیادہ لائق اور مستحق لوگوں ہی کو مقرر کیا کرتا تھا منجملہ ان کے اس نے آپ کو اپنی تمام سلطنت کا قاضی القضاۃ بنایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب خلیفہ نے آپ کو قاضی القضاۃ بنانا چاہا تو آپ نے فرمایا: کہ میں اس شرط پر منصبِ قضا منظور کرتا ہوں کہ میں ذوی الارحام کو بھی وارث بناؤں گا تو خلیفہ موصوف نے کہا: "اَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ اِتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَتَّقِ سِوَاہُ" بیشک ہر حق دار کو اس کا حق پہنچاؤ اور سوائے خدا تعالیٰ کے کسی سے مت ڈرو۔ خلیفہ موصوف نے آپ کو حکم دے دیا تھا کہ جس کسی کا بھی بطریق شرعی حق ثابت ہو جائے فوراً آپ اس کا حق اس کو پہنچا دیں اور ذرا بھی اس میں توقف نہ کریں۔

Marfat.com

خلیفہ مذکور نے آپ کے پاس دس ہزار دینار صرف اس غرض کے لئے بھیجے تھے کہ اس روپیہ سے جس قدر کہ مفلس قرض دار محبوس ہیں ان کا قرض اتار کر انہیں رہا کر دیا جائے نیز خلیفہ موصوف نے آپ ہی کو اوقافِ عامہ مثلاً مدارس شافعیہ وحنفیہ و جامع السلطان و جامع ابن المطلب وغیرہ سب کا ناظر بنا کر آپ کو اس میں ہر طرح کی ترمیم و تنسیخ اور ہر طرح کی بحالی و برطرفی کا پورا پورا اختیار دے دیا تھا حتیٰ کہ مدرسہ نظامیہ کی بحالی و برطرفی بھی آپ ہی کے متعلق ہوگئی تھی آپ آثار سلف صالحین کے قدم بقدم چلتے اور نہایت سرگرمی واہتمام کے ساتھ اپنے منصبِ قضا کو انجام دیا کرتے تھے آپ کے عہدِ ولایت میں آپ کے اجلاس ہی میں اذان دے دی جاتی تھی اور آپ سب کو شریک کر کے جماعت سے نماز پڑھا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز کے لئے آپ جامع مسجد سواری پر نہیں بلکہ پیادہ پا تشریف لے جایا کرتے تھے پھر جب خلیفہ موصوف نے وفات پائی اور اس کا بیٹا خلیفہ المستنصر مسندِ خلافت پر بیٹھا تو کچھ مدت کے بعد اس نے آپ کو منصبِ قضا سے معزول کر دیا اس وقت آپ نے مندرجہ ذیل دو شعر کہے۔

حَمِدْتُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا

قَضٰی لِیْ بِالْخَلَاصِ مِنَ الْقَضَاءِ

میں خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے قضا سے نجات پانا میرے لئے پورا کر دیا۔

وَلِلْمُسْتَنْصِرِ الْمَنْصُوْرِ اَشْکُرُ

وَاَدْعُوْا فَوْقَ مُعْتَادِ الدُّعَاءِ

میں خلیفہ مستنصر منصور کا بھی شکر گزار ہوں [illegible] کے لئے معمول سے زیادہ دعائے خیر کرتا ہوں۔

ہمیں معلوم نہیں کہ ہمارے اصحاب مذہب (یعنی حنابلہ) میں سے آپ کے سوا کوئی اور بھی قاضی القضاۃ کے لقب سے پکارا گیا یا مستقل طور پر منصب قضا پر مامور ہوا

Marfat.com

ہو پھر معزول ہو جانے کے بعد آپ مدرسہ حنابلہ میں درس و تدریس اور افتاء کا کام کرنے لگے فقہ میں آپ نے کتاب ارشاد المبتدین تصنیف کی۔ جماعتِ کثیرہ نے آپ سے تفقہ حاصل کیا۔ انہی امور کا بیان کرتے ہوئے صرصری نے آپ کی مدح میں قصیدہ لامیہ لکھا جس کا ایک شعر مندرجہ ذیل ہے۔

وَفِیْ عَصْرِ نَاقَدْ کَانَ فِی الْفِقْهِ قِدْوَةً

اَبُوْ صَالِحَ نَصْرٌ لِکُلِّ مُؤَمَّلٖ

اس وقت فقہ میں شیخ ابو صالح نصر امامِ وقت ہیں اور وہ ہر ایک مقصد کا معین و مددگار ہیں۔

بعد میں خلیفہ موصوف نے آپ کو اپنے مسافر خانہ کا جو کہ اس نے دیر روم بنوایا تھا متولی کر دیا گو اس نے آپ کو منصبِ قضا سے معزول کر دیا تھا تاہم وہ آپ کی ویسی ہی عزت و تعظیم کرتا رہا اکثر اوقات وہ آپ کے پاس مال بھیجا کرتا تھا کہ آپ اس کو اس کے مصرف پر خرچ کیا کریں۔ انتہیٰ کلام الحافظ۔

ابنِ رجب نے بیان کیا کہ 14 ربیع الاول 534ھ میں آپ تولد ہوئے اور 6 شوال 632ھ بغداد ہی میں آپ نے وفات پائی اور بابِ حرب میں مدفون ہوئے۔

مندرجہ ذیل اشعار آپ ہی کے کہے ہوئے ہیں ان میں آپ نے قبر میں اپنی بے کسی کی حالت پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ وَهُوَ هٰذَا

اَنَا فِی الْقَبْرِ مُفْرِدٌ وَرَهِیْنٌ ۔ غَارِمٌ مُفْلِسٌ عَلَیَّ دُیُوْنٌ

میں قبر میں تنہا رہوں گا وہ بھی قرض دار و مفلس ہو کر مجھ پر بہت سے واجب الادا ہوں گے۔

قَدِ اُنِخَتِ الرِّکَابُ عِنْدَ کَرِیْمٍ ۔ عِتَقَ مِثْلِیْ عَلَی الْکَرِیْمِ هَوْنٌ

بیشک بیٹھی ہیں سواریاں نزدیک سخی کے ۔ مجھ جیسے کا آزاد کرنا سخی پر آسان ہے۔

Marfat.com

آپ کی والدہ ماجدہ تاج النساء ام الکرام بنت فضائل التر کیتی تھیں آپ نے بھی حدیث سنی اور بیان کی آپ اعلیٰ درجہ کی صاحب خیر و برکت بی بی تھیں۔ بغداد ہی میں آپ کا انتقال ہوا اور بابِ حرب میں آپ بھی مدفون ہوئیں۔ (رحمۃ اللہ علیہا)۔

شیخ عبدالرحیم بن شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ عبدالرحیم ابن الشیخ عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر جیلی ہیں آپ نے حدیث شہرہ بنت الابری وخدیجہ بنت احمد النہروانی وغیرہ سے سنی۔ 14 ذیقعد 530ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد ہی میں 606ھ میں آپ نے وفات پائی اور بابِ حرب میں مدفون ہوئے۔

منجملہ ان کے شیخ عبدالرحیم بن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر الجیلی ہیں آپ نے بھی بہت سے لوگوں سے تفقہ حاصل کیا حدیث سنی اور بیان کی بغداد ہی میں آپ کا بھی انتقال ہوا اور مقبرہ حضرت امام احمد بن حنبل میں مدفون ہوئے آپ کی تاریخِ پیدائش وسنِ وفات کے متعلق کچھ ہمیں معلوم نہیں۔

شیخ فضل اللہ بن شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ ابوالمحاسن فضل اللہ ابن الشیخ عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی ہیں، آپ نے بھی بہت سے شیوخ خصوصاً اپنے والد ماجد اور اپنے عمِ بزرگ شیخ عبدالوہاب سے حدیث سنی اور ماہ صفر 606ھ بغداد ہی میں آپ تاتاریوں کے ہاتھوں شہید ہوئے آپ کی دو ہمشیرہ تھیں۔ سعادۃ بنت عبدالرزاق آپ نے شیخ عبدالحق وغیرہ سے حدیث سنی اور بغداد ہی میں آپ نے وفات پائی اور شیخۃ النساء عائشہ بنت عبدالرزاق آپ نے عبدالحق وغیرہ سے حدیث سنی اور بیان کی آپ اعلیٰ درجہ کی صاحب خیر و برکت بی بی تھیں۔ بغداد میں آپ نے بھی وفات پائی اور بابِ حرب میں مدفون ہوئیں۔

Marfat.com

اولادالشیخ ابی صالح نصر ابن الشیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے ابوموسیٰ یحییٰ ہیں قطب الدین الیویانی نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ ابن نصر بن الشیخ عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی نے تفقہ اپنے والد ماجد و دیگر شیوخ سے بھی حاصل کیا اور حدیث سنی اور بیان کی آپ وعظ بھی کیا کرتے تھے اور شعر و سخن سے بھی آپ کو دلچسپی تھی۔ مندرجہ ذیل اشعار آپ ہی کی تصنیف سے ہیں۔

یَسْقِیْ وَیَشْرَبُ لَا تُلْهِیْهِ سُکْرَتُهٗ عَنِ النَّدِیْمِ وَلَا یُلْهُو عَنِ الْکَاسِ
اَطَاعَهٗ سُکْرُهٗ حَتّٰی تَحَکُمُ فِیْ حَالِ الصَّحَاةِ وَذَامِنْ اَعْجَبِ النَّاسِ

میں جامِ محبت پلاتا اور خود بھی پیتا ہوں اور مجھے اس کا نشہ جامِ محبت دوستوں کو پلانے یا خود پینے سے غافل نہیں کرتا۔ میرا سکر میرے تابع ہے حتیٰ کہ وہ ہوشیاری میں بھی میرا تابع رہتا ہے اور یہ عجائبات سے ہے۔

وَیَشْرَبُ ثُمَّ یُسْقِیْهَا النَّدَامِیْ وَلَا یُلْهِیْهِ کَأْسٌ عَنِ النَّدِیْمِ
لَهٗ مَعَ سُکْرِهٖ تَائِیْدُ صَاحٍ وَنَشْوَةُ شَارِبٍ وَ نَدٰی کَرِیْمِ

پہلے خود میں پیتا ہوں اور پھر دوستوں کو پلاتا ہوں مگر کوئی جام بھی دوستوں کو چھوڑ کر نہیں پیتا اس کے سکر سے میری ہوشیاری بڑھتی ہے اور مستی شراب اور سخاوت و کرم زیادہ ہوتا ہے۔

آپ کا سنِ پیدائش و وفات کی نسبت ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوا۔ رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے زینب بنت ابی صالح نصر بن ابی بکر عبدالرزاق ابن الشیخ ابی محمد عبدالقادر ابن ابی صالح الجیلی ہیں۔ حدیث آپ نے زید بن یحییٰ بن ہبۃ اللہ سے سنی اور شیخ قراء الحرمین الشریفین برہان الدین ابراہیم بن الجبری کو اجازت دی۔ کذا نقلہ مؤاف الروض الزہر

آپ کے سنِ تولد یا سنِ وفات کی نسبت ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوا۔ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

منجملہ ان کے شیخ ابو نصر بن محمد عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الاصل البغدادی المولد ہیں بہت سے شیوخ خصوصاً اپنے والد ماجد وغیرہ سے آپ نے تفقہ حاصل کیا اور حدیث بھی سنی اور آپ اپنے جد امجد حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی علیہ الرحمۃ کے ہم شبیہ تھے۔

ابو الفرج حافظ زین الدین عبدالرحمٰن ابنِ احمد ابنِ رجب نے اپنی کتاب طبقات میں بیان کیا ہے کہ آپ نے اپنے والد ماجد اور حسن بن علی ابن مرتضی العلوی و ابو اسحٰق یوسف بن محمد بن الفضل الاموی و عبدالعظیم الاصفہانی و ابن المشتری وغیرہ سے حدیث سنی آپ اعلیٰ درجے کے زاہد و عابد اور جید فاضل تھے اپنے جد امجد کے مدرسہ میں آپ درس و تدریس کیا کرتے تھے۔ حافظ الدمیاطی نے آپ سے حدیث سنی اور اپنی کتاب معجم میں آپ کا ذکر کیا ہے۔ ابن الدرینی نے بھی آپ سے حدیث سنی۔ 12 شوال 656ھ کو آپ کا انتقال ہوا اور اپنے جد امجد حضرت عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے مدرسہ میں آپ کے قریب مدفون ہوئے۔

آپ نے اپنی وفات کے بعد تین فرزند چھوڑے۔ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ و شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ و ابو سعود شیخ احمد ظہیر الدین الجیلی الاصل البغدادی المولد نہایت خوش بیان تھے آپ اپنے جد امجد کے مدرسہ میں وعظ کہا کرتے تھے۔ ابو المعالی حافظ محمد بن رافع السلامی نے تاریخ میں آپ کا ذکر کیا ہے اور شریف عز الدین الحسینی نے آپ کی نسبت بیان کیا ہے کہ آپ ایک جید فاضل تھے 27 ربیع الاول 681ھ کو آپ مفقود ہوئے اور بعد میں ایک کنوئیں میں مقتول پائے گئے۔

آپ کے چچیرے بھائی شیخ عبدالسلام بن عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بن نصر عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الاصل البغدادی المولد الحنبلی نے اپنے عمِ بزرگ شیخ عبداللہ سے حدیث سنی برزلی نے بیان کیا ہے کہ آپ صاحبِ خیر و برکت حسنِ سیرت طلیق اللسان ذی مراتب و مناصب علماء سے تھے آپ امراء و رؤساء سے بھی مخالطت

Marfat.com

رکھتے تھے۔ 27 جمادی الاولیٰ 730ھ میں آپ نے وفات پائی اور سفح قاسیون میں شیخ ابراہیم الاموی کے قریب آپ مدفون ہوئے۔

ہمیں آپ کے والد ماجد شیخ عبد القادر جیلانی اور آپ کے عمِ بزرگ شیخ عبد اللہ کی سن وفات وغیرہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔

آپ کے چچیرے بھائی ابو السعود ظہیر الدین شیخ احمد موصوف الصدر نے ایک فرزند خلف الصدق شیخ سیف الدین یحییٰ چھوڑا۔

مؤلف الروض الزاہر لکھتے ہیں کہ علامہ تقی الدین بن قاضی شہید نے ''تاریخ الاعلام بتاریخ الاسلام'' میں بیان کیا ہے کہ ابوزکریا سیف الدین یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی رحمۃ اللہ علیہ بدو زاہد اور نہایت متقی تھے آپ حماہ چلے گئے اور وہاں ہی بود و باش اختیار کی وہیں آپ نے وفات پائی۔

حافظ محمد الشہیر بابنِ ناصر الدین دمشقی نے بیان کیا ہے کہ حدیث آپ نے اپنے والد ماجد سے سنی تھی آپ کے بیٹے ہیں شمس الدین محمد بن یحییٰ بن احمد حافظ ابنِ ناصر الدین الدمشقی نے بیان کیا ہے کہ ابو عبد اللہ (شمس الدین) محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی رحمۃ اللہ علیہ علماء وفضلاء سے تھے آپ نے بیت المقدس جا کر جماعتِ کثیرہ سے حدیث سنی اور ابوزکریا یحییٰ نے آپ سے روایت کی ہے رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دو فرزند تھے۔

اول: شیخ عبد القادر آپ کی نسبت علامہ ابو الصدیق ابنِ قاضی شبہ نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے ... الدین ابو محمد عبد القادر بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحموی 787ھ میں حج کو گئے اس وقت آپ کی عمر بیس سال سے متجاوز تھی وہیں آپ کی وفات ہوئی اور امام تقی الدین علی المقریزی نے اپنی کتاب دار العقود میں بیان کیا ہے کہ آپ کا انتقال حج سے واپسی کے بعد ہوا ہے اور یہ کہ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار عابد و زاہد اور دنیاوی مخمصوں سے کنارہ کش

Marfat.com

تھے۔

آپ کی ذرّیت قاہرہ میں

دوم: شیخ علاؤ الدین علی بن شمس الدین محمد بن یحییٰ بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی رحمۃ اللہ علیہ 24 جمادی الاخریٰ 793ھ کو قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

آپ کی ذرّیت حماہ میں کثرھم اللہ

منجملہ ان کے شیخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن علاؤ الدین علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحموی ہیں۔ حماہ میں ہی آپ نے وفات پائی اور وہیں تربۃ المخلصہ میں مدفون ہوئے۔

منجملہ ان کے شیخ بدر الدین حسن بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحموی ہیں۔ حماہ میں وفات پائی اور وہیں زاویہ قادریہ کے سامنے تربتِ باب الناعورہ میں اپنے جد امجد شیخ سیف الدین یحییٰ کے قریب مدفون ہوئے۔

منجملہ ان کے شیخ بدر الدین حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحموی ہیں آپ کا انتقال بھی حماہ میں ہوا اور وہیں تربت مذکور میں آپ مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہم۔

مندرجہ بالا تینوں بزرگوں کی اولاد

منجملہ ان کے شیخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن علاؤ الدین کے چار فرزند تھے۔

اول: شیخ صالح محی الدین عبد القادر بن شمس الدین محمد بن علاؤ الدین علی بن محمد بن یحییٰ ابنِ احمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحموی آپ حماہ میں پیدا ہوئے اور وہیں آپ نے وفات پائی۔ رحمۃ اللہ

Marfat.com

دوم: شیخ اصیل شمس الدین محمد بن علاؤ الدین علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحموی المولد والموالد والجدّ والدار الوفات ہیں۔ احقر کو حماہ میں آپ سے ملنے کا بارہا اتفاق ہوا ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد تھے آپ تمام لوگوں اور دنیاوی مخمصوں سے بالکل کنارہ کش رہتے تھے حماہ ہی میں آپ تولد ہوئے اور وہیں آپ نے وفات پائی اور تربت المخلصیہ میں اپنے بزرگوں کے قریب مدفون ہوئے۔

سوم: الشیخ الصالح الاصیل محی الدین عبدالقادر بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحموی المولد والدار الوفات ہیں آپ اعلیٰ درجہ کے خلیق کریم النفس وجیہ متواضع حلیم و بردبار اور نہایت متین تھے۔ عام و خاص سب آپ کی عزت وحرمت کرتے تھے۔ حکام کے دلوں پر آپ کی ہیبت بیٹھی ہوئی تھی آپ حلب بھی چلے گئے تھے اور عرصہ تک وہاں رہے۔ شادی بھی کی مگر پھر مع اپنی بی بی صاحبہ اور دو فرزند جن کا عنقریب ہم ذکر کریں گے حماہ واپس آ گئے اور یہیں 930ھ میں وفات پائی آپ باب ناعورہ میں مدفون ہوئے۔ اَتَغَمَّدُہُ اللّٰہُ بِرَحْمَتِہٖ

چہارم: آپ ہی کے اخیافی بھائی شیخ صالح مبارک یحییٰ بن محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ ابنِ احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحموی الاصل والمولد والداوالوفات ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہم

اولادالشیخ الصالح الاصیل محی الدین عبدالقادر بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہم

منجملہ ان کے شیخ درویش محمد بن محی الدین عبدالقادر بن محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن نصر بن عبدالرزاق بن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحسینی الحموی الاصل والدار الوفات ہیں آپ بھی اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد ظریف خوش طبع تھے حماہ میں ہی آپ نے وفات پائی اور وہیں زاویہ قادریہ کے سامنے مدفون ہوئے۔

منجملہ ان کے شیخ اصیل شرف الدین عبداللہ بن محی الدین بن عبدالقادر بن محمد

Marfat.com

بن علی بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحسنی الحموی الاصل والدار الحلبی المولد ہیں آپ بھی اعلیٰ درجہ کے کریم النفس خوش سیرت وجیہ متواضع اور نہایت متین تھے آپ قرآن مجید اور کچھ علم نحو و فقہ پڑھ کر مصر و شام دمشق اور حلب کی طرف بھی گئے اور پھر حماہ میں ہی واپس آ گئے۔ 922ھ میں آپ حلب میں تولد ہوئے اور پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ واپس آئے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

کتاب ہذا کا سنِ تالیف

منجملہ ان کے شیخ اصیل عفیف الدین حسین بن محی الدین عبد القادر بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحسنی الحموی الاصل والدار الحلبی المولد ہیں آپ شافعی المذہب تھے قرآن مجید اور فقہ پڑھ کر 950ھ میں بندہ سے آپ نے حدیث سنی۔ اسی 950 ہجری میں کتاب ہذا کی تالیف کا اتفاق ہوا۔

آپ کے احباب و اتباع و مریدین بکثرت تھے آپ نہایت خلیق ذی وقار و ہیبت خوش بیان اور متواضع تھے اور مشائخِ قادریہ سے ایک بہت بڑے مشائخ تھے۔ مصر دمشق طرابلس اور حلب وغیرہ کی آپ نے سیاحت کی وہاں بھی آپ کو قبولِ عام حاصل ہوا جب آپ دمشق آئے تو یہاں کے فقراء و مشائخ علماء و فضلاء اور اکابر و اعیانِ سلطنت سے بھی آپ نے ملاقات کی نائب السلطنت امیر الامراء عیسیٰ پاشا ابن ابراہیم ادہم پاشا بھی آپ سے ملے انہوں نے آپ کی بڑی تعظیم و تکریم و خاطر و مدارت کی۔ اس وقت احقر بھی مجلس میں موجود تھا یہاں کے بہت لوگوں نے آپ سے خرقہ قادریہ پہنا ہر جمعہ کی نماز کے بعد آپ جامع اموی میں حلقہ ذکر کیا کرتے تھے۔ بہت سے علماء و مشائخ اور بہت بڑی خلقت اس وقت جمع ہوتی۔ 26 شعبان 948ھ کو آپ یہاں تشریف لائے اور 5 شوال 951ھ کو آپ نے یہاں سے کوچ کیا تمام علماء وفضلاء اور مشائخ قابون تک آپ کو رخصت کرنے آئے۔ 926ھ حلب میں آپ تولد

Marfat.com

ہوئے تھے۔ حفظہ اللہ تعالیٰ۔

اولادِ الشیخ بدرالدین حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے دو فرزند تھے:

اول: شیخ صالح شمس الدین محمد بن حسن بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن شیخ عبدالقادر الجیلی الحسنی الحموی المولد والدار الوفات ہیں۔ حماہ میں ہی آپ پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی اور بابِ ناعورہ میں آپ دفن کیے گئے۔

دوم: آپ ہی کے بھائی شیخ صالح اصیل احمد بن حسن بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر الجیلی الحسنی المولد والدار الوفات ہیں آپ اور آپ کے برادر موصوف دونوں اپنے خاندان کے چراغ تھے آپ کا انتقال بھی حماہ میں ہی ہوا اور اپنے بزرگوں کے قریب بابِ ناعورہ میں مدفون ہوئے۔

ان دونوں بزرگوں کی اولاد

منجملہ ان کے شیخ اصیل عبدالرزاق بن شمس الدین محمد بن حسن بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحسنی الحموی المولد والدار والوفات ہیں آپ بھی اکابرینِ مشائخ سے تھے اکثر سفر میں رہا کرتے تھے آپ کے مرید بھی بکثرت تھے امراء وحکام آپ کی عزت کرتے اور آپ کا کہا مانتے تھے ہر خاص وعام کے دل میں آپ کی ہیبت وعظمت تھی آپ کے پاس اگر کوئی تحفہ وتحائف آتا تو آپ حاضرین میں تقسیم کر دیتے آپ کا دستر خوان بھی وسیع اور مہمانوں سے کبھی بھی خالی نہیں رہتا تھا۔ بلادِ شام میں سب جگہ آپ کے معتقدین تھے۔ احقر کے جد امجد قاضی القضاۃ جمال الدین یوسف التاذفی الحنبلی اور احقر کے والد ماجد قاضی القضاۃ نظام الدین ابوالمکارم یحییٰ التاذفی الحنبلی قاضی حلب اور احقر کے عم بزرگ

Marfat.com

قاضی القضاۃ کمال الدین محمد التاذفی الشافعی وعلامہ برہانی ابو اسحاق ابراہیم التاذفی الحصر وغیرہ اور بہت سے احقر کے خاندان کے لوگوں نے آپ سے خرقہ قادریہ پہنا۔ 6 صفر 901ھ کو حماہ میں آپ کا انتقال ہوا اور اپنے جدِ امجد کے قریب آپ مدفون ہوئے آپ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ صالح اصیل ابن الباسط بن حسن بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق بن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحسنی الحموی الدار الوفات ہیں آپ بھی مشائخ کبار سے تھے آپ قاہرہ تشریف لے گئے اور مدت تک وہیں رہ کر پھر حماہ میں واپس آ گئے یہیں آپ نے وفات پائی اور باب ناعورہ میں مدفون ہوئے آپ نے بھی کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

منجملہ ان کے آپ ہی کے بھائی شیخ صالح ابوالنجا بن احمد بن حسن بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحموی الحسنی ہیں۔910ھ کو آپ نہر العاصی میں غرق ہو گئے۔ رحمۃ اللہ علیہم

اولاد الشیخ حسین بن علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہم

آپ کے تین فرزند تھے:

اول: شیخ صالح محی الدین یحییٰ بن حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی والحموی المولد والدار الوفات ہیں آپ بھی حماہ کے مشائخ عظام میں سے تھے۔ بلادِ شام میں آپ کی بہت عظمت وحرمت تھی۔ باوجود اہلِ ثروت ہونے کے آپ متواضع تھے اہلِ علم سے آپ کو بہت انسیت تھی اسی (۸۰) سال سے زائد عمر پا کر آپ نے وفات پائی اور وہیں بابِ ناعورہ میں آپ مدفون ہوئے۔

دوم: شیخ صالح شرف الدین قاسم بن یحییٰ بن حسین بن علی بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحموی الاصل والمولد والدار الوفات ہیں۔

Marfat.com

مشائخ کبار میں سے تھے مریدوں کی تربیت اس وقت آپ ہی کی منتہی تھی آپ ذی ہیبت و وقار اور نہایت خلیق تھے۔ 910ھ کو حماہ میں مجھ کو اپنے والد ماجد کی ہمراہی میں آپ سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ عرصہ تک آپ نے اپنے خلوت خانہ میں ہمیں ٹھہرایا اور ہماری خاطر مدارت میں آپ نے معمول سے زیادہ تکلیفیں اٹھائیں آپ کے برکات سے ہم بہت کچھ مستفید ہوئے 6 ربیع الآخر 916ھ کو آپ نے وفات پائی آپ کی عمر اس وقت پچاس سے متجاوز تھی۔

آپ کی اولاد اور آپ کی اولاد الاولاد

منجملہ ان کے شیخ صالح شمس الدین محمد بن قاسم بن یحیٰی بن حسین بن علی بن محمد بن یحیٰی بن احمد بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحموی الاصل والدار الحسنی الشافعی آپ اکابرین مشائخِ قادریہ سے ہیں اور ہمارے شیخ وابن الشیخ مجمع مکارمِ اخلاق کریم النفس اور نہایت دریادل ہیں کوئی بھی شخص آپ کے پاس سے محروم نہیں جا سکتا جو کوئی بھی کہ آپ کے پاس آتا ہے آپ اس کی خاطر مدارت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے بلکہ اپنے اسلاف کی طرف سے آپ بھی اس کے حوائج کو پورا کرنے میں امکان سے زیادہ کوشش کرتے ہیں آپ تحفہ تحائف بھی لیتے ہیں ہمیں آپ کی ہی زبانی معلوم ہوا ہے کہ 985ھ میں آپ تولد ہوئے آپ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں۔ اَحْیَاهُ اللّٰهُ الْحَیَاةِ الطَّیِّبَةِ ۔

آپ کے پہلے فرزند ہیں شیخ صالح عبد اللہ آپ نہایت نیک سیرت متواضع بامروت ذکی و ذہین اور اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں آپ کی پیدائش 926ھ میں ہوئی آپ نجیب الطرفین ہیں آپ کی والدہ مرحومہ سیدۃ الاصیلہ بنت الشیخ محی الدین عبد القادر موصوف الصدر کی صاحبزادی تھیں۔ حفظہ اللہ تعالیٰ

اور آپ کے دوسرے فرزند تاج العارفین الشیخ الصالح ہیں آپ ایک نوجوان صالح ہیں۔ حفظہ اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

منجملہ ان کے شیخ شہاب الدین احمد بن قاسم بن یحیٰ بن حسین بن علی بن محمد بن یحیٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحسنی الحموی الاصل والمولد والدار والوفات ہیں آپ نہایت متین خوش طبع نہایت خلیق اور وجیہ تھے مجھ کو آپ سے ملنے کا حلب میں بارہا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ آپ تفتیشِ اوقات کی غرض سے حلب تشریف لائے تو اس دفعہ ہم نے آپ کو اور آپ کے رفقاء کو اپنے غریب خانہ میں ٹھہرایا ایک دفعہ آپ سے میری ملاقات قاہرہ میں ہوئی اس وقت آپ مع اپنے دونوں برادران شیخ عبدالقادر شیخ ابوالوفا کہ جن کا ہم انشاءاللہ آگے ذکر کریں گے حجاز جارہے تھے آپ کو امراء وسلاطین کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی عزت اور وقعت حاصل تھی پھر آپ صحیح وتندرست مصری قافلہ کے ساتھ حجاز سے حماہ واپس تشریف لائے۔ 6 رمضان المبارک 886ھ کو آپ تولد ہوئے اور 936ھ میں وہیں آپ نے وفات پائی۔

منجملہ ان کے شیخ عبدالقادر بن قاسم بن یحیٰ بن حسین بن علی بن محمد بن یحیٰ بن احمد بن محمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحسنی الحموی المولد والدار ہیں آپ اعلیٰ درجہ کے سخی اور اہلِ علم کو بہت دوست رکھتے تھے اور ہمیشہ عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے 6 محرم الحرام 993ھ کو آپ تولد ہوئے۔ حفظہ اللہ تعالیٰ۔

آپ کے صاحبزادے شمس الدین الحموی الاصل المولد ہیں آپ ایک صالح نوجوان ہیں قرآن مجید پڑھ کر آپ نے کتبِ فقہ شافعیہ پڑھیں اور احقر سے حدیث سنی۔

منجملہ ان کے شیخ صالح الاصیل برکات بن قاسم بن یحیٰ بن حسین بن علی بن محمد بن یحیٰ بن احمد بن نصر بن عبدالرزاق ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحموی الحسنی المولد والدار ہیں آپ بھی اپنے خاندان کے چراغ ہیں کسی سے خلط ملط نہیں رکھتے۔ ہمیشہ عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں آپ کے بھائی عبدالقادر سے ہم نے آپ کی تاریخ

Marfat.com

تولد دریافت کی تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو آپ کی تاریخِ تولد معلوم نہیں۔ بجز اس کے کہ میں آپ سے قریباً پانچ سال چھوٹا ہوں۔ حفظہما اللہ تعالیٰ

منجملہ ان کے شیخ صالح محمد ابوالوفا بن قاسم بن یحیٰی بن حسین بن علی بن محمد بن یحیٰی بن احمد بن محمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحسنی الحموی الاصل والمولد والدار ہیں آپ بھی ایک اعلیٰ درجہ کے عالم باعمل محدث اور قدوۃ المشائخ قادریہ ہیں۔ قرآن مجید فقہ اور حدیث پڑھ کر آپ نے مصر و شام اور حجاز و حلب کی سیاحت بھی کی بہت سے مشائخ نے آپ سے خرقہ پہنا آپ کے مریدین بکثرت ہیں عوام و خواص غرض سب کے دلوں میں آپ کی عزت و حرمت اور آپ کی ہیبت ہے آپ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے مگر قدر و منزلت میں سب سے بڑے ہیں۔ ابقاہ اللہ تعالیٰ

اب ہم شیخ علاؤ الدین علی موصوف الصدر کی ذریت جو کہ حماہ میں آباد ہے کثرہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بعد اولاد الشیخ محمد ابن الشیخ عبد العزیز الجیلی الجبالی علیہ الرحمۃ کا ذکر کرتے ہیں۔

اولاد الشیخ محمد بن شیخ عبد العزیز الجیلی الجبالی علیہ الرحمۃ

منجملہ ان کے شیخ صالح شرشیق بن محمد بن عبد العزیز ابن الشیخ عبد القادر الجیلی الحسنی الجبالی المولد ہیں آپ جبال میں تولد ہوئے آپ نے عین عالمِ شباب میں وفات پائی۔

حافظ ابو عبد اللہ الذہبی نے آپ کا سن وفات 652ھ بیان کیا ہے۔

آپ کے فرزند شیخ صالح شمس الدین محمد الکحل بن شرشیق بن شیخ محمد بن عبد العزیز بن الشیخ عبد القادر جیلی الحسنی الجبالی المولد والدار الوفات ہیں۔

حافظ ذہبی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ بقیۃ المشائخِ ابوالمکارم شمس الدین بن الشیخ شرشیق بن محمد عبد العزیز ابن الشیخ عبد القادر الجیلی ثم البخاری الجبالی الحنبلی

Marfat.com

ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد کی قبور بھی یہیں ہیں۔
551ھ کو قصبۂ جبال میں پیدا ہوئے آپ نے فخر النجار رحمۃ اللہ علیہ احمد بن محمد الصیبی سے اور مکہ معظمہ جا کر عبدالرحیم زجاج رحمۃ اللہ علیہ سے اور مدینہ منورہ جا کر عفیف مزروع سے آپ نے حدیث سنی اور بغداد و دمشق آ کر بیان کی۔ کئی مرتبہ آپ نے حج بیت اللہ کیا حسام عبدالعزیز و بدر حسن و غرحسن اور شمس الدین سعد وغیرہ آپ کے کئی فرزند تھے قرب وجوار کے کل بلاد میں آپ کی بہت کچھ وقعت تھی۔ لوگ آپ کے فضائل سن کر دور دور سے آپ سے شرفِ نیاز حاصل کرنے آیا کرتے تھے 739ھ میں آپ نے وفات پائی اور اپنے بزرگوں کے قریب مدفون ہوئے۔

شمس الدین محمد بن ابراہیم الجزری نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ 651ھ کو آپ بلدۂ جبال میں جو سنجار کے قرب و جوار کی بستیوں میں سے ایک بستی کا نام ہے تولد ہوئے۔ ان بلاد کے بہت بڑے مشاہیر سے ہیں آپ کی یہاں پر بہت کچھ عزت و وقعت ہے۔ عموماً لوگ آپ سے خرقہ پہنتے ہیں اور دور دراز سے آپ کی قدم بوسی کرنے کے لئے آتے ہیں جب آپ حلب و دمشق وغیرہ اور دیگر بلاد میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی آپ کی بہت عزت و وقعت ہوئی۔ فقراء و مشائخ عظام نے آپ سے ملاقات کی اعیانِ مملکت بھی آپ کے پاس آئے اور نائب السلطنت سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی اور بہت بڑی خلقت نے آپ سے خرقہ قادریہ پہنا۔

حافظ تقی الدین ابوالمعالی محمد بن رافع السلامی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ آپ نے فخر علی بن احمد النجار و احمد بن محمد بن عبدالقادر الصیبی سے کتاب الشمائل الترمذیہ سنی اور بغداد جا کر آپ نے حدیث بیان کی۔ ابن الرقوقی و ابن السیرجی وغیرہ نے آپ سے حدیث سنی آپ بہت بڑے خلیق عابد و زاہد فاضل تھے۔ عموماً لوگوں کو آپ سے حسنِ عقیدت تھی۔

شیخ الاسلام شہاب الدین علامہ احمد ابن حجر عسقلانی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا

Marfat.com

ہے کہ آپ نے قرآن مجید پڑھ کر تفقہ حاصل کیا اور پھر فخر علی بن نجار وغیرہ سے حدیث سنی اور دمشق و بغداد و جبال میں آپ نے حدیث بیان کی آپ عبادت وصلاح وتقویٰ میں مشہور ومعروف تھے آپ نے عمر بھر اپنے ہاتھ میں سونا چاندی نہیں لیا اور باوجود اس کے آپ اعلیٰ درجہ کے سخی اور صاحب جاہ وحشمت تھے۔ کذا فی روض الزاہر

حافظ محمد بن رافع نے اپنی کتاب معجم میں بیان کیا ہے کہ بدر الحسن بن شرشیق بن محمد بن عبدالعزیز ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الجبالی آپ کے فرزند تھے آپ نے اپنے والد ماجد سے حدیث سنی اور بغداد جا کر حدیث بیان کی۔ 741ھ میں آپ حج بیت اللہ کو جاتے ہوئے دمشق آئے اور زاویہ سلاریہ میں ٹھہرے ہماری بھی اس وقت آپ سے ملاقات ہوئی حج سے واپسی کے بعد بھی آپ یہیں آ کر ٹھہرے اس وقت بھی ہماری ان سے ملاقات ہوئی۔

علامہ ابن حجر نے کتاب انباء الغمر بابناء العمر میں بیان کیا ہے کہ آپ کی اس طرف کے بلاد وامصار میں بہت کچھ عزت وحرمت تھی بہت بڑی عمر پا کر 775ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

آپ کی ذرّیت مصر میں

منجملہ شیخ محمد ابن الشیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ کی اولاد کے شیخ صالح علاؤ الدین علی بن شمس الدین محمد الاکحل بن حسام الدین شرشیق بن شمس الدین محمد بن الشیخ ابی بکر عبدالعزیز ابن الشیخ محی الدین عبدالقادر الجیلی الحسنی الجبالی ہیں آپ نے اور آپ کی اولاد کثرہم اللہ نے مصر میں توطن اختیار کیا اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ ملک الشرف برسیا شہر آمد سے لوٹ کر قاہرہ میں داخل ہو چکا تھا۔

مؤلف الروض الزاہر نے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ، شیخ علاؤ الدین نہایت خلیق، باعزت و وقار اور ذی حرمت بزرگ تھے۔ دیارِ مصریہ میں مشائخِ قادریہ میں سے صرف آپ ہی کا وجود بابرکت مغتنمات سے تھا آپ کو حج کرنے کا دو دفعہ موقع

Marfat.com

ملا۔

785ھ میں آپ تولد ہوئے اور 853ھ میں بعارضہ طاعون وفات پا کر آپ نے درجہ شہادت حاصل کیا اور تربت معروض بتربت سیدی عدی بن مسافر میں آپ مدفون ہوئے آپ کی جملہ اولاد بھی یہیں ہوئی۔

آپ کے چچیرے بھائی شیخ شمس الدین محمد بن نور الدین علی بن عز الدین حسین بن شمس الدین محمد الاکحل شرشیق بھی 840ھ میں وفات پا کر یہیں مدفون ہوئے اور 841ھ میں آپ کے دو فرزند شیخ شرف الدین موسیٰ و شیخ بدر الدین نے بھی بعارضہ طاعون وفات پائی مگر شیخ شرف الدین نے دو فرزند اور شیخ بدر الدین نے ایک دختر چھوڑی۔ اس وقت ہمارے شیخ علاؤ الدین کے کل تین فرزند تھے جن میں سے 841ھ والے طاعون میں دو مندرجہ فرزندان کے انتقال کے بعد صرف ایک فرزند باقی رہے تھے۔انہیں لے کر آپ حجاز کی طرف جا رہے تھے کہ راہ میں ان کو بھی طاعون ہو کر ان کا بھی انتقال ہو گیا اور جامع طور میں ان کو دفن کیا گیا اس وقت ان کی عمر بیس سال سے کم تھی۔ بعد ازاں بھی آپ کے ہاں بہت اولاد ہوئی مگر اکثر نے وفات پائی اور آپ کے انتقال کے بعد آپ کے دو فرزند اور دو صاحبزادیاں باقی رہیں جن میں سے آپ کے انتقال کے بعد آپ کے ایک فرزند کا بھی انتقال ہو گیا اور باقی آپ کے ایک فرزند اور دو صاحبزادیاں موجود رہیں آپ کے ایک حقیقی بھائی بھی تھے۔ شیخ عبد القادر مگر 841ھ میں بعارضہ طاعون دمشق میں آپ نے بھی وفات پائی اور مقبرہ صوفیہ میں مدفون ہوئے۔ انتہیٰ کلام مؤلف الروض الزاہر غرض! شیخ عبد العزیز ممدوح کی ذریت جبال میں اب تک موجود ہے۔

منجملہ ان کے شیخ حسام الدین ہیں آپ اعلیٰ درجہ کے کریم النفس با اخلاق و بامروّت ہیں آپ کی اور آپ کے جمیع اعزہ و اقارب کی ان شہروں میں بہت کچھ عزت و وقعت ہے آپ خود بھی صاحب ثروت و وجاہت ہیں حکامِ بلاد آپ کی نہایت

Marfat.com

تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ عموماً جابجا سے لوگ آ کر آپ سے خرقہ قادریہ پہنتے ہیں۔
اَبْقَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَنَفَعَنَا بِبَرَكَاتِهِمْ وَ بَرَكَاتِ اَسْلَافِهِمُ الطَّاهِرَةِ

آپ کی ذرّیت حلب میں

بلادِ حلب میں بھی اس وقت تک سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذرّیت ہے۔ خصوصاً قریہ باعو میں اولاد الشیخ باعو کے لقب سے پکاری جاتی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ شیخ عیسیٰ ابن الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ عام و خاص سب ان کی نہایت عزت و وقعت کرتے ہیں۔

منجملہ ان کے شیخ عبد العزیز کا بھی یہی انتقال ہوا اور اپنے آباؤ اجداد کے قریب آپ بھی مدفون ہوئے مگر آپ کے بھائی شیخ احمد الدین ہنوز زندہ اور قریہ مذکور ہی میں سکونت پذیر ہیں۔

منجملہ ان کے شیخ عثمان ابن الشیخ عبد العزیز موصوف الصدر ہیں آپ بھی اعلیٰ درجہ کے خلیق متواضع لوگوں سے کنارہ کش اور قریہ مذکور میں ہی اپنے عمِ بزرگ شیخ احمد کے ہمراہ سکونت پذیر تھے یہیں پر آپ کا بھی اپنے والد ماجد شیخ عبد العزیز سے پہلے انتقال ہوا۔

آپ کے دو فرزند تھے:

اول: شیخ عبد الرزاق آپ کا انتقال بھی اپنے والد ماجد سے پہلے ہوا آپ بھی نہایت خلیق و وجیہ تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ

دوم: شیخ زین الدین عمر کان آپ کی بھی بہت کچھ عزت و وقعت تھی حکام پر بھی آپ کے احکام نافذ ہوتے تھے۔ حلب و دمشق میں آپ عرصہ تک بہت اعزاز کے ساتھ رہے آپ کی وفات دمشق میں ہوئی دمشق و قاہرہ میں اب تک آپ کی اولاد موجود ہے۔

منجملہ ان کے قاہرہ میں آپ کے دو بھائی موجود ہیں جو کہ سید عبد القادر و سید احمد

Marfat.com

کے نام سے پکارے جاتے ہیں سید عبدالقادر نقابت الاشراف اور ان کے اوقاف کے متولی اور قاہرہ میں ہی اب تک سکونت پذیر ہیں۔

قاہرہ میں آپ کی ذرّیت

غرض! قاہرہ میں سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذریت بکثرت موجود ہے مگر ان کی نسبت ہمیں تحقیق یہ معلوم نہیں کہ وہ شیخ عیسیٰ ابن الشیخ عبدالقادر المتوفی بالقاہرہ کی اولاد سے ہیں جیسا کہ حافظ محب الدین ابن النجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے یا یہ کہ وہ شیخ عبدالعزیز جبالی کی اولاد سے ہیں۔ شیخ عبدالعزیز موصوف الصدر اور ان کی اولاد نے ملک اشرف برسیا کی آمد سے واپسی کے بعد مصر میں توطن اختیار کیا اور وہیں وفات پائی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ قاہرہ میں ان کی بہت کچھ وقعت و منزلت تھی اور اب بھی ہے دور دور سے لوگ ان سے شرفِ نیاز حاصل کرنے آیا کرتے ہیں۔ نفعنا اللّٰہ بھم

بغداد میں آپ کی ذرّیت

بغداد میں آپ ہی کے مقام پر ایک بہت بڑی جماعت ہے جن کا خود بیان ہے کہ وہ سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں یہاں پر ان کے بہت کچھ مراتب و مناصب ہیں عام و خاص ان کی نہایت عزت و وقعت کرتے ہیں۔ شاہ اسماعیل سلطان العجم جب بغداد کا مالک ہوا تو اس وقت ان کا زاویہ شکستہ ہو گیا اور یہ لوگ متفرق ہو کر اطراف و جوانب کے بلاد میں منتشر ہو گئے۔ منجملہ ان کے یہ جماعت حلب میں بھی آئی اور ہمیں اپنے مکان میں انہیں ٹھہرانے کی عزت حاصل ہوئی۔

منجملہ ان کے بعض اعیان کا ہم ذکر بھی کرتے ہیں ان ہی میں شیخ اجل علاؤ الدین علی اور آپ کی اولاد اور آپ کے دونوں بھائی شیخ محی الدین و شیخ زین العابدین اور آپ کے بھتیجے شیخ یوسف بھی تھے یہ بزرگ یہاں عرصہ تک رہے اور پھر قاہرہ چلے

Marfat.com

گئے وہاں پر ملک اشرف سلطان ابو النصر قانصوہ الغوری نے شیخ علاؤ الدین کا نہایت اعزاز و اکرام کیا۔ زاویہ برقیہ وغیرہ کا آپ کو ناظر بنا دیا پھر جب قاہرہ سے آپ واپس ہو کر حلب آئے تو یہیں پر آپ کا اور آپ کی اولاد کا انتقال ہو گیا اور اب ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا البتہ! آپ کے بھتیجے شیخ یوسف اور آپ کے عم بزرگ شیخ زین العابدین قاہرہ میں ہی رہے اور 923ھ میں آپ وہاں سے حلب واپس آئے اور پھر دمشق چلے گئے وہیں پر آپ نے وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور آپ کے عم بزرگ شیخ زین العابدین نے مصر جا کر وفات پائی اور اب بلادِ مصر و شام میں ان کی اولاد میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔

پھر جب سلطان سلیمان خلد اللہ ملکہ بغداد کے مالک ہوئے تو انہوں نے سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زاویہ کی تعمیر کرائی اور شیخ علاؤ الدین موصوف الصدر کے برادران و اعزہ و اقارب پھر بغداد واپس آ گئے اور بیان کیا جاتا ہے کہ اب وہ سب کے سب بدستور سابق وہیں مقیم ہیں اور ان کے مراتب و مناصب اور اوقاف وغیرہ بلکہ اس سے کچھ اور زائد انہیں واپس ملے اور عام و خاص سب کے نزدیک وہی ان کی تعظیم و تکریم جو پہلے تھی اب بھی ہے۔ ان میں سے قسطنطنیہ میں ایک بزرگ سے کہ جن کا اسم گرامی شیخ زین الدین ہے میری ملاقات ہوئی آپ نہایت وجیہ اور باہیبت و وقار اور متین ہیں آپ نے احقر سے بیان کیا کہ آپ شیخ علاؤ الدین موصوف الصدر کے عمِ بزرگ کی اولاد سے ہیں اور آپ زاویہ کے اوقاف حاصل کرنے کے لئے بغداد گئے اور امید سے زیادہ آپ کو کامیابی بھی ہوئی۔ نیز یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مشائخِ مذکورین آپ کی اولادِ نرینہ سے نہیں بلکہ شیخ طفسونجی کی اولاد سے ہیں اور شیخ طفسونجی سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی ایک صاحبزادی کے بطن سے ہیں جنہیں آپ نے شیخ عبد الرزاق الطفسونجی کے فرزندِ ارجمند کے نکاح میں دیا تھا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

علامہ ابن ناصر الدین الدمشقی المحدث نے بیان کیا ہے کہ منجملہ ان کے جو کہ

Marfat.com

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہیں۔ تاج الدین ابوالفتح نصر اللہ بن عمر بن محمد بن احمد بن نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر بھی ہیں مگر ہم سے بعض حفاظ نے بیان کیا ہے کہ عراق میں ہمیں ایک بہت بڑی جماعت سے ملنے کا موقع ملا۔ انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ یہ شخص ابن سیمین کے نام سے مشہور اور آپ کے بعض مریدین کی اولاد سے تھے اور خود آپ کی اولاد سے نہیں تھے۔

یہ آپ کی ذریت کا مختصر حال ہے جو کہ ہمیں معلوم ہے اور جن کی تمام شہروں اور بستیوں میں تعظیم وتکریم کی جاتی ہے اور جن کو کہ کسی نے کچھ اذیت نہیں پہنچائی مگر یہ کہ خود اس کے اور اس کی اولاد کے حق میں خرابی کا باعث ہوا اور ہم نے بچشم خود اس کا معائنہ بھی کیا چنانچہ اسی زمانہ کا واقعہ ہے کہ نائب حماہ جونصوح کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ مرحوم شیخ احمد ابن الشیخ قاسم موصوف الصدر کو سخت اذیت پہنچائی آپ کو اس سے اذیت پہنچنے کے بعد تھوڑا زمانہ گزرا تھا کہ خدائے تعالیٰ نے اس کی جڑ و بنیاد اکھیڑ دی اور اس کی ذریت میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا اور یہ آیہ کریمہ صادق آنے لگی۔ "فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ" (کیا تمہیں ان میں سے کسی کا کچھ نشان بھی نظر آتا ہے؟) اور ایسا ہی ہونا بھی چاہئے کیونکہ ان کے جدامجد کا قول ہے۔

وَنَحْنُ لِمَنْ قَدْ سَاءَ نَاسَمٌّ قَاتِلٌ
فَمَنْ لَّمْ يَصْدُقْ فَلْيُجَرِّبْ وَيَعْتَدِیْ

جو کوئی بھی ہمیں اذیت پہنچائے ہم اس کے لئے سم قاتل ہیں جسے اس کا یقین نہ ہو وہ اذیت پہنچا کر اس کا تجربہ کر لے۔

بعض نے بیان کیا ہے کہ ابن یونس وزیر ناصر الدین نے سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو طرح طرح کی اذیت پہنچائی یہاں تک کہ اس نے بغداد سے انہیں جلاوطن کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے خاندان کو برباد کر دیا اور وہ خود بھی نہایت بری طرح سے مرا۔ بِبَرَكَتِهٖ سَلَفِهِمُ الطَّاهِرِ

Marfat.com

شیخ ابوالبقاء العکبری بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس وعظ کے قریب سے میرا گزر ہوا۔ میں نے اپنے جی میں کہا: کہ آؤ اس عجمی کا کلام بھی سنتے چلیں اس سے پہلے مجھے آپ کا وعظ سننے کا اتفاق نہیں ہوا تھا غرض میں اس وقت آپ کی مجلس میں گیا آپ وعظ فرما رہے تھے اس وقت آپ نے قطعِ کلام کر کے فرمایا: کہ آنکھوں اور دل کا اندھا شخص عجمی کا کلام سن کر کیا کرے گا میں آپ کا یہ کلام سن کر ضبط نہ کر سکا اور آپ کے تخت پر چڑھ کر اپنا سر کھول دیا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ احقر کو خرقہ پہنائیں چنانچہ آپ نے احقر کو خرقہ پہنایا اور فرمایا: کہ عبداللہ! اگر خدا تعالیٰ تمہارے انجام کی مجھے خبر نہ دیتا تو تم گناہوں سے ہلاک ہو جاتے اب تم ہماری پناہ میں داخل ہو کر ہم میں سے ہو جاؤ۔ رضی اللہ عنہ

آپ کی توجہ سے آفتابہ کا روبقبلہ ہونا

شیخ ابوعبداللہ قزوینی و شیخ احمد نجو بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت ہوئی تو جیلان سے تین بزرگ آپ سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لائے جب یہ بزرگ آپ کے مدرسہ میں داخل ہوئے اور اجازت لے کر سامنے آئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ میں ایک کتاب لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کا آفتابہ روبقبلہ نہیں ہے اور آپ کا خادم آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہے ان بزرگوں نے یہ حال دیکھ کر گویا اس حال سے نفرت کر کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے آپ نے کتاب رکھ کر خادم کی طرف نظر اٹھائی تو وہ اسی وقت گر کر مر گیا پھر آپ نے آفتابہ کی طرف نظر کی تو وہ اسی وقت گھوم کر روبقبلہ ہو گیا۔

محی الدین آپ کا لقب ہونے کی وجہ تسمیہ

آپ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کہ 511 ہجری کا واقعہ ہے کہ میں اپنی بعض سیاحت سے بغداد واپس آیا تو اس وقت میرا ایک مریض پر سے

Marfat.com

جو کہ نہایت نحیف البدن اور زرد رو تھا گزرہوا اس نے مجھ کو سلام کیا اور اپنے نزدیک بلا کر کہا کہ مجھے اٹھا کر بٹھالو میں سلام کا جواب دے کر اس کے پاس گیا اور اسے میں نے اٹھا کر بٹھایا تو وہ نہایت موٹا تازہ اور وجیہ خوش رنگ معلوم ہونے لگا غرض! اس کی حالت درست ہوگئی مجھے اس سے کچھ خوف سا ہوا پھر اس نے مجھ سے کہا: کہ تم مجھے جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں اس نے کہا: میں دین اسلام ہوں مرنے کے قریب ہو گیا تھا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے تمہاری بدولت از سرِ نو زندہ کیا پھر میں اسے چھوڑ کر جامع مسجد میں آیا یہاں پر ایک شخص نے آن کر مجھ سے ملاقات کی اور مجھے یا سیّدی محی الدین کہہ کر پکارا پھر جب میں نماز شروع کرنے کے قریب ہوا تو چاروں طرف سے لوگ آکر مجھ کو یا محی الدین کہہ کر پکارنے لگے اور میری دست بوسی کرنے لگے اس سے پہلے کبھی کسی نے مجھ کو اس نام سے نہیں پکارا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کا خواب میں دیکھنا

نیز آپ نے بیان فرمایا: کہ میں نے خواب دیکھا کہ گویا میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں ہوں اور آپ کی دائیں جانب کا دودھ پی رہا ہوں پھر آپ نے مجھے اپنی بائیں جانب کا دودھ بھی پلایا اتنے میں جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور تشریف لا کر آپ نے فرمایا: کہ عائشہ درحقیقت یہ ہمارا فرزند ہے۔

ایک بزرگ کی حکایت

شیخ ابو محمد الجونی نے بیان کیا ہے کہ میں ایک وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت فاقہ سے تھا اور میرے اہل و عیال نے بھی کئی روز سے کچھ نہیں کھایا تھا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر اس وقت مجھ سے فرمایا: کہ جونی! بھوک خدائے تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک

Marfat.com

خزانہ ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے اسی کو وہ عطا فرماتا ہے اور جب بندہ تین روز تک کچھ نہیں کھاتا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ میرے بندے! تو نے صرف میری وجہ سے اب تک کچھ نہیں کھایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے! میں تجھ کو کھلاؤں گا۔ قریب تھا کہ میں یہ سن کر چیخ اٹھتا مگر آپ نے اشارہ فرمایا: کہ خاموش رہو پھر آپ نے فرمایا: کہ جب خدائے تعالیٰ کسی بندہ کی آزمائش کرتا ہے اور بندہ اسے پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دو حصے اجر دیتا ہے اور اگر وہ اسے ظاہر کر دیتا ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اسے ایک حصہ اجر دیتا ہے اس کے بعد آپ نے مجھ کو اپنے قریب بلا کر پوشیدہ طور پر سے کچھ دیا۔ میرا قصد اسے ظاہر کرنے کا تھا مگر آپ نے مجھے فرمایا: کہ جونی! فقر کو چھپانا زیادہ لائق و مستحسن ہے۔

ایک جوئے باز کا آپ کے دستِ مبارک پر تائب ہونا

شریف بغدادی نے بیان کیا ہے کہ آپ کے قرب وجوار میں ایک شخص رہتا تھا جس کا نام عبداللہ ابنِ نقطہ تھا یہ شخص نرد کھیلا کرتا تھا۔ ایک روز اس کے شرکاء نے بازی جیت کر اس کا سارا مال واسباب اور گھر بار سب جیت لیا اب اس کے پاس کچھ نہ رہا۔ آخر میں اس نے اپنا ہاتھ کٹا دینے پر بازی کھیلی اور پھر ہار گیا آخر کو چھری دیکھ کر گھبرایا اس کے شرکاء بولے یا ہاتھ کٹاؤ یا صرف یہ کہہ دو کہ میں ہارا اس نے یہ کہنا بھی منظور نہ کیا یہ لوگ پھر اس کا ہاتھ کاٹنے پر آمادہ ہوئے اتنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مکان کی چھت پر چڑھ کر پکارا کہ عبداللہ! لو یہ سجادہ لے لو اور اس سے تم پھر بازی کھیلو اور یہ بھی نہ کہنا کہ میں ہارا پھر آپ انہیں سجادہ دیکر آبدیدہ واپس آئے۔ لوگوں نے آپ سے آبدیدہ ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: کہ عنقریب تمہیں خود معلوم ہو جائے گا غرض عبداللہ ابن نقطہ نے آپ سے سجادہ لے کر پھر اپنے شرکاء سے بازی کھیلی اور جو کچھ مال ومتاع وگھر بار ہار چکے تھے وہ سب کا سب اس نے واپس لے لیا اس کے بعد یہ آپ کے دستِ مبارک پر تائب ہو گیا اور اپنا سارا مال ومتاع راہِ خدا میں خرچ کر دیا،

ان کی روزانہ آمدنی دوسو دینار تھی وہ سب کا سب انہوں نے خرچ کر دیا، انہی کی نسبت آپ نے فرمایا: کہ ابنِ نقطہ سب سے اخیر میں اور سب کے ساتھ شریک ہو کر خاص لوگوں میں سے ہو گئے یہ وہی ابنِ نقطہ ہیں کہ جن کا ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں۔

آپ کے خادم ابوالرضیٰ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے تین خلوتیں کیں جب تیسری خلوت سے آپ نکلے تو میں نے آپ سے پوچھا: کہ آپ نے اس خلوت میں کیا دیکھا آپ نے اس وقت میری طرف غصہ کی نگاہ سے دیکھ کر مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

تَجَلّٰی لِیَ الْمَحْبُوْبُ مِنْ غَیْبَ الْحُجُبِ
فَشَاهَدْتُ اَشْیَاءَ تَجَلَّ عَنِ الْخُطَبِ

پردۂ غیب سے دوست نے میری طرف تجلی کی تو میں نے تمام چیزوں کو دیکھا کہ اپنے حال سے گم گشتہ ہونے لگیں۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَکْوَانُ مِنْ نُّوْرِ وَجْهِهٖ
فَخِفْتُ لِاَنْ اَقْضِیْ لِهَیْبَتِهٖ نَحْیِ

تمام کائنات اس کے نورِ جمال سے روشن ہوگئی مجھے خوف ہوا کہ میں کہیں اس کی ہیبت سے اپنی زیست سے نہ گزر جاؤں۔

فَنَادَیْتُهٗ سِرَّ التَّعْظِیْمِ شَانِهٖ
وَلَمْ اَطْلُبِ الرُّؤْیَا لَهٗ خِیْفَةَ الْعَتَبِ

اس لئے میں نے اس کی عظمتِ شان کی وجہ سے اسے آہستہ سے پکارا اور عتاب کے خوف سے اس کے دیدار کا خواستگار نہیں ہوا۔

سِوٰی اَنَّنِیْ نَادَیْتُهٗ جُدْ بِزَوْرَةٍ
لِتَحْیَ بِهَا مَیْتُ الصَّبَابَةِ وَاللُّبِّ

میں نے اسے آہستہ سے پکار کر صرف یہی کہا: کہ تو مہربانی سے مجھے ایک

Marfat.com

نظر دیکھ تاکہ اس سے مردۂ عشق و محبت از سرِ نو زندہ ہو جائیں۔

تَعَطَّفْ عَلٰی مَنْ اَنْتَ اَقْصٰی مُرَادِہٖ
فَعَنَاكَ فِیْ عَیْنِیْ وَ ذِكْرَاكَ فِیْ قَلْبِیْ

تو اس پر مہربانی کر کہ جس کی مراد تو ہی تو ہے تیری نشانی میری آنکھوں میں اور تیرا ذکر میرے دل میں ہے۔

اس کے بعد مجھے غشی سی آ گئی پھر جب میں اٹھا تو آپ نے مجھے سینہ سے لگا کر فرمایا: کہ اگر مجھے اجازت ہوتی تو میں تمہیں عجائبات سناتا مگر کیا کروں زبان گونگی ہو گئی نہ وہ کچھ کہہ سکتی ہے اور نہ دل اس کی طرف اشارہ کر سکتا ہے۔

ایک بزرگ کا خواب

شیخ ابو عمر عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ نہرِ عیسیٰ خون و پیپ ہو گئی ہے اور اس کی مچھلیاں سانپ وغیرہ حشرات الارض ہو گئی ہیں اور وہ بڑھتی جاتی ہیں میں خائف ہو کر اپنے مکان میں بھاگ آیا اس وقت کسی نے مجھ کو پنکھا دیا اور کہا: کہ اسے مضبوط پکڑ لو میں نے کہا: یہ مجھ سے نہیں اٹھتا انہوں نے کہا: تمہارا ایمان اسے اٹھالے گا تم اسے ہاتھ میں لے لو میں نے اسے ہاتھ میں لیا تو میرا تمام دہشت و خوف جاتا رہا میں نے انہیں قسم دلا کر پوچھا کہ آپ کی برکت سے خدائے تعالیٰ نے مجھے تسکین و اطمینان عطا فرمایا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں محمد تمہارا نبی ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کی ہیبت سے کانپ اٹھا پھر میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے دعا فرمایئے کہ کتاب اللہ اور آپ کی سنت پر میرا خاتمہ ہو آپ نے فرمایا: بے شک ایسا ہی ہوگا اور تمہارے شیخ، شیخ عبدالقادر ہیں میں نے پھر آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے دعا فرمایئے کہ خدا کی کتاب اور آپ کی سنت پر میرا خاتمہ ہو آپ نے فرمایا: بے شک ایسا ہی ہوگا اور تمہارے شیخ، شیخ عبدالقادر ہیں تیسری دفعہ پھر میں نے آپ سے عرض کیا تو پھر بھی

Marfat.com

آپ نے یہی جواب دیا پھر جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنا خواب والد ماجد سے بیان کیا تو آپ مجھے ہمراہ لے کر آپ کی خدمت میں آئے اس روز آپ مسافر خانہ میں وعظ فرما رہے تھے ہمیں چونکہ جگہ خالی نہیں ملی اس لئے ہم آپ کے قریب نہ جا سکے اور آخری مجلس ہی میں بیٹھ گئے مگر اسی وقت آپ نے ہمیں اپنے پاس بلوالیا میرے والد تخت پر چڑھے اور ان کے پیچھے پیچھے میں بھی تخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا آپ نے میرے والد ماجد سے فرمایا: کہ تم عجیب کم فہم آدمی ہو بے دلیل کے تم میرے پاس آتے ہی نہ تھے پھر آپ نے اپنا قمیص میرے والد ماجد کو پہنایا اور مجھے آپ نے اپنی ٹوپی پہنائی پھر ہم اتر کر لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئے میرے والد ماجد نے دیکھا تو قمیص الٹا تھا انہوں نے اسے سیدھا کرنا چاہا مگر کسی نے کہا: کہ ٹھہر جاؤ ابھی نہیں پھر جب آپ وعظ کہہ کر تخت سے اترے تو اس وقت پھر انہوں نے اسے سیدھا کرنا چاہا تو وہ خود بخود سیدھا ہو گیا اس کے بعد میرے والد ماجد پر غشی طاری ہو گئی اور مجلس میں اضطراب سا پیدا ہو گیا پھر آپ نے میرے والد ماجد کی نسبت فرمایا: کہ انہیں میرے پاس لے آؤ پھر جب ہم آپ کی خدمت میں آئے تو اس وقت آپ قبہ اولیاء میں تھے جو کہ آپ کے مسافر خانہ میں واقع تھا اسے قبہ اولیاء اسی لئے کہتے تھے کہ اولیاء و رجال غیب اس میں بکثرت آیا کرتے تھے پھر آپ نے میرے والد ماجد سے فرمایا: کہ جس کے رہنما رسول اللہ ﷺ ہوں اور جس کا شیخ عبدالقادر ہو تو اسے کیونکر کرامت حاصل نہ ہوگی، یہ تمہاری ہی کرامت ہے پھر آپ نے دوات قلم اور کاغذ منگا کر لکھ دیا کہ آپ نے ہمیں خرقہ پہنایا۔

ایک خیانت کا ذکر

ابو بکر التمیمی نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ میں ابتدائی عمر میں حمّال (یعنی شتربان) تھا اور اس وقت مکہ جا رہا تھا اور ایک جیلانی شخص کے ساتھ مجھے حج کرنے کا اتفاق ہوا اس شخص کو جب معلوم ہوا کہ یہ عنقریب مر جائے گا تو اس نے مجھ سے کہا: کہ

Marfat.com

تم یہ میری چادر اور کپڑا لے لو اس میں دس دینار ہیں یہ لے جا کر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو دے دینا اور کہہ دینا کہ وہ مجھ پر نظر مہربانی رکھیں یہ کہہ کر اس شخص کا انتقال ہو گیا جب میں بغداد واپس آیا تو مجھے طمع دیکر گھیرا کہ اس کی کسی کو خبر ہے نہیں آپ کو کیونکر خبر ہوگی۔ غرض میں نے دس دینار رکھ لئے، ایک روز میں جا رہا تھا کہ مجھ سے آپ کا سامنا ہو گیا میں سلام کر کے آپ کے پاس گیا اور آپ سے مصافحہ کیا تو آپ نے زور سے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کہ کیوں تم نے دس دینار کے لئے خدا کا بھی خوف نہیں کیا اور اس عجمی کی امانت رکھ لی اور اس کے پاس آنا جانا چھوڑ دیا آپ کا یہ فرمانا تھا کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے مجھ کو جب افاقہ ہوا تو فوراً میں گھر آیا اور وہ دس دینار اور چادر آپ کے پاس لے گیا۔

رجالِ غیب کا آپ کی مجلس میں آنا

حافظ ابو زرعہ طاہر بن محمد طاہر المقدسی الداری نے بیان کیا ہے کہ میں ایک وقت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلسِ وعظ میں حاضر تھا اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ میرا کلام رجالِ غیب سے ہوتا ہے جو کوہ قاف کے درے سے میری مجلس میں آتے ہیں اور جن کے قدم ہوا میں اور دل حضرت القدس میں ہوتے ہیں اپنے پروردگار کا ان کو اس درجہ اشتیاق ہوتا ہے کہ ان کی آتشِ اشتیاق سے سر پر ان کی ٹوپیاں جلی جاتی ہیں آپ کے صاحبزادے شیخ عبد الرزاق بھی اس وقت مجلس میں موجود تھے آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے اتنے میں سر پر آپ کے ٹوپی جلنے لگی آپ نے وہ ٹوپی پھاڑ ڈالی اسی اثناء میں آپ نے تخت سے اتر کر اسے بجھا دیا اور فرمایا: کہ عبد الرزاق تم بھی انہی لوگوں میں سے ہو۔

حافظ ابو زرعہ بیان کرتے ہیں کہ بعد میں میں نے آپ کے صاحبزادے شیخ عبد الرزاق سے اس وقت کا حال دریافت کیا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے جب اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے ہوا میں رجالِ غیب کی صفیں نظر آئیں تمام افق بھرا ہوا تھا۔

Marfat.com

یہ لوگ اپنے سر جھکائے ہوئے نہایت خاموشی سے آپ کا کلام سن رہے تھے بعض ان میں سے چیخ اٹھتے اور بعض ہوا میں دوڑنے لگتے اور بعض زمین پر گر پڑتے اور بعض لرزتے رہتے میں نے دیکھا تو ان کے لباس میں آگ لگی ہوئی تھی۔

رجالِ غیب کا ذکر

شیخ عبداللہ الاصفہانی الجبلی بیان کرتے ہیں کہ ایک شب کا واقعہ کہ میں جبل لبنان میں تھا چاندنی اس شب کو خوب اچھی طرح سے پھیلی ہوئی تھی میں نے اس وقت اہلِ جبلِ لبنان کو دیکھا کہ جمع ہو کر ہوا میں اڑتے ہوئے عراق کی طرف جارہے ہیں میں نے اپنے ایک دوست سے پوچھا: کہ تم لوگ کدھر جارہے ہو انہوں نے کہا: کہ ہمیں خضر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم بغداد جا کر قطبِ وقت کی خدمت میں حاضر ہوں میں نے پوچھا: کہ قطب وقت کون ہیں؟ انہوں نے کہا: کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں میں نے ان سے اجازت لی کہ میں بھی ان کے ہمراہ ہو جاؤں تو انہوں نے مجھ کو اجازت دی ہم تھوڑی دیر ہوا میں چلے اور بغداد پہنچ کر آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے ان میں سے تمام اکابر آپ کو یا سیدنا کہہ کر پکارتے اور آپ جو کچھ انہیں فرماتے فوراً وہ اس کی تعمیل کرتے پھر آپ نے ان کو واپسی کا حکم فرمایا اور وہ واپس ہو گئے میں بھی اپنے دوست کی ہمراہی میں تھا جب ہم جبل پہنچے تو میں نے اپنے دوست سے کہا: مجھ کو تمہاری آپ سے تابعداری کرنے کا حال آج معلوم ہوا تو انہوں نے کہا: کہ ہم آپ کی کیونکر تابعداری نہ کریں؟ حالانکہ آپ نے فرمایا ''قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ'' ہمیں آپ کی تابعداری اور آپ کی تعظیم و تکریم کرنے کا حکم ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آپ کا خطبۂ وعظ

آپ کے صاحبزادے سیدنا الشیخ عبدالوہاب و شیخ عبدالرحمٰن بیان فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ ہمارے والد ماجد اپنی مجلسِ وعظ میں فرمایا کرتے تھے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اس کے بعد آپ خاموش ہو جاتے تھے پھر فرماتے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" پھر آپ خاموش ہو جاتے پھر فرماتے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" پھر آپ خاموش ہو جاتے تھے پھر فرماتے:

عدد خلقه وزنه عرشه ورضاء نفسه و مداد كلماته و منتهى علمه و جميع ماشاء و خلق وذراء وبراء عالم الغيب والشهادة الرحمٰن الرحيم الملك القدوس العزيز الحكيمo واشهد ان لا اله الا الله وحده له الملك وله الحمد يحى ويميت وهو حى لا يموت بيده الخير وهو علىٰ كل شى قديرo ولا ندله ولا شريك له ولا وزير ولا عون وظهير الواحد الا حدالفردالصمد الذى لم يلد ولم يولدo ولم يكن له كفواً احدo ليس بجسم فيسمن ولا جوهر فيحسن ولا عرض فيكون منتقضا هنالك ولا وزير له ولا مشارك جل ان يشبه بماصنعه او يضاف لما اختر عه ليس كمثله شىء وهو السميع البصير ط واشهد ان محمداً صلى الله عليه وسلم عبده ورسوله و حبيبه وخليله و صفيه ونجيه وخيرته من خلقه ارسله بالهدىٰ و دين الحق ليظهره على الدين كله ولوكره المشركونo اللهم ارض عن الرفيع العماد الطويل النجاد المويد بالتحقيق المكنىٰ بعتيق الخليفة الشفيق المستخرج من اطهر اصل عريق الذى اسمه باسمه مقرون و جسمه مع جسمه مدفون الامام ابى بكر ن الصديق رضى الله عنه و عن القصير الامل الكثير

Marfat.com

العمل الذی لا خامره وجل ولا عارضة زلل ولا داخله ملل المويد بالصواب الملهمه لفصل الخطاب حنيفی الحراب الذی وافق حكمه نص الكتاب الامام ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه وعن فجهز جيش العسرة و عاشر العشرة من شد الايمان ورتل القرآن شتت الفرسان و ضعضع الطغيان وزين المحراب بامامتهٖ والقرآن بتلاوتهٖ افضل الشهداء و اكرم السعداء المستحجی ملئكة الرحمٰن ذی النورين ابی عمر عثمان بن عفان رضی اللّٰه عنه وعن البطل البهلول وزوج البتول و ابنِ عم الرسول وسيف اللّٰه المسلول قالع الباب و هازم حزاب امام الدين و عالمه و قاضی الشرع و حاكمه المتصدق فی الصلوة بخاتمه مقدی رسول اللّٰه بنفسه و مظهر العجائب الامام ابی الحسنين علی بن ابی طالب وعن السبطين الشهيدين الحسن والحسين و عن العمين الشريفين الحمزة والعباس و عن الانصار والمهاجرين وعن التابعين لهم باحسان الی يوم الدين ط يا رب العالمين ط اللهم اصح الامام الامه ط والراعی والراعية والف بين قلوبهم فی الخيرات وادفع شربعضهم عن بعض، اللهم وانت العالم بسرائرنا فاصلحها وانت العالم بذنوبنا فاغفرها وانت العالم بعيوبنا فاسترها وانت العالم بجوائجنا فاقضها لاترانا حيث نهتنا ولا تفقدنا حيث امرتنا واعزنا بالطاعه ولا تذللنا بالمعصية واشغلنا بك عمن سواك واقطع عنا كل قاطع يقطعنا عنك

Marfat.com

والھمنا ذکرك وشکرك و حسن عبادتك لا اله الا الله ماشاء الله کان ومالم یشاء لم یکن۔ ماشاء الله لاقوة الا بالله العلی العظیم اللھم لا تحبنا فی غفلة ولا تاخذنا علی عزة ربنا ربنا ولا تواخذنا ان نسینا او خطانا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقه لنا به ط واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکفرین٥ امین یا اله العلمین۔

ترجمہ: سب تعریفیں خدائے تعالیٰ کے لئے ہیں اس کی تمام مخلوقات اس کے عرش اس کے کلمات اس کے منتہائے علم اور اس کی تمام مخلوقات کے سب کے برابر اور جس قدر کہ وہ اپنے لئے پسند کرے وہ ظاہر و باطن غرض تمام چیزوں کا جاننے والا ہے نہایت مہربانی اور نرمی کرنے والا ہر ایک چیز کا مالک پاک و بے عیب ہے سب سے غالب اور سب سے زیادہ حکمت والا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک بھی اسی کا ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کو زیبا ہیں وہی سب کو زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ خود تا ابدالاباد زندہ رہے گا اسے کبھی بھی موت نہیں ہر طرح کی بھلائی اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے اور نہ کوئی شریک ہے نہ وزیر نہ معاون و مددگار ایک اکیلا تن تنہا اور پاک و بے نیاز ہے نہ وہ کسی سے اور نہ کوئی اس سے پیدا ہوا کوئی اس کی برابری کا نہیں نہ وہ جسم ہے کہ گھٹ بڑھ سکے اور نہ جوہر ہے کہ جلا قبول کرے اور نہ وہ عرض ہے کہ نقصان قبول کرے وہ اس بات سے بھی بالاتر ہے کہ اس کی بنائی ہوئی چیزوں سے اسے تشبیہ یا اس کے اختراعات میں سے کسی

Marfat.com

کے ساتھ بھی اسے نسبت دی جائے بلکہ اس جیسی کوئی بھی شے نہیں وہ سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول اس کے دوست اور پسندیدہ دوست اور اس کی کل مخلوقات میں بہترین خلائق ہیں اس نے آپ کو دنیا میں ہدایتِ کامل اور دینِ حق دیکر بھیجا تا کہ تمام ادیان پر اس کو غالب کر دے گو مشرک لوگ اس بات کو پسند نہ کریں۔ اے اللہ! تو راضی ہو اور اپنی رحمتیں اتار ان پر جو کہ اونچے گھرانے کے اور بڑے پرتوں والے تھے حق کا موید تھا جن کی کنیت عتیق تھی جو کہ خلیفۂ مہربان تھے اور جن کی اصل، اصل ظاہر سے تھی جن کا نام کہ جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم مبارک کے ساتھ ساتھ اور جن کا جسم آپ کے جسمِ اطہر کے ہم پہلو مدفون ہے یعنی امام عادل امیر المؤمنین حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ پر اور ان پر جو کہ کوتاہ حرص و کثیر العمل تھے جن کو نہ کسی کا خوف لاحق ہوتا تھا نہ لغزش ان سے سرزد ہوتی اور نہ راہِ حق میں وہ کسی طرح سے تھک سکتے تھے حق جن کی تائید پر تھا جنہیں فیصلے و تصفیہ کرنا الہام ہو چکا تھا جو کہ سیدھی راہ پر تھے وہ کہ جن کا حکم (کئی مرتبہ) وحی و آیات قرآنی کے موافق اترا۔ یعنی امام عادل امیر المؤمنین ابوحفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر اور ان پر جو کہ اسلامی لشکر کی تیاریوں میں نہایت سرگرم تھے جو کہ عشرہ مبشرہ سے تھے جنہوں نے کہ ایمان کی جڑ کو مضبوط کر دیا (یعنی اختلاف قرأت کا انسداد کیا کلام الٰہی کے متفرق اجزاء یکجا جمع کرکے کاتبوں سے اس کے کامل بہت سے نسخے لکھوا کر جا بجا بھیجے۔ غرض اس کی توسیعِ آشاعت میں کماینبغی کوشش کی) جنہوں نے لشکر پھیلا کر کفار کی سرکشی مٹا دی جنہوں نے کہ مسجدوں کی محرابوں کو اپنی امامت

Marfat.com

سے اور کلام ربانی کو اس کی تلاوت سے مزین کیا جو کہ افضل الشہداء و اکرم السعداء ہیں جن کی شرم وحیا کا یہ حال تھا کہ ان سے فرشتے بھی حیا کرتے تھے جن کا لقب ذوالنورین تھا۔ امیر المؤمنین حضرت ابوعمرو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر اور ان پر جو کہ شیر خدا زوج بتول اور جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچیرے بھائی تھے جو کہ گویا خدائے تعالیٰ کی نکلی ہوئی تلوار تھے۔ دشمن کے لشکروں کو شکست فاش دیا کرتے تھے جو کہ امام عادل قاضی وحاکم شرع جو نماز کا پورا حق ادا کرنے والے تھے جو کہ اپنی روح پر فتوح کو جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فدا کرتے تھے یعنی مظہر العجائب والغرائب امام عادل امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر اور جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نواسے سبطین الشہیدین الامام الحسن والحسین اور آپ کے عمِ بزرگ حضرت حمزہ وحضرت عباس اور کل مہاجرین وانصار سب پر رضی اللہ عنہم اور ان پر بھی جو کہ قیامت تک ان کی پیروی کرتے رہیں۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اے پروردگار! امام اور امت وحاکم ومحکوم دونوں کو صلاحیت نصیب کر ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال انہیں نیکی کی توفیق دے اور ایک دوسرے کے شر سے انہیں محفوظ رکھ۔ اے پروردگار! تو ہمارے مخفی رازوں سے واقف ہے تو ان کی اصلاح کر تجھ کو ہمارے گناہوں کی خبر ہے تو انہیں معاف کر تو ہمارے عیبوں سے آگاہ ہے انہیں چھپا تو ہماری ضرورتوں کو جانتا ہے تو ان کو پورا کر جن باتوں سے تو نے ہمیں منع کیا ہے ان کے کرنے کا ہم کو موقع نہ دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے احکام کے پابند رہیں۔ ہمیں اپنی اطاعت وعبادت کی عزت نصیب کر اور گناہوں کی ذلت میں ہمیں نہ ڈال اپنے ماسواء سے ہمیں اپنی طرف کھینچ

Marfat.com

لے اور اسے ہم سے دور کر دے جو تجھ سے ہمیں دور کرے ہمیں اپنے ذکر کرنے کا طریقہ سکھلا اور صبر وشکر کی توفیق دے اور طاعت وعبادت کرنے میں ہمیں خلوص ویقین نصیب کر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کچھ کہ وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا کسی کو کچھ طاقت وقوت نہیں مگر اسی کی اعانت سے بیشک وہ عظمت و بزرگی والا ہے اے پروردگار! تو ہماری زندگی غفلت میں نہ کر اور نہ ہمارے دھوکا میں پڑ جانے سے تو ہم سے مواخذہ کر۔ اے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا قصداً ہم سے خطا ہو جائے تو ہم سے تو درگزر کر اور ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈال جتنا کہ تو نے اگلی امتوں پر ڈالا جس بات کی ہمیں طاقت نہ ہو اس میں تو ہمیں مجبور نہ کر ہم سے تو نرمی فرما اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور اپنا فضل وکرم ہمارے شامل حال رکھ تو ہی ہمارا مالک وحقیقی مددگار ہے تو ہی کافروں پر بھی ہماری مدد کر۔ اٰمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ ۔

عہد شکنی پر آپ کا گرفت کرنا

آپ کی مجلس وعظ میں اگر کوئی اپنی قسم یا عہد توبہ توڑ ڈالتا تو آپ اسے یوں خطاب کر کے فرماتے کہ ہم نے تمہیں حق کی دعوت دی مگر تم نے اسے قبول نہیں کیا۔ ہم نے تمہیں منع کیا مگر تم باز نہیں آئے ہم نے کتنا ہی تمہیں ڈرایا لیکن تم ذرا بھی نہ شرمائے تمہیں ہم نے مہلت دی مدتوں تم کو خوشخبریاں سنائیں مگر ہم سے تمہاری نفرت ہے کہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے تم نے ہم سے معاہدہ کر کے اپنا عہد توڑ ڈالا اگر ہم تمہیں رد کریں تم سے بے زار ہو کر تمہارا عذر نہ مانیں تمہیں اپنے پاس نہ آنے دیں تو تمہارا کیا حال ہو تمہیں یاد نہیں کہ تم کیسی عاجزی وانکساری سے ہمارے پاس آئے تھے اور تم ہم سے منحرف ہو گئے۔ تعجب ہے کہ جو شخص ہماری محبت کا دم بھرتا ہے مگر پھر وہ جوانمردی سے کام نہیں لیتا جو شخص کہ ہماری محبت کی شراب پیتا ہے معلوم نہیں کہ پھر وہ ہم سے

Marfat.com

کیونکر بھاگتا ہے بیشک اگر تم اپنے معاہدہ میں صادق ہوتے تو ضرور تم ہم سے موافقت کرتے تم کو اگر ہم سے ذرا بھی انسیت ہوتی تو تم ہرگز ہمارے خلاف نہ کرتے۔ ہماری تکلیف تمہارے لئے عین راحت ہوتی۔ دوست کے دروازے سے واپس نہیں جاتا اگر تم پیدا نہ کئے جاتے تو بھی اچھا تھا لیکن جبکہ تم پیدا کئے گئے ہو تو تم جان لو کہ کس لئے پیدا کئے گئے ہو اب بھی اپنی نیند سے جاگو اور غفلت شعاری سے باز آؤ آنکھیں کھول کر دیکھو کہ تمہارے سامنے عذابِ الٰہی کا لشکر جما ہوا ہے خدائے تعالیٰ کا فضل وکرم اگر تمہارے شامل حال نہ ہوتا تو اب تک کبھی کی تم پر اس نے فتح حاصل کر لی ہوتی۔ برادر من! تمہیں جو بڑا بھاری سفر درپیش ہے اس کی تیاریاں کر رکھو اپنی عمر کی زیادتی مال ودولت جاہ وعزت کے دھوکا میں نہ رہو اور فرصت کو غنیمت جانو ورنہ دنیائے غدار تمہیں اپنے مکر میں پھنسائے بغیر نہ رہے گی تم اس سے بچنے کی کوشش کرو وہ تمہارے سر پر تلوار نکالے کھڑی ہے موقع پاتے ہی وہ تم پر اپنا وار کر کے رہے گی تم جیسے اور بہت سے لوگوں کو وہ اپنے جال میں پھنسا چکی ہے مگر ابھی تک اس کی طمع نہ مٹی ہے اور نہ آئندہ مٹے گی پھر جب تم پر اس کا وار چل گیا اور تم قبر میں پہنچا دیئے گئے تو اب تم قبر میں اور خواہ میدان حشر میں کتنی ہی حسرت اور واویلا کرو اور بجائے آنسوؤں کے خون بھی روؤ تو کیا ہوگا؟

عمل صالح کے متعلق آپ کا کلام

جو شخص کہ اپنے مالک حقیقی سے سچائی اور راست بازی اختیار کرکے تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرتا ہے وہ شب وروز اس کے ماسوا سے بیزار رہتا ہے میرے دوستو! تم ایسی بات کا جو تم میں نہ ہو دعویٰ نہ کرو۔ خدا کو ایک جانو کسی کو اس کا شریک نہ کرو جس کا کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں کچھ بھی تلف ہوتا ہے خدائے تعالیٰ ضرور اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے۔

یاد رکھو کہ دل کی کدورت نہیں جاسکتی تاوقتیکہ نفس کی کدورت نہ جائے جب تک

Marfat.com

کہ نفس اصحابِ کہف کے کتے کی طرح رضاء کے دروازے پر نہ بیٹھ جائے اس وقت تک دل میں صفائی پیدا نہیں ہو سکتی اس وقت یہ خطاب بھی ملے گا۔ یَاۤ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً یعنی اے نفس مطمئنہ! نہایت خوش وخرم ہو کر اپنے پروردگار کی طرف چلا آ۔ اسی وقت وحضرت القدس میں بھی باریابی حاصل کر سکے گا اور توجہات ونظر رحمت کا کعبہ بنے گا اس کی عظمت وجلال اس پر منکشف ہوگا اور مقام رفیع واعلیٰ سے سنائی دینے لگے گا۔ "یَا عَبْدِیْ وَكُلُّ عَبْدِیْ اَنْتَ لِیْ وَاَنَا لَكَ" اے میرے بندے! اور میرے ہر ایک بندے تو میرے لئے ہے اور میں تیرے لئے ہوں۔ جب اس حال میں مدت تک اسے تقرب الٰہی حاصل رہے گا تو اب وہ خاصانِ خدائے تعالیٰ سے ہو جائے گا اور خلیفۃ اللہ علی الارض کہلانے کا مستحق اور اس کے اسرار پر مطلع ہو سکے گا اور اب یہ خدا کا امین ہوگا اور اب اس لئے خدائے تعالیٰ نے اسے دنیا میں بھیجا ہے کہ معصیت کے دریا میں ڈوبنے والوں کو غرق ہونے سے بچالے اور گمراہی کے بیابانوں میں راہِ حق سے گم گشتہ لوگوں کو راہِ حق پر لا نکالے پھر اگر کسی مردہ دل پر اس کی گزر ہوتی ہے تو وہ اسے زندہ کر دیتا ہے اور اگر گنہگار پر اس کی گزر ہوتی ہے تو وہ اسے نصیحت کرتا ہے اور بد بخت کو نیک بخت بناتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اولیاء ابدال کے غلام ہیں اور ابدال انبیاء کے اور انبیاء رسول اللہ ﷺ کے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔

اولیاء اللہ کی مثال بادشاہ کے فسانہ گو جیسی ہے کہ وہ ہمیشہ بادشاہ کا مصاحب بنا رہتا ہے اولیاء اللہ کی شب ان کے حق میں تختِ سلطنت ہوتی ہے اور ان کا دن ان کے تقربِ الٰہی کا سبب ہوتا ہے۔

"یَا بُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْیَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ"

(اے فرزند! تم اپنی خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا)

Marfat.com

آپ کا کلام فنا کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ تم حکمِ الٰہی کو مدِ نظر رکھ کر مخلوقات سے اپنے نفس و خواہش سے اور اس کے ارادے کو مدِ نظر رکھ کر اپنے فعل سے درگزر کرو تو اس وقت تم علم الٰہی کے لائق ہو سکو گے مخلوق سے فنا ہو جانے کی یہ علامت ہے کہ ان سے تمہارا تعلق منقطع ہو جائے ان کے نفع سے تم ناامید اور ان کے ضرر سے بے خوف رہو اور خود اپنی ہستی اور اپنے نفس اور خواہش سے فنا ہو جانے کی یہ علامت ہے کہ نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے میں اسبابِ ظاہری سے نظر اٹھا لو اور اپنے سبب سے خود کچھ نہ کرو اور نہ اپنے لئے کچھ اپنا بھروسہ سمجھو بلکہ اپنے تمام امور اسی کو سونپ دو جس نے اولاً اس میں تصرف کیا ہے وہی اب بھی اس میں تصرف کرے گا اور اپنے ارادے سے فنا ہو جانے کی یہ علامت ہے کہ مشیتِ الٰہی کے سامنے تمہارا ارادہ نہ ہو بلکہ اسی کا فعل تمہارے اندر جاری رہے اور تمہارے اعضاء اس کے فعل سے خاموش ہوں اور دل مطمئن اور خوش رہے ذرا بھی منقبض نہ ہو اور تمہارا باطن معمور اور تمام چیزوں سے مستغنی رہے اور تم خود قدرتِ الٰہی کے ہاتھ میں ہو جاؤ وہ جو کچھ بھی تم پر اپنا تصرف کرے زبان ازلی اس وقت تمہیں پکارے گی۔ علم لدنی تم کو حاصل ہو گا نورِ جمالِ الٰہی کا لباس پہنو گے پھر جب ارادۂ الٰہی کے سوا تمہارے اندر اور کچھ نہ رہے گا تو اس وقت تصرفات و خرقِ عادات تمہاری طرف منسوب ہوں گے مگر بظاہر اور درحقیقت وہ فعل الٰہی ہو گا اور نشاۃِ اُخریٰ ہے پھر جب تم اپنے دل میں کوئی ارادہ پاؤ گے تو خدائے تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا خیال کرو اور اپنے وجود کو حقیر جانو یہاں تک کہ تمہارے وجود پر قضائے الٰہی وارد ہو اس وقت تم کو بقا حاصل ہو گی کیونکہ فنا حد ہے وہ یہ کہ اکیلا خدائے تعالیٰ ہی باقی رہے جیسا کہ خلق کے پیدا کرنے سے پہلے بھی اکیلا تھا۔ یہی حالتِ فنا ہے جب تم خلق سے جدا ہو جاؤ گے تو کہا جائے گا۔ "رَحِمَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَحْيَاكَ" یعنی خدائے تعالیٰ تم پر اپنی رحمت اتارے اور حقیقی زندگی تم کو نصیب کرے۔ تو اس وقت تمہیں حقیقی زندگی

Marfat.com

حاصل ہوگی اور وہ غنا کہ جس کے بعد فقر نہیں اور وہ عطا کہ جس کے بعد رکاوٹ نہیں اور وہ امن کہ جس کے بعد خوف نہیں اور وہ نیک بختی کہ جس کے بعد بدبختی نہیں اور وہ عزت کہ جس کے بعد ذلت نہیں اور وہ قرب کہ جس کے بعد بُعد اور وہ عظمت اور بزرگی کہ جس کے بعد ذلت وحقارت اور وہ پاکی کہ جس کے بعد نجاست متصور نہیں ہو سکتی۔

آپ کا کلام صدق کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ سچائی اور راست بازی اختیار کرو اگر یہ دونوں صفتیں نہ ہوتیں تو کسی شخص کو بھی تقربِ الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا تھا اگر اخلاص اور راست بازی کا عصائے موسوی تمہارے دل کے پتھر پر مار دیا جائے تو اس سے حکمت کے چشمے پھوٹ نکلیں۔ عارف اسی اخلاص وسچائی کے بازو سے عالم کون وفساد کے قفس سے نکل کر فضائے نور قدس میں پہنچ سکتا ہے اور اسی بازو سے اتر کر مقامِ اعلیٰ پر بیٹھ سکتا ہے جس کسی کے دل پر بھی نور صدق ویقین ظاہر ہوتا ہے اس کے چہرے پر اس کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں نور ولایت اس کی پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے عالم ملکوت میں فرشتے اس کا نام پکارتے ہیں قیامت کے دن صدیقین کے ساتھ وہ اٹھایا جائے گا۔ یاد رکھو کہ خواہشات نفسانی سے اجتناب کرنا آتش عشق کے شعلوں کو صاف کرتا ہے کہ اغیار کے قرب سے کسی طرح بھی لذت حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ عاشقوں کے دل کی وحشت ہے جو کہ انہیں محبت کے بیابانوں میں لئے پھرتی ہے نیز یاد رکھو کہ راہِ حق پر آنا بدوں صدق وسچائی کے ممکن نہیں ہے۔ حضور مع اللہ حاصل نہیں ہو سکتا ہے مگر جب ہی کہ اپنے قالب کو خراب کیا جائے اور اپنا روزہ قیامت کے دن دیدار الٰہی سے کھولا جائے اس کا تقرب حاصل نہیں ہو سکتا مگر تب ہی کہ دنیا ومافیہا سے روزہ رکھ لیا جائے۔ اپنی ہستی سے نکل جاؤ اور پھر دیکھو کہ دنیا کی کوئی نظر بھی تم پر اپنا اثر کر سکتی ہے یا اس کی کوئی ادا تم کو بھا سکتی ہے؟ ہرگز نہیں جب تمام کدورتوں سے نفس پاک وصاف ہو جاتا ہے تو

Marfat.com

اس وقت اوامر واحکامِ الٰہی کی پیروی کرنے لگتا ہے اور جب عارف کی نظر عالی ہو جاتی ہے تو اس کے مقام سر پر تجلیات وانوار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اولیاء اللہ خاصانِ خدا اور عارفین اس کے ندماء ہیں اور اولیاء اللہ کے شربتِ وصال کی حلاوت سے ان کے شربتِ وصال کی حلاوت بہت کم ہے۔ مردانِ خدا دنیا کو دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھتے اس لئے وہ اس کے پنجۂ مکر سے مامون ومحفوظ رہتے ہیں بلکہ دل کی آنکھ سے وہ اپنے دوست کو دیکھتے اور اس کے اس قول کو یاد رکھتے ہیں آیہ کریمہ ''وَمَا مَتَاعُ الدُّنْيَا اِلَّا الْغُرُوْرُ'' (درحقیقت دنیاوی نفع کچھ بھی نہیں دھوکا ہی دھوکا ہے) اور جو شخص لذتِ نفسانی کی پیروی کرتا ہے۔ شیطان اس کی خواہشوں کی راہ سے اس کے دل تک پہنچتا ہے اور اسے دنیاوی حرص سے اپنے مکر میں پھنساتا ہے پھر جو شخص اس سے خبردار رہتا ہے وہی خوش نصیب ہے وہ تقربِ الٰہی سے اپنا حال درست کر لیتا ہے کیونکہ دنیا صرف ایک گزرگاہ ہے اور قیامت سامنے اور عنقریب ہی آنے والی ہے۔

تنزیہ باری تعالیٰ کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ وہ ہم سے قریب اور خالقِ کل ہے اس نے اپنی حکمت کاملہ سے تمام امور مقدر کر دیئے ہیں اور اس کا علم تمام چیزوں پر حاوی اور اس کی رحمت سب پر عام ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہ اس کی مخلوقات میں سے کسی کو بھی اس کے برابر جانتے یا کسی کو اس کا شریک مانتے یا کسی کو اس کا شبیہ ونظیر ٹھہراتے ہیں۔ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ'' (وہ ان تمام باتوں سے پاک اور بالا وبرتر ہے) ہم پاکی بیان کرتے ہیں اس کی تمام مخلوقات کی تعداد کے اس کے عرش کے اس کے کلمات کے اس کے منتہائے علم کے برابر اور جس قدر کہ وہ اپنے لئے پسند کرے وہ ظاہر وباطن کل چیزوں کا جاننے اور مہربانی اور نرمی کرنے والا ہے وہ مالک علی الاطلاق ہے تمام عیوب سے پاک سب پر غالب اور سب سے زیادہ

Marfat.com

حکمت والا ہے وہی ایک تن تنہا ہے نہ وہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ وہ خود کسی سے اور نہ کوئی اس سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ ''لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ'' (کوئی چیز بھی اس جیسی نہیں وہ سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے) نہ کوئی اس کی تشبیہ ونظیر ہے اور نہ کوئی معاون ومددگار نہ وزیر نہ نائب وہ کوئی شے نہیں ہے کہ جسے کوئی چھو سکے اور نہ جوہر ہے کہ جلا پائے اور نہ عرض ہے کہ فنا ہو جائے گا۔ نہ وہ ذی ترکیب وتالیف اور نہ ذی ماہیت ہے کہ محدود ہو سکے نہ وہ طبائع میں سے کوئی طبیعت ہے اور نہ طلوع ہونے والی چیزوں میں سے کوئی طالع ہے نہ وہ ظلمت ہے کہ وہ ظاہر ہو اور نہ نور ہے کہ روشن ہو۔ تمام چیزیں اس کے علم میں حاضر ہیں بدوں اس کے وہ چیزیں اس سے ممتزج ہوں اور وہ سب کو دیکھ بھی رہا ہے بدوں اس کے کہ وہ اس کو چھو سکیں وہ قاہر وحاکم ہے وہ سب کا معبود ہے ہمیشہ سے زندہ اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ نہ اسے موت ہے نہ فنا وہ حاکم اور عادل ہے وہ قادر رحیم غافر (بخشنے والا) ستار (بندوں کے عیب سے چشم پوشی کرنے والا) خالق ورازق ہے اس کی سلطنت ابدی اور اس کی عظمت وجلال دائمی ہے اسمائے حسنیٰ اس کا نام اور صفات عالیہ اس کی صفات ہیں نہ وہ کسی کے وہم وخیال میں آسکتا ہے اور نہ کسی کے فہم وقیاس میں سما سکتا ہے۔

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم
وز ہر چہ دیدہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم

عقلیں اس کی حقیقت دریافت کرنے سے عاجز اور اذہان اس کی کُنہ (انتہا حقیقت وغیرہ) معلوم کرنے سے قاصر ہیں نہ وہ تشبیہ دیا جا سکتا ہے اور نہ کسی شے کی طرف منسوب ہو سکتا ہے تمام سانسیں اس کے شمار میں اور سب کے اعمال وافعال اس کی گنتی میں ہیں۔ (آیہ کریمہ) لَقَدْ اَحْصَاھُمْ وَعَدَّھُمْ عَدًّاo وَکُلُّھُمْ اٰتِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا۔ (اس نے آسمان وزمین کی کل چیزوں کو گن رکھا ہے اور قیامت کے دن بھی اس کے روبرو ہر ایک شخص تنہا تنہا ہو کر آئے گا) وہ کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا وہ

Marfat.com

سب کو روزی دیتا ہے اور خود اسے روزی کی ضرورت نہیں وہ جو چاہے سو کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں اس نے بدوں کسی فکر و خیال اور نظیر و مثال کے محض اپنے ارادے سے مخلوقات پیدا کی مگر نہ اس سے کچھ فائدہ اٹھانے کی غرض سے اور نہ کوئی ضرر دور کرنے کی نیت سے اور نہ اس کے پیدا کرنے میں اسے اس کے سوا کوئی اور ضرورت داعی ہوئی بلکہ صرف اسی بناء پر کہ وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے جیسا کہ اس نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ "ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ" (بزرگ و برتر عرش والا ہے اور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے) وہ اپنی قدرت واعیان اور تبدل و تغیرِ احوال میں منفرد ہے۔ "كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ" (ہر روز کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے) جو کچھ اس نے مقدر کر دیا ہے وقتِ مقررہ پر اسے جاری کرتا ہے اس کی تدبیرِ مملکت میں کوئی اس کا معین و مددگار نہیں عالم الغیب ہے وہ پوشیدہ یا متناہی اور محدود نہیں قادر مطلق ہے اور اس کی قدرت کی کوئی حد نہیں مدبر ہے اور اس کا کوئی ارادہ پوشیدہ اور ناقص نہیں یاد رکھتا ہے اور بھولتا نہیں قیوم و ہوشیار ہے اور اسے غفلت و سہو نہیں حلیم و بردبار ہے کہ جلدی نہیں کرتا گرفت کرتا ہے پھر مہلت نہیں دیتا کشائش کرتا ہے اور وہی تنگی دیتا ہے غصہ ہوتا ہے اور وہی نرمی بھی کرتا ہے پیدا کرنے والا اور فنا کرنے والا ہے وہ ایسا قادر ہے کہ اس نے مخلوقات کو کاملۃ الوصف پیدا کیا وہ ایسا پروردگار ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے افعال اپنے حسبِ ارادہ ان سے جاری کرائے اس کا علم علم حقیقی ہے نہ کوئی اس سے مشابہ ہے اور نہ کوئی اس کی مثال ہے نہ اس کی ذات میں کوئی اس سے مشابہ ہے اور نہ صفات میں "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" ہر شے کا قیام اس کے قیام سے اور ہر ایک کی زندگی اسی کی حیات سے مستفاد ہے اگر فکر اس کی عظمت و جلال کے میدان میں تھک کر گر جائے اور فکر دہشت کھا کر بیکار ہو جائے اور نورِ اور تعظیم و جلال کی شعاعیں چمکنے لگیں جس سے نہ تو تنزیہ کی کوئی مثال سمجھ میں آئے اور نہ توحید کے سوا کوئی اور راہ نظر آئے اور تقدیس و

Marfat.com

تنزیہ کی عظمت سامنے ہو کر تقریر کو پست کر دے۔ عقلیں اس کی ردائے معرفت میں پیچیدہ ہو کر رہ جاتی ہیں اور آگے نہیں بڑھ سکتیں کہ اس کی کُنہ ذات کو دریافت کر سکیں اور آنکھیں اس کے نورِ بقاء کے سامنے بند ہو جاتی ہیں اور نہیں کھل سکتیں کہ اس کی حقیقت احدیت کو معلوم کر سکیں۔ علومِ حقائق و معارف کی انتہا اور اس کی غایتیں ہاتھ باندھ کر کھڑی رہ جاتی ہیں کہ کوئی خبر بھی معلوم ہو اور کسی نشانی کا بھی پتہ لگے مگر کچھ نہیں معلوم ہوتا اور تمام قویٰ بیکار رہ جاتے ہیں اور جناب حضرت القدس سے ہیبت طاری ہوتی ہے جو تمام علل کو معدوم کر دیتی ہے اور انفراد ظاہر ہوتا ہے جو کہ تعدد کو اور جو ظاہر ہوتا ہے جو اس کے معدود ہونے کو مانع ہوتا ہے اور کمال ظاہر ہوتا ہے جو کہ مثال و نظیر کو ساقط اور وصف جو کہ وحدت کو لازم کرتا ہے اور قدرت ظاہر ہوتی ہے جو کہ اس کے ملک کو وسیع کرتی ہے اور اس کی عظمت و بزرگی ظاہر کرتی ہے جو کہ تمام خوبیوں کو اسی کے لئے لازم کرتی ہے اور علم ظاہر ہوتا ہے جو کہ آسمان و زمین کو اور اس کو جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان میں ہے اور جو کچھ کہ زمینوں کے نیچے اور سمندروں کی گہرائی میں اور جو کچھ کہ بالوں اور رونگٹوں اور درختوں کی جڑوں کے نیچے ہے اور ہر ایک لگے اور گرے ہوئے پتوں اور کنکریوں اور ریتوں کی تعداد کو اور پہاڑوں کے ذرے اور سمندروں کے پانی کی مقدار اور بندوں کے اعمال اور ان کے سالوں کی تعداد' غرض سب کو اس کا علم محیط ہے کوئی شے بھی اس کے علم سے خارج نہیں وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا کیفیت اور مثلیت کسی طرح سے اس کی تقدیس و تنزیہ میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ اپنی صفات سے خلق پر ظاہر ہے تاکہ وہ اسے ایک جانیں اور اس کے وجود کا اقرار کریں نہ اس لئے کہ کسی شے سے اسے تشبیہ دیں۔ ایمان اس کی صفات کو یقیناً ثابت کرتا ہے اور عقل اس کے دریافت کرنے میں اور جو کچھ کہ وہم و فہم اس کے متعلق بتائے یا خیال ذہن تصور کرے اس سب سے اس کی عظمت و کبریائی اور اس کی ذات برتر ہے۔ ''هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ .''

Marfat.com

وہی شروع سے ہے اور وہی آخر تک رہے گا اور وہ اپنی قدرتوں سے ظاہر اور (اپنی ذات وصفات سے) پوشیدہ ہے اور ہر چیز سے واقف ہے۔

پیدائشِ انسان کے متعلق

سبحان اللہ اس خالق کون ومکان نے انسان کو کس عمدہ وبہترین صورت میں بنایا اس نے اس ضعیف البنیان کے وجود میں اپنی کیا کیا حکمتیں دکھائی ہیں۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (پاک ہے اللہ جو بہتر سے بہتر مخلوق بنانے والا ہے) اگر انسان میں اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے کی عادت نہ ہوتو وہ اپنی فضیلتِ عقل کی وجہ سے انسان نہیں بلکہ فرشتہ ہے اگر اس میں کثافتِ طبعی نہ ہوتی تو وہ نہایت ہی لطیف ہوتا اور ایک ایسا خزانہ ہے کہ جس غرائب' اسرارِ غیب وجمیع اصنافِ غیب جس میں رکھے گئے ہیں اس کا وجود ایک مکان ہے جو کہ نور وظلمت دونوں سے بھرا ہوا ہے وہ ایک ایسا پردہ ہے جس میں طرح طرح کے پردوں سے روح کو اغیار کی آنکھوں سے چھپایا گیا ہے۔ فرشتوں پر اس کی فضیلت نے اسے "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ" کا لباس پہنایا اور "فَضَّلْنَا هُمُ الْعَقْلُ" کی مجلس میں بٹھا کر اس کے حسن وجمال کو دکھایا جس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ سے ہے اس کے اجسام کی سیپیاں ارواح کے موتیوں سے بھری ہوئی ہیں وجود کے دریا میں علم کی کشتیوں پر لدی ہوئی ہیں اور وہ کشتیاں ہوائے روح کے ذریعہ ریاضت ومجاہدہ کی طرف جارہی ہیں اس کے میدانِ وجود میں سلطانِ عقل وسلطانِ ہوا (خواہش) کے روبرو کھڑا ہوا ہے اور دونوں لشکر فضائے صدر میں بڑی جوانمردی سے ایک دوسرے کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔

سلطانِ ہوا (خواہش) کے لشکر کا سردار نفس اور سلطانِ عقل کے لشکر کا سردار روح ہے ان دونوں شاہوں کے لشکروں کی تیاری کے بعد حکمِ الٰہی کے موذن نے پکار کر کہہ دیا کہ اے لشکرِ الٰہی کے جوانمردو! آگے بڑھو اور اے لشکرِ سلطان ہوا کے بہادرو!

Marfat.com

سامنے آ ۓ یہ حکم الٰہی صادر ہونے کے بعد دونوں لشکر لڑنے لگے اور جانبین سے ایک دوسرے پر فتح پانے کی غرض سے طرح طرح کے مکر وحیلہ کئے جانے لگے اسی وقت توفیقِ الٰہی نے بھی زبانِ غیب سے پکار کر دونوں لشکروں سے کہہ دیا کہ جس کی مدد میں کروں گی فتح کا میدان اسی کے ہاتھ میں ہوگا اور دنیا و آخرت میں وہی سعید کہلایا جائے گا میں جس کے ہمراہ ہو جاؤں گی پھر کبھی بھی اس سے مفارقت نہ کروں گی اور اسے مقامِ اعلیٰ میں پہنچا کر رہوں گی اور توفیق توجہ الٰہی اور اس کے فضل وکرم کا نام ہے جس کو وہ اپنے اولیاء کے شاملِ حال رکھتا ہے۔

اے فرزندِ من! عقل کی پیروی کرتا کہ تمہیں سعادتِ ابدی حاصل ہو اور نفس کی پیروی کو چھوڑ دو اور قدرتِ الٰہی پر غور کرو کہ روح کو جو کہ سماوی اور عالم غیب سے ہے اور نفس کو جو کہ ارضی اور عالمِ شہود سے ہے اکٹھا کر دیا ہے چاہئے کہ یہ طائر لطیف عنایتِ الٰہی کے بازو سے اس کے کثیف پنجرے کو چھوڑ کر شجرہ حضرت القدس میں اپنا آشیانہ بنائے اور تقربِ الٰہی کی شاخوں پر بیٹھ کر لسانِ شوق سے چہچہائے اور معارف کے میدان سے جواہراتِ حقائق چنے اور نفسِ کثیف کو نفسِ ظلمت وجود میں پڑا رہنے دے پھر جب اجسام خاکی فنا ہو جائیں گے اور اسرار قلوب باقی رہیں گے اگر توفیقِ الٰہی ایک لمحہ بھر بھی تمہارے شاملِ حال ہو جائے تو اس کی ایک نظر توجہ ہی تمہیں عرش تک پہنچا دے اور تمہارے دل میں حقائقِ علوم بھر کر اسے اسرارِ معرفت کا خزینہ بنا دے اس وقت تمہیں عقل کی آنکھوں سے جمالِ ازل نظر آئے گا اور تم ہر ایک شے سے جو کہ صفاتِ حادثہ سے متصف ہوگی اعراض کرو گے تقربِ الٰہی کے آئینہ میں مقام سر کی آنکھوں سے عالمِ ملکوت تم کو نظر آئے گا اور مجلسِ کشفِ حقائق میں دل کی آنکھوں سے فتح کے جھنڈے نظر آنے لگیں گے اور آثار اکوانِ ظاہری تمہاری لوحِ دل سے محو ہو جائیں گے۔ یاد رکھو کہ ظلمتِ افکار میں جوانمردوں کا چراغ ان کی عقل ہوتی ہے وہ اربابِ معارف وحقائق کی رہنما دلیل ہے کہ جس سے وہم وگمان کے ہجوم کے وقت

Marfat.com

ان کے چہروں سے شکوک کے نقاب اٹھ جاتے ہیں اور جب دلیلیں ناقص رہ جاتی ہیں، تب بھی توفیقِ الٰہی ہی شاملِ حال ہو کر افکارِ باطلہ کو یدِ قدرت سے مٹا دیتی ہے۔

اسمِ اعظم کے متعلق

آپ نے فرمایا: کہ اَللّٰهُ اسمِ اعظم ہے کہ اس کا اثر تب ہی ہوتا ہے[1] کہ پڑھنے والے کے دل میں بجز اللہ کے اور کچھ نہ ہو معارف کی بسم اللہ بمنزلہ (حکم) کن کے ہے (یعنی جب خدائے تعالیٰ کسی شے کو موجود کرنا چاہتا ہے تو اس کی نسبت فرماتا ہے کن یعنی ہو جا تو وہ موجود ہو جاتی ہے یہی حال معارف کی بسم اللہ کا ہے۔

اللہ وہ کلمہ ہے جو ہر مہم کو آسان اور ہر ایک غم و فکر کو دور کر دیتا ہے یہ وہ کلمہ ہے کہ جس کا نور عام ہے۔ اللہ ہر غالب پر غالب ہے اللہ مظہر العجائب ہے اللہ تعالیٰ کی سلطنت تمام سلطنتوں سے زبردست ہے اللہ تعالیٰ تمام بندوں کے حال سے مطلع اور ان کے دل کے راز سے واقف ہے۔ اللہ تمام سرکشوں کو پست کرنے والا اور تمام زبردستوں کو توڑ دینے والا ہے اللہ عالم الغیب والشہادۃ ہے اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں جو اللہ کا ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہے جو اللہ کو دوست رکھتا ہے وہ غیر اللہ کو دوست نہیں رکھتا جو اللہ کی راہ میں قدم رکھتا ہے وہ اس تک پہنچ جاتا ہے وہ اس کے سایۂ عاطفت میں زندگی بسر کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا مشتاق ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسیت رکھتا ہے اور جو اغیار کو چھوڑ دیتا ہے اس کے اوقات خدائے تعالیٰ کے ساتھ گزرتے ہیں وہ خدا کے ہی در پر اس سے التجا کرتا ہے۔

خدائے تعالیٰ سے بھاگنے والو اب بھی اس کی طرف آؤ تم اس کا نام اُس سرائے فانی میں سن رہے ہو تو بقاء میں اس کے جمال کا کیا کچھ شہرہ ہوگا دارِ محنت میں تمہارے لئے یہ کچھ ہے تو دارِ نعمت میں کیا کچھ ہوگا۔ خدا کا نام لو اور اس کے در پر آ کر اسے پکارو پھر جب حجاب اٹھ جائے تو دیکھو کہ لوگ مشاہدہ میں ہوں گے اور وصال کے دریا ان

---

[1] اسم اللہ اسم ذات ہے عموماً اکابر نقشبندیہ کا معمول باقی ہے باقی اسماء صفاتی ہیں پس اسم اعظم یہی ہے لاغیر۔

Marfat.com

پرسے بہہ رہے ہوں گے دوست کی مثال اس پرندے جیسی ہے جو کہ شاخوں پر بیٹھ کر صبح تک اپنے دوست کی یاد میں نغمہ سرا رہے اور شب بھر ذرا اپنی آنکھ نہ لگائے اور اسی طرح سے اس کا شوقِ محبت روز افزوں رو بترقی ہو تم خدائے تعالیٰ کو تسلیم و رضا سے یاد کرو وہ تمہیں بہترین حال سے یاد کرے گا دیکھو وہ فرماتا ہے:

"مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ"

(جو خدا پر بھروسہ کرے تو خدا اس کے لئے کافی ہے)

تم اسے شوق واشتیاق سے یاد کرو وہ تمہیں اپنے تقرب ووصال سے یاد کرے گا تم اسے حمد وثنا سے یاد کرو وہ تمہیں اپنے انعامات واحسانات سے یاد کرے گا تم اسے توبہ سے یاد کرو وہ تم کو اپنی بخشش ومغفرت سے یاد کرے گا تم اسے بدوں غفلت کے یاد کرو وہ تمہیں بدوں مہلت کے یاد کرے گا تم اسے ندامت سے یاد کرو وہ تمہیں کرامت وبزرگی سے یاد کرے گا تم اسے معذرت سے یاد کرو وہ تمہیں مغفرت سے یاد کرے گا تم اسے خلوص واخلاص سے یاد کرو وہ تمہیں خلاصی سے یاد کرے گا تم اسے صدقِ دل سے یاد کرو وہ تمہاری مصیبتیں دور کرنے کے ساتھ تمہیں یاد کرے گا تم اسے تنگدستی میں یاد کرو وہ تمہیں فراخدستی کے ساتھ یاد کرے گا تم اسے استغفار کے ساتھ یاد کرو وہ تمہیں رحمت وبخشش کے ساتھ یاد کرے گا تم اسے اسلام کے ساتھ یاد کرو وہ تمہیں انعام واکرام کے ساتھ یاد کرے گا تم اسے فانی ہو کر یاد کرو وہ تمہیں بقاء کے ساتھ یاد کرے گا تم اسے عاجزی سے یاد کرو وہ تمہاری لغزشیں معاف کرنے کے ساتھ تم کو یاد کرے گا۔ تم اسے معافی مانگنے کے ساتھ یاد کرو وہ تمہارے گناہ معاف کرنے کے ساتھ تم کو یاد کرے گا تم اسے صدق سے یاد کرو وہ تمہیں رزق سے یاد کرے گا تم اسے تعظیم سے یاد کرو وہ تمہیں تکریم سے یاد کرے گا تم اسے ظلم وجفا چھوڑنے کے ساتھ یاد کرو وہ تمہیں وفا کے ساتھ یاد کرے گا تم اسے ترک معصیت وخطا کے ساتھ یاد کرو وہ تمہیں بخشش وعطا کے ساتھ یاد کرے گا تم اسے عبادت و

Marfat.com

اطاعت کے ساتھ یاد کرو وہ تمہیں اپنی بھرپور نعمتوں کے ساتھ یاد کرے گا تم اسے ہر جگہ یاد رکھو وہ بھی تمہیں یاد کرے گا۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ بِمَا تَصْنَعُوْنَ ؕ اور اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر ذکروں سے بہتر ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

علم کے متعلق

پہلے علم پڑھو اس کے بعد گوشہ نشین بنو جو شخص بدوں علم کے عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کے جملہ کام بہ نسبت سدھرنے کے بگڑتے زیادہ ہیں پہلے اپنے ساتھ شریعتِ الٰہی کا چراغ لے لو پھر عباداتِ الٰہی میں مشغول ہو جاؤ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس کے علم کو وسیع کرتا ہے اور علم (یعنی لدنی) جو اسے حاصل نہیں تھا سکھلاتا ہے تم اسباب اور تمام خلق سے منقطع ہو جاؤ وہ تمہارے دل کو مضبوط اور عبادت و پرہیزگاری کی طرف اس کا میلان کردے گا ماسویٰ اللہ سے جدا ہو اور اپنا چراغِ شریعت گل ہونے سے ڈرتے رہو خدائے تعالیٰ سے نیک نیتی رکھو چالیس روز تک اگر تم اس کی یاد میں بیٹھے رہو تو تمہارے دل سے زبان کی راہ حکمت کے چشمے پھوٹ نکلیں گے اور تمہارا دل اس وقت موسیٰ علیہ السلام کی طرح محبت الٰہی کی آگ دیکھنے لگے گا اور آتش محبت دیکھ کر تمہارے نفس تمہاری خواہش تمہارے شیطان تمہاری طبیعت تمہارے اسباب اور وجود سے کہنے لگے گا کہ ٹھہر جاؤ میں نے آگ دیکھی ہے اور مقام سر سے اس کی ندا ہوگی کہ میں ہوں تیرا رب تو میرے غیر سے تعلق نہ رکھ مجھے پہچان لے اور میرے ماسوا کو بھول جا مجھ ہی سے علاقہ رکھ اور سب سے علاقہ توڑ دے میرا طالب بنا رہ اور باقی سب سے اعراض کر میرے علم سے میرا تقرب حاصل کر پھر جب لقاء تمام ہو جائے گی تو تمہیں حاصل ہوگا جو کچھ کہ حاصل ہوگا الہام ہوگا اور حجاب زائل ہو جائیں گے اور کدورت دور ہو جائے گی اور نفس بھی ساکن ہو جائے گا الطاف کریمانہ ہونے لگیں گے خطاب ہوگا کہ اے قلبِ فرعون! نفس و

Marfat.com

خواہش وشیطان کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس لے آؤ میں انہیں ہدایت کروں گا اور جا کر ان سے کہنا کہ تم میری پیروی کرو میں تمہیں نیک راہ بتاؤں گا۔

زُہد و ورع کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ ورع سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ تمام اشیاء سے رکا رہے شریعت جس شے کی اسے اجازت دے اسے اختیار کرے اور باقی سب کو چھوڑ دے ورع کے تین درجے ہیں۔

اول: ورع عوام: ورع عوام یہ ہے کہ حرام اور شبہ کی چیزوں سے رکا رہے۔

دوم: ورع الخواص: اور وہ یہ ہے کہ نفس وخواہش کی کل چیزوں سے رکا رہے۔

سوم: ورع خواص الخواص: اور وہ یہ ہے کہ بندہ ہر ایک چیز سے کہ جس کا وہ ارادہ کر سکتا ہے رکا رہے۔

ورع کی دو قسمیں ہیں:

اول: ورع ظاہری: وہ یہ کہ بجز امر الٰہی کے حرکت نہ کرے۔

دوم: ورع باطنی: وہ یہ کہ دل پر ماسوائے اللہ کے کسی کا گزر نہ ہو۔

جو شخص ورع کی باریکیوں کو مدِ نظر نہیں رکھتا وہ اس کے مراتب عالیہ تک نہیں پہنچ سکتا اور ورع زبان کے ساتھ بہت مشکل ہے۔ (یعنی گفتگو میں) اور امارت و ریاست کے ساتھ بہت مشکل ہے اور زُہد ورع کی پہلی سیڑھی ہے جیسا کہ قناعت رضا کی پہلی سیڑھی ہے ورع کے قوانین کھانے پینے اور بیٹھنے کی چیزوں میں بھی ہیں۔ متقی کا کھانا خلق کے کھانے کے برخلاف ہوتا ہے کہ نہ تو شریعت اس پر گرفت کر سکتی ہے اور نہ کسی کو اس میں کچھ نزاع ہوتی ہے اور ولی کا کھانا وہ ہے کہ جس میں اس کا کچھ ارادہ نہیں ہوتا ہے بلکہ محض فضل الٰہی سے وہ کھانا اسے ملتا ہے تو اب جس کے لئے کہ پہلی صفت متحقق نہیں ہو سکتی وہ باترتیب دوسرے درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا اور حلال مطلق یہ ہے کہ اس میں کسی طرح سے بھی معصیت الٰہی متصور نہ ہو سکے اور نہ اس کی وجہ سے کسی

Marfat.com

وقت خدائے تعالیٰ کو بھولے اور لباس تین طرح پر ہے لباسِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام لباسِ اولیاء رحمہم اللہ لباسِ ابدال رضی اللہ عنہم

لباس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جلالِ مطلق ہے خواہ روئی سن صوف وغیرہ کسی شے کا بھی ہو اور لباس اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم یہ ہے کہ شریعت نے جتنا کہ حکم کیا ہے وہ صرف یہی ہے کہ جس سے ستر پوشی ہو سکے اور ضرورت پوری ہو جائے اور یہ اس لئے کہ اس سے ان کی خواہشیں سرد ہو جائیں اور ان کا نفس مر جائے اور لباس ابدال یہ ہے کہ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے پہنتے ہیں خواہ کم قیمت کا ہو یا زیادہ قیمت کا خود انہیں نہ اعلیٰ کی خواہش اور نہ ادنیٰ سے نفرت ورع کامل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ دس صفتیں اپنے نفس پر لازم نہ کر لی جائیں۔

اول: زبان کا قابو میں رکھنا

دوم: غیبت سے بچنا جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔

سوم: کسی کو حقیر نہ جانے اس کی ہنسی نہ اڑائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ" ایک قوم دوسری قوم کو ہنسی نہ اڑائے شاید کہ وہ اس سے بہتر نکلے

چہارم: محارم پر نظر نہ ڈالنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ" (اے پیغمبر! مسلمانوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں)

پنجم: راستی و راست بازی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا" (جب بات کہو تو انصاف کی) یعنی سچی

ششم: انعامات و احسانات الٰہی کا اعتراف کرتا رہے تاکہ نفس عجب و غرور میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ" اللہ ہی تم پر احسان کرتا ہے دیکھو اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی۔

Marfat.com

ہفتم: اپنا مال و متاع راہِ حق میں صرف کرے نہ کہ اپنے نفس و خواہش میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا" (وہ لوگ جب خرچ کرتے تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل کرتے ہیں) یعنی وہ اپنا مال گناہ و معصیت میں نہیں اڑاتے اور نہ نیک راہ میں اسے خرچ کرنے سے رکتے ہیں۔

ہشتم: اپنے نفس کے لئے بہتری اور بھلائی نہ چاہے اور کبر و غرور سے بچے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا" یہ (یعنی جنت) ہی اصل گھر ہے اس میں انہیں لوگوں کو جگہ دیں گے جو کہ دنیا میں برتری نہیں چاہتے اور نہ کوئی کام فساد کا کرتے ہیں۔

نہم: نمازِ پنج گانہ کی حفاظت کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ" (نمازِ پنج گانہ اور خصوصاً نماز عصر کی حفاظت کرو اور نہایت عاجزی سے اس کے سامنے کھڑا ہوا کرو)

دہم: سنتِ نبوی اور اجماعِ مسلمین پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ" (یہ یعنی دینِ اسلام) میری سیدھی راہ ہے۔ اسی کی تم پیروی کرتے رہو۔

خلیفہ المستنجد کا آپ سے کرامت کی خواہش کرنا

شیخ ابو العباس الخضر الحسینی الموصلی بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت خلیفہ المستنجد باللہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ خلیفہ موصوف نے اس وقت آپ سے اظہارِ کرامت کی خواہش کی آپ نے فرمایا اچھا تم کیا چاہتے ہو؟ خلیفہ موصوف نے کہا: کہ مجھے سیب کی خواہش ہے (اس وقت سیب کی فصل بھی نہ تھی) آپ نے اپنا دستِ مبارک اوپر کو پھیلایا تو آپ کے ہاتھ میں دو سیب نظر آئے۔ ایک آپ نے خلیفہ موصوف کو دے دیا اور دوسرا سیب آپ نے خود توڑا تو وہ سفید نکلا اور مشک کی طرح اس کی خوشبو پھیل گئی اور خلیفہ نے اپنا سیب

Marfat.com

توڑا تو اس میں کیڑے نکلے۔ خلیفہ نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ آپ کا سیب ایسا اور میرا سیب ایسا آپ نے فرمایا: ابو المظفر! اس کو ولایت کے ہاتھ نے چھوا ہے اس لئے یہ عمدہ نکلا اور اس کی خوشبو مہک گئی اور اس کو ظلم کے ہاتھ نے چھوا اس لئے اس میں کیڑے نکلے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک تاجر کے حق میں آپ کا دُعا کرنا

شیخ ابو سعود الحریمی بیان کرتے ہیں کہ ابو المظفر الحسن بن نعیم تاجر شیخ حماد الدباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور بیان کیا کہ حضرت شام کی طرف سفر کرنے کا میرا مقصد ہے میرا قافلہ بھی تیار ہے جس میں میں سات سو دینار کا مال لے جاؤں گا آپ نے ان سے فرمایا: کہ اگر تم اس سال میں سفر کرو گے تو مارے جاؤ گے اور تمہارا سارا مال لٹ جائے گا یہ اس وقت عین عالمِ شباب میں تھے آپ کا یہ قول سن کر نہایت مغموم ہو کر نکلے راستے میں ان کی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی تو انہوں نے حضرت شیخ حماد کا مقولہ آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا: بے شک تم جاؤ ان شاء اللہ تعالیٰ تم اپنے سفر سے صحیح تندرست واپس آؤ گے میں اس بات کا ضامن ہوں۔

غرض یہ اپنے سفر کو گئے اور شام جا کر ایک ہزار دینار کو انہوں نے اپنا مال فروخت کیا۔ بعد ازاں یہ اپنی کسی ضرورت کے لئے حلب گئے وہاں ایک مقام پر انہوں نے اپنے ہزار دینار رکھ دیئے اور انہیں بھول کر اپنی جگہ چلے آئے اس وقت انہیں کچھ نیند کا غلبہ معلوم ہوا اس لئے یہ آتے ہی سو گئے اور خواب میں دیکھا کہ عرب کے بدوؤں نے ان کا قافلہ لوٹ لیا اور قافلہ کے بہت سے لوگوں کو بھی مار ڈالا اور خود ان پر بھی وار کر کے ان کو مار ڈالا جس کا اثر ان کی گردن پر ظاہر تھا اور خون بھی اس پر نمایاں تھا اور جس کا درد بھی انہیں محسوس ہوا یہ گھبرا کر اٹھے اور اسی وقت ان کو اپنے دینار بھی یاد آئے اور فوراً دوڑے گئے تو وہاں پر انہیں اپنے دینار ویسے ہی رکھے ہوئے ملے یہ ان کو لے کر اپنی

Marfat.com

جگہ پر آئے اور اب انہوں نے یہاں سے کوچ کیا اور بغداد واپس آئے جب بغداد آ چکے تو انھیں خیال ہوا کہ اگر پہلے میں شیخ حماد کی خدمت میں حاضر ہوؤں تو وہ بزرگ اور کبیر سن بزرگ ہیں اور اگر شیخ عبدالقادر کی خدمت میں جاؤں تو وہ بھی اس بات کے مستحق ہیں کیونکہ میرے حق میں ان کا قول صادق آیا ہے۔

غرض انہیں تردد تھا کہ پہلے کن کی خدمت میں جاؤں مگر حسنِ اتفاق سے سوقِ سلطان میں انہیں شیخ حماد مل گئے اور آپ نے ان سے فرمایا: کہ نہیں تم پہلے شیخ عبدالقادر کی خدمت میں جاؤ وہ محبوب سبحانی ہیں انہوں نے تمہارے حق میں ستر دفعہ دعا مانگی ہے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دیا چنانچہ یہ پہلے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے تو آپ نے ان سے فرمایا: کہ شیخ حماد نے پہلے میرے پاس آنے کے لئے فرمایا ہے میں نے ستر دفعہ تمہارے حق میں خدائے تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دے اور تمہارے مال کے ضائع ہونے کو صرف تھوڑی دیر کے لئے نسیان سے بدل دے اور تمہیں صحیح وتندرست مع الخیر واپس لائے۔ رضی اللہ عنہ

ایک بزرگ کا آپ کے مراتب ومناصب کی خبر دینا

شیخ عبداللطیف بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ شیخ عزاز بن متورع البطائحی رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے بیان کرتے تھے کہ بغداد میں ایک عجمی شریف نوجوان جس کا عبدالقادر نام ہے داخل ہوا ہے یہ نوجوان عنقریب نہایت ہیبت وعظمت وجلال ومقامات وکرامات کے ساتھ ظاہر ہوگا اور حال واحوال اور درجۂ محبت میں سب پر غالب رہے گا تصرفات کون وفساد اسے سونپ دیا جائے گا بڑے چھوٹے سب اس کے زیرِ حکم ہوں گے۔ قدر ومنزلت میں اسے قدمِ راسخ اور معارفِ حقائق میں اسے ید بیضا حاصل ہوگا مقام حضرت القدس میں زبان کھول سکے گا، صاحبِ مراتب ومناصب ہوگا جو کہ اکثر اولیا اللہ سے فوت ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

ایضاً: اسی طرح ایک بڑی جماعت نے آپ کے متعلق شیخ احمد الرفاعی کا قول بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ منصور البطائحی کے روبرو حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ نے ان کی نسبت فرمایا: کہ وہ زمانہ عنقریب آنے والا ہے کہ ان کی طرف رجوع کیا جائے گا عارفین میں ان کی وقعت ومنزلت زیادہ ہوگی اور وہ ایسے حال میں وفات پائیں گے کہ اس وقت اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک روئے زمین میں ان سے زیادہ اور کوئی محبوب نہ ہوگا تم میں سے جو کوئی اس وقت تک زندہ رہے تو اسے لازم ہے کہ ان کی عزت وحرمت کو پہچانے اور ان کی قدر کرے۔

ایک بزرگ کی حکایت

شیخ محمد بن الخضر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک وقت سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا مجھے اس وقت خیال ہوا کہ مجھے شیخ احمد الرفاعی سے بھی نیاز حاصل کرنا چاہئے مجھے یہ خیال گزرتے ہی آپ نے فرمایا: کہ خضر لو شیخ احمد رفاعی سے ملاقات کرو میں نے آپ کے بازو کی طرف نظر ڈالی تو مجھے ایک ذی ہیبت بزرگ دکھائی دیئے میں نے اٹھ کر انہیں سلام علیک اور ان سے مصافحہ کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ خضر! جو شخص کہ شیخ عبد القادر جیلانی جیسے اولیاء اللہ کو دیکھ لے تو پھر اسے مجھ جیسے شخص کے ملنے کی کیا آرزو رکھنی چاہئے کیونکہ میں بھی تو آپ ہی کے زیر حکم ہوں اس کے بعد آپ مجھ سے غائب ہو گئے آپ کی وفات کے بعد پھر شیخ موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ وہی بزرگ ہیں کہ جن کو میں نے آپ کے بازو کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تھا تو آپ نے مجھ کو فرمایا: کہ تمہیں میری پہلی ملاقات کافی نہیں ہوئی۔ رضی اللہ عنہ

شیخ عبد البطائحی بیان کرتے ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات بابرکات میں مجھے شیخ احمد الرفاعی کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تو میں جا کر آپ ہی کے نزدیک ٹھہرا اور کئی روز تک ٹھہرا رہا۔ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ آپ کچھ

Marfat.com

شیخ عبد القادر جیلانی کے حالات جو کچھ کہ آپ کو معلوم ہوں بیان کریں میں آپ کے حالات بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور شیخ احمد الرفاعی کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے کہنے لگا: کہ تم ہمارے سامنے آپ کے سوا اور کسی کا ذکر نہ کرو تو آپ نے نہایت غصے ہو کر اس شخص کی طرف دیکھا اور فوراً یہ شخص گر کر مر گیا پھر آپ نے فرمایا: کہ شیخ عبد القادر جیلانی کے مراتب کو کون پہنچ سکتا ہے؟ آپ وہ شخص ہیں کہ بحرِ شریعت جس کی داہنی طرف اور بحرِ حقیقت جس کی بائیں طرف جس میں سے چاہے پانی بھر لے اس وقت آپ کا کوئی جواب نہیں۔

نیز میں نے آپ سے سنا کہ اس وقت آپ اپنے بھتیجوں شیخ ابراہیم الاعراب اور ان کے برادران ابو الفرج عبد الرحمٰن و نجم الدین احمد اولاد الشیخ علی الرفاعی کو (اس وقت آپ ایک شخص کو جو بغداد جانے والے تھے رخصت کر رہے تھے) اس بات کی وصیت کی کہ جب تم بغداد پہنچو تو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے پہلے اگر آپ زندہ ہوں تو اور کسی کے پاس نہ جانا اور اگر وفات پا گئے ہوں تو آپ کی قبر سے پہلے اور کسی کی زیارت نہ کرنا کیونکہ آپ کے لئے عہد لیا جا چکا ہے کہ جو صاحبِ حال کہ بغداد جائے اور آپ سے ملاقات نہ کرے تو اس سے اس کا حال سلب ہو جائے گا اس پر افسوس ہے کہ جس نے آپ سے ملاقات نہ کی ہو۔ (رضی اللہ عنہما)

مؤلف کتاب روض الابرار و محاسن الاخیار نے بیان کیا ہے کہ ان کے ناقل عبد اللہ یونینی ہیں۔

ایک رجالِ غیب کا ذکر

شیخ خلیفۃ النہر ملکی تلمیذ شیخ ابو سعید قیلوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ بلادِ سواد میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں میں نے ایک شخص کو ہوا میں بیٹھا ہوا دیکھا میں نے انہیں سلام کیا اور ان سے پوچھا: کہ آپ ہوا میں معلق کیوں بیٹھے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں ہوا و ہوس کو چھوڑ کر تقویٰ و پرہیزگاری کے تخت پر بیٹھا ہوا ہوں۔ شیخ موصوف

Marfat.com

بیان کرتے ہیں کہ پھر جب میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اس شخص کو پھر آپ کے سامنے قبۃ الاولیاء میں معلق ہوا میں مؤدب بیٹھے ہوئے دیکھا اس وقت انہوں نے بہت سے حقائق و معارف کی باتیں آپ سے دریافت کیں جنہیں میں مطلق نہیں سمجھا پھر آپ وہاں سے اٹھ گئے اور صرف میں ان کے ساتھ رہ گیا میں نے ان سے کہا: کہ آپ یہاں بھی موجود ہیں انہوں نے کہا: کیوں نہیں؟ کوئی ایسا ولی و مقرب بھی ہے کہ جس کی اس در پر آمد و رفت نہ ہو پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ میں آپ کا کلام مطلق نہیں سمجھا انہوں نے کہا: کہ ہر مقام کے احکام جدا ہوتے ہیں اور ہر حکم کے معنی علیحدہ اور ہر معنی کی عبارت دیگر اس عبارت کو وہی سمجھ سکتا ہے جو کہ اس کے معنی سے واقف ہو اور معنی سے وہی واقف ہوتا ہے جو کہ حکمت سے آگاہ ہو اور حکمت سے وہی آگاہ ہوتا ہے جو کہ مقام عالی میں پہنچا ہو اس کے بعد میں نے آپ سے کہا: کہ آپ نہایت مودب ہو کر آپ کے سامنے بیٹھتے ہیں تو انہوں نے کہا: کہ میں آپ کے سامنے مودب ہو کر کس طرح نہ بیٹھوں حالانکہ آپ نے سو رجال غیب پر جو ہوا میں معلق رہتے ہیں اور جن کے بجز مستثنیٰ لوگوں کے اور کوئی دیکھ نہیں سکتا مجھے افسر بنایا ہے اور ان میں ہر طرح کے تصرفات کی آپ نے مجھے اجازت دی ہے۔

نیز! خلیفہ موصوف بیان کرتے ہیں کہ اس وقت امر ولایت آپ ہی کی طرف منتہی تھا جس طرف کہ آپ نظر اٹھا کر دیکھتے تھے اس طرف کے رہنے والے خواہ وہ مشرق و مغرب کے کسی حصہ میں رہتے ہوں، کانپ اٹھتے تھے آپ کی برکت و توجہ سے اس میں ترقی و تضاعف کے امیدوار رہتے تھے۔

شیخ عمر البزاز بیان کرتے ہیں کہ ایک روز کا واقعہ ہے کہ میں جمعہ کے دن آپ کے ہمراہ نمازِ جمعہ پڑھنے کے لئے جا رہا تھا اس روز راہ میں کسی نے بھی آپ کو سلام نہیں کیا مجھے خیال گزرا کہ ہر جمعہ کو لوگوں کے اژدحام کی وجہ سے نہایت مشقت اور

Marfat.com

دشواری سے مسجد تک پہنچتے تھے مگر آج آپ کو کسی نے بھی سلام نہیں کیا مجھے اس خیال کا گزرنا تھا کہ لوگ چاروں طرف سے آپ کو سلام کرنے کے لئے دوڑے پھر آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے میں نے اپنے جی میں کہا: کہ یہ اور بھی بہتر ہے تو آپ پھر مسکرائے اور فرمایا: کہ عمر تو نے یہی چاہا تھا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں خواہ ان کو اپنی طرف کھینچ لوں اور خواہ اپنی طرف سے روکے رہوں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی بی بی صاحبہ کا حال

آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالجبار بن سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ جب کسی اندھیرے مکان میں جاتی تھیں تو وہاں شمع کی طرح روشنی ہو جاتی تھی ایک دفعہ ایسے موقع پر میرے والد ماجد بھی آئے جب اس روشنی پر آپ کی نظر پڑی تو وہ روشنی معدوم ہو گئی آپ نے ان سے فرمایا: کہ یہ روشنی شیطان کی تھی اس لئے میں نے اسے خاموش کر دیا اور اب میں اسے روشنی رحمانی سے تبدیل کئے دیتا ہوں اور یہی معاملہ میرا اس کے ساتھ ہے جو کہ میری طرف منسوب ہو یا خود مجھے جس کا خیال ہو اس کے بعد جب میری والدہ ماجدہ کسی اندھیرے مکان میں جاتی تھیں تو وہ روشنی چاند کی روشنی کی طرح معلوم ہوتی تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ عبداللہ جبائی بیان کرتے ہیں کہ ہمدان میں ایک شخص سے کہ جس کا نام ظریف تھا میری ملاقات ہوئی۔ یہ شخص دمشق کا رہنے والا تھا اس نے مجھ سے ذکر کیا کہ نیشاپور کے راستہ میں بشر المفرضی سے میری ملاقات ہوئی یہ چود، اونٹوں پر شکر لادے ہوئے جا رہے تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہمیں راستے میں ایک خوفناک بیابان پر اترنے کا اتفاق ہوا کہ جہاں خوف کی وجہ سے بھائی۔ کے لئے بھائی نہیں ٹھہر سکتا جب اول شب کو اونٹ لادے جا چکے تو ان میں سے میرے چار اونٹ گم گئے میں نے ہر چند تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا میں قافلہ سے جدا ہو گیا اور شتربان بھی

Marfat.com

میرے ساتھ رہ گیا پھر جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو پکارا آپ نے مجھ سے فرما دیا تھا کہ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو مجھ کو پکارنا تمہاری مشکل آسان ہو جائے گی جب میں نے آپ کو پکارا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی! میرے اونٹ نامعلوم کہاں چلے گئے ہیں میں صبح تک انہیں دیکھتا رہا۔ کہیں پتہ نہ لگا اور میں قافلہ سے بھی جدا ہو گیا تو اس وقت ایک ٹیلے پر مجھے ایک شخص دکھائی دیا جو سفید لباس پہنے ہوئے تھا اس نے مجھے ایک طرف کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا پھر جب میں نے اسے ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہیں آیا پھر ٹیلے کے دامن میں مجھے اپنے اونٹ بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے ان کا بوجھ ان پر لدا ہوا تھا ہم نے انہیں پکڑ لیا اور انہیں لے کر اپنے قافلہ سے جا ملے۔

رجال غیب میں سے ایک شخص کا ذکر

ابو الغنائم الحسنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت مغرب و عشاء کے درمیان میں آپ کے مدرسہ کی چھت پر تھا اور قریب ہی آپ بھی قبلہ رو بیٹھے ہوئے تھے اس وقت میں نے ایک شخص کو ہوا پر اڑتا ہوا دیکھا اور تیر کی طرح اڑتا ہوا جا رہا تھا اس کا لباس سفید اور سر پر ایک نہایت عمدہ عمامہ بندھا ہوا تھا جب آپ کے سامنے آیا تو اتر کر مودب آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور آپ کو سلام کر کے واپس چلا گیا میں نے اٹھ کر آپ کی دست بوسی کی اور آپ سے پوچھا: کہ یہ شخص کون تھے؟ آپ نے فرمایا: یہ شخص رجال الغیب سے تھے جو کہ ہمیشہ پھرتے رہتے ہیں۔ "عَلَيْهِمْ سَلَامُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ وَاَزْكٰى تَحِيَّاتِهِ"

ایک قافلہ کے متعلق آپ کی کرامت

شیخ ابو عمر عثمان الصدفینی و شیخ محمد عبدالخالق الحریمی بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ ہم صفر 555ھ کو آپ کے مدرسہ میں آپ ہی کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

تھے اس وقت آپ نے اٹھ کر کھڑائیں پہنیں اور وضو کیا وضو کر کے آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر جب آپ سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ایک چیخ ماری اور کھڑام اٹھا کر ہوا میں پھینک دی اس کے بعد آپ نے ایک چیخ ماری اور دوسری کھڑام بھی آپ نے اٹھا کر ہوا میں پھینک دی یہ دونوں کھڑائیں ہماری نظروں سے غائب ہوگئیں پھر آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے اور اس وقت آپ سے یہ واقعہ پوچھنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی پھر تین روز بعد ایک قافلہ آیا اور کہنے لگا: کہ ہم نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنا ہے ہم نے اس قافلہ کے اندر آنے کی آپ سے اجازت چاہی آپ نے اسے آنے کی اجازت دی اور ہم سے فرمایا: کہ جو کچھ یہ دیں لے لو۔ غرض اہلِ قافلہ اندر آئے اور انہوں نے ریشمی اور اونی کپڑے اور کچھ سونا وغیرہ اور آپ کی دونوں کھڑائیں کہ جن کو آپ نے اس روز پھینکا تھا ہم کو دیا پھر ہم نے باہر آکر ان سے دریافت کیا کہ یہ کھڑائیں تمہیں کہاں ملی تھیں انہوں نے بیان کیا کہ تیسری صفر کو ہم جا رہے تھے کہ راستے میں ہم کو بدوؤں نے آکر لوٹ لیا اور ہمارے قافلہ کے بہت سے لوگوں کو مار ڈالا اور ایک طرف جا کر ہمارا مال تقسیم کرنے لگے اس وقت ہم نے کہا: کہ اگر ان قزاقوں کے ہاتھوں سے بچ کر صحیح و تندرست رہیں تو ہم اپنے مال میں سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا حصہ نکالیں گے ہم یہ کہہ رہے تھے کہ ہم نے دو بڑی بڑی چیخیں سنیں جنہوں نے سارے بیابان کو ہلا دیا اور جس سے یہ تمام قزاق ہیبت زدہ سے رہ گئے ہم سمجھے کہ کوئی شخص آرہا ہے جو ان سے بھی مال کو چھین کر لے جائے گا اتنے میں یہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آؤ تم اپنا مال اٹھا لو اور دیکھو! ہمارا کیا حال ہوگیا ہم ان کے ساتھ گئے تو ہم نے دیکھا کہ ان کے دونوں سردار مرے پڑے تھے۔ غرض! انہوں نے ہمارا مال ہمیں واپس دے دیا اور کہنے لگے یہ ایک نہایت عظیم الشان واقعہ ہے۔

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Marfat.com

آپ کی دعا سے ایک چیل کا مر کر زندہ ہو جانا

قدوۃ الشیوخ محمد بن قائد الاوانی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آپ کی مجلس پر سے ایک چیل بہناتی اور چلاتی ہوئی نکلی جس سے مجلس میں تشویش پھیل گئی اس روز ہوا بھی نہایت تیز تھی آپ نے فرمایا: کہ ہوا اس کا سر پکڑ لے آپ کا فرمانا تھا کہ اس کا سر ایک طرف اور دھڑ ایک طرف گر گیا اس کے بعد آپ نے تخت سے اتر کر اس کے سر کو اٹھایا اور اپنا دوسرا ہاتھ اس پر پھیرا اور فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو وہ چیل زندہ ہو کر اڑ گئی۔

آپ کا پہلی دفعہ حج بیت اللہ کرنا

آپ نے اپنے عین عالمِ شباب کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ جب پہلی دفعہ میں حج بیت اللہ کو گیا تو اس وقت میں عالمِ شباب میں تھا جب میں منارہ معروف بہ ام القرون کے قریب پہنچا تو یہاں شیخ عدی بن مسافر سے میری ملاقات ہوئی آپ بھی اس وقت عین عالمِ شباب میں تھے آپ نے مجھ سے پوچھا: کہ کہاں کا قصد کیا ہے؟ میں نے کہا: کہ مکہ معظمہ کا پھر آپ نے پوچھا: کہ کیا میرا آپ کا ساتھ ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ میں ایک تن تنہا شخص ہوں آپ نے کہا: علیٰ ہذا القیاس میں بھی تن تنہا ہوں غرض! ہم دونوں ایک ساتھ ہو لئے آگے چل کر ایک روز کا واقعہ ہے کہ ہم جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک نوعمر حبشن لڑکی ملی یہ لڑکی نحیف البدن اور برقعہ پہنے ہوئے تھی میرے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی برقعہ میں سے اس نے مجھے دیکھا اور دیکھ کر کہنے لگی آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: کہ میں بغداد کا رہنے والا ہوں پھر کہا: کہ آپ نے مجھے بہت تھکایا ہے میں نے کہا: وہ کس طرح؟ بولی: ابھی میں بلادِ حبشہ میں تھی مجھے اس وقت مشاہدہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل پر تجلی کی اور اپنا وہ فضل و کرم کیا کہ جو اوروں پر اب تک نہیں کیا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ میں آپ کو پہچانوں پھر آپ نے کہا: کہ میں چاہتی ہوں کہ آج دن بھر میں آپ دونوں صاحبوں

Marfat.com

کے ہمراہ رہوں اور آپ ہی کے ساتھ روزہ افطار کروں میں نے کہا: حُبًّا وَ کَرَامَةً (یعنی بسر وچشم، بڑی خوشی سے) اس کے بعد دور ایک بازو سے وہ چلنے لگے اور ایک بازو سے ہم چلنے لگے جب مغرب کا وقت آیا اور افطار کا وقت ہو چکا تو آسمان سے ہماری طرف ایک طباق اترا جس میں چھ روٹیاں اور سرکہ اور کچھ ترکاری کے قسم سے تھا اس لڑکی نے خدائے تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَکْرَمَنِیْ وَاَکْرَمَ ضَیْفِیْ اِنَّهٗ لِذٰلِكَ اَهْلٌ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ یَنْزِلُ عَلَیَّ رَغِیْفَانِ وَاللَّیْلَةِ سِتَّةً اِکْرَامًا لَا ضْیَافِیْ (اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے میری اور میرے مہمانوں کی عزت کی روزانہ میرے لئے دو روٹیاں اترا کرتی تھیں اور آج چھ روٹیاں اتریں اس نے میرے مہمانوں کی بڑی عزت کی) پھر ہم تینوں نے دو دو روٹیاں کھائیں اس کے بعد پانی کے لوٹے اترے اس میں سے ہم نے پانی پیا جو زمین کے مشابہ نہ تھا بلکہ اس کی لذت وحلاوت کچھ اور ہی تھی اس کے بعد پھر یہ لڑکی ہم سے رخصت ہو کر چلی گئی اور ہم مکہ معظمہ چلے آئے پھر ایک روز ہم طواف کر رہے تھے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے شیخ عدی پر الطاف وکرم کیا اور ان پر اپنے الطاف اتارے آپ پر اس وقت غشی سی طاری ہو گئی یہاں تک کہ انہیں دیکھ کر کوئی کہہ سکتا تھا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا اس وقت پھر میں نے اس لڑکی کو یہیں کھڑے ہوئے دیکھا یہ اس وقت ان کے سرہانے آ کر انہیں الٹ پلٹ کر کہنے لگی کہ وہی تمہیں زندہ کرے گا جس نے کہ تمہیں مار ڈالا ہے پاک ہے اس کی ذات اس کی تجلی نورِ جلال سے حادث نہیں ہوتی مگر اسی کے ثبوت کے لئے اور اس کے ظہورِ صفات سے کائنات قائم نہیں ہے مگر اسی کی تائید سے اس کی تقدیس کی شعاعوں نے عقل کی آنکھوں کو بند اور جوانمردوں کی دانائی کو محدود کر رکھا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد مجھ پر الطاف وکرم کی نظر کی اور باطن میں میں نے دیکھا کہ مجھ سے کوئی کہہ رہا ہے کہ عبد القادر تجرید ظاہری کو چھوڑ کر تفرید التوحید وتجرید التفرید اختیار کرو ہم تمہیں اپنے عجائبات دکھائیں گے چاہیے کہ

Marfat.com

ہمارے ارادے سے تمہارا ارادہ مشتبہ نہ ہو کہ تم ہمارے سامنے ثابت قدم رہو اور وجود میں ہمارے سوا کسی کا تصرف نہ ہونے دو تا کہ ہمیشہ ہمارے مشاہدہ میں رہو اور لوگوں کو نفع پہنچانے کے لئے ایک جگہ بیٹھ جاؤ۔ ہمارے بہت سے بندے ہیں کہ جنہیں ہم تمہاری برکت سے اپنا مقرب بنائیں گے اس وقت مجھ سے اس لڑکی نے کہا: کہ اے نوجوان! مجھے معلوم نہیں کہ آج کس حد تک تمہاری عظمت و بزرگی ہوگی تمہارے لئے ایک نورانی خیمہ لگایا گیا ہے اور ملائکہ تمہارے گرداگرد ہیں اور تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمام اولیاء اللہ کی آنکھیں بھی تمہاری ہی طرف لگی ہوئی ہیں اور تمہارے مراتب و مناصب کو دیکھ رہی ہیں اس کے بعد یہ نوعمر چلی گئی اور پھر میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

ایک بزرگ کا اپنے ایک مرید کو آپ کی خدمت میں تعلیم فقر حاصل کرنے کے لیے بھیجنا

شیخ ابو محمد صالح ویرجان الزکالی بیان کرتے ہیں کہ سیدی شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کہ تم بغداد جاؤ اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر۔ آپ سے تعلیم فقر حاصل کرو چنانچہ میں بغداد آ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو سب سے زیادہ مہیب پایا آپ نے مجھے اپنے خلوت خانہ کے دروازے پر بیس روز تک بٹھلایا اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ صالح (قبلہ کی طرف اشارہ کر کے) اس طرف دیکھو میں نے اس طرف دیکھا تو مجھے قبلہ نظر آیا پھر آپ نے مجھ سے پوچھا: کہ کیوں کیا دیکھ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ کعبہ شریف پھر آپ نے (مغرب کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا: کہ اس طرف دیکھو! میں نے اس طرف دیکھا تو مجھے اپنے شیخ مدین نظر آئے آپ نے فرمایا: کیوں کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اپنے شیخ کو پھر آپ نے فرمایا: کیوں کہاں جاؤ گے؟ کعبہ شریف کی طرف یا اپنے

Marfat.com

شیخ کی طرف میں نے عرض کیا: اپنے شیخ کی طرف پھر آپ نے فرمایا: کہ اچھا ایک قدم میں جانا چاہتے ہو، یا جس طرح سے کہ تم آئے ہو میں نے عرض کیا، نہیں بلکہ اسی طرح سے کہ جس طرح سے کہ میں آیا ہوں آپ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی ہوگا پھر آپ نے فرمایا: کہ صالح تم فقر کو نہیں پا سکتے تاوقتیکہ تم اس کی سیڑھی پر نہ چڑھو اور اس کی سیڑھی توحید ہے اور توحید کا دارومدار اس پر ہے کہ تمام آثارِ حادثہ کو اپنی طرف سے مٹا دو میں نے عرض کیا کہ حضرت مجھے آپ اس صفت سے موصوف کر دیجئے آپ نے ایک نظر میری طرف دیکھا تو میرے دل سے میرے تمام جذبات ارادہ کے جدا ہو گئے جس طرح کہ شب دن سے جدا ہو جاتی ہے اب تک میں آپ کی اسی توجہ سے لوگوں کو مستفید کرتا ہوں۔ (رضی اللہ عنہ)

شیخ عمر بزاز نے بیان کیا ہے کہ میں ایک روز آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا اس وقت آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ فرزندِ من! اپنی پشت کو بلی کے گرنے سے بچاؤ میں نے اس وقت اپنے جی میں کہا: کہ چھت میں کوئی روزن تو ہے نہیں، میرے اوپر بلی کہاں سے گرے گی میں نے اپنا یہ کلام پورا نہیں کیا تھا کہ ایک بلی میری پشت پر گر پڑی آپ نے میرے سینہ پر اپنا دستِ مبارک مارا تو میرا دل سورج کی طرح روشن ہو گیا اور اسی وقت مجھ پر تجلیات الٰہی ہونے لگیں اور اب روز بروز نور ترقی پاتا ہے۔

صفات وارادتِ الٰہیہ وطوارقِ شیطانیہ کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ ارادتِ الٰہیہ بدوں استدعا کے وارد نہیں ہوتے اور کسی سبب سے موقوف بھی نہیں ہوتے نیز! ان کا کوئی وقت معین نہیں ہے اور نہ ان کا کوئی خاص طریقہ ہے اور طوارقِ شیطانیہ اکثر اس کے برخلاف ہوتے ہیں۔

محبت کی نسبت

آپ نے فرمایا ہے کہ محبت دل کی تشویش کا نام ہے جو کہ محبوب کے فراق سے

Marfat.com

اسے حاصل ہوتی ہے اس وقت دنیا اسے انگوٹھی کے حلقہ یا مجلسِ اتم کی طرح معلوم ہوتی ہے محبت وہ شراب ہے کہ اس کا نشہ کبھی اتر نہیں سکتا محبت محبوب سے خواہ ظاہر ہو خواہ باطن۔ ہر حال میں خلوص نیتی کرنے کا نام ہے محبت جز محبوب کے سبب سے آنکھیں بند کر لینے کا نام ہے عاشق محبت کے نشہ سے ایسے مست ہوتے ہیں کہ انہیں بجز مشاہدۂ محبوب کے کبھی ہوش نہیں آتا وہ ایسے مریض ہیں کہ بغیر دیدار محبوب کے صحت نہیں پاتے انہیں اغیار سے حد درجہ کی وحشت ہوتی ہے بغیر مولا انہیں کسی سے انسیت نہیں ہوتی۔

توحید کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ توحید مقامِ حضرت القدس کے اشارات سر ضمائر وخفائے سر سرائر کا نام ہے وہ قلب کا منتہائے انکار سے گزر جانے اعلیٰ درجاتِ وصال میں پہنچنے اور اقدامِ تجرید سے تقربِ الٰہی میں جانے کا نام ہے۔

تجرید کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ تجرید محبوب کو پا کر استقلال کے ساتھ مقامِ سر کو غور و فکر سے خالی رکھنا اور تنزل میں اطمینان کے ساتھ مخلوق کو چھوڑ کر نہایت خلوص سے حق کی طرف رجوع کرنا ہے۔

معرفت کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ معرفت یہ ہے کہ مشیاتِ الٰہیہ میں سے ہر شے کے اشارے سے جو کہ اس کی توحید کی طرف کر رہی ہے خفایائے مکنونات وشواہدِ حق پر مطلع ہو اور ہر فانی کی فنا سے علم حقیقت کا ادراک کرے اور اس میں ہیبتِ ربوبیت اور تاثیرِ بقاء کو دل کی آنکھ سے معائنہ کرے۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

Marfat.com

ہمت کی نسبت

آپ نے فرمایا ہے کہ وہ نفس کو حبِ دنیا سے اور روح کو تعلقِ عقبیٰ سے دور رکھنا اور ارادہ مولا سے تبدیل اور مقامِ سر کو اشارہ کون سے خواہ ایک لمحہ کے برابر کے لئے ہی سہی خالی کرنا ہے۔

حقیقت کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے متضاد اس کے منافی نہیں ہوتے اور نہ حقیقت کے مقابلہ میں وہ باقی رہ سکتے ہیں بلکہ اس کے اشارات سے باطل اور فنا ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ درجاتِ ذکر کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ اعلیٰ درجات ذکر یہ ہے کہ اشاراتِ الٰہیہ سے دل متاثر ہو یہی ذکر دائمی ہے جسے نسیان کچھ نقصان نہیں پہنچاتا اور نہ غفلت اس میں کچھ کدورت پیدا کرسکتی ہے اس صورت میں سکون نفس خطرہ سب ذاکر ہو جاتے ہیں بہترین ذکر یہ ہے کہ خطراتِ الٰہیہ سے جو کہ مقامِ سر میں وارد ہوتے ہیں پیدا ہو۔

شوق کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ بہترین شوق وہ ہے جو کہ مشاہدہ سے پیدا ہو اور لقاء کے بعد بھول نہ ہو بلکہ ہمیشہ انس باقی رہے بدوں لقاء کے کسی طرح سے تسکین ممکن نہ ہو جس قدر کہ لقاء حاصل ہو اس سے زیادہ شوق بڑھتا رہے شوق کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اسبابِ موافقتِ روح یا متابعتِ ہمت یا حفظِ نفس سے خالی ہو اس وقت مشاہدہ دائمی ہوتا ہے اور مشاہدہ سے مشاہدہ کا شوق ہوا کرتا ہے۔

توکل کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ توکل اغیار کو چھوڑ کر خدائے تعالیٰ سے لو لگانا اور اس کے

Marfat.com

سببِ ظاہری کو بھول جانا اور ایک اکیلی اس کی ذات پر بھروسہ کر کے ماسوا سے بے پروا ہو جانا یہی وجہ ہے کہ متوکل مقامِ فنا سے آگے بڑھ جاتا ہے۔

نیز توکل کی حقیقت بعینہ اخلاص کی حقیقت ہے اور حقیقتِ اخلاص یہ ہے کہ اعمال سے معاوضہ کا ارادہ نہ کیا جائے اور یہ وہ توکل ہے کہ جس میں اپنی قوت سے نکل کر رب الارباب کی قوت میں آنا ہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا: کہ اے فرزند! اکثر تم سے کہا جاتا ہے مگر تم نہیں سنتے اور اگر سنتے بھی ہو تو بہت سی باتیں سنتے ہو مگر انہیں تم نہیں سمجھتے ہو اور اگر سمجھ بھی لیتے ہو تو بہت باتیں سمجھ کر ان پر عمل نہیں کرتے پھر افسوس تو یہ ہے کہ تم عمل بھی کرو تو تمہارے بہت سے اعمال ایسے ہیں کہ تم ان میں ذرا بھی اخلاص نہیں کرتے۔

انابت (توجہ الی اللہ) کے متعلق

آپ نے فرمایا: کہ انابت درجات کو چھوڑ کر مقامات کی طرف رجوع کر کے مقاماتِ اعلیٰ میں ترقی کرنا اور مجالس حضرت القدس میں جا کر ٹھہرنا اور اس مشاہدہ کے بعد کل کو چھوڑ کر حق کی طرف رجوع کرنا ہے۔

توبہ کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ توبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی پہلی عنایت و توجہ اپنے بندے پر مبذول فرما کر اس کے دل پر اس کا اشارہ کرے اور اپنی شفقت و محبت کے ساتھ خاص کر کے اسے اپنی طرف کھینچ لے اس وقت بندے کا دل اپنے مولا کی طرف کھچ جاتا ہے اور روح و قلب اور عقل اس کے تابع ہو جاتی ہے اور اب وجود میں امرِ الٰہی کے سوا اور کچھ نہیں رہتا۔ یہی صحتِ توبہ کی دلیل ہے۔

دنیا کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ اسے دل سے نکال کر ہاتھ میں لے لو پھر وہ تمہیں دھوکا

Marfat.com

نہیں دے سکے گی۔

تصوف کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ صوفی وہ ہے کہ اپنے مقصد کی ناکامی کو خدا کا مقصد جانے دنیا کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ خادم بنے اور آخرت سے پہلے دنیا ہی میں وہ فائز المرام ہو جائے تو ایسے شخص پر خدا کی سلامتی نازل ہوتی ہے۔

تعزز (ذی عزت ہونے) اور تکبر (غرور کرنے) کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ تعزز یہ ہے کہ عزت اللہ تعالیٰ کے لئے حاصل کی جائے اور اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں صرف کی جائے اس سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور ارادت الی اللہ بڑھتی ہے اور تکبر یہ ہے کہ عزت اپنے نفس کے لئے حاصل کی جائے اور اپنی خواہشات میں صرف کی جائے کبر طبیعی کو اس سے ہیجان ہو کر قہرِ الٰہی کا باعث ہوتا ہے۔ کبر طبیعی کبر کسبی سے کم درجہ کا ہوتا ہے۔

شکر کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ حقیقتِ شکر یہ ہے کہ نہایت عاجزی وانکساری سے نعمت کا اعتراف اور ادائے شکر کی عاجزی کو مدِ نظر رکھ کر منت واحسان کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس کی عزت وحرمت باقی رکھی جائے۔ شکر کے اقسام بہت ہیں مثلاً شکر احسانی یہ ہے کہ زبان سے نعمت کا اعتراف کرے اور شکر بالارکان یہ ہے کہ خدمت و وقار سے موصوف رہے اور شکر بالقلب یہ ہے کہ بساطِ شہود پر معتکف ہو کر حرمت وعزت کا نگہبان رہے پھر اس مشاہدے کے نعمت کو دیکھ کر دیدارِ منعم کی طرف ترقی کرے اور شاکر وہ ہے کہ موجود پر اور شکور وہ ہے کہ مفقود پر شکر گزاری کرے اور حامد وہ ہے کہ منع (نہ دینے) کو عطا (دینا) اور ضرر کو نفع مشاہدہ کرے اور ان دونوں وصفوں کو برابر جانے اور حمد یہ ہے کہ بساطِ قرب پر پہنچ کر معرفت کی آنکھوں سے تمام محامد واوصاف جمالی وجلالی کا مشاہدہ کر کے اس کا اعتراف کرے۔

Marfat.com

صبر کے متعلق

آپ نے فرمایا: کہ صبر مصیبت و بلاء میں استقلال سے رہنا ہے اور آبِ شریعت کو ہاتھ سے نہ دینا بلکہ نہایت خوشدلی اور خندہ پیشانی سے کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ پر قائم رہنا ہے صبر کی کئی قسمیں ہیں۔

صبر اللہ: وہ یہ ہے کہ اس کے اوامر کو بجالاتا اور اس کے نواہی سے بچتا رہے اور صبر مع اللہ یہ ہے کہ قضائے الٰہی پر راضی اور ثابت قدم رہے اور ذرا بھی چون و چرا نہ کرے اور فقر سے نہ گھبرائے اور بغیر کسی قسم کی ترش روئی کے اظہارِ غنا کرتا رہے اور صبر علی اللہ یہ ہے کہ ہر امر میں وعدہ و وعیدِ الٰہی کو مدِ نظر رکھ کر ہر وقت اس پر ثابت قدم رہے دنیا سے آخرت کی طرف رجوع کرنا سہل ہے مگر مجاز سے حقیقت کی طرف رجوع کرنا مشکل ہے اور خلق کو چھوڑ کر حق سے محبت اس سے بھی زیادہ مشکل ہے اور صبر مع اللہ سب سے زیادہ مشکل ہے اور صبرِ فقیر شکرِ غنی سے اور شکرِ فقیر اس کے صبر سے افضل ہے مگر صبر و شکرِ فقیر صابر و شاکر سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور مصیبت و بلا اسی کے سامنے آتی ہے جو شخص کہ اس کے درجہ سے واقف ہوتا ہے۔

حسن خلق کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ حسنِ خلق یہ ہے کہ تم پر جفائے خلق کا اثر نہ ہو خصوصاً جبکہ تم حق سے خبردار ہو گئے ہو اور عیوب پر نظر کر کے نفس کو اور جو کچھ کہ نفس سے سرزد ہو ذلیل جانو اور جو کچھ کہ خدائے تعالیٰ نے خلق کے دلوں کو ایمان اور اپنے احکامِ ودیعت کئے ہیں اس پر نظر کر کے ان کی اور اس کی اور جو کچھ ان سے تمہارے حق میں صادر ہو عزت کرو یہی انسانی جوہر ہے اور اسی سے لوگوں کو پرکھا جاتا ہے۔

صدق کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ اقوال و افعال میں صدق یہ ہے کہ رویتِ الٰہی کو مدِ نظر

Marfat.com

رکھ کر ان کو وقوع میں لائے اور صدقِ احوال میں یہ رہے کہ ہر ایک حال خواطرِ الٰہیہ سے گزرے۔

فنا کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ فنا یہ ہے کہ ولی کا سرادنیٰ تجلی سے حق کا مشاہدہ کر کے اور تمام اکوان کو حقیر جان کر اس کے اشارے سے فنا ہو جائے اور یہی اس کا فنا ہو جانا اور اس کی بقا ہے کیونکہ اشارۂ حق اسے فنا کر دیتا ہے اور اس کی تجلی اسے بقا کی طرف لے آتی ہے اور اسی طرح سے وہ فنا ہو کر باقی رہتا ہے۔

بقا کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ بقا حاصل نہیں ہوتی مگر اسی بقا سے کہ جس کے ساتھ فنا نہ ہو اور نہ اس کے ساتھ انقطاع ہو اور وہ نہیں ہوتی مگر صرف ایک لمحہ کے لئے بلکہ اس سے بھی کم اہلِ بقا کی علامت یہ ہے کہ ان کے اس وصفِ بقاء میں کوئی فانی شے ان کے ساتھ نہ رہ سکے کیونکہ وہ دونوں آپس میں ضد ہیں۔

وفا کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ حقوقِ الٰہی کی رعایت اور قولاً وفعلاً اس کے حدود کی محافظت اور ظاہراً و باطناً اس کی رضامندیوں کی طرف رجوع کرنے کا نام وفا ہے۔

رضائے الٰہی کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ محبتِ الٰہی میں بڑھنا اور علمِ الٰہی کو کافی جان کر قضاء وقدر پر راضی رہنا رضائے الٰہی ہے۔

Marfat.com

وجد کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ وجد[1] یہ ہے کہ روح ذکر کی حلاوت میں اور نفس لذتِ طرب میں مشغول ہو جائے اور سر سب سے فارغ ہو کر صرف حق تعالیٰ کی ہی طرف متوجہ ہو نیز وجد شراب ومحبتِ الٰہی ہے کہ مولا اپنے بندے کو پلاتا ہے جب بندہ یہ شراب پی لیتا ہے تو اس کا وجود سبک اور ہلکا ہو جاتا ہے اور جب اس کا وجود ہلکا ہو جاتا ہے تو اس کا دل محبت کے بازوؤں پر اڑ کر مقامِ حضرت القدس میں پہنچ کر دریائے ہیبت میں جا گرتا ہے اسی لئے واجد گر جاتا ہے اور اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

خوف کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ خوف کے کئی اقسام ہیں گنہگاروں کا خوف جو کہ انہیں ان کے گناہوں کے سبب سے ہوتا ہے اور عابدوں کا خوف عبادت کا ثواب نہ ملنے یا کم ملنے کی وجہ سے ہوتا ہے اور عاشقانِ الٰہی کا فوت ہو جانے کے سبب سے ہوتا ہے اور عارفوں کا خوف عظمت وہیبتِ الٰہی کے سبب سے ہوتا ہے۔ یہی اعلیٰ درجہ کا خوف ہے کیونکہ زائل نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ رہتا ہے خوف کی تمام قسمیں رحمت ولطفِ الٰہی کے مقابلہ میں ساکن ہو جاتی ہیں۔

رجاء (امیدِ رحمت) کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ کے حق میں رجاء یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن ہو مگر نہ طمعِ رحمت کی وجہ سے اور نہ کسی ولی کو زیبا ہے کہ وہ بلا رجاء کے رہے اور رجاء یہی ہے کہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن ہو مگر نہ کسی نفع یا دفعِ ضرر کی امید پر

---

[1] صوفیہ کا وجد حق ہے۔ آیاتِ قطعیہ واحادیثِ صحیحہ واقوالِ صریحہ بکثرت اس کے حق ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور وجد وحال کی منزل ارفع واعلیٰ ہے۔ اس کو ابتدائی منزل کہنے والے خشک زاہد ریاکار ہیں خاکسار نے اس مسئلہ کو اپنی کتاب موسومہ بہ تحقیق الوجد میں نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور اس کے ہر پہلو کو قرآن پاک و احادیثِ نبویہ سے ثابت کیا ہے طالبانِ حق کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ (نور محمد نقشبندی)

Marfat.com

کیونکہ اہلِ ولایت جانتے ہیں کہ ان کو ان کی تمام ضروریات سے فارغ کر دیا گیا ہے اسی لئے وہ اپنے علم کی وجہ سے مستغنی رہتے ہیں اس وقت حسنِ ظن سب سے افضل ہوتا ہے اور رجاء کو خوف لازم ہے کیونکہ جس شخص کو اس بات کی امید ہو کہ وہ مثلاً ایک شے پالے اسے یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ کہیں وہ شے اس سے فوت نہ ہو جائے مگر وہ معرفتِ صفاتِ الٰہیہ پر نظر رکھ کر خدائے تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھتا ہے اور پھر ڈرتا بھی ہے اور محض اس کی عظمت و جلال کی وجہ سے نہ اس وجہ سے کہ وہ جانتا ہے کہ خدائے تعالیٰ محسن ہے کریم ہے لطیف ہے رؤف و رحیم ہے نیز حسنِ ظن اپنی ہمتوں کو عنایات توجہات الٰہیہ پر چھوڑ کر اپنے دل کو بلا کسی طمع و غرض کے خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنا ہے اور رجاء بلا خوف امن (بے خوفی) اور خوف بلا رجاء قنوط (ناامیدی) ہے اور دونوں مذموم ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: لو وزن خوف المومن ورجاءہ لاعتدلا ۔ اگر مسلمان کا خوف و رجاء وزن کیا جائے تو دونوں برابر اتریں گے۔

حیاء کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ حیا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے حق میں وہ بات نہ کہے جس کا کہ وہ اہل نہ ہو۔ محارم الٰہیہ کو چھوڑے چاہئے کہ تمام گناہوں کو صرف حیاء کی وجہ سے چھوڑے نہ کہ خوف کی وجہ سے اس کی اطاعت و عبادت کرتا رہے اور جانتے رہے کہ خدائے تعالیٰ اس کی ہر ایک بات پر مطلع ہے اسی لئے اس سے شرماتا رہے قلب اور ہیبت کے درمیان سے حجاب اٹھ جاتا ہے تو حیاء پیدا ہوتی ہے۔

مشاہدہ کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ مشاہدہ یہ ہے کہ دل کی آنکھ سے دونوں جہان کو نہ دیکھے اور خدائے تعالیٰ کو معرفت کی آنکھ سے دیکھے اور جو کچھ اس نے غیب کی خبریں دی ہیں

Marfat.com

دل و جان سے اس کا یقین جانے۔

سُکر (مستی عشقِ الٰہی) کے متعلق

آپ نے فرمایا ہے کہ ذکر محبوب کے وقت دل میں جوش پیدا ہونے کا نام سکر ہے اسم فقیر کے معنے آپ سے پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا: کہ اس میں چار حرف ہیں (ف۔ق۔ی۔ر) پھر آپ نے اس کے معنے بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

فاء الفقیر فنائہٗ فی ذاتہٖ و فراغۃٌ من نعمتہٖ و صفاتہٖ

فائے فقیر سے فنافی اللہ ہوکر اپنی ذات وصفات سے فارغ ہو جانا ہے۔

والقاف قوۃ قلبہ بجیبہٖ و قیامہٗ للّٰہِ فی مرضاتِہٖ

اور قاف فقیر سے مراد یادِ الٰہی سے اپنے دل کو قوت دینا اور ہمیشہ اس کی رضامندی پر قائم رہنا ہے۔

والیاء یرجوربہ و یخافہٗ و یقوم بالتقوی بحق تقاتہٖ

اور یاء سے یرجو یعنی رحمتِ الٰہی کا امیدوار رہے اور یخافہ یعنی اس سے ڈرتا رہے اور یقوم بالتقویٰ یعنی پرہیزگاری اختیار کرے اور جیسا کہ اس کا حق ہے پورا ادا کرے۔

والراء رنہ قلبہ و صفائہٗ و رجوعُہٗ لِلّٰہِ عن شھواتہٖ

اور راء سے مراد رقت قلب اور اس کی صفائی ہے اور اپنی خواہشوں سے منہ موڑ کر رجوع الی اللہ تعالیٰ مراد ہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا: کہ فقیر کو مندرجہ ذیل صفات سے موصوف ہونا چاہئے اسے چاہئے کہ وہ ہمیشہ ذکر وفکر میں رہے کسی سے جھگڑے تو ایک عمدہ طریق سے اور پھر جب حق معلوم ہو جائے تو فوراً حق کی طرف رجوع کرے اور جھگڑا چھوڑ دے اور حق سے حق کا طالب رہے اور راستی اور راست بازی اپنا شیوہ رکھے اپنا سینہ

Marfat.com

سب سے وسیع رکھے اور اپنے نفس کو سب سے ذلیل جانے ہنسے تو آواز سے نہیں بلکہ صرف مسکرا کر جو بات کہ نا معلوم ہو اسے دریافت کرے غافل کو نصیحت کرے اور جاہل کو علم سکھلائے اگر کسی سے ایذاء پہنچے تب بھی اسے ایذا نہ پہنچائے۔ لایعنی اور فضول باتوں میں نہ پڑے اور نہ ان میں غور و فکر کیا کرے کثیر العطاء اور قلیل الاذی اپنی عادت رکھے محرمات سے بچے اور مشتبہات میں توقف کرے غریب کا معین اور یتیم کا مددگار رہے چہرے پر خوشی ظاہر کرے اور دل پر فکر و غم رکھے اس کی یاد میں غمگین، اور اپنے فقر میں خوشنود رہے افشائے راز نہ کرے کسی کی پردہ دری کر کے اس کی ہتک نہ کرے مشاہدے میں حلاوت پائے ہر ایک کو فائدہ پہنچائے ذی اخلاق حلیم اور صابر و شاکر ہو اگر کوئی اس سے جہالت کے ساتھ پیش آئے تو وہ اس کے ساتھ حلم و بردباری سے کام لے اگر کوئی اسے اذیت پہنچائے تو وہ اس پر صبر کرے مگر ناحق پر خاموش ہو کر حق کا خون بھی نہ کرے کسی سے بغض نہ رکھے بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت کرے امانت کو محفوظ رکھے اور کبھی اس میں خیانت نہ کرے کسی کو برا نہ کہے اور نہ کسی کو غیبت سے یاد کرے کم سخن ہو نمازیں زیادہ پڑھے اور روزے بہت رکھے غرباء کو اپنی مجلس میں جگہ دے جہاں تک ہو سکے مساکین کو کھانا کھلائے ہمسایوں کو راحت پہنچائے اور ان کو اپنی جانب سے کوئی اذیت نہ پہنچنے دے کسی کو گالی نہ دے اور نہ کسی کی غیبت کرے نہ کسی کو کچھ عیب لگائے اور نہ کسی کو برا کہے اور نہ کسی کی مذمت کرے اور نہ کسی کی چغلی کھائے ایسے فقیر کے حرکات و سکنات آداب و اخلاق ہوتے ہیں اور اس کا کلام عجیب ہوتا ہے اس کی زبان خزانہ ہوتی ہے اور اس کا قول موزون اور دل محزون ہوتا ہے اور فکر ما کان و ما یکون میں جولانی کرتا ہے۔

محمد بن الخضر الحسینی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ آپ اپنی مجلسِ وعظ میں انواع و اقسام کے علوم بیان کرتے تھے آپ کی مجلس وعظ میں نہ تو کوئی تھوکتا تھا اور نہ کھنگارتا تھا، نہ کلام کرتا تھا اور نہ آپ کی ہیبت کی

Marfat.com

وجہ سے کوئی آپ کی مجلس میں کھڑا ہوتا تھا آپ فرمایا کرتے تھے۔ مضی القال وعطفنا بالحال ۔ یعنی ہم نے قال سے حال کی طرف رجوع کیا تو یہ سن کر لوگ نہایت مضطرب ہو جاتے تھے اور ان میں حال و وجد پیدا ہو جاتا تھا۔

منجملہ آپ کی کرامات کے یہ بات بھی ہے کہ آپ کی مجلس میں باوجودیکہ لوگ بکثرت ہوتے تھے لیکن آپ کی آواز جتنی کہ آپ سے نزدیک بیٹھنے والے کو سنائی دیتی تھی اتنی ہی آپ سے دور اخیر مجلس میں بیٹھنے والے کو سنائی دیتی تھی آپ اہلِ مجلس کے خطرات و مافی الضمیر بیان کر دیا کرتے تھے آپ کی مجلس میں جب لوگ زمین پر ہاتھ ٹیکتے تو انہیں ان کے سوا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے محسوس ہوتے مگر دیکھتے نہیں نیز! آپ کے اثنائے وعظ میں حاضرین کو فضائے جو میں سے حس وحرکت کی آواز سنائی دیا کرتی تھی اور اکثر اوقات اوپر سے کسی کے گرنے کی آواز بھی معلوم ہوا کرتی تھی یہ لوگ رجالِ غیب ہوتے تھے۔

ابو سعید قیلوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے کئی دفعہ جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو آپ کی مجلس میں رونق افروز ہوتے ہوئے دیکھا نیز میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ ہوا میں انبیاء علیہم السلام کے ارواح چاروں طرف ہوا کی طرح گھوم رہے ہیں اور فرشتوں کو تو میں نے دیکھا کہ جماعت کی جماعت آپ کی مجلس میں آیا کرتے تھے اور اسی طرح سے رجالِ غیب آپ کی مجلس میں آتے ہوئے ایک دوسرے سے سبقت کرتے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام کو بھی میں نے آپ کی مجلس میں بکثرت آتے دیکھا میں نے آپ سے ایک دفعہ آپ کے بکثرت آنے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: کہ جسے فلاح مطلوب ہے وہ اس مجلس میں ہمیشہ آئے گا۔

جیوش عجم کا آپ کے حکم سے واپس ہو جانا

ایک دفعہ عجم کے ایک بادشاہ نے بہت بڑی جرار فوج خلیفۂ بغداد پر چڑھائی

Marfat.com

کرنے کے لئے بھیج دی جس کا مقابلہ کرنے سے خلیفہ موصوف عاجز ہوا اور آپ کی خدمت میں استغاثہ کرنے آیا آپ نے شیخ علی بن الہیتی سے فرمایا: کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم بغداد سے چلے جاؤ شیخ موصوف نے فرمایا: بہت اچھا اور اپنے خادم سے بلا کر کہا: کہ تم عجمی لشکر میں جاؤ اور اس کے اخیر میں جا کر دیکھو کہ وہاں چادر کا ایک خیمہ سا بنا ہوا ہوگا اور اس میں تین شخص بیٹھے ہوئے ہوں گے ان سے تم کہنا کہ علی بن الہیتی تم سے کہتے ہیں کہ تم بغداد سے چلے جاؤ اگر وہ تمہیں جواب دیں کہ ہم تو دوسرے کے حکم سے آئے ہوئے ہیں تو تم نے بھی یہی کہنا کہ علیٰ ہذا القیاس میں بھی دوسرے کے حکم سے آیا ہوں۔ غرض! خادم نے جا کر انہیں شیخ موصوف کا حکم سنایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو دوسرے کے حکم سے آئے ہوئے ہیں۔ خادم نے کہا: کہ میں بھی دوسرے کے حکم سے آیا ہوں تو یہ سن کر ان میں سے ایک شخص نے ہاتھ بڑھایا اور چادر کے بندھن کھول ڈالے اور چادر لپیٹ کر یہ تینوں شخص واپس ہوئے اور اسی وقت ان کے لشکر نے بھی خیمے گرا کر اپنا راستہ لیا۔ (رضی اللہ عنہما)

آپ کی مجلس میں سبز پرندے کا آنا

شیخ محمد الہروی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت آپ کی مجلس میں حاضر ہوا آپ نے وعظ شروع کیا حتیٰ کہ آپ اپنے کلام میں مستغرق ہو گئے اور فرمایا: کہ اگر اس وقت اللہ تعالیٰ میرا کلام سننے کے لئے ایک سبز پرندے کو بھیجے تو وہ ایسا کر سکتا ہے آپ نے اپنا یہ کلام پورا نہیں کیا تھا کہ اتنے میں ایک نہایت خوبصورت سبز پرندہ آیا اور آ کر آپ کی آستین میں گھس گیا اور پھر نہیں نکلا۔

شیخ عبداللہ الجبالی نے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بغداد کے ایک مسافر خانہ میں شیخ یوسف ہمدانی آ کر ٹھہرے اور لوگ آپ کو قطب کہا کرتے تھے میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ نے مجھے دیکھا تو آپ میری طرف اٹھ کر آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آپ نے مجھے اپنے بازو سے بٹھا لیا اور اپنی فراست سے آپ

Marfat.com

نے میرا احوال دریافت کر کے بیان کیا اور جو امور کہ مجھ پر مشکل تھے ان کو بھی آپ نے مجھ پر ظاہر کر دیا پھر آپ نے فرمایا: کہ عبدالقادر! تم وعظ کہا کرو میں نے عرض کیا کہ حضرت میں ایک عجمی شخص ہوں۔ فصحائے بغداد کے سامنے میں کیونکر اپنی زبان کھول سکتا ہوں آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید یاد کیا ہے اور فقہ و اصول فقہ اور نحو و لغت و تفاسیر کی کتابیں یاد کی ہیں کیا اب بھی آپ وعظ نہیں کہہ سکتے آپ ضرور وعظ کہا کریں میں آپ کے اندر ترقی کے نمایاں آثار دیکھ رہا ہوں۔ رضی اللہ عنہما

شیخ ابومدین بن شعیب المغربی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے آپ سے مشائخ مشرق و مغرب کا حال دریافت کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا حال بھی دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کہ وہ امام الصدیقین وحجۃ العارفین ہیں وہ روحِ معرفت ہیں۔ تمام اولیاء اللہ کے درمیان میں انہیں تقرب حاصل ہے۔ رضی اللہ عنہما

سبز پرندوں کا وعظ سننے کے لئے حاضرِ مجلس ہونا

شیخ محمد بن الہروی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے کہ بعض لوگوں میں کچھ بے توجہی سی پیدا ہوگئی آپ نے فرمایا: کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے کہ میرا کلام سننے کے لئے سبز پرندوں کو بھیجے تو وہ ایسا کر سکتا ہے آپ یہ کہہ کر فارغ نہیں ہوئے تھے کہ مجلس میں بکثرت سبز پرندے بھر گئے اور حاضرین نے انہیں دیکھا۔

پرندے کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑنا

اسی طرح سے ایک روز آپ قدرتِ الٰہی کے متعلق بیان فرما رہے تھے اور لوگ بھی متاثر ہو کر استغراق کی حالت میں ہو کر نہایت خشوع و خضوع کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک عجیب الخلقت پرندہ مجلس کے قریب سے گزرا لوگ اس کے دیکھنے میں مشغول ہو گئے آپ نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس ذاتِ پاک کی قسم ہے کہ اگر

Marfat.com

میں پرندے سے کہوں کہ تو مر جا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گر جا تو وہ اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر جائے آپ نے اپنا یہ کلام پورا نہیں کیا تھا کہ یہ پرندہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑا۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اصحابِ کبار رضی اللہ عنہم کا آپ مجلس میں جلوہ افروز ہونا

شیخ بقاء بن بطو النہر ملکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں ایک وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی مجلس میں حاضر ہوا اس وقت آپ تخت کی پہلی سیڑھی پر وعظ فرما رہے تھے اس اثناء میں آپ اپنا کلام کر کے تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر نیچے اتر آئے پھر دوبارہ تخت پر چڑھتے ہوئے دوسری سیڑھی پر بیٹھ گئے میں نے اس وقت پہلی سیڑھی کو دیکھا کہ وہ نہایت وسیع ہو گئی اور اس پر ایک نہایت عمدہ فرش بچھ گیا اور جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم رونق افروز ہوئے اور اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر حق تعالیٰ نے تجلی کی آپ اس کی برداشت نہ کر کے گرنے لگے تو جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو تھام لیا اس کے بعد آپ چڑیا کی طرح بہت چھوٹے سے ہو گئے اور پھر آپ بڑھ کر ایک ہیبت ناک صورت پر ہو گئے شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ پھر بعد میں میں نے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی اس طرح سے دکھائی دینے کی وجہ آپ سے دریافت کی تو آپ نے فرمایا: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ارواح نے ظاہری صورت اختیار کر لی تھی اور خدائے تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اصحاب کی ارواح کو اس بات کی قوت دے رکھی ہے چنانچہ حدیثِ معراج اس بات کی کافی دلیل ہے اسی طرح سے کہ جس کو اللہ تعالیٰ قوت دیتا ہے وہی آپ کو اس طرح سے بصورت احیاء دیکھ سکتا ہے، نیز میں نے اس وقت آپ کے چھوٹے ہو جانے کی وجہ بھی دریافت

Marfat.com

کی تو آپ نے فرمایا: کہ پہلی تجلی وہ تھی کہ جس کو بغیر تائید نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی طاقت بشری برداشت نہیں کر سکتی اس لئے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز نہ ہوتے تو میں گر جاتا اور آپ نے مجھ کو تھام لیا اور دوسری تجلی جلالی تھی کہ جس سے میں چھوٹا ہو گیا اور تیسری تجلی جمالی تھی کہ جس سے میں بڑھ گیا۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ (یہ خدا کا فضل عظیم ہے جسے وہ چاہتا ہے دیتا ہے اور اس کا فضل و کرم بہت وسیع ہے)

شیخ العارفین شیخ مسعود الحارثی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک وقت شیخ جاگیر و شیخ علی بن ادریس رحمۃ اللہ علیہم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ دونوں بزرگ اس وقت ایک ہی جگہ تشریف رکھتے ہوئے مشائخِ اسلاف رضی اللہ عنہم کا ذکرِ خیر کر رہے تھے اس اثناء میں شیخ جاگیر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا: کہ وجود میں تاج العارفین ابوالوفاء جیسا کوئی ظاہر ہوا ہے اور نہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی کامل التصریف اور کامل الوصف صاحبِ مراتب و مناصب و مقاماتِ عالیہ گزرا ہے اور اب آپ کے بعد قطبیت سیدی علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منتقل ہو گئی ہے اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا: کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وہ بزرگ ہیں کہ جنہیں احوالِ قطبیت مقاماتِ عالیہ اور استغراق میں بھی آپ کو مدارج اعلیٰ حاصل تھے غرض جہاں تک کہ ہمیں علم ہے آپ جیسے مراتب و مناصب دیگر مشائخین میں سے اور کسی کو حاصل نہیں ہوئے پھر ہم نے تنہائی میں شیخ علی بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کے اس بیان کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کہ آپ نے جو کچھ بیان کیا وہ آپ نے اپنے مشاہدے اور اپنے اس علم کے ذریعہ سے بیان کیا جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے آپ اپنے اقوال و افعال میں صادق اور نہایت نیک و صالح بزرگ ہیں۔

شیخ ابو عمرو شیخ عثمان الصیرفی و شیخ عبدالحق حریمی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات نہایت آبدیدہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ اے

Marfat.com

پروردگار! میں اپنی روح تجھے کیونکر نذر کروں حالانکہ جو کچھ ہے وہ سب تیرا ہی ہے۔

نیز! آپ سے منقول ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرمارہے تھے کہ لوگوں میں کچھ سستی پیدا ہوگئی اس وقت آپ نے یہ شعر پڑھے۔

لا تسقینی وحدی فما عودیتی

انی المرشح بھا علی الجلاس

تو مجھے اکیلے کو نہ پلا کیونکہ تو نے مجھے عادی کر دیا ہے کہ میں حریفوں کے ساتھ شراب پینے کا عادی ہوں۔

انت الکریم وھل یلیق تکرما

ان یعر الندمآء دون الکاس

وہ تو کریم ہے اور کریم وسخی کو یہ بات نہیں زیب دیتی کہ حریف بدوں شراب پیئے اٹھ جائیں۔

اور لوگوں میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا اور دو تین آدمیوں کی روح بھی پرواز ہوگئی۔

رضی اللہ عنہ

شیخ ابو عمرو شیخ عثمان بن عاشور السنجاری بیان کرتے ہیں کہ شیخ سوید سنجاری رضی اللہ عنہ کو بارہا ہم نے بیان کرتے سنا کہ شیخ عبد القادر جیلانی ہمارے شیخ اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے رہنما اور مقام حضرت القدس میں آپ ثابت قدم اور اپنے زمانہ میں حال وقال دونوں میں اپنے تمام معاصرین پر مقدم اور ان سے اعلیٰ وافضل ہیں۔ (رضی اللہ عنہ)

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

ابو الفتح ہروی بیان کرتے ہیں کہ سیدی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چالیس سال تک رہا کیا اس مدت تک میں نے دیکھا کہ آپ ہمیشہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے آپ کا دستور تھا کہ جب وضو ٹوٹ جاتا تو آپ

Marfat.com

فوراً وضو کر لیا کرتے اور وضو کر کے آپ دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھا کرتے تھے اور شب کو آپ کا قاعدہ تھا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر آپ اپنے خلوت خانہ میں داخل ہو جاتے تھے اور پھر صبح کی نماز کے وقت آپ وہاں سے نکلا کرتے تھے اس وقت آپ کے پاس کوئی نہیں جا سکتا تھا یہاں تک کہ خلیفہ بغداد شب کو آپ سے ملنے کی غرض سے کئی دفعہ حاضر ہوا مگر طلوعِ فجر سے پہلے کبھی خلیفۂ موصوف کی آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔

ملائے اعلیٰ میں آپ کا لقب: بازِ اشہب

شیخ ابو سلیمان المنجی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت شیخ عقیل کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت آپ سے بیان کیا گیا کہ بغداد میں ایک شریف نوجوان کی جس کا کہ عبد القادر نام ہے بڑی شہرت ہو رہی ہے آپ نے فرمایا: کہ اس کی شہرت آسمان میں اس سے بھی زیادہ ہے۔ ملائے اعلیٰ میں یہ نوجوان بازِ اشہب کے لقب سے پکارا جاتا ہے عنقریب ایک زمانہ آئے گا کہ امرِ ولایت انہی کی طرف منتہی ہو جائے گا اور انہیں سے صادر ہوا کرے گا۔ شیخ عقیل پہلے بزرگ ہیں کہ جنہوں نے آپ کو بازِ اشہب کے لقب سے یاد کیا۔ رضی اللہ عنہما

ابو المظفر شمس الدین یوسف بن عبد اللہ الترکی البغدادی الحنفی سبطِ ابن الجوزی تغمد ہما اللہ برحمتہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چہار شنبہ کے روز وعظ فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے شب سے ہی ارادہ کر رکھا تھا کہ صبح آپ کے وعظ میں ضرور جاؤں گا اتفاق سے اسی شب کو مجھے احتلام ہو گیا اور شب کو سردی بھی نہایت شدت کی تھی جس کی وجہ سے میں غسل نہیں کر سکا میں نے کہا: خیر آپ کے وعظ میں تو ہو ہی آؤں اس کے بعد پھر آ کر غسل کروں گا۔ غرض میں آپ کی مجلس میں گیا اور جب قریب پہنچا تو دور سے ہی آپ کی نظر پڑی اور آپ نے فرمایا: کہ دبیرا (پیچھے آنے والے) تم بحالت ناپاکی ہماری مجلس میں آ رہے ہو اور سردی کا بہانہ

Marfat.com

کرتے ہو۔ رضی اللہ عنہ

شمس الدین موصوف یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ نے جو اہلِ جرمیہ سے تھے اور مظفر کے نام سے پکارے جاتے تھے مجھ سے بیان کیا کہ میں اکثر اوقات آپ کی مجلس میں شریک ہونے کی غرض سے چہار شنبہ کی رات کو آپ ہی کے مدرسہ میں سویا کرتا تھا۔ ایک شب کو گرمی بہت تھی اس لئے میں مدرسہ کی چھتوں پر چڑھ گیا یہیں پر ایک طرف کے کمرے میں آپ بھی تشریف رکھتے تھے اور آپ کے اس کمرے میں ایک چھوٹا سا دریچہ بھی تھا جب میں اس کمرے کی طرف کو آیا تو اس وقت مجھے یہ خواہش ہوئی کہ اگر اس وقت مجھے چار پانچ دانے کھجور کے ملتے تو میں کھاتا مجھے یہ خیال گزرتے ہی آپ نے اپنے کمرے کا دریچہ کھولا اور میرا نام لیکر مجھے پکارا اور کھجور کے پانچ دانے مجھے دیئے اور فرمایا: کہ جو چیز تم کھانا چاہتے ہو لو اس سے پہلے آپ میرا نام نہیں جانتے تھے شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ آپ کی اس قسم کی حکایتیں اور بھی بکثرت ہیں۔

شیخ ابو نصیر رحمۃ اللہ علیہ کا آپ کی شان میں قول

شیخ عمر الصلہاجی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے بعض احباب میں سے ایک بزرگ شیخ ابو نصیر کی خدمت میں آپ سے اجازت چاہنے کی غرض سے حاضر ہوئے یہ بزرگ اس وقت بغداد جا رہے تھے آپ نے ان سے فرمایا: کہ تم بغداد جا کر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ضرور ملنا اور آپ کو میرا اسلام پہنچانا اور میری طرف سے آپ سے کہہ دینا کہ ابو نصیر کے لئے دعائے خیر کیجئے اور اسے بھی اپنے دل میں جگہ دیجئے اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا: کہ آپ ایسے بزرگ ہیں کہ عجم میں آپ اپنا نظیر نہیں رکھتے تم عراق میں جا کر دیکھو گے کہ وہاں پر آپ کا کوئی جواب نہیں ملے گا آپ اپنی شرافت علمی و نسبی دونوں کی وجہ سے تمام اولیاء سے ممتاز ہیں۔

Marfat.com

خلیفۂ وقت کی دعوتِ ولیمہ میں آپ کی شرکت

شیخ شاور الشبتی المحلی نے بیان کیا ہے کہ خلیفہ بغداد نے ایک وقت ولیمہ کیا جس میں خلیفہ موصوف نے عراق کے تمام علماء و مشائخ عظام کو دعوت دی اور تمام علماء و مشائخ آئے اور طعامِ ولیمہ کھا کر چلے گئے مگر شیخ عبد القادر جیلانی شیخ عدی بن مسافر اور شیخ احمد الرفاعی اس وقت نہیں آئے جب تمام علماء و مشائخ فارغ ہو کر چلے گئے تو وزیر سلطنت نے خلیفہ موصوف سے کہا: کہ شیخ عبد القادر جیلانی، شیخ عدی بن مسافر اور شیخ احمد الرفاعی نہیں آئے اور یہ نہیں آئے تو گویا کوئی نہیں آیا خلیفۂ موصوف نے بھی اپنے چوبدار کو حکم دیا کہ وہ آپ کو بلا لائے اور جبلِ ہکار جا کر شیخ عدی بن مسافر اور شیخ احمد الرفاعی کو بھی بلا لائے۔ شیخ شاور شبتی کہتے ہیں کہ اس وقت آپ نے چوبدار کے آنے سے پہلے مجھے فرمایا: کہ تم محلۂ بابِ حلبہ کی مسجد میں جاؤ وہاں تمہیں شیخ عدی بن مسافر اور ان کے ساتھ دو شخص اور ملیں گے ان سب کو بلا لاؤ اس کے بعد مقبرہ شونیزی میں جاؤ وہاں تمہیں احمد الرفاعی ملیں گے اور ان کے ساتھ بھی دو شخص ہوں گے ان سب کو بھی بلا لاؤ چنانچہ میں حسبِ ارشاد پہلے مسجد بابِ حلبہ میں گیا وہاں پر مجھے شیخ عدی بن مسافر ملے اور دو شخص آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ سے کہا: کہ شیخ عبد القادر جیلانی آپ کو بلاتے ہیں انہوں نے فرمایا: کہ اچھا مع اپنے دونوں مصاحبوں کے آپ میرے ساتھ ہو لئے پھر راستہ میں شیخ عدی نے مجھ سے فرمایا: کہ شاید آپ نے تمہیں شیخ احمد الرفاعی کے بلانے کے لئے بھی تو کہا ہے تم ان کے پاس نہیں جاتے میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! میں وہاں بھی جاتا ہوں پھر اس کے بعد مقبرہ شونیزی آیا تو یہاں پر مجھے شیخ احمد الرفاعی اور آپ کے ساتھ دو آدمی ملے میں نے آپ سے کہا: کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی آپ کو بلاتے ہیں آپ نے بھی فرمایا: کہ اچھا اور مع اپنے دونوں مصاحبوں کے میرے ساتھ ہو لئے اور اب مغرب کا وقت تھا کہ دونوں بزرگ آپ کے مسافر خانہ کے دروازہ پر آ ملے آپ نے اٹھ کر دونوں مشائخ

Marfat.com

کی تعظیم کی، یہ دونوں مشائخ آن کر رونق افروز ہوئے ہی تھے کہ اتنے میں چوبدار آیا اور دیکھ کر فوراً واپس گیا اور خلیفۂ موصوف کو اس کی خبر کی۔ خلیفہ موصوف نے آپ کو ایک رقعہ لکھا اور اپنے شہزادے اور چوبدار کو رقعہ دے کر آپ کی خدمت میں بھیجا کہ آپ تناولِ طعام کے لئے تشریف لائیں۔

الغرض آپ نے خلیفۂ موصوف کی دعوت قبول کی اور مجھے بھی آپ نے اپنے ہمراہ آنے کے لئے فرمایا جب ہم دجلہ کے کنارے پہنچے تو یہیں پر شیخ علی بن الہیتی بھی آتے ہوئے ملے اور آپ بھی ہمراہ ہو گئے پھر جب ہم خلیفہ موصوف کے مہمان خانہ میں پہنچے تو ہم ایک عمدہ کمرے میں لائے گئے جہاں پر خلیفہ موصوف مع اپنے دو خادموں کے منتظر کھڑے ہوئے تھے جب ہم اس کمرے کے صحن میں پہنچے تو آپ کی طرف خلیفہ موصوف نے مخاطب ہو کر فرمایا: کہ اے سادات قوم! جب بادشاہ اپنی رعایا پر گزرتے ہیں تو وہ ان کی گزرگاہ پر مخمل وحریر بچھایا کرتی ہے اس کے بعد خلیفۂ موصوف نے اپنے کپڑے کا دامن بچھا کر فرمایا: کہ آپ اور آپ کے اور مشائخ اس دامن پر سے ہو کر نکلیں چنانچہ آپ کے ساتھ مشائخ بھی اس کے اوپر سے ہو کر نکلے اس کے بعد خلیفۂ موصوف جہاں پر کہ دستر خوان چنا ہوا تھا وہاں تک ہمارے ساتھ آئے اور ہم سب نے کھانا تناول کیا اور خلیفۂ موصوف بھی ہمارے ساتھ شریک تھے پھر جب ہم کھانا تناول کر کے فارغ ہوئے اور خلیفہ سے رخصت ہو چکے تو آپ کے ساتھ مشائخ موصوف حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے مگر اس وقت اندھیرا بہت تھا اور آپ آگے آگے تھے جب آپ کسی پتھر یا لکڑی یا کسی دیوار و قبر کے پاس سے گزرتے تو آپ انگلی سے اشارہ کر کے بتلا دیتے اس وقت آپ کی انگشتِ مبارک مہتاب کی طرح سے روشن ہو جایا کرتی تھی اسی طرح سے ہم سب آپ کی اس روشنی سے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار تک گئے جب ہم آپ کے مزار پر پہنچے تو آپ اور مشائخ موصوف مزار کے اندر چلے گئے

Marfat.com

اور ہم لوگ دروازے پر کھڑے رہے جب آپ زیارت سے واپس آئے اور باقی تینوں مشائخ آپ سے رخصت ہونے لگے تو شیخ عدی بن مسافر نے آپ سے کہا: کہ آپ انہیں کچھ وصیت کریں آپ نے ان سے فرمایا: کہ میں تمہیں کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کرتا ہوں۔ رضی اللہ عنہم

شیخ عمر البزاز بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک وقت شیخ عدی بن مسافر کی زیارت کرنے کا نہایت اشتیاق ہوا میں نے آپ سے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی آپ نے مجھ کو شیخ موصوف کی خدمت میں جانے کی اجازت دی جب شیخ کی زیارت کرنے کے لئے میں جبل ہکار آیا اور شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میری خاطر تواضع کرنے اور میری خیر وعافیت پوچھنے کے بعد مجھ سے فرمایا: کہ عمر! دریا کو چھوڑ کر نہر پر آئے ہو اس وقت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تمام محبوں کے افسر ہیں اور تمام اولیاء اللہ کی باگ آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ (رضی اللہ عنہ)

قدوۃ العارفین شیخ علی بن وہب الشیبانی الربیعی الموسوی السنجاری نے آپ کی نسبت فرمایا ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی اکابرین اولیاء سے ہیں، بڑی خوش نصیبی کی بات ہے جو کوئی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو یا اپنے دل میں آپ کی عظمت رکھے۔

مشائخ کے نزدیک آپ کا ادب واحترام کے نزدیک

شیخ موسیٰ بن ہامان الزولی یا بقول بعض ماہین الزولی نے بیان کیا ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت خیر الناس (بہترین مردم) و سلطان اولیاء سید العارفین ہیں میں ایسے شخص کا کہ فرشتے جس کا ادب کرتے ہیں کیونکر ادب نہ کروں۔ رضی اللہ عنہ

شیخ الصوفیاء شہاب الدین عمر السہروردی فرماتے ہیں کہ 506 ہجری میں میرے عم بزرگ شیخ ابو النجیب عبد القاہر السہروردی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی خدمت میں تشریف لائے میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ تھا میرے عم بزرگ جب

Marfat.com

تک آپ کی خدمت میں بیٹھے رہے اس وقت تک آپ نہایت خاموش و مؤدب ہو کر آپ کا کلام سنتے رہے پھر جب ہم آپ سے رخصت ہو کر مدرسہ نظامیہ کو جانے لگے تو میں نے راستہ میں آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: کہ میں آپ کا کیونکر ادب نہ کروں حالانکہ آپ کو وجودِ تام اور تصرفِ کامل عطا کیا گیا ہے اور عالمِ ملکوت میں آپ پر فخر کیا جاتا ہے عالمِ کون میں آپ اس وقت منفرد ہیں میں ایسے شخص کا کیونکر ادب نہ کروں کہ جس کو خدائے تعالیٰ نے میرے اور تمام اولیاء کے دل اور ان کے حال و احوال پر قابو دیا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو انہیں روک لیں اور چاہیں تو انہیں چھوڑ دیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ ابو محمد یا بقول بعض مشائخ ابو محمد شبنکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ ابو بکر بن ھوار جب آپ کا ذکر کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ قریب ہے کہ عراق میں پانچویں صدی کے درمیان شیخ عبد القادر ظاہر ہوں گے ان کے علم و فضل پر سب کو اتفاق ہو گا مجھ پر مقامات اولیاء کا کشف کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ ان میں بھی اعلیٰ درجہ پر ہیں پھر مجھ پر مقامات مقربین کا کشف کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ ان میں بھی اعلیٰ درجہ پر ہیں پھر مجھ پر اہلِ کشف کے حالات کا کشف کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ ان میں اعلیٰ مقامات پر ہیں آپ کو وہ مظہر عطا فرمایا جائے گا جو کہ بجز صدیقین اور اہلِ توفیق و تائیدِ الٰہی کے اور کسی کو عطا نہیں ہوتا آپ ان علمائے ربانی سے ہوں گے کہ جن کے اقوال و افعال کی تقلید و پیروی کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے اپنے بہت سے بندوں کے درجے عالی کرے گا آپ ان اولوالعزم اولیاء اللہ میں سے ہوں گے کہ قیامت کے دن جن پر تمام امتوں میں فخر کیا جائے گا۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِہٖ وَ نَفَعْنَا بِبَرَکَاتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ذکر ساداتِ مشائخ کہ جنہوں نے آپ کی مدح سرائی کی ہے اور جن کے مناقب بیان کرنے کا ہم اوپر وعدہ کر آئے ہیں

شیخ ابوبکر بن ہوار البطائحی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے سیدنا القطب الفرد الجامع الشیخ ابوبکر بن ہوار البطائحی (ہوار بضم ہاور ادرمیان دو الف) آپ اعلیٰ درجہ کے خلیق متواضع متبع شرع اور اکابرِ مشائخِ عراق سے تھے اور اعیانِ مشائخِ عراق آپ کی طرف منسوب ہیں آپ عراق کے پہلے مشائخ ہیں کہ جنہوں نے عراق میں مشیخیت کی بنیاد قائم و مضبوط کی آپ کا قول ہے کہ جو کوئی ہر چہار شنبہ (بدھ) کو چالیس چہار شنبہ (بدھ) تک میرے مزار کی زیارت کرے تو آخری زیارت میں خدائے تعالیٰ اسے آتشِ دوزخ سے نجات بخش دے گا نیز آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے خدائے تعالیٰ سے عہد لیا ہے کہ جو جسم کہ میرے مزار میں داخل ہوا سے آگ نہ جلا سکے گی چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ مچھلی وغیرہ چیزیں آپ کے مزار پر لائی گئیں اور پھر انہیں آگ پر رکھا گیا تو وہ نہ پکیں اور نہ بھنیں۔

بہت سے اکابر مشائخ مثلاً شیخ احمد الشنبکی وغیرہ آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے اور بہت سے لوگوں کو جن کی تعداد شمار سے زائد ہے آپ سے تلمذ حاصل ہے علماء و مشائخ کی ایک کثیر تعداد جماعت نے آپ کی تعظیم و تکریم پر اتفاق اور آپ کے قول و فعل کی طرف رجوع کیا ہے دور و دراز واطراف و جوانب سے لوگ آپ کو نذرانہ پیش کرتے اور آپ کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے آپ کے مکتوبات عموماً مشہور و معروف تھے اہلِ سلوک دور دراز سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا

Marfat.com

کرتے۔ حقائق و معارف کے متعلق آپ کا کلام بہت کچھ مشہور و معروف ہے۔

آپ کے فرموداتِ عالیہ

نجملہ اس کے آپ نے فرمایا ہے کہ حکمت عارفوں کے دلوں میں لسانِ تصدیق سے اور زاہدوں کے دلوں میں تعظیم سے اور نیک لوگوں کے دلوں میں لسانِ توفیق سے اور مریدوں کے دلوں میں لسانِ ذکر سے اور محبوبوں کے دلوں میں لسانِ شوق و اشتیاق سے ناطق ہوا کرتی ہے نیز آپ نے فرمایا ہے کہ تقرب الی اللہ حسن ادب سے ولزومِ ہیبت وعظمت ربوبیت وطاعت وعبادت سے اور تقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے اور تقرب الی الاہل (گھر والے اور کنبہ والے) حسنِ خلق سے اور تقرب الی الاحباب خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے حاصل ہوا کرتا ہے اور چاہئے کہ جہان کے لئے ہمیشہ دعائے خیر و رحمت و مغفرت کرتا رہے۔

نیز! آپ نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ سے لو لگانا غیر سے جدائی اور غیر سے لو لگانا خدائے تعالیٰ سے جدائی کرنا ہے جبکہ خدائے تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں واحد ہے تو طالب کو چاہئے کہ یہ بھی سب سے تنہا ہو کر واحد ہو جائے مشتاق کی یہ شان ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر محبوب کو اختیار کرے تا کہ اس پر معارف وحقائق کے در کھل جائیں اور لسانِ ازل غیب سے اپنی طرف بلائے۔

اور یاد رہے کہ خوف سے وصال الی اللہ حاصل ہوتا ہے اور عجب وغرور سے اس سے انقطاع ہو جاتا ہے اور لوگوں سے اپنے آپ کو بہتر سمجھنا یہ ایک نہایت برا اور لاعلاج مرض ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالات

آپ کا ابتدائی حال بیان کیا گیا ہے کہ اولاً آپ لوٹ مار کیا کرتے تھے اور آپ

Marfat.com

کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ تھے ایک روز آپ نے ایک عورت کی آواز سنی یہ عورت اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی کہ تم یہیں اتر جاؤ ایسا نہ ہو کہ آگے جا کر ابن ہوارا اور اس کے ساتھی ہمیں پکڑلیں قدرتِ الٰہی سے یہ اس کی آواز آپ کے لئے اکسیر ہوگئی اور اس کے اس کہنے سے آپ کو نصیحت ہوئی اور آپ اس کا یہ کہنا سن کر بہت روئے اور فرمانے لگے لوگ مجھ سے اس قدر خوف کھاتے ہیں اور میں خدائے تعالیٰ سے ذرا بھی خوف نہیں کھاتا غرض آپ اسی وقت اپنے افعال سے تائب ہو گئے آپ کے ساتھ آپ کے رفقاء نے بھی توبہ کی اور اب آپ اور آپ کے رفقاء نے صدقِ دل سے رجوع الی اللہ اختیار کیا اس وقت عراق میں شیخ طریقت مشہور ومعروف نہ تھے۔

آپکو زیارت سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور خرقہ عطاء ہونا

آپ نے اسی شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے خرقہ پہنائیے تو جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ سے فرمایا: کہ ابنِ ہوارا میں تمہارا نبی ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: کہ یہ تمہارے شیخ ہیں تم اپنے ہم نام سے خرقہ پہن لو۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک کپڑا اور ٹوپی پہنائی اور آپ کے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ بعدازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا: کہ ابوبکر تم عراق میں اہلِ طریقت کی سنت زندہ کرو گے میری امت میں بہت سے اربابِ حقائق پیدا ہوں گے اور قیامت تک عراق میں تمہاری مشیخیت باقی رہے گی۔

اس کے بعد آپ بیدار ہو گئے اور یہ کپڑا آپ نے اپنے جسم پر اور ٹوپی آپ کی آپ کو ملی اور عراق میں ہاتف نے پکار دیا کہ اب ابنِ ہوارا واصل الی اللہ ہو گئے۔

آپ کی فضیلت وکرامات

شیخ عزاز بن مستودع البطائحی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابوبکر بن ہوارا اسلاف کے

Marfat.com

بعد عراق کے پہلے شیخ طریقت ہیں آپ مستجاب الدعوات تھے اور بطائح میں آپ کی وجہ سے رجال غیب کے بکثرت آنے سے انوار روشن ہوا کرتے تھے آپ کو تصریف تام حاصل تھی۔

شیخ احمد بن ابی الحسن علی الرافعی بیان کرتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ دجلہ میں میرا لڑکا غرق ہوگیا ہے اور یہ میرا ایک ہی بیٹا تھا۔ اس کے سوا میرا اور کوئی نہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ آپ کو خدائے تعالیٰ نے اسے واپس کرنے کی قدرت عطا فرمائی ہے اگر میرے لڑکے کو مجھے واپس نہ کر دیں گے تو قیامت کے دن خدائے تعالیٰ سے اور رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کروں گی کہ انہوں نے باوجود قدرت کے میرے اس کام کو نہیں کیا۔

اس عورت کا کلام سن کر آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: کہ چل مجھ کو بتا کس جگہ تیرا لڑکا غرق ہوا؟ یہ آپ کو اس جگہ لائی جب آپ قریب پہنچے تو اس کا لڑکا اوپر اچھل آیا اور آپ تیرتے ہوئے اس کی لاش تک گئے اور اسے اپنے کندھے پر اٹھا لائے اور اس کی والدہ کو دے دیا اور فرمایا: کہ لو اسے لے جاؤ۔ میں نے اسے زندہ ہی پایا ہے یہ عورت اپنے لڑکے کو لے کر چلی آئی اور وہ اس کے ساتھ اس طرح سے چلا گیا کہ گویا اس پر کوئی واقعہ گزرا ہی نہ تھا۔

شیخ محمد الشنبکی نے بیان کیا ہے کہ میں ایک زمانہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا آپ اس وقت تنہا دریا میں ایک درخت پر تشریف رکھا کرتے تھے اور دریا کے کنارے آپ ہی کے قریب ایک شیر بیٹھا رہتا تھا اور جب آپ دریا سے نکل کر باہر تشریف لاتے تو یہ آپ کے قدموں پر لوٹ جایا کرتا تھا۔

ایک دفعہ میں نے آپ کے سامنے بہت بڑا شیر بیٹھا دیکھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ سے کچھ کہہ رہا ہے اور آپ گویا اسے جواب دے رہے ہیں اس کے بعد شیر اٹھ کر چلا گیا تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ وہ آپ سے کیا کہہ رہا تھا اور آپ

Marfat.com

نے اسے کیا جواب دیا آپ نے فرمایا: اس نے مجھ سے کہا تھا کہ تین روز سے مجھ کو غذا نہیں ملی اس لئے میں نہایت بھوکا ہوں آج صبح کو میں نے خدائے تعالیٰ سے فریاد کی تو مجھ کو بتلایا گیا کہ تیری غذا قریہ ہمامیہ میں ہے جسے تو تکلیف اٹھا کر حاصل کر سکے گا۔ اس لئے میں اس تکلیف سے ڈر رہا ہوں تو اس وقت میں نے اسے جواب دیا کہ تیری داہنی جانب تجھ کو دہان پر کچھ زخم پہنچے گا جو ایک ہفتہ تک تجھے تکلیف دے گا پھر میں نے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا دیکھا تھا کہ اس کی روزی ہمامیہ میں ہے یہ وہاں سے ایک بکری نکال لائے گا جس پر وہاں کے گیارہ شخص اس پر حملہ کریں گے اور ان میں سے تین شخص مارے جائیں گے اور اس کو ایک زخم پہنچے گا جس سے ایک ہفتہ تک اس کو تکلیف ہوگی پھر وہ اچھا ہو جائے گا۔

شیخ محمد الشبنکی بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے فوراً بعد ہمامیہ گیا تو میں نے دیکھا کہ شیر وہاں مجھ سے پہلے پہنچ چکا تھا اور جو کچھ آپ نے فرمایا تھا وہ بعینہ واقع ہوا پھر ایک ہفتہ کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ شیر آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور اس کا زخم بھی اچھا ہو چکا تھا۔

نیز! بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے ایک کھارے کنوئیں سے وضو کیا تو آپ کے وضو کرنے سے اس کا پانی شیریں ہو گیا اور اس میں پانی بکثرت آنے لگا۔

بطائح میں آپ سکونت پذیر تھے اور وہیں پر آپ نے وفات پائی تو جنوں نے بھی آپ کا ماتم کیا۔ رضی اللہ عنہ

شیخ محمد الشبنکی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ محمد یا بقول بعض شیخ ابو محمد طلحہ الشبنکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ جلیل القدر عظیم الشان مشائخ سے تھے ریاست مشیخت اس وقت آپ ہی کی طرف منتہی تھی شیخ ابوالوفا شیخ منصور شیخ عزاز وغیرہ بہت سے علماء وفضلاء آپ کی صحبت بابرکت سے

Marfat.com

مستفید ہوئے علاوہ ازیں اور بھی بہت سی خلقت کو آپ سے فخرِ تلمذ حاصل تھا آپ اپنے شیخ ابوبکر ہوارا رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مسند سلوک پر بیٹھے آپ اعلیٰ درجہ کے وافر العقل و کامل الحیا متبعِ شرع تھے۔

آپ کا ابتدائی حال

ابتداء میں آپ بھی لوٹ مار کیا کرتے تھے ایک روز آپ نے اور آپ کے رفقاء نے شیخ ابوبکر بن ہوارا کے قریہ کے قریب ایک قافلہ کو لوٹا اور لوٹ کا مال تقسیم کرنے لگے اور تقسیم کر کے روانہ ہوئے اور جب سحر کے وقت زاویہ شیخ ابوبکر ہوارا کے قریب پہنچے تو آپ اپنے رفقاء سے کہنے لگے کہ تم لوگوں کو اختیار ہے جہاں چاہو چلے جاؤ مجھے اب اپنے دل پر قابو نہیں۔ میرے دل پر تو شیخ ابوبکر بن ہوارا نے قبضہ کر لیا ہے آپ کے رفقاء نے کہا: کہ ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں جس قدر کہ مال و متاع کہ اس وقت انہوں نے لوٹا تھا وہ سب زمین پر ڈال دیا۔

اسی وقت شیخ ابوبکر ہوارا نے اپنے احباب سے کہا: کہ آؤ چل کر مقبولینِ بارگاہ سے ملاقات کریں آپ اپنے مریدوں کو لے کر ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ حضرت ہم وہ لوگ ہیں کہ مال حرام ہمارے شکم میں بھرا ہوا ہے اور ناحق خون ہماری تلواروں پر لگا ہوا ہے آپ نے فرمایا: کہ اس سب کو جانے دو خدائے تعالیٰ نے تمہارے صدق و اخلاص کو قبول کیا ہے غرض ان سب نے آپ کے دستِ مبارک پر توبہ کی اور سچی توبہ کی۔

آنانکہ[1] مس عیب را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

پھر شیخ محمد آپ کے پاس تین روز تک ٹھہرے رہے اور فرمانے لگے کہ پہلے روز میں نے دنیا کو ترک کیا۔ دوسرے روز آخرت کی طرف رجوع کی اور تیسرے

---

[1] آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند۔ الخ

Marfat.com

روز میں نے خدائے تعالیٰ کو طلب کیا اور اس کے ماسوا سے روگردانی کی اور میں نے اسے بھی پالیا۔

آپ کی کرامات وخرقِ عادات

اطراف وجوانب میں آپ کی شہرت ہوگئی اور آثارِ قربِ الٰہی اور کرامات وخرق عادات بکثرت آپ سے ظاہر ہونے لگے آپ کی دعا سے مبروص ومجنون و نابینا تندرست ہو جاتے تھے۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ آپ جنگل میں پانی کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے کہ قریباً سو سے زائد پرندے آپ کے گرد آ بیٹھے اور مختلف آوازوں میں چہچہانے لگے آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: کہ اے پروردگار! یہ میرے دل میں تشویش پیدا کرتے ہیں یہ تمام پرندے مرگئے پھر آپ نے فرمایا: اے پروردگار! تجھے خوب معلوم ہے کہ میں نے ان کے مرجانے کا ارادہ نہیں کیا تھا اس وقت یہ سب پرندے زندہ ہو گئے اور اڑ کر چلے گئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ آپ کا ایک محفل پر گزر ہوا کہ جس میں شراب کے دور چل رہے تھے اور آلاتِ راگ وسرود اس میں مہیا تھے آپ نے ان لوگوں کا حال دیکھ کر جنابِ باری کی درگاہ میں دعا کی کہ اے پروردگار! تو آخرت میں ان کا حال درست کر دے چنانچہ ان کی شراب نہایت صاف اور شیریں پانی ہوگئی اور اہلِ محفل پر خوف الٰہی غالب ہو گیا اور وہ یہ حال دیکھ کر چیخ اٹھے اور انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور آلات راگ وسرود توڑ ڈالے اور سب آپ کے دستِ مبارک پر تائب ہو گئے۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ آپ بارگاہ الٰہی سے میرا حال دریافت کریں آپ تھوڑی دیر سرنگوں رہے پھر آپ نے فرمایا: کہ مجھ سے تمہاری نسبت کہا گیا ہے کہ "نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ" (یہ ہمارا کیا ہی اچھا بندہ ہے وہ ہر حال میں ہماری طرف رجوع کرتا ہے) اور فرمایا: کہ تم آج سرورِ کائنات علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام کو بھی خواب میں دیکھو گے آپ بھی تمہیں اس بات کی بشارت دیں گے چنانچہ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ نے ان سے فرمایا: کہ شیخ محمد نے تم سے سچ کہا کہ ان سے تمہاری نسبت ایسا ہی کہا گیا تھا آپ کا انتقال بطائح سے قریب قریہ حدادیہ میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ابوالوفا محمد بن محمد زید الحلوانی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے تاج العارفین شیخ ابوالوفا محمد بن محمد زید الحلوانی الشہیر بکاکیس رحمۃ اللہ علیہ آپ بھی سادات مشائخ عراق سے تھے آپ سے بھی کرامات و خوارقِ عادات ظہور میں آئے۔ شیخ علی بن الہیتی شیخ بقاء بن بطو شیخ عبدالرحمٰن الطفسونجی شیخ مطر شیخ ماجد الکروی اور شیخ احمد البقلی وغیرہ بہت مشائخ آپ سے مستفید ہوئے آپ کے چالیس خادم صاحب حال واحوال تھے۔ مشائخِ عراق آپ کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ آپ کے جھنڈے کے نیچے آپ کے مریدوں میں سترہ سلاطین (اولیاء) ہیں۔

جب آپ کے شیخ شیخ محمد الشبنکی نے آپ سے بیعت لی تو بیعت لیتے ہوئے آپ نے فرمایا: کہ آج میرے جال میں ایک ایسا پرندہ پھنسا ہے جو کہ آج تک کسی شیخ طریقت کے جال میں نہیں پھنسا۔

آپ کے ابتدائی حالات

آپ بھی ابتداء میں لوٹ مار کیا کرتے تھے آپ کے تائب ہونے کا واقعہ اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ آپ مع اپنے ہمراہیوں کے گائے بھینسوں کے ایک ریوڑ پر آئے اور اسے لوٹ لے گئے یہ ریوڑ آپ کے شیخ شیخ محمد الشبنکی کے قریب ہی واقع تھا ریوڑ والے شیخ موصوف کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ فلاں شخص ہمارے مویشی نکال لے گیا ہے اور ہم جرأت نہیں کر سکتے کہ ہم خود جا کر اس سے اپنے مویشی چھین لائیں۔ شیخ موصوف نے اپنے خادم سے فرمایا: کہ تم جا کر ابوالوفا محمد سے

Marfat.com

کہو کہ محمد الشبنکی تمہیں توبہ کرنے کے لئے بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم ان کے مویشی واپس کر دو جب شیخ موصوف کا خادم آپ کے پاس آیا اور اس پر آپ کی نظر پڑی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور جب ہوش آیا تو اس نے اپنا سر آپ کے زانو پر پایا آپ نے خادم سے فرمایا: کہ تمہیں شیخ نے کیا کہہ کر بھیجا ہے خادم نے کہا: آپ نے فرمایا ہے کہ تم توبہ کر کے تمام مویشی مالکان کو واپس کر دو آپ نے فرمایا: کہ بیشک میں تائب ہوتا ہوں اور پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا: کہ مجھ کو تیری پاک ذات کی قسم ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں پھر آپ نے اپنے کپڑے چاک کر ڈالے اور مویشی مالکان مویشی کو واپس کر دیئے اور خادم سے فرمایا: کہ تم جاؤ اور حضرت سے کہہ دو کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

غرض! آپ شیخ موصوف کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ موصوف نے اٹھ کر آپ سے مصافحہ کیا اور پھر آپ سے بیعت لی اور آپ کو خرقہ پہنا کر اپنے بازو کے ساتھ بٹھا لیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے علم کو وسیع کرے گا اور تم لوگوں کو حقائق و معارف سنایا کرو گے۔ اس کے بعد آپ بغداد تشریف لے گئے جب آپ بغداد پہنچے تو منادی غیب نے پکار کر کہہ دیا کہ آؤ خلق اللہ ان کی طرف رجوع کرو۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

شیخ عزاز نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ شیخ ابو الوفا کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ان کی نسبت بجز اس کے اور کیا کہوں کہ وہ ان لوگوں میں سے ہے کہ جن پر قیامت کے دن تمام امتوں پر فخر کیا جائے گا آپ نر جسی الاصل اور قبائل اکراد سے تھے۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے آپ کی نسبت فرمایا: کہ معارف و حقائق میں شیخ ابو الوفا جیسا کردی شخص اور کوئی نہیں گزرا۔

Marfat.com

قاضی القضاۃ مجیر الدین العلیمی الحنبلی نے اپنی ''تاریخ المعتبر فی ابنائے من عبر'' میں آپ کا نسب اس طرح سے بیان کیا ہے۔ تاج العارفین ابوالوفا محمد بن محمد بن زید بن حسن بن المرتضیٰ الاکبر عرض بن زید بن زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم الشریف الحسینی الصغر سانی آپ کا سنِ تولد 417ھ بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ آپ حنبلی المذہب تھے یا شافعی المذہب۔ بعض کہتے ہیں کہ حنبلی المذہب تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ شافعی المذہب تھے۔ 20 ربیع الاول 501ھ کو قلمینیا میں آپ نے وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

سیدّنا الشیخ حماد بن مسلم بن دودۃ الدباس رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے سیدنا الشیخ حماد بن مسلم بن دودۃ الدباس ہیں آپ علمائے راسخین سے تھے اور علومِ حقائق و معارف میں رتبہ عالی رکھتے تھے۔ اکابر مشائخِ بغداد اور اعاظم صوفیائے کرام آپ کی طرف منسوب ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے بھی منجملہ اپنے اور دیگر شیوخ کے آپ سے بھی طریقت حاصل کی اور مدت تک آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوتے رہے اور آپ کی بہت کرامات نقل کیں آپ جب بغداد تشریف لے جاتے تو آپ ہی کے پاس قیام فرماتے تھے غرضیکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور دیگر تمام مشائخِ بغداد آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت غور سے آپ کا کلام سنا کرتے تھے۔

فضائل و کرامات

بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز آپ شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں تشریف لے جا رہے تھے کہ اثنائے راہ میں ایک گھر میں سے ایک عورت کے گانے کی آواز سنی تو آپ اس کی آواز سن کر اپنے گھر لوٹ آئے اور گھر میں جا کر سب سے

Marfat.com

پوچھا: کہ آج ہم کس گناہ میں مبتلا ہوئے ہیں تو آپ سے کہا گیا کہ بجز اس کے اور تو کوئی بات نہیں معلوم ہوتی کہ ہم نے ایک برتن خریدا ہے جس میں ایک تصویر ہے آپ نے اس برتن کو منگا کر اس کی تصویر مٹادی۔

آپ نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ نزدیک و بہتر طریقہ خدائے تعالیٰ سے محبت رکھنا ہے اور محبتِ الٰہی حاصل نہیں ہوتی تاوقتیکہ محبّ بے نفس اور سراسر روح نہ ہو جائے۔ (نفس یا نفسانیت) معدوم ہو جانے پر محبتِ الٰہی صادق ہوتی ہے۔

شیخ ابوالنجیب السہروردی بیان کرتے ہیں کہ خلیفۃ المسترشد کا ایک غلام آپ کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے اس سے فرمایا: کہ مجھے تمہارے نصیب میں تقرب الی اللہ معلوم ہوتا ہے مگر اس نے آپ کے فرمانے پر کچھ توجہ نہیں کی کیونکہ خلیفہ موصوف کے پاس اس کی بہت کچھ قدر و منزلت ہوتی تھی آپ نے اس سے پھر دوبارہ فرمایا تو پھر بھی یہ آپ کے ارشاد کی تعمیل سے باز رہا آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی طرف کھینچ لاؤں اور اب میں (مرضِ ابرص) کو تم پر مسلط کرتا ہوں کہ وہ تمہارے جسم پر پھیل جائے آپ یہ کہہ کر فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اس کے سارے جسم پر برص پھیل گیا اور حاضرین خائف ہو گئے۔ یہ غلام اٹھ کر خلیفہ موصوف کے پاس چلا گیا تمام اطباء معالجہ کے لئے طلب کئے گئے لیکن سب نے باتفاق یہی کہا کہ اس کا کوئی علاج نہیں غرض بعض ارکانِ دولت نے خلیفہ موصوف سے اس کے نکال دینے کا اشارہ کیا اور یہ نکال دیا گیا نکال دیئے جانے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوا اور اپنے ردی حال کی شکایت کرنے لگا اور آپ کے ارشاد کی تعمیل کا واقعی اقرار کیا تو آپ نے اسے اپنا قمیص پہنایا جس سے اس کا تمام جسم صاف ہو کر چاندی کی طرح نکھر آیا پھر آپ نے اس خوف سے کہ کہیں یہ پھر خلیفہ موصوف کی طرف واپس نہ چلا جائے اس لئے آپ نے اس کی پیشانی پر اپنی انگشت مبارک سے ایک چھوٹا سا خط کھینچ دیا جس سے اس خط کے برابر اس کی پیشانی

Marfat.com

پر برص کا نشان ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: اس سے تم خلیفہ موصوف کے پاس جانے سے باز رہو گے غرض بعد ازاں یہ غلام تا دمِ حیات آپ کی ہی خدمت میں رہا۔

شیخ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی البغدادی سبط الحافظ بن الجوزی بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ حماد میں زہد و عبادت طریقت و کشف و مکاشفہ سے بہت سے فضائل و مناقب جن سے کہ آپ موصوف تھے اگر بالفرض نہ بھی ہوتے تو آپ کی عظمت و وقعت کے لئے یہی ایک بات کافی ہوتی کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ آپ کے جلیل القدر تلامذہ سے ہیں۔ انتہی

اصل میں آپ ملکِ شام کی طرف کے تھے اور آپ نے بغداد میں سکونت اختیار کر لی تھی اور محلہ مظفریہ میں آپ رہا کرتے تھے یہیں پر 525ھ میں آپ نے وفات پائی اور مقبرہ شونیزی میں آپ مدفون ہوئے۔ (رضی اللہ عنہ)

شیخ عزاز بن مستودع البطائحی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ عزاز بن مستودع البطائحی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بھی اعیانِ مشائخ عراق سے اور اعلیٰ درجہ کے متبع سنت اور صاحب مجاہدہ و مراقبہ تھے۔ بہت سے صلحاء و عباد و زہاد نے علمِ طریقت آپ سے حاصل کیا تمام علماء مشائخ آپ کی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

آپ کے فرموداتِ عالیہ

معارف و حقائق میں آپ کا کلام عالی ہوتا تھا۔ منجملہ آپ کے کلام کے ہم کچھ اس جگہ بھی نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہے۔ ارواح شوق و اشتیاق سے لطیف ہو جاتی ہیں اور حقیقت سے ٹکرا کر ہمیشہ مشاہدے کے دامنوں سے متعلق رہتی ہیں اور پھر انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں انہیں اس بات پر یقین

ا عزاز بفتح اوّل وثانی و تشدید زے معجمہ و الف درمیان زائے معجمہ

Marfat.com

ہو جاتا ہے کہ حادث اپنی صفات معلولہ سے قدیم کو نہیں پا سکتا کہ صفات الٰہیہ اس سے متصل ہیں نیز آپ نے فرمایا: کہ عاشقوں کے دل معرفت کے بازو سے اڑ کر حق تک پہنچتے ہیں اور تجلیات محبت کی سیر کر کے انوار قدسیہ میں محو رہتے ہیں۔

قلب کی نسبت آپ نے فرمایا ہے کہ قلب سلیم وہ ہے جو کہ نیچے کی جانب سے وفا کی طرف اور اوپر کی جانب سے صفا کی طرف اور داہنی جانب سے عطا کی طرف اور بائیں جانب سے مقاصد کی طرف اور سامنے سے لقا کی طرف اور پیچھے سے بقا کی طرف اشارہ کرے۔ انتہی

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کرامات

جنات آپ سے کلام کرتے تھے اور شیر درندے آپ سے انسیت رکھتے تھے۔ شیخ عبداللطیف بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آپ کھجور کے درخت کے پاس سے گزرے اس وقت آپ کو کھجور کھانے کی خواہش ہوئی تو اس کی شاخ آپ کے قریب ہوئی اور آپ نے کھجور توڑ کر اس سے کھالی اور پھر وہ شاخ اونچی ہوگئی۔

آپ کے خادم شیخ ابوالعمر اسماعیل الوسطی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ عزاز رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میرے ابتدائی حالات میں سے ایک حال مجھ پر ایسا طاری ہوا کہ مجھ کو اس میں استغراق حاصل تھا چالیس روز تک میں نے اس میں کچھ کھایا پیا نہیں اور نہ میں اس وقت کھانے پینے میں کچھ فرق کر سکتا تھا پھر میں اپنے حس کی طرف لوٹا اور وہ اس کے سترہ روز مجھ پر اور گزرے پھر میں اس کے بعد اپنی عادت کی طرف لوٹا اور میں نے کھانا کھایا میں دجلہ کے کنارے تھا کہ مجھ کو موجوں کے درمیان میں کچھ کالی صورتیں نظر آئیں۔ جب یہ صورتیں مجھ سے قریب ہوئیں تو میں نے دیکھا کہ وہ تین مچھلیاں تھیں ایک مچھلی کی پشت پر دو روٹیاں تھیں اور دوسری مچھلی کی پشت پر ایک برتن میں بھنی ہوئی مچھلی تھی۔ تیسری مچھلی کی پشت پر ایک

Marfat.com

سرخ برتن میں پانی بھرا ہوا تھا یہ تینوں مچھلیاں آ کر انسان کی طرح اپنی اپنی پشت پر کی چیز میرے سامنے اتار کر واپس چلی گئیں۔ میں نے کھانا کھایا اور کھانا کھا کر اس ابریق میں سے پانی پیا جو ایسا شیریں تھا کہ جس کی حلاوت میں نے دنیا کے پانی میں کبھی نہیں پائی اور اب میں کھا پی کر خوب سیر ہو گیا اور کھانا پانی جتنا کہ تھا اتنا ہی رہا اور اس میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا پھر میں ویسا ہی چھوڑ کر چلا آیا۔

نیز! منقول ہے کہ آپ کا ایک شیر پر گزر ہوا جس نے ایک نوجوان کو شکار کرتے ہوئے اس کی پنڈلی کی ہڈی توڑ ڈالی اس وقت یہ نوجوان نہایت ہی زور سے چیخا اور شیر دہشت کھا کر بھاگا۔ اتنے میں آپ کو ایک کنکر مل گیا اور آپ نے اسے پھینک کر شیر کو مارا تو شیر مر گیا پھر آپ اس نوجوان کے پاس آئے اور اس کی پنڈلی کی ٹوٹی ہوئی ہڈی اس کی جگہ پر برابر رکھ کر اور اس پر اپنا دستِ مبارک پھیرا تو وہ ہڈی جڑ گئی اور یہ نوجوان تندرست ہو کر دوڑتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔

آپ نے شیخ منصور البطائحی سے پہلے وفات پائی۔ ہمیں آپ کے سن تول۔ یا سن وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہوئی۔

شیخ منصور البطائحی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ منصور البطائحی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بطائح کے مشائخِ عظام سے اور حسین وجمیل اور سلف صالحین کے اعلیٰ نمونہ تھے آپ مستجاب الدعوات صاحب حال تھے اور سختی نرمی ہر حال میں احکام الٰہی کے پیرو رہا کرتے تھے آپ کی والدہ ماجدہ جب کہ آپ سے حاملہ تھیں آپ کے شیخ شیخ ابو محمد الشنبکی کی خدمت میں آیا کرتی تھیں (آپ کی والدہ ماجدہ اور شیخ موصوف کے درمیان قریب کا کوئی رشتہ تھا) تو آپ کئی دفعہ ان کی تعظیم کے لئے اٹھے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کہ میں جنین (وہ بچہ جو رحمِ مادر میں ہو) کی تعظیم کے لئے اٹھا ہوں کیونکہ مقربین الٰہی سے اور صاحب مقامات ذی شان ہے۔

Marfat.com

آپ سے کسی نے محبت کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کہ اہلِ محبت ہمیشہ سکر میں رہتے ہیں اور اس کی شراب پی کر حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ سکر سے نکلتے ہیں تو حیرت میں اور حیرت سے نکلتے ہیں تو سکر میں آ گرتے ہیں اس کے بعد آپ نے مندر جہ ذیل اشعار پڑھے۔

اَلْحُبُّ سُكْرٌ خُمَارَةٌ التَّلَفُ
يَحْسُنِ فِيْهِ الذُّبُوْلُ وَالدَّنَفُ

محبت وہ نشہ ہے کہ جس کا خمار تلف ہو جاتا ہے اور جس میں لاغر اور ہمیشہ بیمار رہنا خوش لگتا ہے۔

وَالْحُبُّ كَالْمَوْتِ يَغْنِيْ كُلَّ ذِيْ شَغَفٍ
وَمَنْ تَطْعَمْهُ اُوْذِيَ بِهِ التَّلَفَ

محبت موت کی طرح سے ہر ایک محبت والے کو فنا کر دیتی ہے جو شخص کہ اس کا مزہ چکھتا ہے وہی مر جاتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے ایک ہرے بھرے سبز درخت کے پاس کھڑے ہو کر سانس لی وہ خشک ہو گیا اور اس کے تمام پتے جھڑ کر گر گئے پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

اِنَّ الْبَلَادَ وَمَا فِيْهَا مِنَ الشَّجَرِ
لَوْ بِالْهَوٰى عَطَلَتْ لَمْ تَرْدَ بِالْمَطَرِ

اگر تمام شہر اور درخت سب کے سب آتش محبت سے جھلس جائیں پھر ان پر کتنا ہی پانی ... سے تو بھی تر و تازہ نہ ہوں۔

لَوْ ذَاقَتِ الْاَرْضُ حُبَّ اللّٰهِ لَا اشْتَغَلَتْ
اَشْجَارُهَا بِالْهَوٰى فِيْهَا عَنِ الشَّمَرِ

اگر زمین محبت الٰہی کا ذرہ بھی مزہ چکھ لے تو تمام درختوں کے پھلوں سے آتش محبت کے شعلے اٹھنے لگیں۔

Marfat.com

دُعَادَ اَغْصَانُهَا جَرْدًا بِلَا وَرَقٍ
مِنْ حَرِّ نَارِ الْهَوٰى يُوْمَيْنَ بِالشَّرَرِ

یہاں تک کہ ان کی شاخوں میں پتوں کا نام نہ رہے اور پھر آتش محبت کی چنگاریاں ان سے پھوٹا کریں۔

لَيْسَ الْحَدِيْدَ وَلصُمّ الْجِبَالِ اِذَا
اَقْوٰى عَلَى الْحُبِّ وَالْملوٰى مِنَ الْبَشَرِ

غرضیکہ لوہا اور پہاڑ کوئی بھی مصیبت بلائے محبت کے اٹھانے میں انسان سے بڑھ کر قوی نہیں ہے۔

آپ نے بطائح سے قریب نہر وقلا میں توطن اختیار کیا تھا اور آپ نے وفات بھی وہیں پائی۔

آپ اپنے بھتیجے کے لئے وصیت کرنے لگے تو آپ کی بی بی صاحبہ فرمانے لگیں کہ آپ اپنے بیٹے کے لئے وصیت کیجئے جب انہوں نے کئی دفعہ کہا تو آپ نے اپنے فرزند اور اپنے بھتیجے سے فرمایا: کہ تم میرے پاس ایک ایک پتہ لے آؤ تو آپ کے صاحبزادے جا کر بہت سے پتے توڑ لائے اور آپ کے بھتیجے گئے مگر ایک پتہ بھی نہ لائے آپ نے ان سے پوچھا: کہ کیوں تم کیوں پتہ نہیں لائے انہوں نے کہا: کہ میں نے پتوں کو تسبیح کرتے پایا۔ اس لئے میں نے نہیں چاہا کہ میں ان میں سے کسی کو بھی توڑ کر لاؤں پھر آپ نے اپنی بی بی صاحبہ سے فرمایا: کہ میں نے کئی دفعہ اپنے بیٹے کے لئے درخواست کی مگر مجھ سے یہی کہا گیا کہ نہیں بلکہ تم اپنے بھتیجے احمد کے لئے وصیت کرو۔ رضی اللہ عنہ

سید العارفین ابو العباس احمد بن علی بن احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے سید العارفین ابو العباس احمد بن علی بن احمد بن یحییٰ بن حازم الرفاعی المغربی الاصل البطائحی المولد والدار رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ جلیل القدر عظیم الشان

Marfat.com

مشائخِ عظام سے تھے۔

آپ منجملہ ان اولیائے کرام کے ہیں جن کا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے اور جو کہ باذنہ تعالیٰ نابینا کو بینا اور مردے کو زندہ کیا کرتے تھے آپ مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں کثیر التعداد خلق اللہ نے کہ جس کا شمار نہیں ہو سکتا آپ سے فخر تلمذ حاصل کیا۔

آپ کثیر المجاہدہ تھے آپ علوم طریقت وشرح احوال قوم اور مشکلات قوم کے حل کرنے میں مرتبہ عالی رکھتے تھے۔

آپ کے مسائل ومناقب وکرامات

آپ کا کلام اہلِ حقیقت وطریقت میں مشہور ومعروف ہے اور یہاں بیان کئے جانے کے محتاج نہیں لہٰذا ہم آپ کے صرف مسائل ومناقب پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

آپ نہایت متواضع سلیم الطبع اور دنیا سے کنارہ کش تھے۔ کبھی آپ نے کچھ جمع نہیں کیا۔ ''الوحدة خير من الجليس السوء'' (یعنی برے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے) اس کے متعلق کسی نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کہ اب ہمارے زمانہ میں تو نیک بخت ہم نشین سے بھی تنہائی بہتر ہے تاوقتیکہ نیک بخت صاحب نظر نہ ہو کیونکہ جب نیک بخت صاحب نظر ہوگا تو اس کی نظر شفا ہوگی ورنہ نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔

مگر توحید وتفرید سے آپ کے بھتیجے شیخ ابو الفرع عبد الرحمٰن بن علی الرفاعی نے بیان کیا ہے کہ میں ایک وقت ایک موقع پر بیٹھا تھا کہ میں آپ کو دیکھ رہا اور آپ کا کلام سن رہا تھا اور آپ اس وقت تنہا تشریف رکھتے تھے۔ اسی اثناء میں میں نے اس وقت دیکھا کہ ایک شخص ہوا سے اتر کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اسے فرمایا: مرحبا بالوفد المشرق (اے مشرقی وفد! ہمیں تمہارا آنا مبارک ہو) اس کے بعد اس شخص نے بیان کیا کہ بیس روز سے میں نے نہ تو کھانا کھایا ہے اور نہ پانی پیا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ آپ میری خواہش کے موافق مجھے کھانا کھلائیں آپ نے فرمایا: کہ تیری کیا

Marfat.com

خواہش ہے اس شخص نے اوپر نظر اٹھا کر کہا: کہ یہ پانچ مرغابیاں اڑی جاتی ہیں ان میں سے ایک مرغابی بھنی ہوئی اور دو روٹیاں اور ایک پیالہ بھر ٹھنڈا پانی آپ نے فرمایا: اچھا اور اوپر نظر اٹھا کر مرغابی سے فرمایا: کہ اس شخص کی خواہش جلد پوری کر آپ کا فرمانا تھا کہ ان میں سے ایک مرغابی بھنی ہوئی آپ کے سامنے گر پڑی اس کے بعد آپ نے دو پتھر اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیئے تو وہ دونوں پتھر روٹیاں ہو گئیں پھر آپ نے ہوا میں ہاتھ بڑھایا تو آپ کے دست مبارک پر ایک سرخ پیالہ پانی سے بھرا ہوا اتر آیا غرض اس شخص نے کھانا کھایا اور پانی پیا اور کھانا کھا کر فارغ ہوا تو جہاں سے کہ یہ آیا تھا اسی طرف ہوا میں اڑتا ہوا واپس چلا گیا بعد ازاں آپ اٹھے اور اٹھ کر آپ نے اس مرغابی کی ہڈیاں ہاتھ میں لیں اور اپنا داہنا ہاتھ ان پر پھیرا اور فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باذنہ تعالیٰ تو اڑ جا تو وہ مرغابی آپ کے فرمانے سے باذنہ تعالیٰ اڑ کر چلی گئی۔

شیخ جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی نے اپنی کتاب التنویر میں بیان امکان رویۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کیا ہے کہ سیدی احمد الرفاعی جب حجرہ شریف کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ نے یہ شعر پڑھے:

فی حالہ البعد روحی کنت ارسلھا

تقبل الارض عنی وھی نائبتی

حالت بعد میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا۔ وہ میرا قاصد بن کر آتی اور میری طرف سے زمین چوما کرتی تھی۔

وھذہ نوبہ الاشباح قد حضرت

فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

اور اب جسموں کی باری ہے اور میں خود حاضر ہوں آپ اپنا دستِ مبارک دراز کریں تا کہ میرے مشتاق لب حصہ لے سکیں۔

چنانچہ دستِ مبارک ظاہر ہوا اور آپ نے دست بوسی کی۔

Marfat.com

شیخ شمس الدین سبط بن الجوزی اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں کہ آپ اکابر مشائخِ بطائح سے تھے (قریہ) ام عبیدہ میں آپ سکونت پذیر تھے آپ کے کرامات و خوارقِ عادات بکثرت ہیں آپ کے مریدین درندوں پر سوار ہوا کرتے اور حشرات الارض سانپ وغیرہ کو ہاتھوں میں لیا کرتے تھے اور کھجور کے بڑے بڑے درختوں پر چڑھتے اور پھر زمین پر گر جاتے تھے اور ذرا بھی انہیں اذیت نہیں پہنچتی تھی ہر سال آپ کے پاس ایک وقت مقرر پر خلقت کثیر جمع ہوا کرتی تھی۔

قاضی القضاۃ مجیر الدین عبدالرحمٰن العمری العلیمی الحنبلی المقدسی نے اپنی تاریخ المعتبر فی انباء من عبر میں بیان کیا ہے کہ آپ ابن الرفاعی کے لقب سے مشہور اور شافعی المذہب تھے۔ اصل میں آپ مغربی تھے اور بطائح کے قریہ ام عبیدہ میں آپ نے سکونت اختیار کی تھی اور یہیں پر 11 جمادی الاولیٰ 580ھ کو آپ نے وفات پائی۔

رفاعی ایک مغربی شخص کی طرف جس کا کہ رفاعہ نام تھا منسوب ہے اور ام عبیدہ اور بطائح چند مشہور بستیوں کا نام ہے جو کہ واسط اور بصرے کے درمیان واقع ہوئی ہیں اور عراق کے یہ مشہور مقامات سے ہے۔

شمس الدین ناصر الدین دمشقی نے بیان کیا ہے کہ سلطان العارفین سیدی شیخ ابوالعباس احمد ابن الرفاعی کی نسبت ہمیں کچھ نہیں معلوم کہ آپ نے کوئی اولاد بھی چھوڑی یا نہیں اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تک آپ کا نسب بھی ہمیں صحیح طور سے معلوم نہیں بلکہ ہمارے نزدیک آپ کے نسب سے متعلق صحیح وہی ہے جو کہ حفاظ ثقات نے بیان کیا ہے وہو ہذا

ابوالعباس احمد بن الشیخ ابی الحسن علی بن احمد بن یحیٰی بن حازم علی بن رفاعہ المغربی الاصل العراقی البطائحی اور رفاعی آپ کے جد اعلیٰ رفاعہ کی طرف منسوب ہے آپ کے والد ماجد ابوالحسن ... بلادِ مغربیہ سے آ کر بطائح کے قریب قریہ ام عبیدہ میں آ رہے

Marfat.com

تھے یہیں پر آپ 500ھ میں تولد ہوئے اور اپنے والد ماجد ابوالحسن علی القاری الزاہد اور اپنے ماموں وغیرہ سے علوم ظاہری و باطنی حاصل کیے اور قدوۃ العارفین اور مشاہیر علمائے کرام سے ہوئے اور یہیں پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے قریباً سترہ(17) سال بعد 578ھ میں آپ نے وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

شیخ عدی بن مسافر بن اسماعیل الاموی الشامی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ عدی بن مسافر بن اسماعیل بن موسیٰ بن مروان بن الحسن بن مروان الاموی الشامی الاصل والمولد الہکاری المسکن رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ اعلام علمائے کرام و اعاظم اولیائے عظام سے اور طریقت کے آپ اعلیٰ رکن تھے۔ ابتدائے حال میں ہی آپ نہایت سخت و مشکل مجاہدے کر چکے تھے۔ اس لئے آپ کا سلوک اکثر مشائخ پر دشوار گزرتا تھا۔

سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کیا کرتے اور آپ کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ اگر ریاضت و مشقت اور مجاہدات سے نبوت ملنا ممکن ہوتا تو شیخ عدی بن مسافر اسے حاصل کر سکتے تھے۔

اوائل عمر میں آپ بیابانوں پہاڑوں اور غاروں میں پھر کر مدت تک انواع و اقسام کی ریاضیات و مجاہدات کرتے رہے درندے اور حشرات الارض آپ سے مانوس ہوتے تھے کثیر التعداد اولیائے کرام نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور بہت سے صاحب حال و احوال آپ سے مستفید ہوئے۔

آپ کے فرمودات و کرامات

منجملہ آپ کے کلام کے یہ ہے کہ آپ نے اہلِ حقائق کے متعلق فرمایا ہے کہ شیخ وہ ہے کہ اپنے حضور میں وہ تمہیں خاطر جمع رکھے اور اپنی غیبت میں وہ تمہیں محفوظ رکھے اپنے اخلاق و آداب سے وہ تمہاری تربیت کرے اور تمہارے باطن کو وہ اشراق

Marfat.com

سے منور کر دے اور مرید وہ ہے کہ ہر حال میں تواضع اختیار کرے۔ فقراء کے ساتھ انسیت سے اور صوفیائے کرام کے ساتھ ادب وحسن اخلاق سے اور علمائے کرام کے ساتھ تعمیل ارشاد سے اور اہلِ معرفت کے ساتھ سکون ووقار سے اور اہلِ مقامات کے ساتھ توحید سے پیش آئے۔

نیز! آپ نے فرمایا ہے کہ ابدال کھانے پینے سونے جاگنے سے ابدال نہیں ہوتے بلکہ وہ ریاضات ومجاہدات سے ابدال ہوتے ہیں کیونکہ جو شخص مرجاتا ہے وہ عیش نہیں پاتا اور جو شخص کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں کچھ تکلیف کرتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے اور کوئی تقرب الی اللہ میں اپنے نفس کو تلف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بہتر نفس عطا فرماتا ہے۔

سنسرمی النفوس علی هولها

واما علیها واما لها

ہم اپنی جانوں کو ریاضت ومشقت میں ڈال دیتے ہیں پھر یا تو نفع پاتے ہیں یا نقصان اٹھاتے ہیں۔

فان سلمت ستنال المنیٰ

وان تلفت فبا اجالها

اگر وہ زندہ رہیں تو وہ غایتِ مقصود کو پہنچیں گے اور اگر وہ مر گئے تو اپنی اجل سے مریں۔

اگر تم نے مار ڈالا (یعنی نفس کو) تو تمہارا ہمارے بہادروں میں شمار ہوگا اور اگر تم خود تلف ہو گئے تو بھی ہمارے ہی نزدیک رہو گے اگر تم (یعنی ریاضت ومجاہدہ کر کے) زندہ رہے تو نیکوں کی طرح جیو گے اور اگر مر گئے تو شہادت کی موت مرو گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" (جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے بتلا دیتے ہیں۔)

Marfat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ ابو اسرائیل یعقوب بن عبدالمقتدر السائح تین سال تک برہنہ پہاڑوں میں کھڑے رہے حتیٰ کہ ان کے جسم پر ایک اور کھال پیدا ہوگئی۔ اس کے بعد ان کے پاس ایک بھیڑیا آیا اور ان کے جسم کو اس نے چاٹ کر صاف کر دیا اور اس سے ان کے دل میں ایک قسم کا عجب پیدا ہوا تو یہ بھیڑیا ان کے اوپر پیشاب کر کے چلا گیا اور انہوں نے اس وقت یہ خواہش کی کہ اللہ تعالیٰ میرے پاس کسی ولی کو بھیجے چنانچہ اس وقت آپ ان کی ایک جانب آموجود ہوئے مگر آپ نے انہیں سلام علیک نہیں کیا جس سے انہیں کچھ افسوس ہوا آپ نے ان سے فرمایا: کہ جس پر بھیڑیا پیشاب کر جائے ہم اس کے ساتھ سلام علیک کے ساتھ ملاقات نہیں کرتے پھر انہوں نے آپ سے اپنے تمام واقعات بیان کئے جب آپ ان سے رخصت ہونے لگے تو آپ نے ایک پتھر پر اپنا پیر مارا تو اس سے ایک چشمہ پھوٹ نکلا اور ایک اور پتھر پر پیر مارا تو اس سے ایک انار کا درخت پھوٹ نکلا آپ نے اس درخت سے فرمایا: کہ میں عدی بن مسافر ہوں تو باذن اللہ ایک روز شیریں اور ایک روز ترش انار نکالا کر پھر آپ نے ان سے فرمایا: کہ تم اس درخت سے انار کھایا کرو اور اس چشمہ سے پانی پیا کرو اور جب مجھ سے ملنا چاہو تو مجھے یاد کیا کرو میں تمہارے پاس موجود ہو جایا کروں گا پھر آپ انہیں چھوڑ کر واپس چلے گئے اور یہ مدت تک اسی حال میں رہے۔

شیخ رجاء البارستقی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز شیخ عدی بن مسافر ایک کھیت کی طرف کو جا رہے تھے کہ آپ کی مجھ پر نظر پڑی آپ نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا: کہ رجاء سنتے ہو یہ صاحب قبر مجھ سے استغاثہ کر رہا ہے اور آپ نے قبر کی طرف اشارہ کر کے مجھے بتلایا جب میں نے اس قبر کی طرف نظر کی تو میں نے دیکھا کہ اس کے اندر سے دھواں نکل رہا ہے پھر آپ اس قبر کے پاس جا کر ٹھہر گئے اور بہت دیر تک وہاں کھڑے ہوئے خدائے تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ میں نے دیکھا۔ اس کے اندر سے دھواں نکلنا موقوف ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: اے رجاء! یہ اب بخش

Marfat.com

دیا گیا اور اس کا عذاب موقوف ہو گیا پھر آپ نے اس قبر سے اور زیادہ نزدیک ہو کر پکارا کہ ''کردی خوشا خوشا'' (یعنی تم خوش ہو) تو صاحب قبر نے کہا: میں اب خوش ہوں مجھ سے عذاب اٹھالیا گیا شیخ رجاء کہتے ہیں کہ میں نے یہ آواز سنی تو پھر ہم واپس آ گئے)

ابو اسرائیل موصوف الصدر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آپ سے عبادان تک سفر کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے مجھے سفر کی اجازت دی اور فرمایا: کہ ابو اسرائیل جب تم راستے میں کہیں درندے وغیرہ کہ جن سے تمہیں خوف ہو دیکھو تم ان سے کہہ دینا کہ عدی تم سے کہتا ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ تو وہ تمہارے پاس سے چلا جائے گا اور جب تم دریا کی طغیانی سے خائف ہو جاؤ تو اس سے بھی کہہ دینا کہ دریا کی موجو! تم سے عدی کہتا ہے کہ تم ساکن ہو جاؤ تو وہ ساکن ہو جائیں گی چنانچہ جب میں درندوں وغیرہ کو دیکھتا تو جو کچھ آپ نے فرمایا تھا ان سے کہتا وہ میرے پاس سے چلے جاتے جب میں بصرہ میں جہاز پر سوار ہوا اور ایک روز ہوا بشِدّت ہو گئی اور کثرت امواج سے طغیانی کے آثار نمایاں ہوئے تو اس وقت بھی میں نے جو کچھ کہ آپ نے فرمایا تھا کہا تو طغیانی موقوف ہو گئی۔

مردے کو باذنِ تعالیٰ زندہ کرنا

شیخ عمر بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اس وقت (قبائل) اکراد سے ایک جماعت آپ کی زیارت کرنے کے لئے آئی ان میں سے ایک شخص تھے جو کہ خطیب حسین کے نام سے پکارے جاتے تھے آپ نے ان کو پکارا اور فرمایا: کہ خطیب حسین آؤ اور اپنی جماعت کو بھی لے چلو تا کہ ہم سب پتھر لا لا کے اس باغ کی دیوار کھڑی کر دیں غرض آپ اٹھے اور آپ کے ساتھ یہ تمام لوگ بھی گئے اور آپ پہاڑ پر چڑھ کر پتھر کاٹ کاٹ کر انہیں نیچے لڑکاتے جاتے تھے اور یہ لوگ لا لا کر دیوار بناتے جاتے تھے۔ اتفاق سے ایک پتھر ایک شخص پر آ پڑا جس سے یہ شخص

Marfat.com

اسی وقت دب کر فوراً جاں بحق تسلیم ہوا خطیب حسین نے آپ سے پکار کر کہا: کہ ایک شخص رحمتِ الٰہی میں غرق ہو گیا آپ فوراً پہاڑ کی چوٹی سے اتر آئے اور اس شخص کے پاس کھڑے ہو کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے لگے اور باذنہ تعالیٰ یہ شخص زندہ ہو گیا اور اٹھ کر اس طرح سے کھڑا ہو گیا گویا اسے کچھ درد پہنچا ہی نہیں تھا۔

جماعتِ صوفیاء کا بغرضِ امتحان حاضرِ خدمت ہونا

نیز بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ آپ کی خدمت میں امیر ابراہیم المہرانی صاحب القاحۃ الجراحیۃ صوفیائے کرام کی ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر موصوف صوفیائے کرام سے عموماً اور خصوصاً آپ سے نہایت محبت رکھتے تھے۔ امیر موصوف کے ساتھ جو فقراء و مشائخ کہ آئے ہوئے تھے ان میں سے آپ جیسے مقامات والا کوئی بھی نہ تھا۔ ان کے سامنے کئی دفعہ امیر موصوف نے آپ کے بہت فضائل و مناقب بیان کئے تھے تو فقرائے موصوف نے کہا: کہ آپ سے ضرور ہمیں نیاز حاصل کرائیے ہم لوگ امتحاناً آپ سے کچھ سوالات بھی کریں گے غرض جب فقرائے موصوف آپ کی خدمت میں آ کر بیٹھ گئے تو ان میں سے ایک بزرگ نے آپ سے گفتگو کی اور آپ خاموش رہے اس بزرگ نے آپ کے اس سکوت کو آپ کی عاجزی خیال کیا اور آپ کو بھی ان کے اس خیال کا علم ہو گیا اس کے بعد آپ نے ان کی طرف التفات کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ان دونوں پہاڑوں سے کہہ دے کہ تم مل کر ایک ہو جاؤ تو یہ دونوں پہاڑ مل کر ایک ہو جائیں گے۔ یہ لوگ ان دونوں پہاڑوں کی طرف دیکھ رہے تھے اور انہوں نے دیکھا کہ یہ دونوں پہاڑ مل کر ایک ہو گئے اور یہ سب کے سب آپ کے قدموں میں گر پڑے اور آپ اپنے حال میں مستغرق تھے پھر آپ نے ان دونوں پہاڑوں کو فرمایا: کہ تم اپنی اپنی جگہ ہٹ جاؤ تو یہ دونوں الگ الگ ہو گئے پھر ان سب نے آپ کے دستِ مبارک پر توبہ کی اور آپ کے تلامذہ میں شامل ہو کر واپس

Marfat.com

ہوئے۔

ایک بزرگ کا مبروص و نابینا کو اچھا کرنا

شیخ عمر بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا اور اس وقت آپ کی خدمت میں صلحاء کا ذکر خیر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا: کہ یہاں پر ایک بزرگ ہیں جو کہ مبروص و مجذوم کو اچھا اور نابینا کو بینا کرتے ہیں اور باوجود اس کے انہیں کسی بات کا دعویٰ نہیں مجھے سن کر نہایت استعجاب ہوا پھر میں آپ سے رخصت ہو کر چلا گیا پھر چند روز کے بعد میں ان بزرگ موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا کیونکہ مجھے آپ کی زیارت کرنے کا نہایت اشتیاق تھا جب میں سلام علیک کر کے آپ کی خدمت میں بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: کہ عمر تم میرے ساتھ سفر میں رہ سکتے ہو بشرطیکہ تم کلام نہ کرو۔ میں نے کہا بسر و چشم غرض! آپ اپنی جگہ سے نکلے اور میں بھی آپ کے ہمراہ ہوا ہم نہایت دور تک چلے گئے یہاں تک کہ ہم ایک عظیم الشان بیابان میں پہنچے یہاں پر مجھے نہایت شدت کی بھوک معلوم ہوئی جس سے میں بے قرار ہو کر آپ سے علیحدہ ہو گیا آپ نے فرمایا: کیوں عمر تھک گئے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ میں بھوک سے بے قرار ہوں آپ نے اس وقت سوکھے ہوئے خرنوب بری جو کہ زمین پر پڑے ہوئے تھے اٹھا کر مجھے کھلائے جب آپ اس کو میرے منہ میں رکھ دیتے تو وہ مجھے تر و تازہ معلوم ہوتا تھا پھر جب مجھ کو تقویت ہو گئی اور بھوک کا اضطراب مٹ گیا تو آپ چلنے لگے اور مجھے چھوڑ دیا پھر اس کے بعد مجھے خیال ہوا کہ اس کا ایک پھل میں بھی اٹھا کر کھاؤں چنانچہ میں نے ایک پھل اٹھا کر کھایا تو اس سے میرا منہ چھلنے لگا اور میں نے اسے نکال کر پھینک دیا آپ نے مجھ کو لوٹ کر دیکھا اور فرمایا: کہ کیوں تم پھر پیچھے رہ گئے۔ اس کے بعد ہم ایک گاؤں میں پہنچے جس کے قریب ایک چشمہ تھا اور چشمے کے قریب ایک درخت تھا جس کے نیچے ایک نوجوان مبروص بیٹھا ہوا تھا یہ نوجوان علاوہ مبروص ہونے کے اندھا بھی تھا جب میں نے اس نوجوان کو دیکھا تو

Marfat.com

مجھے اس وقت شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کا قول یاد آیا۔ میں نے اپنے جی میں کہا: کہ اگر واقعی آپ کا فرمانا درست ہے تو اب اس کی تصدیق ہو جائے گی۔ اس وقت آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: کہ اے عمر! تمہیں اس وقت کیا خیال گزر رہا ہے؟ میں نے عرض کی مجھے اس وقت صرف یہی خیال گزر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کی برکت سے اس نوجوان کو تندرست کر دے تو آپ نے فرمایا: کہ اے عمر! تم ہمارے راز کو افشانہ کرو پھر جب میں نے آپ کو قسم دلائی تو آپ نے چشمہ پر وضو کیا اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھ سے فرمایا کہ جب میں سجدہ میں دعا کروں تو تم میری دعا پر آمین کہتے جانا چنانچہ میں آپ کی دعا پر آمین کہتا گیا پھر آپ دعا سے فارغ ہو کر اٹھے اور نوجوان کے جسم پر آپ نے اپنا دستِ مبارک پھیرا اور اس سے فرمایا: کہ باذنہٖ تعالیٰ اٹھ کھڑے ہو تو یہ نوجوان اٹھ کھڑا ہوا اور ایسا ہو گیا کہ گویا اسے کوئی بیماری ہوئی ہی نہیں تھی یہ نوجوان اچھا ہو کر گاؤں میں چلا گیا اور گاؤں میں جا کر لوگوں سے ذکر کیا کہ میرے پاس سے دو شخص گزرے تھے ان میں سے ایک نے میرے جسم پر ہاتھ پھیرا تو میں اچھا ہو گیا تمام گاؤں والے یہ سن کر ہمارے پاس دوڑے آئے جب آپ نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو مجھے آپ نے اپنے سامنے بٹھلا کر اپنی آستین سے چھپا لیا اور وہ لوگ ہمیں نہ دیکھ سکے اور واپس چلے گئے اور اس کے بعد پھر آپ بھی واپس ہوئے اور تھوڑی سی دیر میں ہم آپ کے زاویہ میں پہنچ گئے۔ رضی اللہ عنہ

آپ کا اپنے مریدوں کے احوال پر شکر خدا کرنا

شیخ عمر القبیصی بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ شیخ علی المتوکل اور شیخ محمد بن رشاء آپ کی خدمت میں تشریف لائے اور شیخ محمد بن رشاء آپ کی داہنی جانب شیخ علی المتوکل کی جگہ بیٹھ گئے جس سے شیخ موصوف کو کچھ ناگوار سا گزرا اور اسی وجہ سے مجلس میں تھوڑی دیر تک سکوت کا عالم رہا اور آپ کو بھی شیخ موصوف کا یہ امر ناگوار گزرنے کا حال معلوم ہو گیا میں بھی اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس

Marfat.com

کے بعد شیخ موصوف نے آپ سے اجازت مانگی کہ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اپنے برادر مکرم شیخ محمد بن رشاء سے کچھ بات دریافت کروں آپ نے شیخ موصوف کو ان سے ہم کلام ہونے کی اجازت دیدی۔

شیخ موصوف نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کل کے مجمع میں موجود تھے آپ نے فرمایا: کہ ہاں میں موجود تھا۔ شیخ موصوف نے پوچھا: کہ اس میں کس قدر اور کن کن قبائل کے اشخاص تھے آپ نے فرمایا: کہ مستعرب سترہ ہزار اور قبائل اکراد سے پچیس ہزار اور ترکمان کے سات آدمی اور ہندوان کے تین اور ہنود کے بھی تین ہزار آدمی تھے۔

شیخ موصوف نے ان سے فرمایا: کہ بے شک آپ درست فرماتے ہیں کہ یہ سن کر آپ خوش ہوئے اور آپ نے بھی گفتگو شروع کی اور شیخ علی التوکل سے فرمایا: کہ تم کھانے پینے سے کب تک صبر کر سکتے ہو؟ شیخ موصوف نے کہا: کہ میں صرف ایک سال کھاتا ہوں اور ایک سال صرف پانی ہی پیتا رہتا ہوں اور پھر ایک سال تک کھانا پانی دونوں چھوڑ دیتا ہوں آپ نے فرمایا: کہ تم حد درجہ کی قوت رکھتے ہو۔

پھر آپ نے شیخ محمد بن رشاء سے فرمایا: کہ تم کتنے دن تک صبر کرتے ہو انہوں نے کہا: کہ حضرت میں اپنے برادر مکرم شیخ علی التوکل سے کم ہوں میں نو ماہ تک صرف کھانے پر اور نو ماہ تک صرف پانی پر بسر کرتا ہوں اور نو ماہ تک نہ کھاتا ہوں اور نہ پانی پیتا ہوں۔

پھر آپ نے میری طرف التفات کر کے فرمایا: کہ عمر تم بتاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت میں چھ ماہ تک صرف کھانا کھاتا ہوں اور چھ ماہ تک صرف پانی پیتا ہوں اور چھ ماہ تک نہ کھانا کھاتا ہوں نہ پانی پیتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: کہ الحمد للہ میں خدائے تعالیٰ کا بڑا شکر کرتا ہوں کہ میرے مریدوں میں تم جیسے لوگ بھی ہیں۔

Marfat.com

آپ کی فضیلت

اس کے بعد شیخ محمد بن رشاء نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت آپ کا خدائے تعالیٰ کے ساتھ جو کچھ معاملہ ہے اسے آپ بھی بیان فرمایئے تو آپ نے فرمایا: کہ تم تو ایک بالکل فضول آدمی ہو خاموش بیٹھے رہو۔

پھر آپ نے فرمایا: کہ اچھا میں تم سے اپنا حال بھی بیان کرتا ہوں مگر بشرطیکہ کوئی تم میں سے تا میری زیست کسی سے بیان نہ کرے اور میں تجھے اس بات کی قسم بھی دلاتا ہوں غرض ہم سب نے آپ کے روبرو قسم کھا کر آپ سے عہد کیا کہ ہم ہرگز کسی سے ذکر نہ کریں گے پھر آپ نے فرمایا: کہ یہ وہ شخص ہے کہ جسے خدائے تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے اور میرا ایسا ناز اٹھاتا ہے کہ جیسا ماں اپنے بچہ کا ناز اٹھاتی ہے پھر آپ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

شربنا علی زهر الربیع الهفهف
وجادلنا الساقی بغیر تکلف

پی ہم نے (شراب) موسم بہار کے نازک پھول پر اور ساقی نے ہم سے بے تکلف ہو کر دوڑ دھوپ کی۔

فلما شربنا هاردب و بیبها
الی موضع الاسرار قلت لها قفی

پھر جب ہم نے (شراب) پی اور اس نے بدرجہ غایت اثر کیا یہاں تک کہ موضع راز (یعنی قلب) تک تو میں نے کہا: (بس) ٹھہر جا

فخافه ان یبلو علی شقاعها
وتظهر جلاسی علی سری الخفی

اس ڈر سے کہ اس کی مشقت بڑھ نہ جائے اور میرا راز نہاں میرے ہم نشینوں پر کھل نہ جائے۔

Marfat.com

شیخ تقی الدین محمد بن الواعظ النباء نے آپ کے حالات تولد کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ کے والد ماجد مسافر بن اسماعیل غابہ میں (حجاز میں ایک مقام کا نام ہے) چلے گئے اور چالیس سال تک وہیں ٹھہرے رہے آپ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص ان سے کہہ رہا ہے کہ مسافر جاؤ اپنی بی بی سے ہم بستر ہو۔ خدائے تعالیٰ تمہیں ولی عطا فرمائے گا جس کا شہرہ مشرق سے مغرب تک ہوگا جب آپ اپنے گھر آئے تو آپ کی بی بی صاحبہ نے فرمایا: کہ پہلے تم اس منارہ پر چڑھ کر پکار دو کہ میں مسافر تھا اور مجھے حکم ہوا ہے کہ آج میں اپنی بی بی سے ہم بستر ہوں اور آج جو کوئی اپنی بی بی سے ہم بستر ہوگا اسے خدائے تعالیٰ ولی عنایت کرے گا چنانچہ آپ کی وجہ سے تین سو تیرہ اولیائے اللہ پیدا ہوئے پھر جب آپ کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں تو شیخ مسلمہ اور شیخ عقیل کا آپ پر گزر ہوا آپ اس وقت کنویں میں سے پانی نکال رہی تھیں شیخ مسلمہ نے شیخ عقیل سے فرمایا: کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تمہیں بھی نظر آتا ہے تو شیخ عقیل نے فرمایا: کہ وہ کیا؟ آپ نے کہا: کہ دیکھو ان خاتون کے شکم سے آسمان کی طرف نور اٹھ رہا ہے شیخ عقیل نے کہا: کہ یہ ہمارا فرزند عدی ہے پھر شیخ مسلمہ نے شیخ عقیل سے فرمایا: کہ آؤ ہم انہیں سلام کرتے چلیں غرض دونوں مشائخِ موصوف قریب آئے اور شیخ مسلمہ نے کہا: کہ السلام علیك یا عدی السلام علیك یا عدی اس کے بعد دونوں مشائخِ موصوف چلے گئے اور سیاحت کرتے ہوئے سات برس کے بعد واپس آئے اور آپ کو انہوں نے لڑکوں کے ساتھ گیند کھیلتے ہوئے دیکھا اور آپ کے پاس آکر سلام کیا آپ نے انہیں تین دفعہ سلام کا جواب دیا۔ مشائخ موصوف نے آپ سے فرمایا: کہ تم نے ہمیں تین دفعہ سلام کا جواب کیوں دیا؟ آپ نے بیان کیا کہ جب میں اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں تھا اور آپ نے مجھ کو سلام علیک کیا تھا تو اس وقت اگر مجھ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لحاظ نہ ہوتا تو آپ کے دونوں سلاموں کا جواب میں اسی وقت دیتا پھر جب آپ بالغ ہوئے تو آپ نے ایک شب

Marfat.com

کو خواب دیکھی کہ آپ سے کوئی کہہ رہا ہے کہ عدی اٹھو اور خلق اللہ کو نفع پہنچاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری برکت سے بہت سے مردہ دلوں کو زندہ کرے گا۔

آپ کی خدمت میں تیس فقراء کا حاضر ہونا

نیز شیخ تقی الدین موصوف بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابو البرکات نے بیان کیا ہے کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ ہمارے عمِ بزرگ شیخ عدی بن مسافر کی خدمت میں تیس فقراء حاضر ہوئے ان میں سے دس فقراء نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت ہم سے حقائق و معارف بیان فرمایئے آپ نے ان سے حقائق و معارف کے کچھ امور بیان فرمائے تو یہ لوگ سنتے ہی اس جگہ پگھل کر پانی کی طرح بہہ گئے ان کے بعد پھر دس فقراء اور آگے بڑھے انہوں نے عرض کیا کہ حضرت ہم سے حقیقت و محبت کے کچھ امور بیان فرمایئے آپ نے ان سے حقیقت و محبت کے کچھ امور بیان فرمائے تو یہ لوگ سنتے ہی جاں بحق تسلیم ہوئے اس کے بعد باقی دس فقراء آگے بڑھے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضرت ہمیں حقیقت فقر سے آگاہ فرمایئے آپ نے ان سے حقائق فقر بیان فرمائے تو یہ لوگ سن کر اپنے کپڑے پھاڑتے اور ناچتے ہوئے جنگل کی طرف نکل گئے۔

ایک روز آپ کے پاس بہت سے لوگ آئے اور کہنے لگے کہ کچھ کراماتِ قوم (یعنی اولیاء اللہ) ہمیں بھی بتلایئے۔ آپ نے فرمایا: کہ ہم تو فقیر لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا: کہ فقراء کے لئے یہ ضروری بات ہے آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ ان درختوں سے کہیں کہ تم خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرو تو وہ سجدہ کرنے لگیں چنانچہ آپ کے فرماتے ہی وہ درخت جھک گئے اور اب تک ان میں جو شاخ نکلتی ہے وہ آپ کے زاویہ کی طرف کو جھکی ہوئی نکلتی ہے۔

تاریخ ابنِ کثیر میں آپ کا تذکرہ

عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ شیخ عدی بن مسافر بن

Marfat.com

اسماعیل بن موسیٰ بن مروان ابن الحسن ابن مروان الہکاری شیخ الطائفہ العدویہ ہیں۔

آپ اصل میں دمشق کے قریب قریہ بیت فار کے رہنے والے تھے اور بغداد میں آ کر عرصہ تک آپ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ حماد الدباس رحمۃ اللہ علیہ شیخ عقیل المنبجی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوالوفاء الحلوانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابوالنجیب السہروردی وغیرہ مشائخ کے ہم صحبت رہے پھر آپ نے جبل ہکار جا کر اپنا زاویہ بنایا اور وہیں پر سکونت اختیار کی۔ وہاں کے اطراف و جوانب کے آدمی آپ کے نہایت معتقد ہو گئے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اس امر میں حد درجہ کا غلو کیا جو کہ زیبا و شایان نہیں۔

تاریخِ ذہبی میں آپ کی مدح سرائی

حافظ ذہبی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ برسوں تک آپ سیاحت کرتے رہے اور اثنائے سیاحت میں آپ نے بڑے بڑے مشائخ سے ملاقات کی اور انواع و اقسام کے مجاہدات و ریاضتیں اٹھائیں پھر آپ جبال موصل میں آ کر ٹھہرے جہاں پر کہ آپ کا کوئی انیس و غمخوار نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی برکت سے اسے آباد کر دیا یہاں تک کہ بے شمار خلقت آپ سے مستفید ہوئی اور وہاں کے راستے لٹنے موقوف ہو گئے اور امن قائم ہو گیا اور جا بجا آپ کا چرچا ہونے لگا آپ سراپا خیر نہایت متشرع اور عابد و زاہد تھے حق بات کہنے میں آپ کو کسی سے بھی کچھ خوف نہیں ہوتا تھا آپ کی عمر قریباً اسی سال کی ہوئی آپ کی عمر بھر میں ہمیں نہیں معلوم کہ آپ نے کسی شے کی خرید و فروخت کی یا کسی قسم کی بھی دنیاوی مکروہات میں آپ مبتلا ہوئے آپ کی تھوڑی سی زمین تھی اس میں آپ خود ہی غلہ بویا اور کاٹ لیا کرتے تھے روئی بھی آپ اپنے لئے خود ہی بویا کرتے تھے اور اسی سے اپنے کپڑے بنایا کرتے تھے آپ کسی کے گھر نہیں جایا کرتے تھے اور نہ کسی کے آپ مال میں سے کچھ کھایا کرتے تھے اکثر آپ صوم وصال رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ بعض لوگوں کو خیال ہوا کہ آپ کچھ کھاتے بھی ہیں یا نہیں اور آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے مجلس میں سب کے سامنے کچھ

کھایا۔

تاریخ ابنِ خلکان میں آپ کا تذکرہ

ابن خلقان نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ شیخ عدی بن مسافر الصالح الہکاری المسکن اعلیٰ درجہ کے مشہور عابد وزاہد تھے۔ اطراف وجوانب کے بلاد میں آپ کا چرچا رہتا تھا۔

بہت خلقت نے آپ کی پیروی کی اور آپ سے فائدہ اٹھایا اور بہت سے لوگ آپ سے حسن اعتقاد رکھنے میں حد سے متجاوز ہو گئے جس قدر خلقت کو آپ کی طرف سے میلان تھا ہمیں اس کی نظیر نہیں معلوم۔

بعلبک کے مضافات سے قریہ بیت فار میں آپ متولد ہوئے اور 555ھ میں آپ نے وفات پائی۔

آپ کا مزار ان متبرک مزاروں میں شمار کیا گیا ہے جو کہ انگلیوں پر شمار کیے جا سکتے ہیں۔

قاضی القضاۃ مجیر الدین العمری المقدسی العلیمی الحنبلی نے اپنی تاریخ ''المعتبر الی ابناء من عبر'' میں بیان کیا ہے کہ شیخ عدی بن مسافر بن اسماعیل بن موسیٰ بن مروان الاموی بن الحسن مروان بن ابراہیم بن الولید بن عبدالملک بن مروان بن الحکم ابن ابی العاص بن عثمان بن عفان بن ربیعۃ بن عبدالشمس بن زہرہ بن عبدمناف رضی اللہ عنہم الہکاری المسکن مشہور ومعروف عابد وزاہد تھے۔ گروہ فقرائے عدویہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے دور دراز کے بلاد میں بھی آپ کا ذکر وچرچا رہتا تھا بہت لوگ آپ کے پیرو ہوئے۔ مضافات بعلبک سے قریہ بیت فار میں آپ تولد ہوئے اور 557ھ یا بقول بعض 555ھ میں نوے برس کی عمر پا کر بلدہ ہکاریہ میں آپ نے وفات پائی اور اپنے زاویہ میں ہی آپ مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ورضی عنا بہ۔

Marfat.com

شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین علی بن الہیتی (بکسرہ ہائے ہوز و سکون یائے تحتانی) رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ کبار مشائخِ عراق میں سے قطب وقت و صاحب کرامات و سقامات اور ان چار مشائخ میں سے تھے جو کہ باذنہٖ تعالیٰ مبروص کو اچھا اور نابینا کو بینا اور مردے کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بہرے شخص نے آپ کے وسیلہ سے دعا مانگی کہ اے پروردگار! تو آپ کی برکت سے میرے کان اچھے کر دے تو اس کی دعا قبول ہو کر اس کے کان اچھے ہو گئے اور اس کے کانوں میں بہرہ پن مطلق نہیں رہا۔

آپ کے پاس دو کپڑے تھے جو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خواب میں شیخ ابوبکر بن ہوارا کو پہنائے تھے ان میں سے ایک ٹوپی تھی اور ایک کوئی اور کپڑا تھا جب شیخ موصوف بیدار ہوئے تو یہ دونوں کپڑے شیخ موصوف کو اپنے جسم پر ملے پھر شیخ موصوف سے یہ دونوں کپڑے شیخ محمد الشبنکی نے اور ان سے شیخ ابوالوفاء نے اور ان سے آپ نے آپ سے شیخ علی بن ادریس نے لئے اور شیخ علی بن ادریس کے پاس وہ کپڑے مفقود ہو گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ قریباً اسی سال تک زندہ رہے مگر اس وقت تک آپ نے اپنا کوئی خلوت خانہ نہیں بنایا بلکہ آپ اور دیگر فقراء کے درمیان ہی سو جایا کرتے تھے آپ منجملہ ان فقراء کے تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے قبول عام عطا فرمایا اور جن کی ہیبت و محبت سے مخلوقات کے دلوں کو بھر دیا تھا بہت سے امور مخفیہ آپ کی زبان سے اور بہت سے خوارقِ عادات آپ کی ذات بابرکات سے ظاہر ہوئے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بہت خلوص رکھتے اور آپ کی نہایت ہی تعظیم و تکریم کرتے تھے

Marfat.com

اور اکثر اوقات آپ کی تعریف کیا کرتے تھے کہ جس قدر اولیاء اللہ عالم غیب یا عالم شہادت سے بغداد میں آئیں وہ ہمارے مہمان ہیں اور ہم سب شیخ علی بن الہیتی کے مہمان ہیں۔

جنابِ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری

شیخ علی بن الخباز بیان کرتے ہیں کہ ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کے معاصرین میں سے آپ کی خدمت میں شیخ علی بن الہیتی سے زیادہ اور بھی کوئی آیا کرتا تھا پھر جب آپ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لانا چاہتے تو آپ دجلہ میں آ کر غسل فرماتے اور اپنے اصحاب کو بھی غسل کرنے کے لئے فرماتے جب وہ لوگ غسل کر کے فارغ ہو جاتے تو آپ ان سے فرماتے کہ اب تم اپنے دلوں کو خطرات سے صاف کر لو کیونکہ اب ہم سلطان الاولیاء کی خدمت میں جاتے ہیں پھر جب آپ کے مدرسہ میں پہنچتے تو مدرسہ کے اندر جا کر آپ کے دولت خانہ کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہوتے ہی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو اندر بلا کر اپنے بازو سے آپ کو بٹھا لیتے اور آپ لرزتے ہوئے بیٹھ جاتے تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے فرماتے کہ آپ تو عراق کے کوتوال ہیں آپ اتنے کیوں لرزتے ہیں آپ فرماتے کہ حضرت آپ سلطان الاولیاء ہیں اس لئے مجھے آپ کا خوف ہوتا ہے مگر جب آپ مجھے اپنے خوف سے امن دیں گے تو میں اس وقت آپ سے بے خوف ہو جاؤں گا آپ فرماتے۔ "لا خوف علیک" (آپ پر کوئی خوف نہیں) تو پھر آپ کے جسم سے لرزہ جاتا رہتا۔

ایک دفعہ آپ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے اور آپ کو سوتے ہوئے پا کر آپ کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حواریوں میں آپ جیسا کوئی نہیں اور کہہ کر چلے گئے مگر آپ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو جگایا نہیں اگر جب آپ بیدار ہوئے تو فرمانے لگے میں تو محمدی ہوں اور حواری عیسائی

Marfat.com

تھے۔

غرضیکہ مریدان صادق کی تربیت آپ کی طرف بھی منتہی تھی آپ نے بہت سے حالات ان پر منکشف کیے اور بہت سی مشکلات کو ان پر حل کیا۔ بڑے بڑے اکابرین مثل ابو محمد علی بن ادریس و یعقوبی وغیرہ نے آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے اور صاحبان حال و احوال نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ کل علماء و مشائخ آپ کی حد درجہ تعظیم و تکریم کرتے تھے آپ کے شیخ شیخ تاج العارفین آپ کی ہمیشہ تعریف کرتے اور اوروں پر آپ کو ترجیح دیا کرتے۔

آپ کے فرمودات

حقائق و معارف میں آپ کا کلام نہایت نفیس ہوتا تھا۔ منجملہ آپ کے کلام کے یہ ہے کہ شریعت وہ ہے کہ بندے کو تکالیف میں ڈالے اور حقیقت وہ ہے کہ معرفت و تعریف سے اور شریعت حقیقت سے اور حقیقت شریعت سے مؤید ہے اور شریعت افعال کو لوجہ اللہ کرنا یا لوجہ اللہ ان کا پایا جانا ہے اور حقیقت احوال کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشاہدہ کرنا ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ اگر اندھیری رات میں کالی چیونٹی اور وہ بھی کوہ قاف میں چل رہی ہو اور بلا واسطہ خدائے تعالیٰ مجھے اس پر مطلع نہ کرے تو اسی وقت میرا پتہ پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات

شیخ ابو محمد احسن الحوارنی و ابو حفص عمر بن مزاحم الانیسوی نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ آپ قرائے نہر الملک میں سے قریہ ملتقی میں آئے اور اپنے بعض اعزہ کے پاس ٹھہرے۔ اسی اثناء میں آپ کی بعض مجالس میں ایک شخص سے آپ ن فرمایا: کہ اس مرغی کو ذبح کرو۔ اس وقت آپ نے اسی مرغی کی طرف اشارہ کیا جو کہ اس وقت پاس

Marfat.com

موجود تھی اس شخص نے آپ سے اس مرغی کو لیکر ذبح کیا تو اس کے شکم سے سو اشرفیاں نکلیں یہ شخص ان اشرفیوں کو دیکھ کر حیران ہوا یہ اشرفیاں اس کی ہمشیرہ کی تھیں جن کو وہ رکھ کر بھول گئی تھی اور اس مرغی نے ان کو نگل لیا تھا جس سے اس گھر کے تمام آدمیوں کو اس پر بدگمانی ہوئی تھی کہ نا معلوم کیا واردات ہے اور اس بدظنی کی وجہ سے ان سب نے اسی شب کو اس کے مار ڈالنے کا قصد کر لیا تھا پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا: کہ خدائے تعالیٰ نے تمہاری ہمشیرہ کے بری ہونے اور تمہارے اس ارادے پر کہ آج شب کو تم اسے مار ڈالو گے مجھے مطلع کر دیا تھا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بات کی اجازت مانگی کہ اس کی اطلاع دیکر تم سب کو ہلاکت سے بچا لوں تو مجھے اس نے اس کی اجازت دیدی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ قریہ رزیراں میں آپ سماع کے لئے تشریف لے گئے جب تمام مشائخ سماع سے فارغ ہوئے تو اس مجلس میں جس قدر فقہاء و قراء موجود تھے۔ انہوں نے باطن میں فقراء پر انکار کیا تو اس وقت آپ اٹھے اور اٹھ کر آپ نے ہر ایک کے سامنے جا جا کر سب کو ایک ایک نظر دیکھا جس سے ان میں سے ہر ایک کا علم اور جو کچھ کہ ان کو قرآن وغیرہ یاد تھا وہ سب ان کے سینہ سے جاتا رہا۔ ایک ماہ تک یہ لوگ اسی حال میں رہے پھر ایک ماہ کے بعد آپ کی خدمت میں آئے اور آپ کی قدم بوسی کی اور آپ سے معافی چاہی آپ نے دستر خوان چنے جانے کا حکم دیا اور جب دستر خوان چنا جا چکا اور ان سب نے کھانا کھایا اور ان کے ساتھ ہی آپ نے بھی کھانا تناول کیا اور پھر آخر میں سب کو آپ نے ایک لقمہ کھلایا جس سے جو کچھ کہ علم و قرآن ان کے سینہ سے نکل گیا تھا وہ ان کے سینہ میں بعینہٖ پھر واپس آ گیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ قرائے نہر الملک میں سے بعض گاؤں میں آپ کو تشریف لے جانے کا اتفاق ہوا وہاں پر دو گاؤں والے ایک مقتول کے پیچھے تلواریں نکالے ہوئے لڑنے مرنے پر تیار تھے اور وجہ یہ ہوئی کہ قاتل مشتبہ تھا۔ یقینی طور پر فریقین میں

Marfat.com

سے کسی کو قاتل معلوم نہ تھا اور مقتول دونوں فریقوں کے درمیان پڑا ہوا تھا آپ اس موقع پر مقتول کے پاس آئے اور اس کی پیشانی پکڑ کر فرمانے لگے کہ اے بندہ خدا! تجھ کو کس نے مار ڈالا ہے؟ یہ مردہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: کہ مجھ کو فلاں نے قتل کیا ہے اور پھر وہ گر کر جیسا کہ تھا ویسا ہی ہو گیا۔

شیخ ابوالحسن الجوسقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ میں نے آپ کو دریا کے کنارے ایک کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے دیکھا اور میرا خیال ہے کہ شاید آپ نے مجھے نہیں دیکھا غرض اس وقت میں نے دیکھا کہ اس درخت کی شاخیں کھجوروں سے پر ہو گئیں اور نیچے جھک کر آپ سے قریب ہو گئیں اور آپ اس سے کھجوریں توڑ توڑ کر تناول فرمانے لگے اس وقت عراق میں کھجور کے کسی درخت میں بھی پھل نہیں آیا تھا۔ اس وقت میں اپنی جگہ سے پھرا اور آپ کے پاس آیا تو ایک پھل مجھے بھی ملا میں نے اسے کھایا تو مشک کی طرح اس میں خوشبو آتی تھی۔

آپ کا وصال

قرائے نہر الملک میں سے قریہ رزیران میں آپ سکونت پذیر تھے اور یہیں پر 564ھ میں آپ نے وفات پائی اور یہیں پر آپ مدفون ہوئے اور اب تک آپ کی قبر ظاہر ہے اور دور دراز سے لوگ زیارت کے لئے آیا کرتے ہیں۔

آپ کی عمر اس وقت ایک سو بیس سال سے متجاوز تھی آپ اعلیٰ درجہ کے ظریف و جمیل و مجمع مکارم اخلاق اور صاحب فضائل و مناقب عالیہ تھے آپ کے اصحاب و مریدین بھی آپ ہی کے سلوک پر قدم بقدم چلتے رہے۔ رضی اللہ عنہم۔

شیخ ابوالعیز رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ ابوالعیز المغربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ مغرب کے اعیانِ مشائخ عظام سے تھے کرامات ظاہرہ و تعریف تام و مقامات و احوال عالیہ رکھتے تھے آپ عارف و

Marfat.com

زاہد اور محققین اولیاء اور اوتاد مغرب سے تھے آپ ہمیشہ ریاضت و مجاہدہ اور مراقبہ میں رہتے تھے اور ہر وقت نفس سے تشدد اور محاسبہ کیا کرتے تھے بہت سے مشائخِ عظام آپ کی صحبت بابرکات سے مستفید ہوئے اور اس قدر خلق اللہ نے آپ سے ارادت حاصل کی کہ جس کی تعداد شمار سے زائد ہے۔ اہلِ مغرب خشک سالی میں آپ سے دعا کراتے تھے تو آپ کی برکت سے باراں ہوتی تھی اور جب وہ اپنی مصیبتیں لیکر آپ کے پاس آتے تھے تو آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے اور آپ کی دعا کی برکت سے ان کی مصیبتیں دور ہو جاتی تھیں۔

آپ کا کلام

آپ نے فرمایا ہے کہ اہلِ احوال اہلِ بدایات کے مالک ہوتے ہیں کہ اہلِ بدایات میں تصرف کرتے ہیں اور اہلِ نہایات کے مملوک ہوتے ہیں کہ وہ ان میں تصرف کرتے ہیں اور جو حقیقت کہ آثار و رسوم عبدیت کو نہ مٹا دے۔ وہ حقیقت حقیقت نہیں ہے۔

نیز آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ حق کو طلب کرتا ہے وہ اسے پالیتا ہے نیز آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ کسی کے لئے نہیں ہوتا ہے وہ کسی کے ہاتھ نہیں ہوتا ہے۔

آپ کے ابتدائی حالات و کرامات

نیز آپ نے فرمایا ہے کہ زیادہ نفع دہ وہ کلام ہے کہ مشاہدے سے حاصل ہوا ہو۔

آپ اپنے ابتدائی حالات میں پندرہ سال تک جنگل و بیابان میں پھرتے رہے اور اس اثناء میں آپ نے بجز تخم خبازی کے اور کچھ نہیں کھایا۔

شیر وغیرہ آپ سے انسیت رکھتے تھے اور پرندے آپ کے گرداگرد پھرتے رہتے تھے اور جس جس مقام پر کہ شیر رہتے تھے اور ان کی وجہ سے راستے بند ہو جاتے

Marfat.com

تھے تو آپ اس مقام پر آ کر شیر کا کان پکڑ لیتے تھے اور ان سے فرماتے تھے کہ کتو! تم یہاں سے چلے جاؤ اور اب پھر ادھر کا رخ نہ کرنا چنانچہ اس مقام سے تمام شیر چلے جاتے تھے اور اس جگہ پر کبھی دکھائی نہیں دیتے تھے۔

شیخ محمد الافریقی نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ لکڑیاں کاٹنے والے آپ کی خدمت میں شاکی ہوئے کہ ہمارے جنگل میں شیر بکثرت ہیں جن کی وجہ سے ہمیں نہایت پریشانی رہتی ہے آپ نے اپنے خادم سے فرمایا: کہ ان کے جنگل میں جاؤ اور بلند آواز سے پکار کر کہہ دو کہ اے گروہ شیر! شیخ ابو العز تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم یہاں سے نکل کر چلے جاؤ اور پھر ادھر کو رخ نہ کرنا تو آپ کے خادم کے یہ کہتے ہی اس جنگل کے تمام شیر بچوں کو لیکر وہاں سے چلے گئے اور اس جنگل میں کوئی شیر نہیں رہا اور نہ اس کے بعد کبھی وہاں شیر دکھائی دیا۔

شیخ ابومدین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ قحط سالی کے موقع پر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت ایک جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے اور وحوش وطیور اور شیر وغیرہ درندے آپ کے گرداگرد جمع تھے اور کوئی کسی کو ایذا نہیں پہنچاتا تھا اور ان میں سے ایک کے بعد ایک آپ کی خدمت میں آتا تھا اور باآواز بلند چلاتا تھا گویا کہ وہ آپ سے کسی بات کی شکایت کر رہا ہے اور آپ اس سے فرما دیتے تھے کہ جاؤ تمہاری روزی فلاں جگہ پر ہے اور وہ چلا جاتا تھا جب یہ سب جا چکے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ یہ وحوش وطیور میرے پاس بھوک کی شدت کی شکایت کرنے آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی روزی پر مطلع کر دیا تھا اس لئے میں نے ان کی روزی کے مقامات انہیں بتلا دیئے اور وہ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ شیخ ابومدین کے مریدوں میں سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: کہ حضرت میری تھوڑی سی زمین ہے جس سے میں اپنی اور اپنے بال بچوں کے لئے روزی حاصل کر کے زندگی بسر کرتا ہوں اور اب خشک

Marfat.com

سالی کی وجہ سے وہ سوکھی پڑی ہے آپ اس شخص کے ساتھ آئے اور اس زمین میں آپ پھرے تو اس میں اچھی طرح سے بارش ہوئی اور اس میں غلہ بھی ہوا اور اس کے سوا مغرب میں اور کسی زمین میں نہ بارش ہوئی اور نہ غلہ ہوا۔

آپ کا وصال

آپ قری فارس سے قریہ باعیت میں سکونت پذیر تھے اور یہیں پر کبیر سن ہو کر آپ نے وفات پائی اہلِ مغرب آپ کو بدّ ذ کے لقب سے پکارتے تھے یعنی پدر ذی عظمت چونکہ اہلِ مغرب کے نزدیک آپ نہایت ذی شان تھے اس لئے وہ آپ کو اس لقب سے پکارا کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ابو نعمۃ بن نعمۃ سروجی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ابو نعمۃ مسلمۃ بن نعمۃ السروجی ہیں آپ شیخ المشائخ وسیّد الاولیاء ورئیس الاصفیاء والاتقیاء اور صاحب کرامات ومقاماتِ عالیہ تھے اور ہمت عالیہ وقدم راسخ رکھتے تھے۔

آپ منجملہ ان اولیاء اللہ سے تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے قبول عام وہیبت وعظمت وتصرفِ تام عطا فرمایا اور جن کی ہیبت وعظمت اس نے اپنی مخلوق کے دل میں بھر دی۔

آپ اعلیٰ درجہ کے ذی علم سخی اور غربا پرور تھے اور غرباء ومساکین کے ساتھ ہی آپ بیٹھا اٹھا کرتے تھے۔

شیخ عقیل المنجی وغیرہ مشائخ عظام کی ایک بہت بڑی جماعت آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئی اور کثیر التعداد لوگوں نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا آپ کے بڑے بڑے چالیس مرید تھے۔ منجملہ ان کے شیخ عدی بن مسافر شیخ موسیٰ الزولی شیخ رسلان الدمشقی شیخ شبیب الشطی الفراتی وغیرہ وغیرہ تھے۔ رضی اللہ عنہم

مؤلف کتاب الارواح نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ آپ کی حیات بابرکات

Marfat.com

میں کفار فرنگ یا جرمن نے بلدہ سروج پر چڑھائی کی اور کشت وخون کرتے ہوئے آپ کے زاویہ تک آئے۔ لوگوں نے آپ سے کہا: کہ حضرت دشمن آ پہنچے آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ پھر کئی دفعہ لوگوں نے آپ سے عرض کرتے ہوئے کہا: کہ حضرت اب تو ہمارے سامنے ہی آ گئے آپ اس وقت اندر سے تشریف لائے اور اپنے دستِ مبارک سے ان کی طرف اشارہ کیا اور اشارہ کرتے ہی ان کے گھوڑے پیچھے کو لوٹ پڑے اور پھر ان کے قابو نہیں آئے اس وقت ان کے بہت سے لوگ مارے گئے اور نہایت مشکل سے وہ شہر پناہ تک پہنچ سکے اور اب وہ عاجز ہو کر شہر پناہ سے باہر اتر پڑے اور آپ کا ادب کرتے ہوئے نہایت عاجزی و انکساری سے پیش آئے اور آپ سے معذرت کرتے ہوئے اپنا قاصد آپ کے پاس بھیجا آپ نے قاصد سے فرمایا: کہ تم جا کر ان سے کہہ دو کہ اس کا جواب تم کو انشاءاللہ تعالیٰ کل صبح کو ملے گا مگر ان لوگوں کی کچھ سمجھ میں نہیں آیا صبح کو مسلمانوں کا ایک بہت بڑا لشکر گیا اور ان کا فیصلہ کر آیا۔

نیز بیان کیا گیا ہے کہ اسی لشکر منہدم نے ایک دفعہ آپ کے فرزند کو گرفتار کر لیا تھا اور مدت تک وہ ان کے پاس گرفتار رہے جب عید کا روز آیا تو ان کی والدہ نہایت آبدیدہ ہوئیں آپ نے ان سے فرمایا: کہ صبر کرو۔ کل صبح کو انہیں ہم اپنے پاس بلا لیں گے پھر صبح کو آپ نے لوگوں سے فرمایا: کہ جاؤ اور تل حرمل کے پاس سے انہیں لے آؤ آپ کے حسب ارشاد لوگ تل حرمل گئے تو وہاں ایک شیر ان کے پاس کھڑا ہوا تھا جب اس نے ان لوگوں کو دیکھا تو وہ ان کے پاس سے چلا گیا پھر جب یہ لوگ ان کے پاس پہنچے اور ان سے حالات دریافت کئے تو انہوں نے بیان کیا کہ اس جگہ پر میں محبوس تھا وہاں سے یہ شیر مجھ کو اپنی پیٹھ پر لادلایا اور یہاں پر لا کر مجھے کھڑا کر دیا پھر یہ لوگ ان کے گھر لے آئے آپ کے گاؤں سے تل حرمل ایک گھنٹہ کی مسافت پر واقعہ تھا۔

نیز بیان کیا گیا ہے کہ آپ کے خدام میں سے ایک شخص حج بیت اللہ کو گئے۔ عید کے روز ان کی والدہ آئیں اور کہنے لگیں کہ ہم نے کچھ نان وغیرہ پکوائے ہیں۔ اس

Marfat.com

وقت ہمیں اپنا فرزند یاد آتا ہے آپ نے فرمایا: کہ لاؤ تم ان کا حصہ مجھے، دو میں کپڑے میں لپیٹ کر انہیں پہنچا دوں گا ان کی والدہ نے نان وغیرہ چیزیں آپ کو لا دیں آپ نے ان کو چادر میں لپیٹ کر رکھ لیا پھر جب وہ حج سے واپس آئے اور ان کی والدہ نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اور ان کے رفقاء نے بیان کیا کہ یہ نان ہم کو اس چادر میں لپٹے ہوئے عید کے روز شب کو ملے تھے۔

آپ نے 466ھ میں بمقام قریہ علی وفات پائی اور وہیں پر آپ مدفون ہوئے۔ یہ قریہ بلدہ سروج سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر واقعہ تھا اور سروج بالفتح اول بلدہ سروج کی طرف منسوب ہے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ عقیل المنجی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ عقیل المنجی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ اکابر مشائخ شام سے تھے شیخ عدی بن مسافر اور موسیٰ الزولی وغیرہ چالیس بڑے بڑے مشائخ عظام آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے آپ پہلے شیخ ہیں کہ شام میں خرقہ عمریہ لیکر گئے آپ کو لوگ طیار کے لقب سے پکارا کرتے تھے کیونکہ آپ بلادِ مشرق کے ایک منارے سے اڑ کر منبج گئے تھے جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ منبج میں ہیں تو لوگوں نے آن کر آپ کو دیکھا اور آپ یہاں پر ان کو ملے اور آپ کو غواص بھی کہتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ مسلمۃ السروجی کے مریدوں میں ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ آپ حج بیت اللہ کو گئے جب یہ لوگ دریائے فرات پہ پہنچے تو ہر ایک شخص اپنا اپنا مصلا پانی پر بچھا بچھا کر اس پر بیٹھ گیا اور اسی طرح سے دریا کو عبور کیا اور آپ اپنا سجادہ بچھا کر اس پر بیٹھ گئے اور دریا میں غوطہ لگا کر آپ نے دریا عبور کیا اور آپ کو ذرا بھی تری نہیں پہنچی جب لوگ حج بیت اللہ سے واپس آئے تو شیخ موصوف سے آپ کا حال ذکر کیا گیا شیخ موصوف نے فرمایا: کہ عقیل غواصین میں سے ہیں۔

Marfat.com

تصرفات و کرامات

آپ منجملہ ان مشائخِ عظام کے ہیں جو اپنی حیات بابرکات میں جس طرح سے کہ تصرف کرتے تھے۔ اسی طرح سے وہ اپنی قبور میں بھی تصرف کرتے ہیں اور وہ چار مشائخِ عظام حضرت شیخ عبد القادر جیلانی شیخ معروف الکرخی شیخ عقیل المنبجی اور شیخ حیات بن قیس الحرانی رضی اللہ عنہم ہیں۔

آپ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ جدو جہد ہے پھر نوجوان یا تو اپنے مقصود کو پہنچتا ہے یا ابتدائے حال میں ہی مرجاتا ہے نیز آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اپنے نفس کے لئے کوئی حال یا مقام طلب کرتا ہے کہ وہ طرق معارف سے دور ہو جاتا ہے اور جو شخص کہ بدوں حال کے اپنے نفس کی طرف اس کا اشارہ کرے تو وہ کذاب ہے۔

شیخ عثمان بن مرزوق نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ ابتدائے حال میں آپ شیخ مسلمۃ السروجی رحمۃ اللہ علیہ کے سترہ مریدوں کے ساتھ ایک غار میں بیٹھے اور ہر ایک نے اپنا اپنا عصا نیچے رکھ دیا اور اس کے بعد رجال غیب آئے اور آکر ہر ایک نے ایک عصا اٹھا لیا مگر آپ کا عصا ان میں سے کوئی بھی نہ اٹھا سکا اور سب نے مل کر اٹھایا تو وہ پھر بھی آپ کا عصا نہ اٹھا سکے جب یہ سب شیخ موصوف کے پاس واپس آئے تو انہوں نے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا: کہ یہ لوگ اولیاء اللہ تھے اور ان میں سے جس نے کہ تم میں سے جس کا عصا اٹھا لیا وہ اسی کے مرتبہ کا تھا جس نے کہ اس کا عصا اٹھایا اور ان میں ان کے مقام و مرتبہ والا کوئی نہیں تھا۔ اسی لئے ان سے ان کا عصا نہیں اٹھ سکا اور سب کے سب اس کے اٹھانے سے عاجز رہے۔

شیخ ابو المنبجی نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے اور ان سے میرے جدِ امجد نے بیان کیا ہے کہ میں ایک وقت منبج کے میدان میں پہاڑ کے نیچے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت صلحاء کی ایک بہت بڑی جماعت آپ کی خدمت میں حاضر تھی حاضرین میں سے بعض لوگوں نے آپ سے پوچھا: کہ صادق کی کیا علامت

Marfat.com

ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ اگر صادق اس پہاڑ سے کہہ دے کہ تو حرکت کر تو یہ حرکت کرنے لگے آپ کا فرمانا تھا کہ یہ پہاڑ ہلنے لگا پھر انہوں نے پوچھا: کہ متصرف کی کیا علامت ہے آپ نے فرمایا: کہ اگر بحر و بر کے وحوش وطیور کو بلائے تو وہ اس کے پاس آنے لگیں آپ کا فرمانا تھا کہ ہمارے پاس وحوش وطیور آ کر جمع ہو گئے اور تمام فضا ان سے پر ہو گیا اور دریا کے شکاریوں نے ہم سے بیان کیا کہ اس وقت دریا کی مچھلیاں اوپر آ گئی تھیں۔

اس کے بعد انہوں نے پوچھا: کہ حضرت اپنے زمانہ کے اہلِ برکت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کہ اگر وہ اپنا قدم (مثلاً) اس پتھر پر مارے تو اس سے چشمے پھوٹ نکلیں اور پھر جیسا کہ ویسا ہی ہو جائے اور آپ نے اسی پتھر پر جو کہ آپ کے سامنے تھا اپنا قدم مارا اور اس سے چشمے پھوٹ نکلے اور پھر جیسا کہ تھا ویسا ہو گیا۔

آپ کا وصال

490ھ میں آپ نے منبج میں سکونت اختیار کی اور کبیر سن ہو کر یہیں پر آپ نے وفات پائی آپ کی قبر اب تک یہاں پر ظاہر ہے اور لوگ زیارت کے لئے آیا کرتے ہیں۔ احقر کو بھی عین عالم شباب میں آپ کے مزار کی زیارت کرنے کا موقع ملا زیارت کر کے ہر ایک طرح کی خیر و برکت سے مستفید ہوا۔ رضی اللہ عنہ ورضی عنا بہ۔

شیخ علی وہب الربیعی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ علی وہب الربیعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ عراق کے مشائخِ کبار سے تھے اور کرامات ومقاماتِ عالیہ رکھتے تھے آپ منجملہ ان اولیاء اللہ کے تھے کہ جن کی عظمت وہیبت اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے دل میں بھر دی تھی اور جن کی ذات بابرکات سے اس نے بہت سے خوارق وعادات ظاہر کر دیئے اور جن کی زبان کو اس نے امور خفیہ پر گویا کیا۔ جملہ علماء ومشائخ آپ کی تعظیم وتکریم پر متفق

Marfat.com

تھے۔

سنجار میں تربیت مریدین آپ ہی کی طرف منتہی تھی۔ شیخ سوید السنجاری اور شیخ ابو بکر الخباز شیخ سعد الصناعی وغیرہ مشائخ عظام کو آپ سے فخر تلمذ حاصل تھا اہلِ مشرق اس قدر آپ کی طرف منسوب تھے کہ جن کی تعداد سے زائد ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے اپنی وفات کے بعد 71 مرید چھوڑے جو کہ سب کے سب صاحب حال واحوال تھے۔

آپ کی وفات کے روز آپ کے کل مرید آپ کے مزار کے سامنے ایک باغیچہ میں جمع ہوئے اور سب نے اس باغیچہ سے ایک ایک مٹھی سبزہ اٹھایا اور ہر ایک کے سبزے میں مختلف قسم کے پھول نکل آئے۔

آپ کا قول تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک خزانہ عطا فرمایا ہے جو کہ اسی کی قوت و طاقت سے مہر کیا ہوا ہے۔

آپ کا لقب ''راد الغائب''

آپ کو راد الغائب کے لقب سے پکارا کرتے تھے کیونکہ جس کا حال واحوال مفقود ہو جاتا اور وہ آپ کے پاس آتا تو آپ اس کے حال واحوال کو اس پر واپس کر دیا کرتے تھے۔

آپ منجملہ ان دو مشائخ کے ہیں کہ جنہوں نے خواب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خرقہ شریف پہنا اور بیداری کے بعد انہیں خرقہ شریف سر پر ملا اور وہ دو مشائخ یہ ہیں۔ منجملہ ان کے ایک آپ خود ہیں اور دوسرے شیخ ابو بکر بن ہوارا رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

بلادِ مشرق میں سے بلدہ شکریہ کے قریب ایک عظیم الشان چٹان کے نیچے آپ کو شیخ عدی بن مسافر اور شیخ موسیٰ الزولی کے ساتھ جمع ہونے کا اتفاق ہوا۔ دونوں مشائخ موصوف نے آپ سے پوچھا: کہ توحید کیا چیز ہے؟ آپ نے اس چٹان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا ''اللہ'' تو آپ کے فرماتے ہی اس چٹان کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ یہ

Marfat.com

چٹان وہاں کے مشہور و معروف مقامات سے ہے اور لوگ ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان میں نماز پڑھا کرتے ہیں۔

آپ کے ابتدائی حالات

عمر بن عبد الحمید نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے اور ان سے میرے جد امجد نے بیان کیا ہے کہ میں نے چالیس برس تک آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ ایک دفعہ میں نے آپ کے ابتدائی حالات دریافت کیے تو آپ نے فرمایا: کہ پہلے میں نے اپنی سات سالہ عمر میں قرآن مجید یاد کیا اور پھر تیرہ برس کی عمر میں بغداد گیا اور وہاں پر علمائے بغداد سے تحصیل علم کرتا رہا اور باقی اوقات اپنی مسجد میں عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتا تھا۔ ایک مدت کے بعد میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا: کہ علی! مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں خرقہ پہناؤں پھر آپ نے اپنی طاقیہ (ایک قسم کی ٹوپی ہوتی ہے) آستین مبارک میں سے نکالی اور میرے سر پر رکھ دی پھر کئی روز کے بعد خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اب تم لوگوں کو وعظ و نصیحت کر کے انہیں نفع پہنچاؤ اس کے بعد پھر میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور جو کچھ حضرت خضر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا وہی آپ نے مجھ سے فرمایا: پھر جب میں بیدار ہوا تو میں نے اس کلام کے انجام دینے کا ارادہ کر لیا پھر دوسری شب کو میں نے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے بھی مجھ سے یہی فرمایا: کہ جو کچھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا پھر آخر شب کو میں نے حق سبحانہ وتعالیٰ کو خواب میں دیکھا فرمان ہوا کہ میرے بندے میں نے تجھ کو اپنی زمین میں برگزیدہ لوگوں میں سے کیا اور تیرے تمام حال واحوال میں میں نے تجھ کو اپنی تائید فرمائی اور اپنے اس علم سے کہ میں نے تجھ کو عطا فرمایا ہے ان میں حکم کر اور میری نشانیاں ان پر ظاہر کر جب میں بیدار ہوا تو میں لوگوں کی طرف نکلا اور خلقت کا میرے پاس ہجوم ہو گیا۔

Marfat.com

آپ کے فضائل و مناقب و کرامات

آپ کے فرزند شیخ محمد نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک ہمدانی شخص جن کا کہ شیخ محمد بن احمد الہمدانی نام تھا آئے۔ اُن کا حال اُن سے مفقود ہو گیا تھا اور وہ یہ تھا کہ ان کی بصیرت ملکوتِ اعلیٰ سے عرش تک دیکھتے تھے یہ تمام بلاد میں پھرتے رہے مگر کسی نے بھی ان کا حال انہیں واپس نہیں کیا پھر جب یہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: کہ شیخ محمد میں تمہارا حال واپس کراتا ہوں بلکہ اس سے اور زائد آپ نے فرمایا: کہ تم اپنی آنکھوں کو بند کر لو انہوں نے آنکھیں بند کر لیں تو انہوں نے ملکوت اعلیٰ سے عرش تک دیکھا آپ نے ان سے فرمایا: کہ یہ تمہارا حال ہے اور اب میں تمہارے حال میں دو باتیں اور زائد کرتا ہوں پھر آپ نے ان سے فرمایا: کہ آنکھیں بند کرو انہوں نے آنکھیں بند کر لیں تو اس دفعہ انہوں نے ملکوتِ اسفل سے سمٰوات تک دیکھا پھر آپ نے فرمایا: کہ یہ ایک بات ہے دوسری بات یہ ہے کہ میں تمہارے قدموں میں وہ قوت دیتا ہوں کہ جس سے تم تمام آفاق میں پھر سکتے ہو چنانچہ انہوں نے اپنا ایک قدم اٹھا کر ہمدان میں رکھا اور آپ کی برکت سے اسی ایک قدم میں ہمدان پہنچ گئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مغربی شخص جس کا نام کہ عبد الرحمٰن تھا آپ کی خدمت میں چاندی کا ایک بڑا سا ٹکڑا لیکر حاضر ہوا اور اسے آپ کے سامنے رکھ کر کہنے لگا: کہ یہ چاندی میں نے خاص فقراء کے لیے بنائی ہے آپ نے حاضرین سے فرمایا: کہ جس جس کے پاس کہ تانبے کے برتن ہوں وہ اپنے برتن میرے پاس لے آئے لوگ جا کر بہت سے برتن آپ کے پاس لے آئے آپ اٹھے اور ان کے اوپر سے چلے تو ان میں سے بعض برتن سونے کے اور بعض چاندی کے ہو گئے مگر دو طشت جیسے کہ تھے ویسے ہی رہے پھر آپ نے فرمایا: کہ جس کا جونسا برتن ہو۔ وہ اپنا اپنا برتن لے جائے۔ سب نے اپنے اپنے برتن اٹھا لئے اور اس شخص سے آپ نے فرمایا: کہ اے فرزند من! اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے ہمیں یہ سب برتن عطا فرمائے تھے مگر ہم نے ان سب کو چھوڑ دیا اور اب ہمیں ان کی ضرورت نہیں تم اپنی چاندی اٹھا کر اپنے پاس رکھ لو پھر آپ سے بعض برتن سونے کے اور بعض چاندی کے ہو جانے اور بعض اسی حالت میں رہنے کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا: کہ جس کے دل کو برتن لانے میں ذرا بھی رکاوٹ نہیں ہوئی۔ اس کا برتن سونے کا اور جس کے دل میں کچھ بھی رکاوٹ ہوئی تو اس کا برتن چاندی کا ہو گیا اور جس کے دل میں بدظنی آگئی اس کا برتن جیسا کہ تھا ویسا ہی رہا۔

نیز! بیان کیا گیا ہے کہ آپ کے پاس دو بیل تھے اسی سے آپ کاشتکاری کیا کرتے تھے اور آپ انہیں ہاتھ نہیں لگاتے تھے اور جب آپ ان سے کہتے کہ کھڑے ہو جاؤ تو وہ کھڑے ہو جاتے اور جب آپ ان سے کہتے کہ چلو تو چلنے لگتے تھے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ. گندم وغیرہ بویا کرتے اور معاً آپ کے بعد ہی وہ اگ بھی آتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کا ایک بیل مر گیا تو آپ نے اس کا سینگ پکڑ کر کہا: کہ اے پروردگار عالم! تو میرے اس بیل کو زندہ کر دے اور وہ باذنہ تعالیٰ زندہ ہو گیا۔

خلاصۂ کلام یہ کہ آپ کے فضائل و مناقب بکثرت ہیں آپ ایک فصیح و بلیغ فاضل تھے کبھی آپ قسم نہیں کھاتے تھے اور شدت حیاء کی وجہ سے آسمان کی طرف نظر نہیں اٹھایا کرتے تھے۔ قرائے سنجار میں سے قریہ بدریہ میں آپ آ رہے تھے اور اسی برس سے زیادہ عمر پا کر یہیں آپ نے وفات پائی تھی۔

(مؤلف) آپ اصل میں بدوی اور ہمارے قبیلہ ربیعہ سے تھے ہمارے برادر عم زادے علامہ محقق رضی الدین محمد الحنفی الرضوی نے اپنی تالیف موسوم ''بالاثار الرفیعہ فی ماثر بنی ربیعہ'' میں آپ کا ذکر بھی کیا ہے۔ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شیخ موسیٰ بن ہامان الزولی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین موسیٰ بن ہامان الزولی یا بقول بعض ابن ماہین الزولی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بھی مشائخ کبار سے تھے۔ جملہ علماء و مشائخ آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے بہت سے مشائخ نے آپ سے تلمذ حاصل کیا اور بے شمار لوگ آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے بہت سے امور مخفیہ آپ بیان کیا کرتے تھے آپ سے کرامات و خوارقِ عادات بکثرت ظاہر ہوئے۔ سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کرتے اور بسا اوقات آپ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا: کہ اے اہلِ بغداد! تمہارے شہر میں ایک ایسا سورج طلوع ہوگا جو کہ اب تک ایسا سورج تم پر طلوع نہیں ہوا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون سا سورج ہے؟ آپ نے فرمایا اس سے میری مراد شیخ موسیٰ الزولی ہیں۔

ایک دفعہ آپ حج سے واپس آئے تو آپ نے دو دن کے راستہ سے لوگوں کو آپ کا استقبال کرنے کے لئے بھیجا اور بغداد میں آ گئے تو خود آپ نے بھی آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کی۔

آپ مستجاب الدعوات تھے جس کے لئے بھی آپ جو دعا کرتے تھے آپ کی دعا قبول ہو جاتی تھی اگر آپ نابینا کے لئے دعا کرتے تو وہ آپ کی دعا کی برکت سے بینا ہو جاتا اور بینا کے لئے بددعا کرتے تو وہ نابینا ہو جاتا۔ فقیر کے لئے دعا کرتے تو وہ غنی ہو جاتا اور غنی کے لئے دعا کرتے تو وہ فقیر ہو جاتا مریض کے لئے دعا کرتے تو وہ تندرست ہو جاتا غرض جس بات کی کہ آپ دعا مانگتے فوراً اس کا ظہور ہو جایا کرتا۔

احمد المار دینی نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے اور ان سے میرے جدِ امجد نے بیان کیا کہ آپ اکثر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدے میں رہا

Marfat.com

کرتے تھے آپ دعا مانگتے معاً رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو جایا کرتا تھا۔

ایک عورت اپنے بچہ کو جو کہ چار ماہ کا تھا آپ کی خدمت میں لائی آپ نے اس کے لئے دعا کی وہ دوڑنے لگا پھر آپ نے اسے پکڑ لیا اور قل ھو اللہ احد اس کو پڑھایا تو اس نے آپ کے ساتھ ساتھ پوری سورت پڑھ لی اور پھر اس کے بعد سے وہ اچھی طرح سے چلنے پھرنے اور باتیں کرنے لگا آپ کی وفات کے بعد یہ لڑکا پھر دیکھا گیا تو اس وقت تین سال کا تھا اور یہ اسی طرح سے نہایت صاف زبان سے بولتا تھا اور اب اس کو لوگ ابو مسرور کہہ کر پکارتے تھے۔

آپ نے قصبہ ماردین میں سکونت اختیار کی تھی اور یہیں پر آپ نے وفات پائی اب تک آپ کا مزار ظاہر ہے اور لوگ زیارت کو آیا کرتے تھے بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ کو قبر میں اتارا گیا تو آپ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور قبر وسیع ہوگئی اور جو لوگ کہ قبر میں اترے تھے ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ رضی اللہ عنہ ورضی عنا بہ۔

شیخ رسلان الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ رسلان الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ عراق کے مشائخِ عظام سے تھے اور کرامات و مقاماتِ عالیہ رکھتے تھے اور معارف وحقائق اور قرب و کشف کے اعلیٰ منصب پر تھے سب کے دل آپ کی ہیبت ومحبت سے بھرے ہوئے تھے اور قبولیتِ عامہ آپ کو حاصل تھی آپ امام السالکین تھے اور شام میں تربیتِ مریدین آپ ہی کی طرف منتہی تھی بہت سے عجائبات وخوارقِ عادات آپ سے ظاہر ہوئے دور دراز کے لوگ آپ کے پاس آکر ٹھہرتے تھے۔

آپ کا کلام

معارف وحقائق میں آپ کا کلام نہایت نازک وعالی ہوتا تھا منجملہ اس کے کچھ ہم اس جگہ بھی نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

Marfat.com

مشاهدة العارف تقيده في الجميع وبر موزالعرفه في الاطلاع لان العارف واصل الا انه ترد عليه اسرار الله تعالیٰ جمله كليه بانوار تطلعه على شواهد الغيب وتطلعه على سر التحكيم فهو ماخوذ عن نفسه مردود على نفسه متمكن في قلبه فاخذه عن نفسه تقريب يشهده والتهذيب يوحده والتخصيص يفرده فتفريده وجوده ووجوده شهوده و شهوده شهوده قال الله تعالیٰ لاتدركه الابصار وهو يدرك الابصار فعند ادراكه الابصار شهدته البصائر.

یعنی عارف کا مشاہدہ اس کا کل میں مقید اور اس پر معرفت کا ظاہر ہونا ہے کیونکہ عارف واصل الی اللہ ہوتا ہے اور اس پر اسرار وانوار الٰہی وارد ہونے لگتے ہیں جس سے عارف شواہد غیب اور اسرار سے مطلع ہوتا رہتا ہے عارف نفس سے جدا اور نفس کی مخالفت پر آمادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے دل میں تمکن و وقار رکھا جاتا ہے عارف کو نفس سے جدا ہونے سے تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے اور نفس کی مخالفت کرنے سے اس کو تہذیب نفس اور اس کے دل میں سکون و وقار رکھ دیئے جانے سے اس کو تخصیص حاصل ہوتی ہے اور تقرب حق عارف کو شہود کے درجہ پر پہنچاتا ہے۔ تہذیب نفس اس کو توحید کے درجہ پر اور تخصیص اس کو تفرید کے درجہ پر پہنچاتی ہے اور اس کی تفرید اس کا وجود اور اس کا وجود اس کا شہود اور اس کا شہود شہود حق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ" (لوگوں کی نظریں تو اسے نہیں پا سکتیں اور وہ لوگوں کی نظروں کو پالیتا ہے) تو اس کے لوگوں کی نظریں پالینے کے وقت

---

[1] اس آیہ کریمہ سے رؤیت الٰہی کی نفی لازم نہیں آتی۔ بلکہ صرف ادراک کی ہے اور رویت اور ادراک میں فرق ظاہر ہے۔ اس مسئلہ کو امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے تفسیر کبیر میں اس آیت کے ذیل میں مفصل لکھ کر معتزلہ اور روافض علیہم اللعنۃ کا خوب رد کیا ہے۔ (مترجم)

Marfat.com

ان کی بصیرتیں اس کا مشاہدہ کرسکتی ہیں۔

قدوۃ العارفین شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود البعلی نے بیان کیا ہے کہ ایک روز آپ موسمِ گرما میں دمشق کے باغات میں سے ایک باغ میں تشریف رکھتے تھے اور اس وقت آپ کے مریدین میں سے ایک بہت بڑی جماعت بھی آپ کی خدمت میں موجود تھی اس وقت بعض حاضرین نے آپ سے ولی کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا: کہ ولی وہ شخص ہے جس کو کہ اللہ تعالیٰ تعریف تام عطاء فرمائے۔ اس کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ اس کی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا: کہ اس کی علامت یہ ہے۔ چار شاخیں آپ نے اپنے ہاتھ میں لیں اور ان میں سے ایک کی نسبت فرمایا: کہ یہ شاخ موسمِ گرما کے لئے ہے اور دوسری کی نسبت فرمایا: کہ یہ خریف کے لئے اور تیسری کی نسبت فرمایا: کہ یہ موسمِ سرما کے لئے ہے اور چوتھی کی نسبت فرمایا: کہ یہ ربیع کے لئے ہے پھر آپ نے موسم گرما والی شاخ کو اٹھا کر ہلایا تو سخت گرمی ہونے لگی پھر اسے رکھ کر آپ نے خریف والی شاخ کو اٹھا کر ہلایا تو فصلِ خریف کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں پھر آپ نے اسے پھینک کر موسمِ سرما والی شاخ کو اٹھا کر ہلایا تو آثارِ سرما نمایاں ہو کر سرد ہوا چلنے لگی اور سخت سردی ہوگئی اس کے بعد باغ کے تمام درختوں کے پتے خشک ہو گئے پھر آپ نے فصل ربیع والی شاخ کو اٹھا کر ہلایا تو درختوں کے تمام پتے تر و تازہ اور ہرے بھرے ہو گئے اور تمام شاخیں میوؤں سے بھر گئیں اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں اس کے بعد آپ درختوں کے پرندوں کی طرف نظر کرتے ہوئے اٹھے اور ایک درخت کے نیچے آئے اور اسے ہلا کر اس کے پرندے کی طرف جو کہ اس پر بیٹھا ہوا تھا اشارہ کیا کہ تو اپنے خالق کی تسبیح پڑھ تو وہ ایک نہایت عمدہ لہجہ میں چہچہانے لگا جس سے سامعین نہایت محظوظ ہوئے اسی طرح سے آپ ہر ایک درخت کے نیچے آ کر پرندوں کی طرف اشارہ کرتے گئے اور آپ کے حسبِ اشارہ تمام پرندے چہچہاتے گئے مگر ان میں سے ایک پرندہ نہیں چہچہایا آپ نے فرمایا: خدا کے حکم سے تو زندہ بھی نہ رہے تو وہ

Marfat.com

سی وقت گر کر مر گیا۔

آپ کی کرامات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ پندرہ شخص آپ کے یہاں مہمان آ گئے اس وقت آپ کے نزدیک بجز پانچ روٹیوں کے اور کچھ نہ تھا آپ نے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کہہ کر ان پانچ روٹیوں کو ان کے سامنے رکھ دیا اور دعا کی۔ "اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وانت خیر الرازقین کہ اے پروردگار! تو ہماری روزی میں برکت کر تو ہی سب کو روزی اور بہتر روزی دینے والا ہے" تو آپ کی دعا کی برکت سے سب نے ان روٹیوں کو کھایا اور سب کے سب خوب سیر ہو گئے اور جو کچھ روٹی بچ رہی اسے آپ نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سب کو ایک ایک ٹکڑا دیدیا پھر یہ لوگ بغداد شریف چلے گئے اور ان ٹکڑوں میں سے کئی دن تک کھاتے رہے۔

نیز! ابو احمد بن محمد الکروی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپ کو ہوا میں جاتے ہوئے دیکھا کہ اس وقت کبھی تو آپ ہوا میں چلنے لگتے تھے اور کبھی بیٹھے ہوئے ہوا میں جاتے تھے اور کبھی آپ تیر کی طرح تیز ہو جاتے تھے اور کبھی آپ پانی پر سے ہو کر چلنے لگتے تھے پھر میں نے عرفات اور حج کے تمام موقعوں میں آپ کو دیکھا اور اس کے بعد پھر آپ مجھ کو دکھائی دیئے جب میں دمشق آیا اور لوگوں سے آپ کا حال پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ بجز عرفہ اور قربانی کے دن اور ایامِ تشریق کے اور کسی روز آپ پورا دن ہم سے غائب نہیں ہوئے۔

ایک روز میں نے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ اپنے حال میں مستغرق تھے اور ایک شیر آپ کے قدموں پر لوٹ رہا تھا۔

ایک روز میں نے دمشق کے ایک میدان میں آپ کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا اور آپ سے میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: کہ اس وقت فرنگیوں کا لشکر ساحل کی طرف نکلا ہے اور مسلمانوں کے لشکر نے ان کا پیچھا کیا ہے تو میں یہ ان

Marfat.com

کے لشکر کو تیر مار رہا ہوں۔ بعد ازاں مسلمانوں کے لشکر نے بیان کیا کہ ہم فرنگیوں کے لشکر میں ان کے سروں پر آسمان سے کنکریاں گرتی ہوئی دیکھتے تھے اور جو کنکری جس سوار پر گرتی تھی آپ کی برکت سے وہ کنکری سوار کو مع اس کے گھوڑے کے ہلاک کر دیتی تھی یہاں تک کہ انہیں کنکریوں سے ان کا بہت سا لشکر ہلاک ہو گیا۔

آپ کا وصال

دمشق میں آپ سکونت پذیر تھے اور یہیں پر آپ نے وفات پائی اور یہیں پر آپ دفن بھی کیے گئے اور اب تک آپ کا مزار مبارک ظاہر ہے اور لوگ زیارت کرنے آیا کرتے ہیں۔

جب آپ کے جنازے کو اٹھا کر قبرستان لے جانے لگے تو اثنائے راہ میں سبز پرندے آئے اور آپ کی نعش کے اردگرد پھرتے رہے اور بہت سے سوار دکھائی دیئے جو کہ آپ کی نعش کے اردگرد ہو گئے یہ سوار سفید گھوڑوں پر سوار تھے اور ان کو نہ تو اس سے پہلے کسی نے دیکھا تھا اور نہ انہیں بعد میں کسی نے دیکھا۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر البکری الشہیر بالسہروردی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر البکری الشہیر بالسہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ اکابر مشائخینِ عراق اور محقق علمائے اسلام سے تھے۔ مفتی العراقین آپ کا لقب تھا آپ علماء و مشائخ دونوں فریق میں مقتداء اور پیشوا مانے جاتے تھے آپ کراماتِ جلیلہ و احوال نفیسہ رکھتے تھے اور آپ صرف عارف نہیں بلکہ متعارف تھے۔

آپ منجملہ ان علماء و فضلا کے ہیں جنہوں نے مدرسہ نظامیہ بغداد میں مدتوں درس و تدریس کی اور فتوے دیئے آپ نے شریعت و حقیقت میں مفید مفید کتابیں بھی لکھیں دور دراز مقام کے طلبہ بغداد آ کر آپ سے مستفید ہوئے دیگر علماء و مشائخ کی

Marfat.com

طرح آپ بھی خچر پر سوار ہوا کرتے تھے۔

آپ نہایت کریم الاخلاق تھے اللہ تعالیٰ نے عام و خاص سب کے دلوں میں آپ کی ہیبت و محبت ڈال دی تھی۔

آپ کے بھتیجے شہاب الدین عمر السہر وردی شیخ عبد اللہ بن مسعود بن مطہر رضی اللہ عنہم وغیرہ بہت سے اعیانِ مشائخ آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے اور بڑے بڑے اکابرین صوفیائے کرام نے آپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا ہے تمام آفاق میں آپ کی شہرت ہوئی اور دور دراز سے لوگ آپ کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔

معارف وحقائق میں آپ کا کلام

معارف وحقائق میں آپ کا کلام بہت کچھ ہے منجملہ اس کے کچھ ہم یہاں بھی نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کہ احوال معاملات قلب کا نام ہے جس سے کہ صفاتِ اذکار شیریں معلوم ہونے لگیں۔ منجملہ اس کے مراقبہ ہے اور پھر قربِ الٰہی پھر محبت پھر موافقت محبوب اس کے بعد خوف اور خوف کے بعد حیاء اور حیاء کے بعد انس اور انس کے بعد یقین اور یقین کے بعد مشاہدہ اور بعض کی حالتِ قرب میں عظمتِ الٰہی پر نظر پڑ جاتی ہے جس سے محبت اور رجاء ان پر غالب آجاتی ہے۔

نیز! آپ نے فرمایا ہے کہ تصوف کی ابتداء علم اور اس کا اوسط عمل اور اس کی نہایت موہبت (غایتِ مقصود) ہے کیونکہ علم سے مقصود منکشف ہو جاتا ہے اور عمل طلب میں معین ہوتا ہے اور موہبت غایتِ مقصود تک پہنچاتی ہے۔

اور اہلِ تصوف کے تین طبقے ہیں۔ اول: مرید طالب دوم: متوسط سائر سوم: منتہی واصل مرید صاحب وقت اور متوسط صاحبِ حال اور منتہی صاحبِ یقین ہوتا ہے اور متصوفین کے نزدیک سانسوں کو گننا بہترین امور سے ہے اور مرید کا مقام ریاضت و مجاہدہ میں رہنا سختی و تلخی اختیار کرنا اور حظوظ ولذاتِ نفسانی سے دور رہنا ہے اور متوسط کا

مقامِ طلب ومقصود میں سختیاں اٹھانا اور ہر حال میں صدق وراستی کو نہ چھوڑنا اور تمام مقامات آداب واخلاق کو مدِ نظر رکھنا اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ترقی کرتے رہنا اور منتہی کا مقام ہوشیار اور اپنے مقام پر ثابت قدم رہنا اور جہاں کہیں کہ دعوتِ حق قبول کرنا منتہی تمام مقامات سے گزر کر مقام تمکین وثبات میں پہنچ جاتا ہو۔ دعوتِ حق قبول کرنا منتہی تمام مقامات سے گزر کر مقام تمکین وثبات میں پہنچ جاتا ہے کوئی حال واحوال اسے متغیر نہیں کرسکتا اور نہ کسی قسم کی سختی ودشواری کا اثر اس پر ہوتا ہے بلکہ سختی نرمی منع وعطا جفا ووفا اس کے لئے برابر ہوتی ہے۔ اس کا کھانا بمنزلہ اس کی بھوک کے اور سونا بمنزلہ اس کے جاگنے کے اور اس کا ظاہر خلق کے ساتھ اور اس کا باطن حق کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ تمام احوال جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے۔

آپ کے کرامات

قدوۃ العارفین شیخ شہاب الدین عمر السہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ہمارے عمِ بزرگ شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر رحمۃ اللہ علیہ جب کسی مرید کو نظرِ عنایت وتوجہ سے دیکھتے تھے تو وہ کامل ہوجاتا تھا اور جب کسی شخص کو آپ خلوت میں اپنے ساتھ روزانہ بٹھلایا کرتے تھے اور اس سے اس کے حال واحوال مفقود ہوجاتے تو آپ اس سے فرماتے کہ آج شب کو تمہیں یہ یہ حالات پیش آئیں گے اور تم اس مقام پر پہنچ جاؤ گے اور فلاں فلاں وقت میں تمہارے پاس شیطان آئے گا تو اس سے تم ہوشیار رہنا چنانچہ شب کو یہ تمام حالات اس شخص پر واقع ہوتے۔

ایک وقت کا ذکر ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اس وقت گائے کا ایک بچہ آپ کے لئے لایا اور کہنے لگا: کہ حضرت یہ بچہ میں آپ کی نذر کرتا ہوں اس کے بعد یہ شخص چلا گیا آپ نے فرمایا: کہ یہ گائے کا بچہ مجھ سے کہتا ہے کہ میں شیخ علی بن الہیتی کے نذرانہ میں دیا گیا ہوں اور آپ کے نذرانہ کو جو بچہ دیا گیا ہے وہ دوسرا ہے چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد یہ شخص دوسرا بچہ لے کر آیا اور کہنے لگا: کہ حضرت یہ

Marfat.com

دونوں بچے مجھ پر مشتبہ ہو گئے اس لئے اس میں غلطی ہو گئی دراصل آپ کے نذرانہ میں دیا ہوا یہ بچہ ہے آپ نے اسے لے لیا اور اسے واپس کر دیا۔

شیخ محمد عبد اللہ بن مسعود الرومی بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت میں بغداد کی سوق الشیاطین میں سے گزرتے ہوئے آپ کے ساتھ جا رہا تھا کہ اثنائے راہ میں ایک ٹنگی ہوئی بکری کی طرف جسے قصاب بنا رہا تھا آپ کی نظر پڑی آپ نے اس قصاب سے فرمایا: کہ یہ بکری مجھ سے کہہ رہی ہے کہ میں مردار ہوں قصاب آپ کا کلام سن کر بے ہوش ہو گیا اور جب ہوش میں آیا تو اس نے آپ کے دستِ مبارک پر توبہ کی اور اقرار کیا کہ بے شک یہ بکری مردار تھی۔

ایک دفعہ میں آپ کے ساتھ جا رہا تھا کہ اثنائے راہ میں آپ کو ایک شخص ملا جو کہ اپنے لئے کچھ میوے لئے جا رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا: کہ یہ میوہ تم مجھے فروخت کر دو اس نے کہا: کیوں آپ نے فرمایا: یہ میوہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ آپ مجھے اس شخص سے بچا لیجئے اس نے مجھے اس لئے خریدا ہے کہ مجھے کھا کر پھر یہ شراب پئے اتنا سن کر یہ شخص بے ہوش ہو کر گر پڑا اور پھر آپ کے پاس آ کر شراب خوری سے تائب ہو گیا اور کہنے لگا: کہ بجز اللہ تعالیٰ میرے اس گناہ سے اور کوئی مطلع نہ تھا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں آپ کے ساتھ (بغداد کے) محلہ کرخ میں جا رہا تھا کہ راستے میں ہمیں ایک مکان سے شراب خوروں کی آواز سنائی دی آپ لوگوں کی آواز سن کر اس مکان کی طرف آئے اور آ کر اس مکان کی دہلیز میں آپ نماز پڑھنے لگے اتنے میں وہ لوگ مکان میں سے نکل آئے اور آپ کو اندر لے گئے تو ان کی تمام شراب پانی ہو گئی اور یہ سب لوگ آپ کے دستِ مبارک پر تائب ہوئے۔

ولادت و وفات و نسب

آپ 490ھ میں بمقام سہرورد یا بقول بعض شہرِ روز تولد ہوئے اور بغداد میں توطن اختیار کیا اور 563ھ میں یہیں پر آپ نے وفات پائی۔

Marfat.com

شیخ نورالدین بن علی الشافعی نے اپنی کتاب بہجۃ الاسرار میں آپ کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے۔

شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر بن محمد بن عبداللہ المعروف معاویہ ابن سعید بن الحسین القاسم بن النصر بن القاسم بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق السہروردی رحمۃ اللہ علیہ

سمعانی نے اسے کچھ اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے کہ عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عمویہ (ان کا نام عبداللہ تھا) بن سعد بن الحسن بن القاسم بن علقمہ بن النصر بن عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

اور محمد القابسی نے بیان کیا ہے کہ آپ امیرِ حشویہ کی اولاد سے اور کردی تھے اور بکری نہ تھے۔

ابنِ نجار نے بیان کیا ہے کہ سہرورد بضمہ سین مہملہ وسکون ہائے ہوز وفتحہ رائے مہملہ وسکون رائے ثانیہ ودر آخر دال مہملہ عراقِ عجم میں زنجان کے ایک شہر کا نام ہے۔

شیخ محمد ابوالقاسم بن عبدالبصر رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ ابومحمد القاسم بن عبدالبصر رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ اعیانِ مشائخِ عراق اور علمائے عام میں سے تھے اور کراماتِ ظاہرہ واحوال نفیسہ رکھتے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمکین جاہ وعظمت حقیقی اور قبولیتِ عامہ عطا فرمائی تھی اور آپ کو صاحبِ ہیبت وعظمت وصاحب تصرفِ تام کیا تھا آپ جامع شریعت وطریقت تھے اور مذہب مالکی رکھتے تھے۔ شہر بصرہ اور ملحقاتِ بصرہ میں اس وقت تربیتِ مریدین اور فتوے دینا وغیرہ امور آپ ہی کی طرف منتہی تھے۔ صاحبِ حال واحوال سے کثیر التعداد لوگوں نے آپ سے ارادت حاصل کی اور آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے بصرہ میں آپ اپنے وعظ میں شریعت وحقیقت دونوں کا بیان فرمایا کرتے تھے اور علماء ومشائخ

Marfat.com

اس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

آپ کا کلام

آپ کا کلام نہایت نفیس و عالی ہوتا تھا منجملہ اس کے ہم کچھ اس جگہ بھی نقل کرتے ہیں۔

وھوا ھذا الوجد حجود ما لم یکن عن شاھد مشھود و شاھد الحق یفنی شواھد الوجودو ینفی عن العین الوسن سکرہ یرید علی سکر الشراب وارواح الواجدین عطرۃ لطیفہ وکلامھم یحیی اموات القلوب و یزید فی العقول والوجد یقسط التمیز ویجعل الاماکن مکانا واحدا والاعیان عینا واحد او اولہ رفع الحجاب و مشاھدۃ الرقیب و حضور الفھم و ملاحظہ الغیب ومحادثہ السروایناس المفقود و شرط صحہ الوجد القطاع اوصاف البشریہ عن التعلق بمعنی الوجد حال وجودہ ومن لافقد لہ لا وجدلہ وھو مقامان ناظر و منظور الیہ فالناظر مخاطب یشاھد الذی وجدہ فی وجدہ والمنظور الیہ مغیب وقداختطفہ الحق باول ماورد الیہ والوجود نھابہ الوجد لان التواجد بوجب استیعاب العبد والوجدتم ورود ثم شھود ثم وجود فمتعدار الوجود یحصل الخمود و صاحب الوجود محو، صحو فحال صحوہ بقائہ وحال محوہ فنائہ بالحق الی الحق وھاتان الحالتان معاقبتان ابدا والوجود اسم لثلثہ معان الاول: وجود علم لدنی بقطع علم الشواھد فی صحبہ مکاشفہ الحق والثانی: وجود الحق

Marfat.com

وجود اغیر مقطوع والثالث وجود رسم الوجود فاذا الوشف العبد بوصف الجمال سکر القلب فطرب الروح وھام السر فالصحو انما ھو بالحق وکلما کان فی غیرالحق لم یخل من حیرۃ لا حیرۃ شبھہ بل حیرۃ فی مشاھدۃ نورالعزۃ وکلما کان بالحق لم تعتور علیہ علہ ثمہ الصحومن اودیۃ الجمیع والوائح الوجود الجمع و منازل الحیات و الحیات اسم لثلثہ معان الاول حیات العلم ولھا ثلثہ انفاس نفس الخوف و نفس الرجاء و نفس المحبہ والثانی حیات الجمع من الموت التفرقہ ولھا ثلثہ انفاس نفس الاضطرار و نفس الافتقار و نفس الافتخار والثالث: حیات الوجود من موت وھی حیات الحق ولھا ثلثہ انفاس نفس الھیبہ وھو نفس یبیت الاعتدال و نفس الوجود وھو یمنع الانفصال ونفس الانفراد یورث الاتصال ولیس وراء ذلك ملحظ لنظارہ من موت الجبل الفناء و لا طاقہ للاشارۃ

ترجمہ:- یعنی جو وجد کہ مشاہدے سے خالی ہو وہ وجد کذب و دروغ ہے اور شاہد شواہد وجود میں فنا اپنی ہستی وجود سے نکل جاتا ہے اور اس کا سکر سکر شراب سے بہت زیادہ ہوتا ہے اور واجدین کی ارواح نہایت پاکیزہ اور لطیف ہوتی ہیں اور ان کا کلام مردہ دلوں کو زندہ اور عقل کو زیادہ کرتا ہے اور وجد تمیز کو اٹھا دیتا ہے اور مکانات متعددہ کو جو مکان واحد اور اعیانِ مختلفہ کو عین واحد کر دیتا ہے اور وجد کی ابتداء حجابات کا اٹھ جانا اور تجلیات حق کا مشاہدہ کرنا اور فہم کا حاضر ہونا اور اسرارِ غیب کا ملاحظہ اور گم گشتگی اور تنہائی کو پسند کرنا صحت وجد کی یہ شرط ہے کہ وجد کے سبب سے اوصافِ

Marfat.com

بشریت منقطع ہو جائیں اور جس وجد سے کہ اوصاف بشریت سے فقدان (گم گشتہ ہونا) نہ حاصل ہو در حقیقت وہ وجد نہیں اور وجد کے دو مقام ہیں۔ مقامِ ناظر اور مقامِ منظور الیہ۔ مقامِ ناظر: مقامِ مشاہدہ ہے اور مقامِ منظور الیہ مقام غیب ہے کہ حق تعالیٰ اسے اوّل وجد میں اپنی طرف کھینچ لیتا ہے کیونکہ تواجد استیعابِ عبدیت اور وجد استغراقِ عبدیت اور وجود طلبِ فنا کو لازم کرتا ہے اور اس کی ترتیب اس طرح سے ہے کہ اوّل حضور پھر ورود پھر شہود اور پھر وجود ہے پھر وجود سے خمود حاصل ہوتا ہے اور صاحبِ وجود محو اور ہوشیاری میں رہتا ہے اس کی ہوشیاری اس کی بقاء اور اس کا محو اور اس کی فنا ہے اور اس کی یہ دونوں حالتیں ہمیشہ یکے بعد دیگرے رہتی ہیں۔ (متصوفین کے نزدیک) وجود کے تین معنی ہوتے ہیں۔ اول: وجود علمِ لدنی جس سے کہ علمِ شواہد قطع ہو جاتے ہیں اور اس سے مکاشفۂ حق حاصل ہوتا ہے۔ دوم: وجودِ حق کہ پھر اس سے انقطاع نہ ہو سکے۔ سوم: وجودِ رسوم وجود اور جب بندے کو مکاشفہ جمال ہو جاتا ہے تو اس کے دل میں سکر پیدا ہوتا ہے اور اس کی روح میں خوشنودی پیدا ہوتی ہے اور سر ظاہر ہوتا ہے اور حالت صحو نہیں حاصل ہوتی مگر تجلیات حق سے پھر جب صاحب وجود غیر حق کی طرف مشغول ہوتا ہے تو اسے حیرت طاری ہوتی ہے مگر حیرت شبہ نہیں بلکہ حیرت مشاہدہ عزت وکمال اور جب ذاتِ حق کی طرف مشغول ہوتا ہے تو پھر اس پر کسی امر کا توارد نہیں ہوتا کیونکہ صحو مقاماتِ جمعیت ولوائحِ وجود اور منازلِ حیات سے ہے اور حیات کے تین معنی ہیں۔

اول: حیاتِ علم اور حیاتِ علم کے تین انفاس ہیں۔ نفسِ خوف نفسِ رجاء نفس محبت

دوم: حیات حی کی جمع ہے جو کہ موت۔ کے تفرقہ سے حاصل ہوتی ہے اور اس کے بھی

Marfat.com

تین انفاس ہیں۔ نفسِ اضطرار نفسِ افتقار نفسِ افتخار۔ سوم: حیاتِ وجود جو کہ موت کے تفرقہ سے حاصل ہوتی ہے اور یہ حیات حق ہے اور اس کے بھی تین انفاس ہیں۔ اوّل: نفسِ ہیبت اس سے اشتغال بالغیر نہیں رہتا۔ دوم: نفسِ وجود جو کہ انفصال کو مانع ہوتا ہے سوم نفسِ انفراد اور اس سے اتصال ہوتا ہے اس سے آگے پھر نہ مقامِ نظارہ ہے اور نہ طاقت اشارہ۔

آپ کی فضلیت وکرامات

قدوۃ العارفین شیخ الصوفیہ شیخ شہاب الدین عمر السہروردی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کی زیارت کرنے کے لئے بصرہ گیا اور بصرہ پہنچتے ہوئے بہت سے مویشی اور کھیت اور باغات پر سے جو کہ آپ کی طرف منسوب تھے میرا گزر ہوا اور یہ حال دیکھنے سے مجھے خیال ہوا کہ یہ تو امارات کی شان ہے پھر میں سورۂ انعام پڑھتا ہوا بصرہ میں داخل ہوا اور میں نے اپنے جی میں کہا: کہ دیکھوں کون سی آیت پر میں آپ کے دولت خانہ میں داخل ہوتا ہوں اور آپ کے حق میں اس آیت کو میں نیک فالی سمجھوں گا غرض میں پڑھتا ہوا گیا اور اس آیت پر میں آپ کے دولت خانہ کے دروازے پر پہنچا۔ "اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده" یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدائے تعالیٰ نے ہدایت کی تم ان کی ہدایت کی پیروی کرتے رہو۔ میں یہ آیت پڑھتا ہوا آپ کے دروازے میں کھڑا ہوا تھا کہ آپ کا خادم قبل اس کے کہ میں اندر جانے کی اجازت چاہوں مجھے اندر بلا لے گیا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے اول مجھ سے یہی فرمایا: کہ عمر جو کچھ زمین پر ہے وہ زمین ہی پر ہے اور اس میں میرے دل میں کچھ بھی نہیں ہے آپ کے یہ فرمانے سے مجھے نہایت ہی تعجب ہوا۔

شیخ علی الخباز بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت اپنے بعض احباب کے ساتھ ان کے ایک باغ میں تھا۔ اس وقت ان کے پاس ایک فقیر آئے اور ان سے کہنے لگے کہ تم مجھے انجیر کھلا کر شکم سیر کردو انہوں نے کوئی قریباً آدھ سیر انجیر لا کر ان کو دیئے اور انہوں

Marfat.com

نے کھا کر کہا: کہ اور لاؤ انہوں نے اور لا کر دیئے اور اسی طرح سے یہ قریباً چار پانچ من انجیر کھا گئے اور پھر نہر پر جا کر بہت سا پانی پیا ایک مدت مدید کے بعد مالکِ باغ نے مجھ سے بیان کیا کہ اس سال سے میرے کھیت و باغات کی پیداوار دوگنی ہوگئی پھر اسی سال مجھے حج بیت اللہ جانے کا موقع ملا چنانچہ میں حج بیت اللہ کے لئے گیا اور اس اثناء میں راستہ میں میں قافلہ کے آگے جا رہا تھا کہ مجھ کو ان بزرگ موصوف کو جن کو میں نے انجیر کھاتے ہوئے دیکھا تھا دیکھنے کا اشتیاق ہوا۔ مجھے یہ خیال گزرتے ہی جب میں نے اپنی داہنی جانب دیکھا تو یہ بزرگ بھی جا رہے ہیں مجھے ان کو دیکھتے ہی دہشت سی غالب ہوئی اور میں نے ان کو سلام کیا اور ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا یہ بزرگ اور میں دونوں قافلہ کے آگے آگے چلے جاتے تھے اور جب یہ بزرگ چلتے تو انہیں کے ساتھ ساتھ قافلہ بھی چلتا تھا اور جب یہ بیٹھ جاتے تھے تو قافلہ بھی اتر پڑتا تھا انہی ایام سے ایک روز کا ذکر ہے کہ یہی بزرگ ایک حوض کے پاس آئے جس کا پانی خشک ہونے کے قریب ہوگیا آپ نے اس کے نیچے کی مٹی نکال نکال کر کھانی شروع کی اور ذرا سی یہی مٹی آپ نے مجھ کو بھی کھلائی تو مجھے یہ مٹی ذائقہ میں حشو خشکانج کی طرح اور خوشبو میں مشک کی طرح معلوم ہوئی مٹی کھا کر پھر آپ نے بہت سا پانی پیا اور پانی پی کر مجھ سے فرمایا: علی اس کے کھانے کے بعد جو تم نے مجھے کھاتے دیکھا تھا آج میں نے کھایا ہے اور اس کے درمیان میں نہ میں نے کچھ کھایا اور نہ پیا۔ میں نے اس وقت ان سے دریافت کیا کہ حضرت یہ قوت آپ کو کن سے حاصل ہوئی ہے تو انہوں نے فرمایا: کہ ایک روز حضرت شیخ ابو محمد بن عبد بصری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ پر توجہ کی جس سے میرا دل محبت سے بھر گیا اور میرا سرّ حق سبحانہ تعالیٰ سے واصل ہوگیا تصرفِ اکوان واعطان عطا ہوا اور بعید مجھ سے قریب ہوگیا غرض آپ کی نظر سے میں غایتِ مقصود کو پہنچا اور وہ قوت حاصل ہوئی کہ جس سے میں بجز احکام بشریت باقی رکھنے کے اکثر اوقات کھانے پینے سے مستغنی ہوگیا۔ شیخ علی الخباز کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد میں

Marfat.com

نے ان بزرگ کو نہیں دیکھا۔ رضی اللہ عنہم

شیخ ابو عبد اللہ البلخی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں ایک وقت مکہ معظمہ میں تھا اسی وقت شیخ محمد بن عبد البصری بھی مکہ معظمہ میں تشریف لائے آپ کے ہمراہ اس وقت چار اشخاص اور بھی تھے انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور نماز پڑھ کر سب نے سات دفعہ طواف کیا اور طواف کر کے باب شیبہ کی طرف کو نکلے میں بھی آپؒ کے ہمراہ ہو گیا اور آپ کے بعض ہمراہیوں نے مجھ کو آپ کے ساتھ ہونے سے روکا آپ نے فرمایا: کہ انہیں مت روکو آنے دو پھر آپ نے سب کے آگے کھڑے ہو کر فرمایا: کہ میرے قدموں پر قدم رکھتے ہوئے چلے آؤ غرض! ہم آپ کے ساتھ ساتھ چلے گئے یہاں تک کہ ہم سب نے آپ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد پھر آگے جا کر عصر کی اور پھر سدّ یاجوج ماجوج میں جا کر مغرب کی اور جبلِ قاف میں جا کر عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ پہاڑ کی چوٹی پہ جا کر بیٹھے اور آپ کے گرداگرد ہم سب بھی بیٹھ گئے اور جبلِ قاف کے چاروں طرف کے لوگ آن آن کر آپ کو سلام علیک کرنے لگے۔

ان لوگوں کے جسموں سے چاند و سورج کی طرح سے روشنی پھیلتی جاتی تھی پھر جو (آسمان اور زمین کا درمیانی فاصلہ فضا) میں سے بجلی کی طرح سے بہت سے لوگ آئے اور آپ کے پاس حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے اور آپ کا کلام سننے کے مشتاق ہوئے آپ نے کلام کرنا شروع کیا تو ان میں سے بعض کا یہ حال تھا کہ لرزتے تھے اور بعض کا یہ حال کہ جوّ میں دوڑنے لگتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور ان سب نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر آپ واپس ہوتے ہوئے بہت سے ایسے مقامات میں اتر گئے جس کی زمین میں مشک کی سی خوشبو آتی تھی اور جہاں بہت سے آدمی نہایت خوش الحانی سے ذکر اللہ کر رہے تھے اور آپ کے درمیان تسبیح پڑھتے جاتے تھے اور آپ کو وجد ہو جاتا تھا اور آپ اس کی فضا میں تیر کی طرح سے نکل جاتے تھے اور کبھی آپ فرماتے تھے کہ اے پروردگار! جن لوگوں کا کہ تو ذمہ دار اور ان کا کفیل ہے تو ان پر اپنا

Marfat.com

فضل و کرم کر پھر ہم جس جگہ سے کہ گئے تھے۔ وہیں واپس آ گئے اور اس کے بعد ہم ایک شہر میں آئے جو بلا مبالغہ گویا سونے چاندی سے بنا ہوا تھا اور جس میں نہریں اور باغات بکثرت تھے ہم نے آ کر یہاں پر کچھ میوے کھائے اور نہروں سے پانی پیا اور ایک ایک سیب ہم نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور رخصت ہوئے آپ نے فرمایا: کہ یہ اولیاء اللہ کا شہر ہے اس میں بجز اولیاء اللہ کے اور کوئی نہیں آ سکتا پھر مکہ معظمہ میں آ کر ہم نے ظہر کی نماز پڑھی۔

آپ کا وصال

بصرہ میں آپ سکونت پذیر تھے اور کبیر سن ہو کر 580 ہجری میں آپ نے وفات پائی اور آپ کی قبر اب تک ظاہر ہے اور لوگ زیارت کیا کرتے ہیں آپ کے وفات پانے کے بعد پرندوں نے بھی جوّ (فضا) میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں نے دیکھا اور ان کی آواز سنی اور اس روز بہت سے یہودی اور عیسائی مسلمان ہوئے۔

شیخ ابوالحسن الجوسقی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے شیخ ابوالحسن الجوسقی ہیں آپ بھی اکابرین مشائخِ عراق اور عظمائے عارفین سے تھے کرامات و مقاماتِ عالیہ اور تصریفِ تام رکھتے تھے بہت سے خوارقِ عادات اللہ تعالیٰ نے آپ کے دستِ مبارک پر ظاہر کئے اور بہت سے امورِ مخفیہ کو آپ کی زبان پر گویا کیا آپ اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد اور عمل و علم دونوں میں کامل تھے۔

شیخ علی بن الہیتی کی خدمتِ بابرکت سے آپ مستفید ہوئے اور آپ ہی کی طرف آپ اپنے آپ کو منسوب بھی کرتے تھے۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی آپ آیا جایا کرتے تھے۔

شیخ بقاء بن بطو۔ شیخ عبد الرحمٰن الطفسونجی ابو سعید القیلوی وغیرہ سے آپ نے ملاقات

کی۔

آپ کی صحبتِ بابرکت سے اکابرین کی ایک بہت بڑی جماعت مستفید ہوئی۔ شیخ ابو محمد عبد الرحمٰن البغدادی بن جیش آپ کی طرف منسوب تھے نیز صلحاء سے کثیر التعداد لوگوں نے آپ سے فخرِ تلمذ حاصل کیا۔

آپ کا کلام

آپ نے فرمایا: کہ علماء کا فساد دو باتوں میں ہے:

اول: یہ کہ علم پر عمل نہ کریں

دوم: یہ کہ جس بات کا علم نہ ہو اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور کلام لایعنی اور جس امر سے کہ روکے جائیں باز نہ رہیں اور ہر ایک سے انسیت رکھنا ادبار کی نشانی ہے۔

اور شقاوت کی تین علامتیں ہیں:

اول: یہ کہ علم حاصل ہو اور عمل سے محروم رہے

دوم: یہ کہ عمل کرتا ہو مگر اخلاص سے محروم رہے

سوم: یہ کہ اہلِ عرفان کی صحبت میں رہ کر ان کی تعظیم نہ کرے

اور یاد رہے کہ علم حرزِ جان اور جہل غرور ہے اور صدق امانت اور صلہ رحمی بقاء اور قطع رحمی مصیبت ہے اور صبر شجاعت اور کذب عاجزی اور صدق قوت ہے اور ہر ایک شخص کو چاہئے کہ ایسے شخص کی صحبت میں رہا کرے جو کہ اس کو آدابِ شریعت سے متنبہ اور اس کی غفلت شعاری میں اس کے حال و احوال کی حفاظت کرتا رہے۔

دُعائے مستجاب

آپ اکثر اوقات یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اللھم یا من لیس فی السموات من قطرات وفی الارض

Marfat.com

من حبات ولا فی ھبوب الریح والجآت ولا فی قلوب الخلق من خطرات ولا فی اعضائھم من حرکات ولا فی اعینھم ان لحظات الا وھی لك شاھدات وعلیك والات وبربوبیتك معترفات و فی قدرتك متحیرات فاسئلك یا اللہ بالقدرۃ التی تحیربھا من فی السمٰوات والارض ان تصلی علی محمد وعلی الہٖ وصحبہٖ وذریاتہٖ"

یعنی اے اللہ! آسمان کے تمام قطرے اور زمین کے سارے دانے کل سخت سے سخت آندھیاں اور تیری مخلوق کے دلوں کے کل خطرات اور ان کی آنکھوں کے نظارے سب کے سب تیری گواہی دیتے ہیں اور تیری ذاتِ پاک پر صریحاً دلالت کرتے ہیں اور تیری ربوبیت کے معترف اور تیری قدرت میں متحیر ہیں تیری اس قدرت کی برکت سے جس نے کہ کل آسمان زمین والوں کو متحیر کر رکھا ہے دعا مانگتا ہوں کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب اور ذریات پر درود بھیج آمین!

جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہو گی آپ اکثر مندرجہ ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔

اشار قلبی الیك کیما — یری الذی لا تراہ عینی

میرے دل نے تیری طرف اشارہ کیا تا کہ وہ اس ذات کا مشاہدہ کرے جو کہ ظاہری آنکھوں سے نہیں دکھائی دیتی۔

وانت تلقی علی ضمیری — حلاوۃ السوال والتمنی

میرے دل پر تو ہی القاء کیا کرتا ہے حلاوت سوال اور حلاوتِ اشتیاق کو۔

ترید منی اختبار شیء — وقدعلمت المرادمنی

Marfat.com

تو میری آزمائش کرنا چاہتا ہے اور تجھے معلوم ہے جو کچھ میری مراد ہے۔

فکیف ماشئت فاختبرنی ولیس فی سواک حظ

وہ یہ ہے کہ بجز تیری ذات کے اور کسی شے سے مجھے راحت نہیں سو جس طرح سے کہ تو چاہے مجھے آزما۔

آپ کی فضیلت وکرامات

شیخ عمر البزاز نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ شیخ علی بن الہیتی کی طبیعت کچھ ناساز ہوئی تو حضرت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور اس وقت شیخ بقاء بن بطو شیخ ابوسعید القیلوی اور شیخ احمد الجوی الصرصری وغیرہ بھی موجود تھے۔ شیخ علی بن الہیتی نے آپ (یعنی شیخ ابوالحسن الجوسقی) کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور آپ نے دستر خوان بچھایا اور دستر خوان بچھا کر آپ متفکر کھڑے رہے کہ مشائخ موصوف میں سے پہلے کس کے سامنے نان رکھیں۔ بعد ازاں آپ نے بہت سے نان اٹھا کر اور دفعتاً بیچ میں چھوڑ دیئے جس سے نان چاروں طرف پھیل گئے بدون اس کے کہ کسی کے سامنے رکھنے کی ضرورت پڑتی حاضرین اس لطیفہ سے بہت خوش ہوئے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ آپ کے خادم ابوالحسن نے اس وقت کیا عمدہ بات کی ہے شیخ علی بن الہیتی نے فرمایا: کہ حضرت میں اور وہ دونوں آپ کے خادم ہیں۔

پھر شیخ علی بن الہیتی نے آپ سے یعنی شیخ ابوالحسن الجوسقی سے فرمایا: کہ وہ آپ کی یعنی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا کریں یہ سن کر آپ یعنی شیخ ابوالحسن جوسقی نہایت آبدیدہ ہوئے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ابوالحسن نے جس نہر سے کہ پانی پیا ہے وہ اسی کو دوست رکھتے ہیں لہٰذا آپ نے ان کو ان کے شیخ شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہی رہنے کی اجازت دیدی۔

رضی اللہ عنہم۔

Marfat.com

شیخ مسعود الحارثی بیان کرتے ہیں کہ میں اور شیخ عبدالرحمٰن بن ابی الحسن و شیخ عمران البریدی اور الدّ ارانی شیخ ابوالحسن الجوسقی کی خدمت میں گئے تو آپ کی طرف جاتے ہوئے دجلہ پر سے جو کہ جوسق کے بالمقابل واقع تھی گزرے تو یہاں پر ہمیں ایک نہایت بدصورت شخص جو کہ زنجیروں سے جکڑا ہوا پڑا تھا ملا اس نے ہمیں اپنے پاس بلا کر کہا: کہ جب تم شیخ ابوالحسن الجوسقی کی خدمت میں جاؤ تو ان سے میرے لئے سفارش کرنا کہ وہ مجھے چھوڑ دیں کیونکہ انہوں نے مجھے یہاں پر اس طرح محبوس کیا ہے غرض! جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے اور ہم نے اس شخص کی نسبت کچھ کہنا چاہا تو آپ نے فرمایا: کہ یہ شیطان ہے تم اس کے حق میں مجھ سے کچھ سفارش نہ کرنا کیونکہ یہ ان فقراء کے نزدیک جو کہ ہم سے دور رہتے ہیں آیا کرتا تھا اور ان کے دلوں میں تشویش پیدا کرتا تھا اور میں ہر دفعہ اس کو منع کیا کرتا اور ڈرایا کرتا تھا اور یہ مجھ سے عہد کر کے قسم کھالیتا تھا کہ پھر یہ ان کے پاس نہ جائے گا جب کئی دفعہ یہ اپنا عہد توڑ چکا تو اب کی دفعہ میں نے اسے محبوس کر رکھا ہے جیسا کہ تم دیکھ آئے ہو۔

آپ جوسق میں جو کہ بلادِ عراق میں سے ایک شہر کا نام ہے اور جو کہ ایک نہر اور پہاڑ پر واقعہ ہے سکونت پذیر تھے اور کبیر سن ہو کر یہیں پر آپ نے وفات پائی اور یہیں پر آپ مدفون بھی کیے گئے اور آپ کی قبر اب تک ظاہر ہے اور لوگ زیارت کیا کرتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ

شیخ عبدالرحمٰن الطفسونجی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ عبدالرحمٰن الطفسونجی الاسدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بھی اکابرین واعیانِ مشائخِ عظام سے تھے۔ کراماتِ جلیلہ اور تصرفِ نافذ رکھتے تھے اور اکثر اوقات امورِ مخفیہ کی خبر دیا کرتے تھے اور پھر جس امر کی نسبت آپ جو کچھ کہتے تھے، وہ بعینہٖ اسی طرح سے واقع ہوا کرتا تھا۔

Marfat.com

آپ کی فضیلت و کرامات

ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں آکر کہا: کہ حضرت میرے کچھ کھجور کے درخت ہیں مگران میں کھجوریں نہیں لگتیں اور میرے پاس کئی گائے ہیں وہ بچے نہیں دیتیں آپ نے اس شخص کے لئے دعا کی اور اسی سال اس کے درختوں میں پھل آنے شروع ہو گئے اور اسی سال میں اس کی گائیوں نے بچے دیئے اور کثرت سے اس کے گھر میں مویشی ہو گئے اور بکثرت دودھ ہونے لگا۔

ایک شخص نے آپ سے کہا: کہ حضرت آپ کا فلاں مرید کہتا ہے کہ جو کچھ آپ کو عطا ہوا ہے' اتنا ہی مجھے عطا ہوا ہے آپ نے فرمایا: کہ جس نے مجھے عطا فرمایا ہے اسی نے اس کو بھی عطا فرمایا ہے لیکن میرے برابر اس کو عطا نہیں فرمایا پھر آپ نے فرمایا: کہ میں اسے تیر مارتا ہوں تھوڑی دیر سرنگوں رہے اور فرمایا: کہ میں نے اسے تیر مارا اور اسے لگا اور اب پھر دوسرا تیر مارتا ہوں اور تھوڑی دیر سرنگوں رہے اور فرمایا: کہ میں نے اسے دوسرا تیر مارا اور اسے میرا تیر لگا بھی اور اب پھر تیسرا تیر مارتا ہوں اگر یہ تیر بھی اسے لگا تو معلوم ہو جائے گا کہ اسے بھی میرے برابر عطا ہوا ہے پھر آپ تھوڑی دیر سرنگوں رہے اور فرمایا دوڑو اس کا انتقال ہو گیا لوگ گئے تو اسے مردہ پایا۔

آپ مریدوں کی تربیت اور ان کی ترقی بتدریج کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اس سے فرماتے تھے کہ کل تم اپنے مقصود کو پہنچ جاؤ گے پھر جب وہ واصل الی اللہ ہو جاتا تو آپ فرماتے۔ "ھا انت و ربك" یعنی تو اور تیرا پروردگار تجھ کو کافی ہے۔

ایک دفعہ آپؒ نے فرمایا: سبحان من سبح له الوحوش في القفار پاک ہے وہ ذات کہ تمام وحشی جانور جنگل میں جس کی تسبیح کیا کرتے ہیں تو تمام بڑے چھوٹے جنگلی جانور آپ کے پاس آکر اپنی اپنی آوازوں میں بولنے لگے اور شیر اور ہرن اور خرگوش وغیرہ کل جانور مخلوط ہو کر ایک جگہ جمع ہو گئے اور بعض بعض جانور آپ کے قدموں پر آکر لوٹنے لگے پھر آپ نے فرمایا: "سبحان من سبحت له

Marfat.com

الطیور فی اوکارھا" "پاک ہے وہ ذات کہ تمام پرندے اپنے گھونسلوں میں جس کی تسبیح کرتے ہیں۔" تو اس وقت تمام انواع واقسام کے پرندے جو میں آپ کے سر مبارک پر آکر بھر گئے اور عمدہ عمدہ لہجوں میں چہچہانے لگے پھر آپ نے فرمایا: "سبحان من سبحه الریاح العواصف" "پاک ہے وہ ذات کہ ہوائیں اور آندھیاں جس کی تسبیح کرتی ہیں" تو مختلف اور نہایت لطیف ہوائیں چلنے لگیں پھر آپ نے فرمایا: "سبحان من سبحه الجبال الشوامخ" "پاک ہے وہ ذات کہ پہاڑ اور چٹانیں جس کی تسبیح کرتے ہیں" تو جس پہاڑ پر کہ آپ بیٹھے تھے وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا اور اس کی بہت سی چٹانیں ہل کر نیچے گر گئیں۔

ایک روز آپ نماز جمعہ کے لئے جاتے ہوئے خچر پر سوار ہونے لگے مگر سوار ہوتے ہوئے رکاب سے پیر کھینچ لیا اور پھر ذرا سا توقف کر کے خچر پر سوار ہوئے لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: کہ اسی وقت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بھی اپنے خچر پر سوار ہونے کو تھے اس لئے میں نے نہیں چاہا کہ میں آپ سے پہلے سوار ہو جاؤں۔

آپ کے صاحبزادے شیخ ابوالحسن علی الحسینی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے والد ماجد سفر کے ارادے سے نکلے اور سوار ہوتے ہوئے رکاب پر پیر رکھ کر واپس آ گئے آپ سے واپسی کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: کہ زمین میں کوئی ایسی جگہ نہیں پاتا کہ جہاں میرا قدم سما سکے پھر آپ تادمِ حیات کبھی طفسونج سے نہیں نکلے۔

طفسونج بلادِ عراق میں سے ایک شہر کا نام ہے کبیر سن ہو کر یہیں آپ نے وفات پائی اور یہیں مدفون ہوئے قبر آپ کی اب تک ظاہر ہے اور لوگ زیارت کرتے ہیں۔

جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ کے صاحبزادے موصوف نے آپ سے کہا: کہ مجھ کو آپ کچھ وصیت کیجئے آپ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: کہ تم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت و تابعداری اور ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم

Marfat.com

کرتے رہنا آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں آئے آپ نے ان کی بڑی عزت کی اور انہیں خرقہ پہنایا اور اپنی صاحبزادی ان کے نکاح میں دی۔ رضی اللہ عنہما

شیخ بقاء بن بطو رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ بقاء بن بطو رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بھی اکابرین مشائخ عراق سے اور صاحبِ احوال و کرامات تھے آپ منجملہ ان چار مشائخ کے ہیں جو کہ باذنہ تعالیٰ مبروص کو اچھا اور نابینا کو بینا اور مردے کو زندہ کرتے تھے جیسا کہ ہم اور کئی جگہ بیان کر آئے ہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی تعظیم و تکریم اور بسا اوقات آپ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

آپ کی فضیلت و کرامات

ایک روز آپ کراماتِ اولیاء بیان کر رہے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک شخص صاحبِ احوال و کشف و کرامات بیٹھے ہوئے تھے یہ شخص آپ سے کہنے لگے کہ ایسا کون شخص ہے جو کہ اگر کنوئیں سے پانی طلب کرے تو اس کے لئے ڈول میں سونا نکل آئے یا جس طرف نظرِ توجہ سے دیکھے تو وہ جانب سونے سے پر ہو جائے اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو اسے کعبہ سامنے نظر آئے؟ (چنانچہ ان کا یہی حال تھا) آپ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور تھوڑی دیر سرنگوں رہے تو ان کا حال ان سے سلب ہو گیا پھر انہوں نے آپ سے معذرت کی آپ نے فرمایا: کہ جو چیز کہی جا چکی وہ اب نہیں لوٹ سکتی۔

ایک دفعہ تین فقہاء شب کو آپ کی زیارت کرنے آئے اور عشاء کی نماز انہوں نے آپ ہی کے پیچھے پڑھی آپ جیسا کہ چاہئے قرأت کا پورا حق ادا نہ کر سکے جس سے فقہائے موصوف کو کسی قدر آپ سے بدظنی ہوئی مگر انہوں نے آپ سے کچھ کہا

Marfat.com

نہیں اور شب کو فقہائے موصوف آپ ہی کے زاویہ میں رہے اور انہیں احتلام ہو گیا اس شب سردی بھی بشدت تھی مگر فقہائے موصوف اسی وقت اٹھ کر نہر پر جو کہ آپ ہی کے زاویہ کے روبرو واقع تھی غسل کرنے لگے اور ان کے کپڑوں پر ایک بہت بڑا شیر آ بیٹھا' فقہائے موصوف سردی کی وجہ سے نہایت پریشان ہوئے اتنے میں آپ نکل کر نہر پر آئے اور شیر آپ کے قدموں پر لوٹنے لگا اور آپ اسے اپنی آستین سے مارتے ہوئے فرمانے لگے کہ تو ہمارے مہمانوں سے کیوں تعرض کرتا ہے گو انہوں نے ہمارے ساتھ سوءِ ظنی کی تو اس وقت شیر بھاگ گیا اور فقہائے موصوف نے پانی سے نکل کر آپ سے معذرت کی آپ نے فرمایا: کہ آپ لوگوں نے زبان کی اصلاح اور ہم لوگوں نے دل کی اصلاح کی ہے۔

ایک دفعہ گاؤں میں آگ لگی اور دور تک پھیل گئی آپ گئے اور آگ کے پاس کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا: کہ اے آگ! بس یہیں تک رہ آگ اسی وقت بجھ گئی۔

آپ قریہ آبنوس جو کہ قریٰ نہر الملک میں سے ایک گاؤں کا نام ہے سکونت پذیر تھے اور یہیں پر آپ نے وفات بھی پائی آپ کی عمر اس وقت 80 سال سے متجاوز تھی آپ کی قبر اب تک ظاہر ہے اور لوگ اس کی زیارت کیا کرتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین حضرت شیخ ابوسعید علی القیلوی یا بقول بعض ابوسعید القیلوی رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ بھی صاحبِ احوال و کراماتِ جلیلہ اور ان چار مشائخ میں سے تھے جن کا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں آپ جس امر کے لئے دعا فرماتے تھے تو آپ کی دعا قبول ہوتی تھی اور جس مریض کی کہ آپ عیادت کرتے تھے خدائے تعالیٰ کے فضل سے وہ شفا پاتا تھا اور جس ویران دل کی طرف کہ آپ نظر توجہ کرتے تھے وہ دل محبتِ الٰہی سے معمور ہو جاتا تھا۔

آپ مفتی زمانہ اور فقہائے معتبرین سے تھے شیخ ابوالحسن علی القرشی علیہ الرحمۃ شیخ

Marfat.com

ابو عبد اللہ محمد بن احمد المدینی رحمۃ اللہ علیہ شیخ خلیفہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ مبارک بن علی الجبلی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ محمد بن علی القیدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ مشائخ عظام آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے۔

ایک دفعہ آپ نے ایک چٹان پر کھڑے ہو کر جو کہ قیلویہ کے ایک میدان میں پڑی ہوئی تھی اذان کہی اور جب اذان کہتے ہوئے آپ نے اللہ اکبر کہا تو آپ کی تکبیر کی ہیبت سے چٹان کے پانچ ٹکڑے ہوئے اور زمین لرز گئی۔

ایک دفعہ آپ کے بعض مرید آپ کے لئے لوٹے میں پانی بھر کر لا رہے تھے کہ لوٹا گر کر ٹوٹ گیا اور پانی بھی ضائع ہو گیا آپ نے آ کر اس لوٹے کو اٹھایا تو وہ درست ہو کر جیسا کہ تھا ویسا ہی پانی سے لبریز ہو گیا۔

ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے کہ اثنائے وعظ میں روافض کی ایک بڑی جماعت آپ کے پاس دو مٹکے کہ جن کا منہ بند تھا لے کر آئی جس شخص کے پاس یہ دونوں مٹکے تھے اس سے آپ نے فرمایا: کہ تم لوگ روافض ہو اور میرا امتحان کرنے آئے ہو پھر آپ نے تخت پر سے اتر کر ایک مٹکے کو کھولا تو اس میں سے ایک لنگڑا بچہ نکلا اس سے آپ نے فرمایا: قم باذن اللہ تو یہ اٹھ کر دوڑنے لگا اور دوسرے مٹکے کا منہ کھولا تو اس میں سے ایک تندرست بچہ نکلا اس سے آپ نے فرمایا: کہ بیٹھا رہ تو اس کے پیر میں لنگ ہو گیا اور لنگ ہو جانے سے اسی جگہ بیٹھا رہا جب ان لوگوں نے آپ کی یہ کرامت دیکھی تو یہ سب کے سب آپ کے دستِ مبارک پر تائب ہو گئے اور قسم کھا کر کہنے لگے کہ اس راز سے بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی واقف نہ تھا۔

آپ علمائے کرام کا لباس پہنا کرتے تھے اور خچر پر سواری کیا کرتے تھے آپ نہایت خوش طبع و مجمع مکارمِ اخلاق تھے۔

آپ کا وصال

آپ قریٰ نہر الملک میں سے قریہ قیلویہ میں سکونت پذیر تھے اور 557 ہجری

Marfat.com

میں یہیں پر آپ نے کبیر سن ہو کر وفات پائی اور آپ کی قبر اب تک ظاہر ہے۔

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کے صاحبزادے ابوالخیر سعید نے آپ سے کہا: کہ آپ مجھ کو کچھ وصیت کیجئے آپ نے ان سے فرمایا: کہ میں وصیت کرتا ہوں کہ تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی تعظیم و تکریم میں رہنا انہوں نے کہا: کہ آپ مجھے ان کے حال سے آگاہ کیجئے تو آپ نے فرمایا: کہ آپ اس وقت ریحانہ اسرار اولیاء اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے مقرب و محبوب ہیں۔ رضی اللہ عنہم

شیخ مطر الباذرانی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ مطر الباذرانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ اکابرین مشائخِ عراق سے اور صاحبِ احوال و کراماتِ جلیلہ تھے۔

آپ کی نظر کیمیا اثر

شیخ احمد الہروی نے بیان کیا ہے کہ آپ جس گنہگار کی طرف نظر کرتے تھے تو وہ فوراً آپ کا مطیع و فرمانبردار ہو جاتا تھا اور جس غفلت شعار کی طرف دیکھتے تو وہ بیدار و ہوشیار ہو جاتا تھا اور جو یہودی یا عیسائی شخص کہ آپ کے پاس آیا فوراً مسلمان ہو گیا جس زمین پر سے آپ گزرتے تھے وہ زمین آپ کی برکت سے سرسبز و شاداب ہو جاتی تھی اور جس امر کے لئے کہ آپ دعا کرتے فوراً قبولیتِ دعا کے آثار نمایاں ہو جاتے تھے۔

ایک دفعہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے ساتھ پانچ شخص اور بھی تھے آپ ہمارے آنے سے بہت خوش ہوئے اور آپ نے ہمارے لئے قریباً ڈیڑھ سیر دودھ نکالا اور ہم نے اس دودھ میں سے اتنا پیا کہ ہم سیر ہو گئے بعد ازاں سات شخص اور آئے اور اسی میں سے انہوں نے بھی پیا اور وہ بھی سیر ہو گئے اس کے بعد دس شخص اور آئے اور وہ بھی پی کر سیر ہو گئے اور دودھ صرف ڈیڑھ سیر ہی تھا اور اس

Marfat.com

سے زیادہ نہ تھا۔

ایک دفعہ آپ نے خواب میں ایک عظیم الشان درخت دیکھا جس کی شاخیں بکثرت اور قریہ باذران سے متصل تھیں آپ نے صبح آکر یہ خواب اپنے شیخ شیخ تاج العارفین سے بیان کی آپ نے فرمایا: کہ مطراس درخت سے میری ذات مراد ہے تم جا کر قریہ باذران میں سکونت اختیار کرو یہ قریہ باذران قریٰ عراق میں سے ایک قریہ کا نام ہے چنانچہ آپ اس قریہ میں آکر سکونت پذیر ہوئے اور یہیں پر آپ نے وفات پائی۔

جب آپ کی وفات کا زمانہ قریب ہوا تو آپ کے صاحبزادے ابوالخیر کردم نے آپ سے کہا: کہ میں آپ کے بعد کس کی اقتداء کروں تو آپ نے فرمایا: کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ میں نے پھر آپ سے یہی پوچھا تو پھر بھی آپ نے یہی کہا: کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اور فرمایا: کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ انہی کی اقتداء کریں گے۔ رضی اللہ عنہم

شیخ ماجد الکروی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ماجد الکروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ اہلِ قوسان سے (جو کہ عراق کے ایک قریہ کا نام ہے) تھے اور احوال وکراماتِ جلیلہ رکھتے تھے۔

آپ کی فضیلت وکرامات

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک شخص آئے اور کہنے لگے کہ میں نے حج بیت اللہ کا ارادہ کرلیا ہے آپ نے ان کو اپنا ایک پیالہ دیدیا اور فرمایا: کہ اگر تم وضو کرنا چاہو تو یہ تمہارے لئے پانی ہے اور اگر پیاس لگے تو یہ تمہارے لئے دودھ ہے اور اگر تم پر بھوک کا غلبہ ہو تو یہ تمہارے لئے ستو ہے۔ یہ شخص آپ کے اس عطیہ کے نہایت مشکور ہوئے اور حجِ بیت اللہ کو گئے اور آپ کا یہ عطیہ ان کی مندرجہ بالا ضرورتوں کے لئے

Marfat.com

کافی ووافی ہوا۔ یہ شخص شیخ تاج العارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص مریدوں میں سے تھے۔

آپ کے صاحبزادے سلیمان بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت آپ کی خدمتِ بابرکت میں دس بارہ شخص آئے آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ جاؤ خلوت خانہ میں سے کھانا نکال لاؤ خلوت خانہ میں اس وقت کھانے پینے کی کوئی چیز بھی نہ تھی مگر اس وقت آپ کی خلاف ورزی نہ کر سکا اور خلوت خانہ میں چلا گیا تو مجھے وہاں انواع واقسام کے کھانے ملے میں انہیں آپ کے پاس لے آیا اس کے بعد پندرہ شخص اور آئے پھر آپ نے مجھ سے ایسا ہی فرمایا اور میں خلوت خانہ میں گیا تو اس دفعہ بھی مجھے وہاں انواع واقسام کے کھانے ملے۔ اس کے بعد آپ کے پاس تیس شخص اور آگئے اور ان کے لئے بھی میں یہی کھانے نکال کر لے آیا بعد ازاں آپ نے اپنے دونوں خادموں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور اسی حالت میں وہ اپنے گھر لائے گئے اور چھ ماہ تک ان کی یہی حالت رہی پھر چھ ماہ کے بعد وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معذرت کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمیں یہ خیال ہوا کہ یہ واقعہ سحر تھا کہ جس کی وجہ سے آپ ہم پر خفگی فرمارہے ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ سلیمان اس پہاڑ پر جا کر دیکھو تمہیں وہاں رجال الغیب سے تین شخص ملیں گے تم ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے پوچھنا کہ آپ کو کس چیز کی خواہش ہے؟ غرض میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: کہ مجھے انار کی خواہش ہے اور ایک نے کہا: کہ مجھے سیب کی خواہش ہے اور ایک شخص نے کہا: مجھے انگور کی خواہش ہے۔ میں نے واپس آکر آپ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا: کہ یہ تینوں میوے فلاں درخت سے توڑ لاؤ میں اس درخت سے یہ تینوں میوے توڑ لایا اس سے پہلے میں نے اس درخت کو خشک

Marfat.com

دیکھا تھا پھر آپ نے یہ تینوں میوے دیکھ کر فرمایا کہ جاؤ ان کو دے آؤ میں ان کے پاس لے گیا اور ان میں سے دو شخصوں نے اپنی چیز لیکر کھالی مگر جس شخص نے کہ سیب مانگا تھا اس نے سیب نہیں لیا اور کہا: کہ یہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ اس کے بعد یہ دونوں شخص ہوا میں اڑ کر چلے گئے مگر یہ شخص ان کے ساتھ نہیں جا سکے پھر آپ نے آن کر ان کے لئے دعا کی اور سیب میں سے کچھ ان کو کھلایا اور کچھ خود آپ نے کھایا اور ان کے کندھے پر آپ نے ہاتھ مارا تو یہ شخص بھی اڑ کر چلے گئے۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کی نہایت تعریف کیا کرتے تھے آپ کے سنِ تولد وغیرہ کے متعلق ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوا 564 ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ابومدین شعیب المغربی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ابومدین شعیب المغربی ہیں آپ اکابرین مشائخِ مغرب وعظمائے عارفین اور ائمہ محققین سے تھے اور کرامات ومقاماتِ عالیہ رکھتے تھے آپ اوتاد مغرب سے تھے اور اسرارِ حقائق ومعارف کے آپ خزینہ تھے آپ کو تصریفِ تام اور مقامات ولایت میں مقام وسیع حاصل تھا آپ سے عجائبات و خوارقِ عادات بکثرت ظہور میں آتے تھے اسرار ومعارف اور فنونِ حکمیہ ہمیشہ آپ کی زبان سے بیان ہوا کرتے تھے آپ شریعت وطریقت دونوں کے جامع اور بلادِ مغرب کے ایک نامور مفتی تھے اور مذہب مالکی رکھتے تھے قبولیتِ عامہ آپ کو حاصل تھی دور دراز کے طلبہ آپ کے پاس آتے اور آپ سے مستفید ہوتے تھے۔

شیخ عبدالرحمٰن بن حجون المغربی ومحمد بن احمد القرشی علیہ الرحمۃ شیخ عبداللہ القشانانی الفارسی علیہ الرحمۃ قدوۃ الصالحین شیخ زکائی علیہ الرحمۃ وغیرہ مشائخِ عظام نے آپ سے علم طریقت حاصل کیا ان کے علاوہ اور بھی بہت سے اہل طریقت نے فخر تلمذ حاصل کیا

Marfat.com

ہے۔

غرضیکہ آپ اعلیٰ درجہ کے جمیل وظریف متواضع مجمع مکارمِ اخلاق اور متبعِ شرع شریف تھے آپ کی ادعیہ مشہور ومعروف ہیں منجملہ ان کے کچھ ہم یہاں بھی نقل کرتے ہیں۔

اللهم ان العلم عندك وهو محجوب ولا اعلم امراً فاختاره لنفسي فقد فوضت اليك امري وارجوك لفاقتي وفقري فارشدني اللهم اني احب الامور اليك وارضاها عندك وحمدها عاقبه عندك فانك تفعل ماتشاء بقدرتك انك على كل شيء قدير .

یعنی اے پروردگار! تمام امور کا علم تجھی کو حاصل ہے اور اس میں سے مجھے کسی بات کا علم نہیں تاکہ میں اس سے کوئی بھلائی حاصل کرسکوں میں اپنے تمام امور اے پروردگار! تجھی کو سونپتا ہوں اور اپنے فقر و فاقہ اور مصیبت میں تجھی سے مدد چاہتا ہوں۔ اے پروردگار! تو انہیں امور کی طرف میری رہنمائی کر جو کہ تیرے نزدیک پسندیدہ اور آخرت میں میرے لئے مفید ہوں کیونکہ جو کچھ تو چاہتا ہے کرسکتا ہے اور ہر بات پر تجھ کو قدرت حاصل ہے۔

آپ کی فضیلت و کرامات

شیخ عبد الرحیم القتاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے ایک دفعہ بیان فرمایا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا: کہ شعیب! تمہاری داہنی جانب کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! تیری عطا و بخشش ہے پھر فرمایا کہ تمہاری بائیں جانب کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! تیری قضا و قدر ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے شعیب! ہم نے اس کو (یعنی عطا کو) تمہارے لئے زیادہ کیا اور اس کو (یعنی

Marfat.com

قضاء کو) تم سے معاف کیا سو اس شخص کو مرحبا ہے جو کہ تمہیں دیکھے یا تمہارے دیکھنے والے کو دیکھے۔

ایک دفعہ آپ نے نماز میں یہ آیت شریف پڑھی "وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا" اور پڑھ کر اپنے لب چوسے اور نماز کے بعد آپ نے فرمایا: کہ اس وقت مجھے شرابِ طہور کا پیالہ پلایا گیا۔

ایک دفعہ آپ نے یہ آیت شریف پڑھی۔ "إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ" اور فرمایا: کہ مجھے ان دونوں فریق کے مقامات دکھلائے گئے۔

شیخ صالح زکائی نے بیان کیا ہے کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ مسلمانوں اور فرنگیوں کے درمیان لڑائی ہوئی اس وقت۔ آپ اپنی تلوار اور اپنے مریدوں کو ساتھ لے کر جنگل کی طرف گئے اور جا کر آپ ایک ٹیلے پر بیٹھ گئے اس کے بعد آپ کے سامنے کا سارا میدان خنزیروں سے بھر گیا اور خنزیر مسلمانوں کی طرف حملہ کرنے لگے تو اس وقت آپ تلوار نکال کر ان میں کود پڑے اور چلا کر بہت سے خنزیروں کو آپ نے قتل کیا اس کے بعد تمام خنزیر بھاگ پڑے اور پھر فرمایا: کہ یہ فرنگی لوگ تھے کہ خدائے تعالیٰ نے انہیں ذلیل کیا اور ان کو شکست دی۔ ہم نے یہ دن اور یہ وقت یاد رکھا اس کے بعد فرنگیوں کے شکست پانے کی خبر آئی اور اس خبر میں یہی دن اور یہی وقت مذکور تھا جب مجاہدین واپس آئے تو وہ آ کر آپ کے قدم بوس ہوئے اور بیان کیا کہ معرکہ میں آپ ہمارے ساتھ شریک تھے اور آپ نے ان کا بہت سا لشکر کاٹ ڈالا یہاں تک کہ وہ شکست کھا کر پسپا ہو کر بھاگ پڑے اور اگر اس وقت آپ نہ ہوتے تو اس روز ہم سب ہلاک ہو گئے ہوتے اور پھر معرکہ کے بعد آپ ہمیں نہیں دکھائی دیئے۔

شیخ صالح زکائی بیان کرتے ہیں کہ آپ کے اور معرکہ کے درمیان میں ایک ماہ سے زیادہ دنوں کی مسافت تھی۔

Marfat.com

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ فرنگیوں نے آپ کو اور بہت سے مسلمانوں کو قید کر لیا اور قید کر کے سب کو ایک بڑی کشتی میں بٹھا لیا اور جب وہ اپنی کشتی کا لنگر کھول کر اسے چلانے لگے تو جیسی کھڑی تھی کھڑی رہی اور ذرا بھی وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹی جس سے انہیں آپ کی عظمت و شان معلوم ہوئی اور آپ سے کہنے لگے کہ آپ جائیے ہم نے آپ کو رہا کیا آپ نے فرمایا: کہ میرے ساتھ جتنے اور لوگ ہیں انہیں بھی چھوڑ دو تو ان لوگوں نے آپ کے تمام ہمراہیوں کو بھی رہا کر دیا۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ ایک دریا کے کنارے وضو کر رہے تھے کہ اثنائے وضو میں آپ کی انگشتری گر گئی آپ نے فرمایا: کہ اے پروردگار! میری انگشتری مجھے عطا فرما تو ایک مچھلی اسے منہ میں لئے ہوئے اوپر آئی اور آپ نے اس کے منہ سے اپنی انگوٹھی نکال لی۔

آپ بلادِ مغرب میں سکونت پذیر تھے خلیفہ وقت نے آپ سے تبرک حاصل کرنے کے لئے آپ کو بلایا اور آپ خلیفہ موصوف کی طرف روانہ ہوئے جب آپ تلمسان پہنچے تو آپ نے فرمایا: کہ ہمیں بادشاہوں سے کیا واسطہ؟ پھر آپ سواری پر سے اترے اور قبلہ رخ ہو کر آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا: کہ اے پروردگار! میں نے تیری طرف جلدی کی تا کہ تیری رضامندی مجھے حاصل ہو اور یہ کہہ کر پھر آپ کی روح پرواز ہو گئی اور یہیں پر آپ مدفون ہوئے اور اب تک آپ کی قبر ظاہر ہے۔ (رضی اللہ عنہ)

شیخ ابوالبرکات صخر بن صخر بن مسافر الاموی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ابوالبرکات صخر بن صخر بن مسافر الاموی ہیں آپ اکابرینِ مشائخ عراق سے تھے اور کرامات و مقاماتِ انفاسِ روحانیہ و فتوحاتِ عالیہ رکھتے تھے۔

Marfat.com

آپ اپنے قریہ بیت فار سے جبلِ ہکار جا کر مدت تک قدوۃ السالکین شیخ شرف الدین عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں رہے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلیفہ بنے علاوہ ازیں اور بھی بہت سے مشائخین سے آپ نے ملاقات کی اور کثیر التعداد صلحائے زمانہ اور آپ کے صاحبزادے شیخ ابوالبرکات کہ عنقریب ہی جن کا ذکر کیا جائے گا آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے آپ کریم الشمائل صاحب حیاء و مروت اور نہایت عقیل و فہیم بزرگ تھے۔

آپ کا کلام

محبتِ الٰہی کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص محبتِ الٰہی کی شراب پیتا ہے اس کا نشہ بدوں مشاہدہ محبوب نہیں اترتا۔ شرابِ محبتِ الٰہی کا سکر گویا وہ شب ہے کہ جس کی صبح مشاہدہ جمالِ محبوب ہے جیسے کہ صدق وہ درخت ہے کہ جس کا پھل مجاہدہ و ریاضت ہے۔

محبت کے تین اصول ہیں: وفا' ادب' مروّت۔

وفا یہ ہے کہ اس کی وحدانیت و فردانیت میں اپنے دل کو منفرد کر کے انفرادِ قلب حاصل کرے اور مشاہدۂ الٰہی میں ثابت قدم رہے اور اس کے نورِ ازلیت سے مانوس رہے۔

ادب یہ ہے کہ خطرات کی مراعات و حفظِ اوقات اور ماسوا سے انقطاع کرتا رہے

مروت یہ ہے کہ قولاً و فعلاً صدق و صفا کے ساتھ ذکر اللہ پر اور ظاہر و باطن میں اغیار سے روگردانی کر کے سرِّ اللہ پر ثابت قدم رہے اور حالاتِ آئندہ کی رعایت کر کے حفظِ اوقات کرتا رہے۔

جب بندے میں یہ تینوں خصلتیں جمع ہو جاتی ہیں تو وہ لذتِ وصال پانے لگتا ہے اور اس کے مقام سر میں آتشِ اشتیاق بھڑک اٹھتی ہے۔

Marfat.com

آپ کی کرامات

شیخ ابوالفتح نصر بن رضوان بن مروان الدّارانی اللہ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ موسمِ خریف میں مجھے آپ کے ساتھ آپ کے زاویہ سے پہاڑ تک جانے کا اتفاق ہوا اس وقت آپ کے بعض رفقاء نے کہا: کہ آج ہمارا انار ترش و شیریں کھانے کو جی چاہتا ہے بعد ازاں ہم نے دیکھا کہ اطراف و جوانب کے تمام درخت انار سے بھر گئے اور آپ نے فرمایا: کہ تم نے انار کی خواہش کی ہے سواسے توڑو اور کھاؤ غرض ہم نے بہت سے انار توڑے اور کھائے اور ایک ہی درخت میں سے ہم نے ترش اور شیریں دونوں قسم کے انار توڑے اور اس قدر کھائے کہ ہم سیر ہو گئے پھر جب ہم وہاں سے واپس آئے تو کسی درخت پر ایک انار بھی نظر نہیں آیا۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ شیخ نصر اللہ بن علی الحمیدی الشیبانی الہکاری پہاڑ کے کنارے پر سے جا رہے تھے اور اس روز ہوا بہت تیز تھی اور خصوصاً اس وقت ایک بہت بڑی آندھی آئی اور پہاڑ میں بھی کچھ اضطراب سا پیدا ہو گیا اور شیخ موصوف پہاڑ پر سے گرے آپ اس وقت پہاڑ کے سامنے ہی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے پہاڑ کی طرف اشارہ کیا تو پہاڑ تھم گیا اور شیخ موصوف ہوا میں معلق رہ گئے گویا کسی نے ان کو تھام رکھا ہے پھر آپ نے ایک گھڑی کے بعد فرمایا: کہ اے ہوا تو ان کو ان کی جگہ پہاڑ پر پہنچا چنانچہ شیخ موصوف بذریعہ ہوا کے پھر اپنی جگہ پہاڑ پر پہنچ گئے۔

ابوالفضل معالی بن نبہان التمیمی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں قریباً سات برس تک آپ کی خدمت بابرکت میں رہا ایک وقت کھانے کے بعد میں آپ کے ہاتھ دھلا رہا تھا آپ نے اس وقت مجھ سے فرمایا: کہ تم مجھ سے اس وقت جو چاہو مانگو میں نے کہا: حضرت آپ میرے واسطے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر قرآن یاد کرنا سہل کر دے چنانچہ آپ کی دعا کی برکت سے مجھ پر قرآن مجید یاد کرنا سہل ہو گیا یہاں تک کہ آٹھ ماہ میں میں نے پورا قرآن مجید یاد کر لیا اور اس سے پہلے میری یہ حالت تھی

Marfat.com

کہ میں ایک آیت کو تین تین دن میں یاد کیا کرتا تھا اور اب میں شب و روز قرآن مجید پڑھا کرتا ہوں علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے میری ہر ایک مشکل کو آسان کر دیا۔

آپ کے صاحبزادے ابوالمفاخر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہمیشہ نماز میں فضول حرکتیں کہ جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے کیا کرتا تھا آپ نے بارہا اس کو منع کیا لیکن یہ شخص اپنی حرکت سے باز نہیں آیا اور ایک دفعہ آپ نے اس سے کہا: کہ یا تو تو اپنی حرکت سے باز آ ورنہ اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھ بیکار کر دے گا۔ اسی وقت سے اس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے ایک روز یہ شخص نہایت آبدیدہ ہو کر آپ کی خدمت میں آیا اور نہایت عاجزی کرنے لگا آپ نے فرمایا: کہ اب تمہاری یہ عاجزی کچھ کام نہیں آ سکتی جبکہ خدائے تعالیٰ کا غضب تم پر آ چکا چنانچہ اس شخص کے دونوں ہاتھ تا دم حیات بیکار ہی رہے۔

آپ جبل ہکار سے قریب مقام لالش میں سکونت پذیر تھے اور یہیں پر آپ نے وفات پائی اور یہیں آپ مدفون بھی ہوئے آپ کی قبر اب تک ظاہر ہے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ابوالمفاخر عدی بن صخر بن مسافر الاموی الہکاری رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے آپ ہی کے صاحبزادے موصوف شیخ ابوالمفاخر عدی بن ابی البرکات صخر بن صخر بن مسافر الاموی الشامی الاصل الہکاری المولد والدار رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ بھی اکابرین مشائخ عراق سے تھے اور مقامات احوال و کرامات عالیہ اور انفاس روحانیہ و تصرف تمام رکھتے تھے آپ اپنے والد ماجد کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے اور بہت کچھ شہرت آپ کو حاصل ہوئی آپ ایک نہایت عقیل و فہیم متواضع کریم النفس بزرگ تھے اور علم و اہل علم کی آپ نہایت عزت کرتے تھے ہمیں آپ کے سن تولد یا سن وفات کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔

Marfat.com

شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف بن الحسنین بن دہرۃ الہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ اعیانِ مشائخ اسلام سے تھے اور خراسان میں تربیتِ مریدین آپ ہی کی طرف منتہی تھی۔ ہمیشہ آپ کی خانقاہ میں علماء وفقہاء کی ایک بڑی جماعت رہا کرتی تھی اور آپ سے مستفید ہوا کرتی تھی اسی طرح سے کثیر التعداد اہلِ سلوک آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے آپ اپنی صغرسنی ہی سے تاحینِ حیات زُہد و عبادت و ریاضت ومجاہدہ اور خلوت میں مشغول رہے جس طرح سے کہ آپ نے کثیر التعداد علماء وفقہاء سے فخر تلمذ حاصل کر کے علومِ دینیہ کی تکمیل کی اور اسی طرح اعیانِ خراسان نے آپ سے تلمذ حاصل کیا۔

شیخ علی الجونی بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کی ایک مجلسِ وعظ میں حاضر ہوا آپ وعظ فرما رہے تھے اثنائے وعظ میں آپ سے دو فقہاء نے کہا: کہ بس خاموش رہو تم ایک بدعتی شخص معلوم ہوتے ہو آپ نے فرمایا: کہ تم خاموش رہو خدائے تعالیٰ تمہیں زندگی نصیب نہ کرے چنانچہ اسی مجلس میں ان دونوں کا انتقال ہو گیا۔

ابنِ خلقان نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ آپ ایک روز وعظ فرما رہے تھے اور ایک عالم آپ کی مجلس وعظ میں موجود تھا اسی مجلس میں ایک فقیہ جو کہ ابن سقاء کے نام سے مشہور تھا اٹھا اور آپ کی نسبت کچھ اذیت دہ کلمات کہے اور آپ سے کچھ سوالات کیے آپ نے فرمایا: کہ بیٹھ جاؤ تمہارے کلام سے ہمیں کفر کی بو آتی ہے اور عجب نہیں کہ غیر دینِ اسلام پر تمہارا خاتمہ ہو چنانچہ اسی اثناء میں ملک الروم کا ایک قاصد خلافت پناہی میں آیا ہوا تھا یہ اس کے ساتھ قسطنطنیہ چلا گیا اور وہاں جا کر عیسائی ہو گیا اور اسی پر اس کا خاتمہ بھی ہوا۔

Marfat.com

یہ شخص قاری قرآن اور نہایت خوش آواز تھا۔ اس کے دیکھنے والوں میں سے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس کو قسطنطنیہ کی ایک دکان پر بیمار پڑا ہوا دیکھا اس کے ہاتھ میں اس وقت ایک پنکھا تھا جس سے یہ اپنے منہ پر سے مکھیاں اڑا رہا تھا میں نے اس وقت اس سے پوچھا: کہ تمہیں کچھ قرآن بھی یاد ہے یا سب بھول گئے اس نے کہا: کہ صرف مجھے ایک آیت "رُبَمَا یَوَدُّوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ" یاد رہ گئی ہے۔ یعنی ایک روز ایسا ہوگا کہ کافر بہتیرے ہی ارمان کریں گے کہ اے کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے۔ انتہی کلامہ۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو اس بلاء سے محفوظ رکھے اور بہ برکت خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے۔ وصلی اللہ علی النبی پس ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اتقیاء وصلحاء ابرار امت مرحومہ اور اولیاء اللہ وعارفین کاملین سے بداعتقادی نہ کرے اور نہ ان کے ساتھ بدظنی سے کام لے ورنہ ان کی بددعاء تیر بہدف اور سمِ قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ "ونسئل العفو والعافیہ وحسن الخاتمہ بمحمد والہ علیہ الصلوٰۃ و السلام ابداً ابداً"

ایک وقت کا ذکر ہے کہ ایک عورت آپ کی خدمت بابرکت میں آ کر کہنے لگی کہ فرنگیوں نے میرے لڑکے کو قید کرلیا ہے آپ اسے چھڑا دیجئے آپ نے ہر چند اس کو صبر دلایا مگر یہ عورت ہرگز صبر نہ کرسکی آپ نے فرمایا: کہ اے پروردگار! اس کے لڑکے کو قید سے چھڑا کر اس کے پاس پہنچا دے پھر آپ نے اس سے فرمایا: کہ جاؤ گھر پر انشاء اللہ تعالیٰ تمہارا لڑکا تمہیں ملے گا چنانچہ یہ عورت اپنے گھر گئی تو گھر میں اس کا لڑکا موجود تھا۔

اس نے بیان کیا کہ میں ابھی قسطنطنیہ میں محبوس تھا ایک شخص آیا جسے میں نہیں پہچانتا تھا اور آ کر ایک لحہ بھر میں مجھے اٹھا لایا اور یہاں پہنچا دیا اس عورت نے واپس آ کر آپ کو اس کے آنے کی خبر دی آپ نے فرمایا: کہ کیا تمہیں اس میں کچھ تعجب معلوم

Marfat.com

ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ایسے ہیں کہ جو اپنے تمام کاموں میں بالکل نیک نیتی رکھتے ہیں اور ہر ایک کام کو محض لوجہ اللہ کیا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ارادوں کو اسی وقت پورا کردیتا ہے۔

آپ کا وصال

آپ 440ھ میں قرائے ہمدان میں سے قریہ بوزنجرد میں تولد ہوئے اور 535ھ میں مضافات ہمدان میں سے قریہ نامین میں ہوازن سے قریہ مرو کی طرف لوٹتے ہوئے آپ نے وفات پائی اور یہیں پر آپ مدفون بھی ہوئے پھر ایک مدت کے بعد آپ کی نعش کو نکال کر مرو لے جاکر دفن کیا گیا اس وقت تک آپ کی نعش جیسی کی تیسی ویسی ہی رہی اور مرو میں اب تک آپ کی قبر ظاہر ہے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ شہاب الدین عمر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ شہاب الدین عمر بن محمد بن عبد اللہ محمد عمویہ السہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ اعلیٰ درجہ کے عالم و فاضل جامع شریعت و طریقت اور اکابرین مشائخ عراق سے تھے اور مقامات و کرامات عالیہ رکھتے تھے۔

سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نسبت فرمایا ہے کہ عمر تم اخیر مشاہیر عراق سے ہو گے۔

آپ اعلیٰ درجہ کے متبع شریعت و متابع سنت نبوی تھے علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور شریعت و طریقت میں مقام رفیع رکھتے تھے نجم الدین تفلیسی جو کہ آپ کے مریدوں میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ جب کہ میں بغداد میں آپ ہی کی خدمت میں پہنچا [illegible] ایک روز مجھے مشاہدہ ہوا [illegible] ہیں اور

Marfat.com

جب یہ جواہرات کم ہو جاتے ہیں تو پھر یکا یک خود بخود بڑھ جاتے ہیں جب میں چلہ کا یہ اخیر دن پورا کر کے خلوت خانہ سے نکلا اور آپ کی خدمت میں آیا تو قبل اس کے کہ میں اس کی نسبت آپ سے دریافت کروں آپ نے فرمایا: کہ جو کچھ تم نے اپنے مشاہدہ میں دیکھا ہے ٹھیک دیکھا ہے اور یہ سب کچھ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ہے کہ آپ نے علم کلام کے عوض میں عطا فرمایا کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تصریف تام میں ید طولیٰ عطا فرمایا تھا۔ (مترجم) آپ کا قصہ اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ شب و روز علم کلام میں مشغول رہتے تھے اور اس فن کی آپ نے بہت سی کتابیں یاد کر رکھی تھیں اور آپ کے عم بزرگ آپ کو اس میں مشغول رہنے سے منع کیا کرتے تھے چنانچہ ایک روز آپ کے عم بزرگ آپ کو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں لے گئے اور فرمایا: کہ یہ میرے بھتیجے شب و روز علم کلام میں مشغول رہتے ہیں اور میں انہیں منع کیا کرتا ہوں مگر یہ نہیں مانتے غرض آپ کی توجہ سے آپ کا سینہ علم کلام سے بالکل صاف ہو گیا اور بجائے اس کے آپ کے سینہ میں حقائق بھر گئے۔ انہی معارف حقائق میں آپ کا کلام عالی ہوتا تھا آپ یہ دعا بکثرت پڑھا کرتے تھے۔

"اللهم بصرنا بعيوب انفسنا لننظر عيوبنا ولا تكلنا على انفسنا طرفه عين وانصرنا على اعدائنا ولا تفضحنا يوم القيامه انك لا تخلف الميعاد"

یعنی اے پروردگار! تو ہمیں ہمارے عیوب دیکھنے کی بصیرت دے کہ ہم خود اپنے عیوب دیکھ لیا کریں اور ایک لحہ بھر بھی تو ہمیں ہمارے نفسوں پر مت چھوڑ اور ہمارے دشمنوں پر تو ہماری مدد کر اور اے پروردگار! تو ہمیں قیامت کے دن ذلیل نہ کرنا بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ آپ اپنے وقت کے عارف کامل اور

Marfat.com

حقیقت وطریقت میں شیخ وقت تھے خلق اللہ کو آپ نے وصول الی اللہ کی طرف بلایا اور خود بھی زُہد وعبادت وریاضت ومجاہدات میں مشغول رہے۔

آپ نے اولاً علوم دینیہ کی تحصیل کی اور حدیث بھی سنی۔ اس کے بعد آپ عرصہ دراز تک خلوت گزیں رہے اور ذکر واشغال کرتے رہے۔ بعدازاں آپ نے اپنے عم بزرگ کے مدرسہ میں مجلسِ وعظ منعقد کی اور خلقتِ کثیر آپ کے وعظ میں آنے لگی اور قبولیتِ عامہ آپ کو حاصل ہوئی اور اقطار وجوانب میں دور دور تک آپ کی شہرت ہوگئی اور عام وخاص سب آپ کے فیض وبرکت سے مستفید ہوئے۔ امراء وسلاطین کے نزدیک بھی آپ کو بہت کچھ عزت ووقعت حاصل تھی کئی دفعہ آپ شام اور سلطان خوارزم شاہ کی طرف بحیثیتِ قاصد بھیجے گئے اور رباطِ ناصری ورباطِ بسطامی ورباطِ مامونیہ تینوں کے آپ ہی شیخ مقرر تھے پھر اخیر عمر میں آپ کو ضربہ بھی پہنچایا گیا مگر آپ اسی طرح سے بطریقِ اوّل اوراد واذکار میں مشغول رہ کر خاطرِ جمع رہے۔

قاضی القضاۃ مجیر الدین عبدالرحمٰن العلیمی نے اپنی ''تاریخ المعتبر فی ابنائے من عبر'' میں بیان کیا ہے کہ شہاب الدین آپ کا لقب تھا اور آپ کا نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے آپ اعلیٰ درجہ کے فقیہ شافعی المذہب عابد وزاہد اور نہایت ہی بزرگ صالح تھے آپ شیخ الشیوخ تھے اور آپ کی آخر عمر میں آپ کا بغداد میں کوئی نظیر نہیں تھا آپ نے سلوک میں عمدہ عمدہ کتابیں بھی لکھی ہیں منجملہ آپ کی کتب سے کتاب ''عوارف المعارف'' مشہور ومعروف ہے۔

شیخ جاگیر الکروی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ جاگیر الکروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بھی اعیانِ مشائخِ عراق سے تھے اور احوال فاخرہ ومقاماتِ عالیہ وانفاس نفیسہ اور کراماتِ ظاہرہ رکھتے تھے بہت سے عجائبات وخوارقِ عادات اللہ تعالیٰ نے آپ سے ظاہر کرائے جمیع مشائخِ

Marfat.com

عراق اور خصوصاً تاج العارفین آپ کی نہایت تعریف کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ شیخ جاگیر اپنے نفس سے اس طرح نکل گئے ہیں جس طرح سے کہ سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے صلحاء، وعباد سے کثیر التعداد لوگ آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے آپ اعلیٰ درجہ کے ظریف الشمائل کامل الادب اور شریف الصفات تھے اور ہر حال میں آدابِ شریعت وقانونِ عبودیت کو مُرعیٰ (رعایت) رکھتے تھے آپ کا قول تھا کہ میں نے کسی مرید سے عہد نہیں لیا مگر یہ کہ میں نے اس کا نام لوحِ محفوظ میں لکھا دیکھا۔

شیخ ابو محمد الحسن الحمیدی نے بیان کیا ہے کہ آپ کی روزی بے شک وگمان محض غیب سے ہوتی تھی ایک وقت کا ذکر ہے کہ میں آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا اس وقت آپ کے سامنے سے کئی گائیں نکلیں ایک گائے کی نسبت آپ نے فرمایا: کہ اس گائے کے شکم میں سرخ بچھڑا ہے اور یہ گائے بچھڑے کو فلاں ماہ میں فلاں دن جنے گی اور یہ بچھڑا میرے نذرانہ میں دیا جائے گا اس کے بعد آپ نے ایک اور گائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ اس کے شکم میں بچھیا ہے اور یہ گائے فلاں وقت جنے گی اور اس کی کئی صفتیں بیان کر کے فرمایا: کہ یہ بھی ہمارے نذرانے میں دی جائے گی اور فلاں شخص اس کو ذبح کرے گا اور فلاں فلاں شخص اس کو کھائیں گے اور ایک سرخ کتا بھی اس میں سے گوشت لے جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ایک سرخ کتا زاویہ کی طرف آکر ایک ران اٹھا لے گیا ایک وقت کا ذکر ہے کہ ایک نو وارد شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ آپ مجھے ہرن کا گوشت کھلایئے چنانچہ اسی وقت ایک ہرن آن کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ نے ذبح کرنے کے لئے فرمایا: چنانچہ یہ ہرن ذبح کیا گیا اور اس کا گوشت پکوا کر کھلایا گیا۔

ابو محمد الحسن راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے قریباً سات برس تک آپ کی خدمت میں رہنے کا اتفاق ہوا مگر بجز اس کے اور کبھی میں نے آپ کے زاویہ پر ہرن نہیں دیکھا

Marfat.com

آپ ہمیشہ بیابان میں رہے۔

قنطرۃ الرصاص کے پاس آپ نے اپنا زاویہ بنالیا تھا یہیں آپ رہا کرتے تھے اور کبیر سن ہو کر یہیں پر آپ نے وفات پائی اور یہیں پر آپ مدفون ہوئے۔اس کے بعد لوگوں نے یہاں پر ایک گاؤں بسالیا اور آپ سے برکت طلب کرتے رہے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ عثمان بن مرزوق القرشی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ عثمان بن مرزوق القرشی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ اکابرینِ مشائخ نصر سے تھے اور احوال ومقاماتِ رفیعہ وکراماتِ ظاہرہ رکھتے تھے آپ جامع شریعت وطریقت تھے۔

آپ کا کلام

معارف وحقائق میں آپ کا کلام عالی ہوتا تھا منجملہ اس کے کچھ ہم یہاں بھی نقل کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ہے کہ فکر معرفتِ الٰہی ومعرفت قدرت وصفاتِ الٰہیہ کا راستہ ہے اور اس کی حکمت وآیات اس کی نشانیاں ہیں اور عقل وفہم کو اس کی کنہ (حقیقت، تہہ وغیرہ) ذات دریافت کرنے کی مطلق طاقت نہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ کی قدرتیں اور اس کی حکمتیں اگر متناہی اور محدود ہوتیں اور انسان کی عقل وفہم اور اس کے علم میں سما سکتیں تو یہ عظمت وقدرت الٰہیہ سے متعلق ایک قسم کا بہت بڑا نقصان ہوتا۔"تعالی اللّٰہ عن ذلك علوا کبیرا" اسی لئے اسرار ازلی اور اسرارِ جلالی آنکھوں سے پوشیدہ رہے معنی وصفی وصف کی طرف راجع ہوئے اور فہم اس کے ادراک سے قاصر رہی اور ملک ملک میں دائر رہا اور مخلوق اپنے مثل کی طرف راجع ہو کر اس کی تلاش میں سرگرداں رہنے اور چیزوں طرف وہ زبان حال سے خدا کا نام پکارنے لگے پس تمام مخلوق فرش سے عرش تک معرفت الٰہی کے راستے اور اس کی ازلیت کی کافی دلیلیں ہیں

Marfat.com

اور تمام کائنات اپنی زبانِ حال سے اس کی وحدانیت کی گواہی دے رہے ہیں سارا عالم معرفتِ الٰہی کا سبق ہے جس کے حروف کو وہی پڑھ سکتا ہے جس کو بقدر اس کی طاقت کے اس کی بصیرت عطا ہوئی ہے۔

الا کل شیء لہ ایۃٌ

تدل علی انہ واحدٌ

اور جس دل میں کہ شوق و محبت نہیں وہ دل خراب و ویران ہے اور جس فہم میں کہ آبِ معرفت نہ ہو وہ گویا بدلی بے آب ہے اور خلق سے وحشت ہونا اپنے مولا سے مونس ہونے کی دلیل ہے۔

آپ مصر میں سکونت پذیر تھے اور یہیں پر 564ھ میں آپ نے وفات پائی اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے نزدیک آپ مدفون ہوئے اور اب تک آپ کی قبر ظاہر ہے اس وقت آپ کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی۔ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ سوید السنجاری رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ سوید السنجاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ دیارِ بکر میں اعیانِ مشائخِ عظام سے گزرے ہیں آپ احوالِ فاخرہ و مقاماتِ رفیعہ وارشادات عالیہ اور کراماتِ ظاہرہ رکھتے تھے آپ امام العارفین حجۃ السالکین جامع شریعت وحقیقت تھے قبولیتِ عامہ آپ کو حاصل تھی اور سنجار میں ریاست علمی و عملی اور تربیت مریدین آپ ہی کی طرف منتہی تھی۔

شیخ حسن التلعفری رحمۃ اللہ علیہ شیخ عثمان بن عاشور السنجاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ مشائخِ عظام آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے علاوہ ازیں اور بھی بہت سی خلقت نے آپ سے ارادت حاصل کی تمام علماء و مشائخِ وقت اور خصوصاً حضرت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ آپ کی تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے آپ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

علوم تین قسم پر ہیں: علم من اللہ علم، علم مع اللہ وعلم، باللہ وعلم الظاہر وعلم الباطن وعلم احکام اور خاموشی اعلیٰ درجہ کی عقلمندی ہے اور جب خواہش ونفسانیت غلبہ کرتی ہے تو عقل اس وقت مغلوب ہو جاتی ہے۔

شیخ ابوالمجد سالم بن احمد الیعقوبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سنجار میں ایک شخص تھا جو کہ سلف صالحین پر بلاوجہ طعن وتشنیع کیا کرتا تھا جب یہ شخص بیمار ہو کر قریب المرگ ہوا تو اس وقت یہ شخص ہر ایک قسم کی باتیں کرتا تھا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا بار ہا لوگ اسے کلمہ شہادت پڑھ کر سناتے تھے لیکن کسی طرح سے بھی یہ اسے نہیں پڑھ سکتا تھا لوگ اس وقت دوڑ کر آپ کو بلا لائے آپ اس شخص کے پاس آن کر بیٹھے اور تھوڑی دیر آپ سرنگوں رہے پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا: کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھو تو پھر اس شخص نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی دفعہ پڑھا۔

پھر آپ نے فرمایا: کہ چونکہ یہ سلف صالحین پر طعن کیا کرتا تھا اسی لئے اس وقت کلمہ شہادت پڑھنے سے اس کی زبان روک دی گئی تھی میں نے اس وقت جناب باری کی درگاہ میں اس کی سفارش کی تو مجھ سے کہا گیا کہ ہم نے تمہاری سفارش قبول کی بشرطیکہ ہمارے اولیاء بھی اس سے راضی ہو جائیں اس کے بعد میں مقام حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف الکرخی رحمۃ اللہ علیہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوبکر بسطامی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے میں نے اس کی طرف سے معافی چاہی۔

پھر اس شخص نے بیان کیا کہ جب میں کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا تھا تو ایک سیاہ چیز آن کر میری زبان کو پکڑ لیتی تھی اور کہتی تھی کہ میں تیری بدزبانی ہوں پھر اس کے بعد چمکتا ہوا ایک نور آیا اس نے اس کو دفعہ کر دیا اور کہا: میں اولیاء اللہ کی رضامندی ہوں۔

پھر اس شخص نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے آسمان وزمین کے درمیان نورانی گھوڑے نظر آ رہے ہیں جن کے سوار بھی نورانی ہیں اور یہ سب وارہیبت زدہ ہو کر سرنگوں ہیں اور "سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح" پڑھ رہے ہیں

Marfat.com

پھر آخر دم تک یہ شخص کلمہ شہادت پڑھتا رہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

عارف کامل شیخ عثمان بن عاشور السنجاری بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے اس وقت مسجد میں ایک نابینا شخص آئے اور غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے آپ نے ان کی یہ حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے پروردگار! تو ان کو بینا کر دے چنانچہ آپ کی دعا سے یہ بینا ہو گئے اور اس کے بعد بیس برس تک زندہ رہے۔

عارف کامل شیخ ابومنعہ بن سلامۃ المغروقی بیان کرتے ہیں کہ کسی نے بدوں قصاص کے ایک شخص کی ناک کاٹ لی جب آپ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے آ کر اس کی کٹی ہوئی ناک کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر جوڑ دیا تو باذنہ تعالیٰ اس کی ناک جڑ کر جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک مجذوم پر سے آپ کا گزر ہوا اس مجذوم کے جسم سے کیڑے ٹپکتے تھے اور خون و پیپ اس کے جسم سے بہتا تھا اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہو گئے تھے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے پروردگار! تو اسے عذاب کرنے سے بے پرواہ ہے تو اس کو صحت عطا فرما اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے اسے تندرست کر دیا۔

آپ سنجار میں سکونت پذیر تھے اور کبیر سن ہو کر یہیں پر آپ نے وفات پائی اور یہیں مدفون ہوئے اور آپ کی قبر یہاں پر اب تک ظاہر ہے۔

شیخ حیات بن قیس الحرانی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ حیات بن قیس الحرانی ہیں آپ بھی اکابرین مشائخ عظام سے تھے اور احوالِ فاخرہ و مقاماتِ رفیعہ اور کراماتِ عالیہ رکھتے تھے۔

Marfat.com

بہت سے عجائبات وخوارقِ عادات اللہ تعالیٰ نے آپ سے ظاہر کرائے اور بہت کثیر التعداد صاحبِ احوال ومقامات آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے تمام علماء و مشائخِ وقت آپ کی تعظیم وتکریم کرتے تھے اور ہر خاص وعام کو آپ کی عظمت وبزرگی اور آپ کے مراتب ومناصب کا اعتراف تھا بارہا اہلِ حران آپ کی دعا کی برکت سے باران طلب کرتے تھے تو آپ کی دعا سے باراں ہوتی تھی اسی طرح وہ اپنی مصیبتوں اور سختیوں میں آپ سے دعا کراتے تھے تو آپ کی دعا کی برکت سے ان کی مصیبتیں ان سے دور ہو جاتی تھیں اور آپ کے اس قسم کے حالات مشہور ومعروف ہیں۔ معارفِ حقائق میں آپ کا کلام عالی ہوتا تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ چھلکوں کی قیمت ان کے مغز سے اور مردوں کی قیمت ان کے عقل سے اور محلوں کی قیمت ان کے مکینوں سے ہوا کرتی ہے اور احباب کا فخر احباب سے ہوتا ہے۔

شیخ عبداللطیف بن ابی الفرج الحرانی المعروف بابن القسیطی بیان کرتے ہیں کہ حران میں ایک مسجد بنائی جانی زیرِ تجویز تھی جب اس کی بنا قائم کرتے ہوئے محراب نصب کی جانے لگی تو مہندس نے کہا: کہ قبلہ کا رخ یہ ہے۔ آپ نے فرمایا: کہ نہیں قبلہ کا رخ یہ ہے اور مہندس کو اس رخ پر کر کے آپ نے فرمایا: کہ تم اپنے دل کی طرف نظر کرو تمہیں قبلہ نظر آئے گا مہندس نے اپنے دل کی طرف توجہ کی تو اسے قبلہ بے حجاب دکھائی دیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

شیخ نجیب الدین عبدالمنعم المنعم الحرانی اصقیلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمیں آپ کے ساتھ ببول کے سایہ میں آرام لینے کا اتفاق ہوا اور اس وقت آپ کے ہمراہ بہت سے آدمی تھے اس وقت آپ کے خادم نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت اس وقت کھجور کھانے کو میرا جی چاہتا ہے آپ نے فرمایا: کہ درخت کو ہلاؤ آپ کے خادم نے کہا: کہ حضرت یہ تو ببول کا درخت ہے آپ نے فرمایا: کہ تم اسے ہلاؤ تو سہی آپ کے خادم نے اسے ہلایا تو تروتازہ کھجوریں اس درخت سے ٹپکنے لگیں اور سب

Marfat.com

نے اس قدر کھائیں کہ سیر ہو گئے۔

آپ حران میں سکونت پذیر تھے اور یہیں پر 581ھ میں آپ نے وفات پائی اور یہیں پر آپ مدفون ہوئے آپ کی قبر اب تک ظاہر ہے۔

شیخ ابو عمرو بن عثمان بن مزروۃ البطائحی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ابو عمرو بن عثمان بن مزروۃ البطائحی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بھی اکابرینِ مشائخ عظام سے تھے آپ احوال و مقاماتِ عالیہ و کرامات ظاہرہ رکھتے تھے اور اسرارِ مشاہدات و مقامات وصول الی اللہ میں آپ راسخ القدم تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبولیتِ عامہ عطا فرمائی تھی اور لوگوں کے دلوں کو آپ کی عظمت و بزرگی سے بھر دیا تھا۔

معارف و حقائق میں آپ کا کلام عالی ہوتا تھا منجملہ اس کے کچھ ہم اس جگہ بھی نقل کرتے ہیں۔

آپ کا کلام

آپ نے فرمایا: کہ اولیاء اللہ کے دل معرفت الٰہی سے اور عارفوں کے دل محبت الٰہی مشاہدہ سے اور اہلِ مشاہدہ کے دل فوائد سے بھرے ہوتے ہیں اور احوال مذکورہ میں سے ہر ایک صاحب کے لئے آداب ہوتے ہیں جنہیں وہ حسبِ محل بجالاتا ہے اور جو شخص کہ انہیں نہیں بجالاتا وہ ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔

نیز! آپ نے فرمایا: کہ غافلین حکمِ الٰہی میں اور ذاکرین روح اللہ میں اور عارفین لطفِ الٰہی میں اور صادقین قربِ الٰہی میں زندگی بسر کرتے ہیں اور اہل محبت بساطِ الٰہی میں زندگی بسر کرتے ہیں وہی ان کو کھلاتا ہے اور وہی پلاتا ہے۔

شیخ ابو حفظ عمر بن مصدر الربیعی واسطی نے بیان کیا ہے کہ آپ اپنی ابتدائی عمر میں گیارہ سال تک سیاحت کرتے ہوئے جنگل بیابان میں پھرتے رہے آپ اس اثنا

Marfat.com

میں تنہا رہتے تھے کسی کے قریب نہیں آتے تھے اور ساگ وغیرہ کی قسم سے مباح چیزیں کھایا کرتے تھے اور ہر سال ایک شخص آن کر آپ کو صوف کا جبہ پہنا جایا کرتا تھا۔

اسی اثناء میں ایک روز کا ذکر ہے کہ انوار وتجلیات کمال وجلال آپ پر ظاہر ہوئے اور آپ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اسی طرح سے سات برس تک کھڑے رہے اس اثناء میں نہ آپ بیٹھے اور نہ اس اثناء میں آپ نے کچھ کھایا پیا پھر سات برس کے بعد آپ احکامِ بشریت کی طرف لوٹے اور مقام سر میں آپ سے کہا گیا کہ تم اپنے مکان واپس جا کر اپنی زوجہ سے ہم بستر ہوؤ کیونکہ تمہاری پشت میں ایک فرزند کا نطفہ ہے کہ جس کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے چنانچہ آپ اپنے گھر آئے اور آپ کی بی بی صاحبہ نے آپ سے کہا: کہ تم مکان کی چھت پر چڑھ کر اپنے اس واقعہ سے تمام بستی والوں کو مطلع کر دو آپ مکان کی چھت پر چڑھے اور آپ نے پکار کر کہہ دیا کہ میں عثمان بن مزروۃ ہوں مجھے آج شب کو اپنے گھر رہنے کا حکم ہوا ہے جو کوئی کہ آج شب کو اپنی بی بی سے ہم بستر ہو گا اسے اللہ تعالیٰ فرزندِ صالح عطا فرمائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمام بستی میں آپ کی آواز پہنچا دی اور تمام لوگوں نے آپ کا مافی الضمیر سمجھ لیا پھر آپ اس شب کو اپنے مکان پر رہ کر جس جگہ سے کہ آئے تھے وہیں پھر واپس چلے گئے پھر سال سال تک اسی طرح آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کھڑے رہے یہاں تک کہ بال آپ کے جسم پر اس قدر بڑھ گئے کہ آپ کا تمام جسم ان سے چھپ گیا شیر و درندے اور وحوش وطیور آپ سے مانوس ہو گئے تھے اور سب کے سب آپ کے پاس آ کر جمع ہوتے اور کوئی کسی کو ایذا نہیں دے سکتا تھا پھر سات برس کے بعد آپ احکامِ بشریت کی طرف لوٹے اور چودہ سال کی قضائے فرائض کو آپ نے ادا کیا۔

آپ کی کرامات

شیخ ابو الفتح الغنائم الواسطی بیان کرتے ہیں کہ شیخ احمد ابن الرفاعی کے پاس ایک شخص بیل لے کر آیا اور کہنے لگا: کہ میرے پاس صرف ایک ہی بیل ہے اسی میں اپنی

اور اپنے اہلِ وعیال کی بسر اوقات کرتا ہوں اور یہ بیل ضعیف و ناتواں ہو گیا آپ خدائے تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اللہ اس کے ضعف و ناتوانی کو دور کر دے۔ شیخ موصوف نے فرمایا: کہ تم اس بیل کو لے کر شیخ عثمان بن مرزوہ کے پاس جاؤ اور ان سے میرا اسلام علیک کہنا اور ان سے تم اپنے لئے اور ہمارے لئے بھی دعائے خیر و برکت کرانا یہ شخص اپنا بیل لے کر آپ کی خدمت میں آیا آپ اس وقت ایک پانی کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے خود ہی اس شخص سے فرمایا کہ

"وعليك و على الشيخ احمد السلام ختم الله تعالى لى ولكل المسلمين بالخير"

یعنی تم پر اور شیخ احمد پر خدائے تعالیٰ کی سلامتی اترتی رہے اور میرا اور ان کا اور ہر ایک مسلمان کا اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کر دے۔

اس کے بعد آپ نے ایک شیر کی طرف اشارہ کیا تو اس نے اس کے بیل کو شکار کیا اور شکار کر کے اس کا گوشت کھایا پھر آپ نے اس شکار کو ہٹا کر دوسرے شیر سے اس کا گوشت کھانے کو کہا اور اسی طرح جتنے شیر اس وقت آپ کے پاس تھے سب کو آپ نے اس کا گوشت کھلا دیا اور کچھ بھی باقی نہ رہا اس کے بعد ایک موٹا تازہ بیل ایک جانب سے آپ کے پاس آیا آپ نے اس شخص سے فرمایا: کہ لو اس کو تم اپنے اس بیل کے بدلہ لے جاؤ۔ اس شخص نے اٹھ کر اس بیل کو پکڑ لیا اور اپنے جی میں کہنے لگا: کہ آپ نے میرا بیل تو ہلاک کر دیا اور یہ نیا بیل مجھ کو دیا ہے اگر یہ بیل کسی نے پہچان کر مجھ پر سوء ظنی کی اور مجھ کو کچھ اذیت پہنچائی تو میں کیا کروں گا۔ اتنے میں ایک اور شخص آپ کے پاس آیا اور آپ کی دست بوسی کر کے آپ سے کہنے لگا: کہ حضرت میں نے ایک بیل آپ کی نذر کیا تھا اور میں اسے پانی پلانے لایا تھا تو وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر معلوم نہیں کہاں بھاگ گیا آپ نے فرمایا: کہ فرزند من! وہ ہمارے پاس آ گیا اور وہ یہی بیل ہے جس کو تم دیکھ رہے ہو تو یہ شخص قدم بوس ہو کر کہنے لگا: کہ حضرت

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو آپ کی معرفت حاصل کرا دی ہے اور کل چیزیں حتیٰ کہ جانوروں تک بھی آپ کو پہچانتے ہیں آپ نے فرمایا: کہ بات یہ ہے کہ دوست سے دوست کوئی بات نہیں چھپایا کرتا ہے جو شخص کہ خدائے تعالیٰ کو پہچانتا ہے اسے کل چیزیں پہچانتی ہیں پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا: کہ تم باطن میں مجھ پر اعتراض کرتے ہو کہ میں نے تمہارے بیل کو ہلاک کر کے دوسرا نیا بیل تم کو دے دیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ مجھے دل کے حالات سے بھی مطلع کر دیتا ہے تو یہ شخص رونے لگا پھر آپ نے اس کے حق میں دعائے خیر و برکت کر کے اس کو رخصت کیا اور پھر رخصت ہوتے ہوئے اس کو یہ خیال ہوا کہ مبادا راستہ میں کوئی درندہ جانور مجھے یا میرے بیل کو اذیت پہنچائے تو آپ نے فرمایا: کہ اب تمہیں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ کوئی درندہ جانور تمہیں یا تمہارے بیل کو کچھ اذیت پہنچائے تو آپ نے ایک شیر کو اشارہ کر کے فرمایا: کہ وہ ساتھ جا کر اس کو پہنچا آئے چنانچہ یہ شیر اس شخص کی اور اس کے بیل کی نگرانی کرتا ہوا اس کو پہنچا آیا اور اثنائے راہ میں شیر اس کے دائیں بائیں اور کبھی اس کے آگے پیچھے چلا کرتا تھا۔

جب یہ شخص شیخ احمد بن الرفاعی کی خدمت میں پہنچا اور اس نے آپ کے تمام واقعات بیان کیے تو آپ نے فرمایا: کہ شیخ مزروۃ جیسے رتبہ کا شخص پیدا ہونا بہت مشکل ہے پھر آپ نے بھی اس شخص کے حق میں دعائے خیر کی اور اسے رخصت کیا۔

شیخ عبد اللطیف بن احمد القرشی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ جنگل میں سات شکاری جمع ہو گئے اور بندوقوں سے پرندوں کا شکار کرنے لگے یہ لوگ جس پرندے پر بندوق چلاتے تھے وہ زمین پر مردہ ہو کر گرتا تھا۔ اسی طرح سے انہوں نے بہت سے پرندے مار ڈالے آپ نے اُن سے فرمایا: کہ نہ تو تمہیں خود ان مردار پرندوں کا کھانا جائز ہے اور نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ انہیں تم اور کسی کو کھلاؤ تو یہ لوگ مذاق کے طور پر آپ سے کہنے لگے کہ اچھا تو آپ انہیں زندہ کر دیجئے آپ نے فرمایا: ”بسم

Marfat.com

اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اللھم احیھا یا محیی الموتٰی ویا محی العظام و ھی رمیم" یعنی اے پروردگار! اور اے مردوں اور بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنے والے! میں تیرے نام کی برکت سے دعا مانگتا ہوں کہ تو ان پرندوں کو زندہ کر دے تو باذنہٖ تعالیٰ یہ تمام پرندے زندہ ہو کر اڑ گئے اور یہ لوگ آپ سے معذرت کرتے ہوئے آئندہ بندوق چلانے سے تائب ہوئے اور اب آپ کی خدمت میں آنے جانے لگے۔

آپ بطائح میں سکونت پذیر تھے اور کبیر سن ہو کر یہیں پر آپ نے وفات پائی اور یہیں پر آپ مدفون بھی ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ابوالبناء محمود بن عثمان بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ابوالبناء محمود بن عثمان بن مکارم النعال البغدادی الازجی الفقیہ الواعظ الزاہد صاحب الکرمات والریاضت والمجاہدات رضی اللہ عنہ ہیں آپ مجمعٔ مکارمِ اخلاق اور اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد اور نہایت ظریف وخوش طبع تھے۔ خلقِ کثیر نے آپ سے نفع پایا آپ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے آپ شب و روز میں قرآن مجید کا روزانہ ایک ختم کیا کرتے تھے۔

حافظ ابنِ رجب نے اپنی کتاب طبقات میں بیان کیا ہے کہ 523ھ میں آپ تولد ہوئے آپ حافظِ قرآن تھے حدیث آپ نے شیخ ابوالفتح بن البطی سے سنی تھی اور شیخ ابوالفتح بن المنے سے بھی کچھ پڑھا تھا اور فقہ میں کتاب مختصر الخرقی آپ کو زبانی یاد تھی علاوہ ازیں آپ ہمیشہ دیگر کتبِ فقہ و کتبِ تفسیر کا بھی مطالعہ کیا کرتے تھے اور اپنی رباط (مسافرخانہ) میں آپ وعظ بھی کیا کرتے تھے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتِ بابرکات سے بھی آپ مستفید ہوئے۔ ابوالفرج بن الحنبلی نے بیان کیا ہے کہ آپ اور آپ کے مرید دینی شرعی

Marfat.com

امور کی نہایت سختی سے پابندی کیا کرتے تھے اور جو امراء و روٴسا امورِ شرعیہ کی خلاف ورزی کرتے اور شراب خوری وغیرہ امورِ قبیحہ میں مبتلا رہتے تھے ان سے نہایت سختی سے پیش آتے تھے اور انہیں شراب خوری وغیرہ امور قبیحہ سے مانع ہوتے تھے اور ان کے سامنے سے ان کی شراب اٹھا کر پھینک دیا کرتے تھے چنانچہ اسی کے متعلق بارہا آپ کے اور امراء کے درمیان سخت معرکہ واقع ہو جایا کرتے تھے آپ شیخِ حنابلہ مشہور تھے۔

609 ہجری میں آپ نے وفات پائی اور اپنی رباط میں آپ مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ قضیب البان الموصلی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ قضیب البان الموصلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ مشاہیر علمائے عظام سے گزرے ہیں آپ بھی احوال و مقاماتِ رفیعہ اور کراماتِ عالیہ رکھتے تھے۔ مشائخ وقت آپ کو بڑی تکریم و تعظیم سے یاد کرتے تھے آپ کے احوال میں استغراق آپ پر زیادہ غالب رہتا تھا معارف وحقائق میں آپ کا کلام عالی ہوتا تھا اور آپ کے اشعار بھی اسی سے مملو ہوتے تھے۔

شیخ ابوالحسن علی القرشی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کا جسم خلافِ عادت حد سے بڑھ گیا یہاں تک کہ میں خائف ہو کر واپس چلا آیا اس کے بعد پھر میں اپنے زاویہ میں آیا تو اس وقت میں نے آپ کے جسم کو اس قدر چھوٹا دیکھا کہ چڑیا کے برابر ہو گیا تھا اس وقت بھی میں واپس چلا آیا اور تیسرے پہر پھر تیسری دفعہ آیا تو میں نے آپ کو اصلی حالت میں دیکھا اور اب میں نے آپ سے ان دونوں کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کہ تم نے کیا مجھے ان دونوں حالتوں میں دیکھا ہے میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا: کہ پہلی حالت مشاہدۂ جمال کی اور دوسری حالت مشاہدۂ جلال کی

Marfat.com

تھی۔

شیخ عبداللہ المار دینی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ علامہ ابن یونس الموصلی کی مجلس میں آپ کا ذکر ہوا اور لوگ آپ کے حالات سے بحث کرنے لگے حسنِ اتفاق سے اسی وقت آپ بھی آ موجود ہوئے سب کو نہایت حیرت ہوئی اور سب کے سب دم بخود رہ گئے آپ نے آن کر سلام علیک کی اور سلام علیک کر کے علامہ موصوف سے فرمایا: کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ جانتا ہے آپ کو اس کا علم ہے۔ علامہ موصوف نے فرمایا: نہیں! پھر آپ نے فرمایا: کہ اگر خدا تعالیٰ نے مجھے وہ علم جو کہ آپ کو حاصل نہیں ہے عطا فرمایا ہو تو علامہ موصوف خاموش رہے اور آپ کو اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔

شیخ عبداللہ المار دینی بیان کرتے ہیں کہ اس وقت آپ کی مجلس میں میں بھی موجود تھا۔ میں نے اس وقت اپنے جی میں کہا کہ آج میں صبح تک آپ کے پاس رہ کر دیکھوں گا کہ آپ کیا کرتے ہیں چنانچہ اس روز میں آپ کے ساتھ رہا تو اس وقت آپ نے اپنے ساتھ کچھ ٹکڑے سے (اس موقع پر راوی نے یہ بیان نہ کیا کہ یہ کس چیز کے ٹکڑے تھے) لے کر آپ کچھ گلیوں میں سے گزر کر ایک دروازے پر آئے اور آپ نے اس کی کنڈی ہلائی اندر سے ایک بڑھیا آئی اور کہنے لگی کہ آج آپ نے بہت دیر لگائی پھر آپ اس بڑھیا کو یہ ٹکڑے دیکر یہاں سے واپس ہوئے اور شہر کے دروازے پر آئے اور آپ کے لئے دروازہ خود بخود کھل گیا آپ نکل کر شہر سے باہر روانہ ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ ہولیا ہم تھوڑی دیر چلے تھے کہ ایک نہر پر پہنچے اور ٹھہر گئے اور آپ غسل کر کے نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور صبح تک نماز پڑھتے رہے اور نماز پڑھ کر صبح کو آپ واپس چلے گئے اور اخیر میں مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا جب دھوپ نکلی تو اس کی تپش سے میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ میں ایک بیابان میں ہوں اور یہاں پر بجز میرے اور کوئی نہیں ہے اسی اثناء میں یہاں سے بہت سے سوار گزرے اور میں نے ان سے گفتگو کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں موصل کا رہنے والا

Marfat.com

ہوں تو انہوں نے اس کا یقین نہیں کیا اور کہا کہ شہرِ موصل یہاں سے چھ ماہ کے فاصلہ پر واقع ہے پھر جب میں نے اپنا قصہ بیان کیا تو ان میں سے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ تم یہیں پر ٹھہرے رہو شاید آپ آج شب کو پھر تشریف لاویں اور آپ کے ساتھ تم پھر اپنے شہر پہنچ جاؤ چنانچہ جب شب ہوئی تو وہیں عشاء کے وقت تشریف لائے اور غسل کر کے صبح تک نماز پڑھتے رہے پھر جب صبح ہوئی اور واپس ہوئے تو آپ کے ساتھ میں بھی ہولیا جب ہم موصل پہنچے تو مسجدوں میں صبح کی نماز ہو رہی تھی آپ نے اس وقت میری طرف نظر کی اور میرا کان پکڑ کر فرمایا: کہ اب پھر کبھی ایسا خیال نہ کرنا اور نہ اس راز کو کسی پر افشاء کرنا۔

شیخ ابوالبرکات صخر بن مسافر بیان کرتے ہیں کہ آپ قریباً ایک ماہ تک ہمارے زاویہ کے قریب ٹھہرے رہے آپ اس عرصہ میں ہمیشہ استغراق میں رہے اس اثناء میں ہم نے آپ کو کھاتے پیتے یا سوتے اٹھتے کبھی نہیں دیکھا یہیں پر آپ کے پاس میرے عم بزرگ شیخ عدی بن مسافر آتے اور آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر فرمایا کرتے۔ "هنيئا لك يا قضيب البان قد الختطفاك الشهود الالهى والستغرقك الوجود الربانى" یعنی اے قضیب البان! تمہیں مبارک ہو کہ شہودِ الٰہی نے تمہیں اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور وجود ربانی نے تمہیں مستغرق کیا ہے۔

شیخ محمد بن الخضر الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے قاضی موصل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں ان کی کرامات اور ان کے مکاشفات سن سن کر ان سے کسی قدر بدظن سا رہتا تھا یہاں تک کہ میں نے کئی دفعہ اس بات کا ارادہ کر لیا کہ میں سلطان سے کہہ کر انہیں شہر بدر کرا دوں مگر میں نے ابھی کسی پر اظہار نہیں کیا تھا کہ موصل کے بعض کوچوں میں سے میں نے آپ کو دور سے آتے دیکھا مجھے اس دقت خیال ہوا کہ اگر میرے ساتھ کوئی اور شخص ہوتا تو آپ کو اس طرف آنے سے روک دیتا اس وقت میں نے آپ کو آپ کی مشہور و معروف صورت میں اور پھر ایک کر دی

Marfat.com

(منسوب بقبیلۂ کرد) شخص کی صورت میں اور اس کے بعد ایک بدوی شخص کی صورت میں اور بعد ازاں فقیہ و عالم کی صورت میں دیکھا۔ چند قدم چل کر اور پھر قریب آن کر آپ نے فرمایا: کہ بتلاؤ ان چاروں میں سے کس کس کو قضیب البان کہو گے اور اس کے نکلوا دینے کے لئے کوشش کرو گے اس وقت مجھ سے آپ کی جانب سے بدظنی دور ہوگئی اور میں نے آپ کی دست بوسی کر کے آپ سے اس بات کی معافی مانگی۔

آپ شہر موصل میں سکونت پذیر تھے اور یہیں آپ نے 570 ہجری میں وفات پائی اور یہیں آپ مدفون ہوئے آپ کی قبر اب تک ظاہر ہے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین ابوالقاسم عمر بن مسعود بن ابی العز البزاز ہیں آپ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدوں میں سے ہیں اور بہت بڑے زاہد و عابد تھے اور کراماتِ ظاہرہ و احوالِ فاخرہ رکھتے تھے بہت لوگ آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے۔

آپ کا کلام نہایت موثر ہوا کرتا تھا جب آپ محبتِ الٰہی کا بیان کرتے تھے تو آپ کے لبوں سے نور نکلتا تھا اور چہرہ پر اس وقت فرحت اور خوشی کے آثار نمایاں ہو جاتے تھے اور جب آپ خوفِ الٰہی کا بیان کرتے تھے تو اس وقت آپ کے چہرہ پر ڈر اور دہشت کے آثار نمایاں ہو جاتے تھے۔

حدیث آپ نے شیخ ابوالقاسم سعید بن البناء اور شیخ ابوالفضل محمد بن ناصر الدین الحافظ اور شیخ عبدالاول الشجری وغیرہ شیوخ سے سنی۔

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ آپ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدوں میں سے تھے مدت تک آپ کی صحبتِ بابرکات میں رہ کر آپ مستفید ہوئے اور آپ ہی سے آپ نے تفقہ حاصل کیا اور آپ ہی کے ساتھ جماعت

Marfat.com

کثیرہ سے حدیث سنی اور آپ ہی کے اخلاق و آداب اور طریقۂ سلوک پر تھے آپ نے کسب حلال کی غرض سے تجارت اختیار کی تھی اور بغداد کی ایک منڈی سوق الثلاثاء میں اپنی دکان قائم کر کے اس میں آپ انواع واقسام کا کپڑا فروخت کیا کرتے تھے پھر آپ نے تجارت بھی چھوڑ دی اور اپنی مسجد کے سامنے ہی اپنا زاویہ بنا کر اس میں خلوت گزین ہوئے اور آپ کی شہرت ہوگئی اور لوگ آپ کی زیارت کرنے کے لئے دور دراز سے آنے لگے اور نذرانہ اور تحائف پیش ہونے لگے آپ یہ سب کچھ جو کہ آپ کو ملتا تھا فقراء اور اہلِ سلوک پر جو کہ آپ کے پاس رہا کرتے تھے خرچ کر دیا کرتے تھے بہت سے لوگ آپ کے دستِ مبارک پر تائب ہو کر اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد ہوئے آپ اکثر اوقات مندرجہ ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔

الھی لک الحمد الذی انت اھلہٗ

علٰی نعم ما کنت قط لھا اھلاً

الٰہی وہ حمد وثناء جس کا کہ تو اہل ہے تجھی کو لائق وزیبا ہے تو نے مجھے وہ نعمتیں عطا فرمائیں جن کا کہ میں اہل نہ تھا۔

اذا زدت تقصیراً تزدنی تفضلاً

کانی بالتقصیر استجب الفضلا

مجھ سے قصور ہوتا ہے اور پھر بھی تو فضل کرتا ہے گویا ہر ایک قصور پر میں تیرے فضل وکرم کا مستحق ہوتا ہے۔

532 ہجری میں آپ تولد ہوئے تھے اور 608 ہجری میں آپ نے وفات پائی اور اپنے ہی زاویہ مذکور میں مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شیخ مکارم بن ادریس النہر خالصی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ مکارم بن ادریس النہر خالصی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ مشاہیر اعیانِ مشائخِ عراق سے تھے اور احوال و مقاماتِ عالیہ رکھتے تھے آپ اکابر عارفین سے تھے۔ اعلیٰ درجہ کی شہرت اور قبولیتِ عامہ آپ کو حاصل تھی آپ نے اس قدر مشائخِ عظام سے ملاقات کی جس قدر کہ آپ کے زمانہ کے دیگر مشائخ کو ان کی ملاقات نہ تھی۔

شیخ علی بن الہیتی آپ کے شیخ تھے اور آپ کی بہت زیادہ عزت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ برادرم شیخ مکارم بن ادریس ایک کامل بزرگ ہیں اور میری وفات کے بعد ان کو شہرت اور قبولیتِ عامہ حاصل ہوگی۔ بلادِ نہر خالص اور لواحق بلادِ نہر خالص میں تربیتِ مریدین آپ ہی کی طرف منتہی تھی آپ کا کلام حسبِ ذیل ہے۔

آپ کا کلام

مریدِ صادق وہ ہے جو کہ اپنے قلب میں حلاوت عدم پائے اور اپنے نفس سے تکلیف والم کو دور کردے اور قضاء وقدر پر راضی اور خوش ہو کر مطمئن رہے اور فقیر وہ ہے کہ صابر و بے طمع اور باادب اور نہایت خلیق ہو اور مراقبۂ الٰہی میں رہے اور کسی پر افشائے راز نہ کرے اور حق سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اپنے حال واحوال میں اسی سے الحاح وزاری کرتا رہے۔

اور زاہد وہ ہے شخص کہ راحتِ نفس اور ریاست و امارت کو چھوڑ کر نفس کو شہوت و خواہش سے روکے رہے اور اسے زجر وتوبیخ کرتا رہے اور اسے چھوڑ کر مولیٰ کی طرف رجوع کرے۔

اور مجاہد فی اللہ وہ شخص ہے کہ غفلت و سستی کو چھوڑ دے اور بیدار ہو کر غور وفکر کرتا رہے اور خشوع وخضوع و استقامت کو لازم اور حقیقت کو استعمال اور صفات کو زندہ

Marfat.com

کرے اور مجاری قضاء سے خاموش اور ایذا دہی سے دور رہے اور حق سبحانہ و تعالیٰ سے حیا کرے اور راحت و آرام میں نہ پڑے اور اپنے تمام نفع و نقصان خدا کو سونپ دے۔

اور مراقب وہ شخص ہے کہ ہمیشہ غمگین رہے اور لوگوں سے احسان و سلوک کرتا رہے اور اپنے غصہ کو فرو کر دیا کرے اور اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے۔

اور مخلص وہ شخص ہے کہ رحمتِ الٰہی میں داخل ہو کر مخلوق سے نجات کلی حاصل کرے اور تمام کائنات سے جدا ہو کر سر اللہ پر قائم رہے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام بجالاتا رہے۔

اور شاکر وہ شخص ہے کہ اپنے حوائج اور ضروریات پر صبر کر کے حق تعالیٰ کے ساتھ رہے اور خاص و عام میں سے کسی کی طرف رجوع نہ کرے اور اپنے دل کو تدبیر و اہتمام سے خالی رکھے۔

شیخ ابوالحسن الجوسقی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت شوق و محبتِ الٰہی کے متعلق کچھ بیان فرمارہے تھے کہ سلطانِ ہیبت و جلال کے وقت اسرار محبین پست ہو جاتے ہیں تو ان کے انوار تمام انواروں کو جو کہ ان کے انفاس کے مقابل میں ہوتے ہیں پھیکا کر دیتے ہیں پھر آپ نے ایک سانس لی تو اس مسجد کے جس میں کہ آپ تشریف رکھتے تھے کل قندیلیں جو تعداد میں تیس سے بھی زائد تھیں گل ہو گئیں۔ اس کے بعد تھوڑی دیر آپ خاموش رہے پھر آپ نے فرمایا: کہ جبکہ ان کے اسرار زندہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت انوارِ انس و جلال متجلی ہوتے ہیں اور ان کی روشنی ہر ایک اس اندھیرے کو جو کہ ان کے انفاس کے مقابل ہوتا ہے روشن کر دیتی ہے۔ پھر آپ نے سانس لی تو مسجد کی تمام قندیلیں روشن ہو گئیں۔

ایک روز آپ دوزخ اور اس کے تمام عذابوں کا بیان کر رہے تھے تو آپ کے اس بیان سے لوگوں کے دل دہل گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ایک معطل شخص نے اپنے جی میں کہا کہ یہ اب ڈرانے کی باتیں ہیں وہاں درحقیقت آگ کہاں

Marfat.com

ہوگی جس سے عذاب دیا جائے گا تو آپ نے اس وقت یہ آیت شریف پڑھی: ''وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ'' اگر انہیں ذرا بھی عذاب پہنچے تو ابھی کہنے لگیں کہ افسوس! ہم نے اپنے اوپر نہایت ظلم کیا اور یہ آیت پڑھ کر تھوڑی دیر آپ اور آپ کے ساتھ تمام حاضرین خاموش ہو گئے تو اس وقت یہ شخص چلا چلا کر الغیاث الغیاث کرنے لگا اور نہایت بے چین ہو گیا اور نہایت بدبودار دھواں اس کی ناک سے نکلنے لگا جس کی بو سے لوگوں کے دماغ پھٹے جاتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت شریف پڑھی ''رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ'' یعنی اے پروردگار! ہم سے اپنا عذاب اٹھا لے ہم ایمان والے ہیں تو اس آیت شریف پڑھنے سے اس شخص کی بے چینی جاتی رہی اور اس شخص نے اٹھ کر آپ کی قدم بوسی کی اور آپ کے دستِ مبارک پر اپنے اس بدعقیدے سے تائب ہوا اور از سرِ نو اسلام قبول کیا اور بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں ایک ایسی سوزش اور تپش پائی جو میرے تمام جسم میں پھیل گئی جس سے میرے بطن میں بدبودار دھواں جم گیا اور قریب تھا کہ میں اس سے ہلاک ہو جاتا اور میں نے سنا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے۔ ''هٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ؕ أَفَسِحْرٌ هٰذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ'' یعنی یہ وہی آگ ہے کہ جس کا تم انکار کرتے تھے سو کیا یہ کوئی جادو کی بات ہے یا تم اسے دیکھ نہیں رہے ہو پھر اس شخص نے کہا کہ اگر آپ نہ ہوتے تو میں اس وقت ہلاک ہو جاتا۔

بلدۃ نہر خالص میں آپ سکونت پذیر تھے اور کبیر السن ہو کر یہیں پر آپ نے وفات پائی آپ کی قبر اب تک ظاہر ہے اور لوگ زیارت کرتے ہیں۔ (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

شیخ خلیفہ بن موسیٰ النہر ملکی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ خلیفہ بن موسیٰ النہر ملکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ اعیانِ مشائخِ عراق سے تھے اور احوال و مقامات و کراماتِ عالیہ رکھتے تھے۔ اہل السلوک سے کثیر التعداد صاحب حال و احوال آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے آپ مجمع مکارم اخلاق و صفات حمیدہ اور نہایت عقیل و فہیم بزرگ تھے آپ اعلیٰ درجہ کے متبعِ شریعت تھے اور علم اور صاحبِ علم کی آپ نہایت عزت کرتے تھے آپ کا کلام حسب ذیل ہے۔

آپ کا کلام

مراتب زاہدین ابتدائی مراتب متوکلین ہوتے ہیں اور ہر ایک شے کی نشانی ہوتی ہے اور ذلتِ عقبیٰ کی نشانی دل کا غمگین ہو کر آنکھوں سے آنسو نہ بہنا اور جو شخص کہ اپنے نفس کو کھو کر خدائے تعالیٰ سے توسل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نفس کو اس کے لئے محفوظ رکھتا ہے اور بہترین اعمال مخالفِ نفس اور مجاری قضاء و قدر سے رضا مند رہنا ہے اور جب کہ خوف قلب میں قائم ہو جاتا ہے تو وہ تمام شہواتِ نفسانی کو جلا دیتا ہے اور ہر ایک شے کی ایک ضد ہوتی ہے اور نورِ قلب کی ضد شکم پری ہے۔

تہی از حکمتی بعلت آں کہ پری از طعام تا بینی

اور جو شخص ماسوا کو چھوڑ کر خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے پا کر اپنے مقصود کو پہنچتا ہے اور جس کا وسیلہ صدق و راستی ہوتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس سے راضی رہتا ہے اور جو مال و دولت اور فرزند و زن بندے کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دے وہ اس کے حق میں شوم و بدبختی ہے اور جبکہ بندہ بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو اس کے باطن میں صفائی حاصل ہوتی ہے اور جب وہ سیر اور سیراب ہو جاتا ہے تو اس کے باطن میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

شیخ ابو قوتا کے بعض مریدوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک دفعہ خدائے تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں اب متوکل ہو کر جامع رصافہ میں بیٹھ جاؤں گا اور کسی کو بھی اپنے حال سے آگاہ نہ کروں گا چنانچہ میں اسی وقت جامع رصافہ میں آکر بیٹھ گیا اور تین روز تک بے کھانے پینے کے بیٹھا رہا اور نہ میں نے کسی شخص کو دیکھا۔ شدتِ بھوک کی وجہ سے میں نہایت عاجز ہو گیا اور وہاں سے نکلتے ہوئے بھی مجھے لحاظ آتا تھا اور بس یہی جی چاہتا تھا کہ اب کہیں سے کھانا ملے چنانچہ اسی وقت دیوار شق ہوئی اور ایک سیاہ شخص کپڑے میں کھانا لپیٹا ہوا رکھ کر چلا گیا اور مجھ سے کہہ گیا کہ شیخ خلیفہ تم سے کہتے ہیں کہ لو یہ کھانا کھا کر اپنی خواہش پوری کرو اور یہاں سے نکل جاؤ کیونکہ تم اربابِ توکل سے نہیں ہو میں یہ کھانا کھا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: کہ جس شخص کو توکل کرنے کی قوت اور اس میں ظاہری و باطنی اطمینان حاصل نہ ہوا سے اس درجہ کا توکل نہ کرنا چاہئے تا کہ اسبابِ ظاہری کو چھوڑ کر معصیت میں نہ پڑے۔

آپ نہر الملک میں سکونت پذیر تھے اور یہیں پر آپ نے وفات پائی اور اب تک آپ کی قبر ظاہر ہے۔

جب آپ قریب الوفات ہوئے تو آپ تسبیح و تہلیل کرتے رہے اور آپ کے چہرے پر خوشنودی کے آثار زیادہ ہوتے جاتے تھے اسی اثناء میں آپ نے فرمایا: کہ یہ جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب کبار ہیں اور مجھے رضائے الٰہی کی خوشخبری سنا رہے ہیں پھر آپ نے فرمایا: کہ یہ فرشتے ہیں کہ مجھے پروردگار کے پاس لے جانے کے لئے نہایت عجلت کر رہے ہیں پھر آپ مسکرائے اور مسکرا کر آپ نے فرمایا: کہ بندے کی روح پرواز ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ اس پر اپنی تجلی کرتا ہے تو وہ خوش و خرم ہو جاتا ہے پھر آپ نے یہ آیت شریف پڑھی: ''یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً'' یعنی اے نفسِ مطمئنہ! خوش و خرم ہو کر جلد اپنے پروردگار کی طرف چلی آ آپ یہ آیت پوری کرنے نہ پائے تھے کہ آپ

Marfat.com

کی روح پرفتوح پرواز ہو گئی۔ رضی اللہ عنہ

شیخ عبداللہ بن محمد القرشی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ عبداللہ بن محمد بن احمد بن ابراہیم القرشی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ مشاہیرِ مشائخِ مصر اور عظمائے عارفین سے تھے اور احوال و مقامات اور کراماتِ فاخرہ رکھتے تھے آپ کو مقامات قرب میں مرتبہ عالی و قدم راسخ و تصرفِ تام حاصل تھا ہر خاص و عام کے دل میں آپ کی عظمت و بزرگی اور ہیبت تھی۔

آپ ہاشمی و قریشی النسب تھے اور آثارِ ولایت آپ کی پیشانی پر نمایاں تھے اور سکونت و وقار آپ کے چہرے پر ظاہر تھا جو شخص آپ کو دیکھتا تھا پھر وہ اپنی نظر آپ کی طرف سے نہیں ہٹا سکتا تھا جب آپ کبھی کسی منڈی یا بازار میں سے گزرتے تھے تو لوگ اپنے کاروبار چھوڑ کر اور خاموش ہو کر آپ کی طرف دیکھنے لگتے تھے اور بازار کا شور و غل بالکل مٹ جاتا تھا بڑے بڑے اکابرین علماء مثل قاضی القضاۃ عماد الدین بن البکری رحمۃ اللہ علیہ علامہ شہاب الدین بن ابی الحسن علی الشہیر بابن الحمیر رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو العباس احمد بن علی الانصاری القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو طاہر محمد الانصاری الخطیب وغیرہ آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے علاوہ ازیں اور بھی بہت سے علماء و فقراء آپ سے فخرِ تلمذ حاصل کر کے آپ کی طرف منسوب ہوئے۔

آپ نہایت خلیق ظریف و جمیل کریم و سخی اور متواضع تھے اور علم اور اہلِ علم کی آپ نہایت عزت کرتے تھے اخیر عمر میں آپ مرضِ جذام میں مبتلا ہو گئے اور آپ کی آنکھیں بھی جاتی رہی تھیں۔

آپ کا کلام

آپ نے فرمایا ہے کہ عبودیت میں ادب کو لازم رکھو اور کسی شے سے تعرض نہ رکھو

Marfat.com

اگر خدائے تعالیٰ چاہے گا تو وہ ہمیں اس کے نزدیک پہنچادے گا۔

ایضاً جس شخص کو مقامِ توکل حاصل نہ ہو وہ ناقص ہے۔

ایضاً اس قبلہ یعنی دینِ اسلام کو لازم کرلو کیونکہ بدوں اس کے فتوحات ممکن نہیں۔

ایضاً شیخ کو جائز نہیں کہ وہ اپنے مرید کو اسباب سے نکل جانے کی اجازت دے مگر صرف اسی وقت کہ وہ اپنے حکم پر قادر ہو اور اچھی طرح سے اس کی حفاظت کرسکتا ہو۔

آپ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم امنن علينا بصفاة المعرفة وهب لنا صحيح المعاملة فيما بيننا وبينك وارزقنا صدق التوكل و حسن الظن بك وامنن بكل مايقربنا اليك مقرونا بالعوافى فى الدارين يا ارحم الراحمين .

یعنی اے پروردگار! ہمیں صفاتِ معرفت عطا فرما اور ہمارے اور اپنے درمیان ہمیں حسنِ معاملہ کی توفیق دے اور صدقِ توکل تیرے ساتھ حسنِ ظن پر ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں تمام وسیلہ عطا فرما جو کہ ہمیں تجھ سے قریب کردیں اور جو کہ دونوں جہاں میں ہماری روحانی و جسمانی دونوں قسم کی تندرستی و عافیت کے باعث ہوں آمین یا ارحم الراحمین۔

نیز! آپ نے فرمایا ہے کہ میں ایک دفعہ شیخ ابوعبداللہ المعاوری کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ کیا میں تم کو ایک دعا سکھلاؤں جس سے تم اپنے حوائج میں مدد لیا کرو میں نے عرض کیا کہ حضرت ضرور سکھلایئے آپ نے فرمایا: کہ جب تمہیں ضرورت ہوا کرے تو تم یہ دعا پڑھا کرو:

يا واحد يا احد يا واجد يا جواد انفحنا منك بنفحة خير انك على كل شى قدير ط

Marfat.com

یعنی اے پروردگار! اے واحد و یگانہ! اے کریم و رحیم! ہمیں اپنے فضل و کرم سے بہتر سے بہتر تحفہ اور عطیہ دے بے شک تو ہر ایک بات پر قادر ہے۔

علامہ دمیری نے اپنی کتاب حیوۃ الحیوان میں باب حرف شین معجمہ میں بیان کیا ہے کہ مجھ سے امام العارفین شیخ ابوعبداللہ بن اسد الیافعی نے ان سے قدوۃ العارفین ابوعبداللہ القرشی نے انہوں نے اپنے شیخ ابوالربیع المالقی سے بیان کیا ہے کہ شیخ ابوالربیع نے شیخ ابوعبداللہ محمد القرشی سے فرمایا: کہ میں تمہیں ایک خزانہ بتلاتا ہوں کہ تم اس خزانہ میں سے کتنا ہی خرچ کرو لیکن کبھی وہ کم نہیں ہوسکتا اور وہ خزانہ ایک دعا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ نماز کے بعد اور خصوصاً ہر نماز جمعہ کے بعد پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر ایک مصیبت و بلاء سے محفوظ رکھے گا ور دشمنوں پر اس کی فتح کرے گا اور اسے غنی کردے گا اور ایسی جگہ سے اسے روزی پہنچائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا اور اسباب معاش اس پر سہل کردے گا اور اس پر سے اس کا قرض اتار دے گا گو وہ کتنا ہی کیوں نہ ہو۔ بمنہ وکرمہ اور وہ دعا یہ ہے:

یا اللہ یا واحد یا موجد یا جواد یا باسط یا کریم یا وھاب یا ذالطول یا غنی یا مغنی یا فتاح یا رزاق یا علیم یا حی یا قیوم یا رحمٰن یا رحیم یا بدیع السموات والارض یا ذالجلال و الاکرام یا حنان یا منان انفحنی منک بنفحۃ خیربھا ممن سواک ان تستفتحوا فقد جاء کم الفتح انا فتحنا لک فتحاً مبیناً نصر من اللّٰہ وفتح قریب. اللھم یا غنی یا حمید یا مبدئ یا معید یا ودود یا ذالعرش المجید فعال لما یرید اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک واحفظنی بما حفظت بہ الذکر وانصرنی بما نصرت

Marfat.com

به الرسل انك على كل شيء قدير ۔

شیخ ابوالعباس احمد العسقلانی نے بیان کیا ہے کہ آپ بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں شیخ ابراہیم بن ظریف کی خدمت میں حاضر تھا آپ سے اس وقت پوچھا گیا کہ کیا یہ بات جائز ہے کہ کوئی شخص خدائے تعالیٰ سے کسی بات کا عہد کرلے کہ وہ اپنے مقصود کو حاصل کئے بغیر اپنا عہد نہ توڑے گا تو آپ نے حدیث ابولبابۃ الانصاری سے جو کہ قصہ بنی نضیر میں مذکور ہے سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ جائز ہے اور حدیثِ مذکور بھی آپ نے فرمائی ہے کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اما انه لو اتانی لا ستغفرت له ولكن اذا فعل ذلك بنفسه فدعوه حتى يحكم الله فيه یعنی ابولبابہ رضی اللہ عنہ اگر میرے پاس آتے تو میں ان کے لئے دعا کرتا مگر جبکہ انہوں نے یہ کام صرف اپنی ذات کے لئے کیا ہے تو تم اس سے تعرض نہ کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود ان کے حق میں کوئی فیصلہ کردے۔

جب میں نے آپ کا یہ کلام سنا تو میں نے بھی اس بات کا عہد کرلیا کہ جب تک قدرتِ الٰہی سے مجھے کوئی چیز نہیں پہنچے گی اس وقت تک میں کوئی شے بھی نہ لوں گا چنانچہ میں تین روز تک کھانے پینے سے رکا رہا اور اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنا کام کررہا تھا۔ تیسرے روز میں اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں دیوار شق ہوئی اور ایک شخص اپنے ہاتھ میں ایک برتن لئے ہوئے نمودار ہوا اور کہنے لگا: تم تھوڑی دیر اور صبر کرو عشاء کے وقت اس برتن میں سے تم کو کچھ کھلایا جائے گا پھر یہ میری نظر سے غائب ہوگیا بعدازاں میں اپنے ورد میں مشغول تھا کہ مغرب وعشاء کے درمیان پھر دیوار شق ہوئی اس میں سے ایک حور نکلی اس حور نے آگے بڑھ کر اسی برتن سے جس کو میں دیکھ چکا تھا شہد کے مشابہ ایک نہایت شیریں چیز چٹائی جس کے ذائقہ نے مجھ پر دنیا کے تمام ذائقے پھیکے کردیئے غرضیکہ اس نے مجھے اس میں بمقدار انگشت کے چٹایا اور پھر میں بے ہوش ہوگیا' بعدازاں مدت تک میں اسی ذائقہ کے سرور میں رہا اور کھانا پینا کوئی

Marfat.com

چیز بھی مجھے اچھی نہیں معلوم ہوئی۔

نیز! آپ بیان فرماتے ہیں کہ شیخ موصوف (یعنی شیخ ابو عبد اللہ القرشی) نے ایک دفعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ منیٰ میں پیاس کا مجھے سخت غلبہ ہوا اور پیالہ لیکر میں کنوئیں پر آیا اور کنوئیں پر جو لوگ تھے ان سے میں نے پانی مانگا مگر کسی نے مجھے پانی نہیں دیا اور میرا پیالہ دور پھینک دیا تو میں نے دیکھا کہ نہایت شیریں حوض میں پڑا ہوا ہے میں نے اس حوض پر جا کر پانی پیا اور پانی پی کر پھر میں نے اپنے رفقاء کو اس کی خبر کی اور وہ آئے تو انہیں یہ حوض نہیں دکھائی دیا۔

ایک دفعہ آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ ایک مرتبہ میں اپنے ایک رفیق کے ساتھ بحرِ جدہ پر تھا اس وقت میرے رفیق کو پیاس کا غلبہ ہوا اور ہمارے پاس اس وقت بجز ایک چھوٹی سی چادر کے اور کچھ نہ تھا بہت لوگوں سے ہم نے درخواست کی کہ وہ یہ چادر لیکر ہمیں پانی پلا دیں مگر کسی نے اس بات کو نہ مانا بعد ازاں میں نے اپنے رفیق کو یہ چادر دیکر رئیسِ قافلہ کے پاس بھیجا اور وہ پیالہ اور چادر لے کر اس کے پاس گئے تو اس نے ان کو نہایت جھڑکی دی اور ان کا پیالہ دور پھینک دیا اور یہ اپنا پیالہ اٹھا کر میرے پاس واپس آئے جس سے مجھے سخت رنج ہوا اور نہایت ہی میری دل شکنی ہوئی۔ بعد ازاں میں نے ان سے پیالہ لیکر سمندر سے پانی بھرا اور ان کو پلایا اور خود میں نے بھی پیا اور پھر اور بھی بہت سے لوگوں نے جن کے پاس پانی نہ تھا اسی سمندر کا پانی پیا اور خوب سیراب ہو کر پیا۔ اس کے بعد پھر میں نے اسی پانی سے آٹا گوندھا پھر جب ہم اپنے پکانے کمانے کی ضروریات سے فارغ ہو چکے تو اس کے بعد پھر میں نے سمندر سے پانی لیا تو اب وہ مجھے کھاری معلوم ہوا جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ ضرورت کے وقت اعیان میں بھی تبدیلی ہو جایا کرتی ہے۔ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شیخ ابو اسحاق ابراھیم بن علی المقلب رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ابو اسحاق ابراھیم بن علی المقلب بالاعرب رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ اکابرین مشائخ بطائح اور عظمائے عارفین سے تھے آپ احوال و مقامات فاخرہ اور کراماتِ عالیہ رکھتے تھے آپ نہایت کریم الاخلاق اور متواضع علم دوست بزرگ تھے۔ آپ شافعی المذہب تھے اور علمائے کرام کا لباس پہنا کرتے تھے۔

آپ اپنے ماموں شیخ احمد بن ابی الحسن الرباعی کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے اور انہی سے آپ نے علمِ طریقت حاصل کیا علاوہ ازیں آپ نے بہت سے مشائخِ عظام سے شرفِ ملاقات حاصل کیا اور کثیر التعداد علماء و فقراء آپ کی صحبت بابرکت سے مستفید ہوئے اور خلقِ کثیر نے آپ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا آپ ہمیشہ خشوع و خضوع اور مراقبہ میں رہا کرتے تھے اور کبھی بدوں ضرورت کے نظر نہیں اٹھاتے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ بوجہ حیاء کے چالیس برس تک آپ نے آسمان کی طرف نظر نہیں اٹھائی شیر اور درندے آپ سے انسیت رکھتے اور آپ کے قدموں پر اپنا منہ ملا کرتے تھے۔

عارفِ کامل شیخ احمد بن ابی الحسن علی البطائحی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آپ کو دیکھا کہ موسمِ گرما میں چھت پر سوئے ہوئے ہیں اس روز گرمی نہایت شدت کی تھی اور نہایت تیز گرم ہوا چل رہی تھی میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کے سرہانے ایک بہت بڑا سانپ بیٹھا ہوا ہے اور اپنے منہ میں نرگس کے بہت سے پتے لئے ان کو آپ پر پنکھے کی طرح جھل رہا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت آپ کے پاس ایک شخص ایک نوجوان کو لیکر آیا اور کہنے لگا: کہ یہ میرا فرزند ہے اور حد درجہ میری نافرمانی کرتا ہے، آپ نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو یہ اپنے کپڑے نوچتا ہوا

Marfat.com

ہوش ہو کر جنگل کی طرف نکل گیا اور کھانا پینا سب چھوڑ دیا اور چالیس روز تک یہ اسی طرح پھرتا رہا اس کے بعد اس کے والد نے آپ کے پاس آ کر اس کی بدحالی کی شکایت کی تو آپ نے اس کو ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسے لے جا کر اس کے منہ پر مل دو چنانچہ اس نے یہ خرقہ اس کے منہ پر مل دیا تو اسے اس حال سے افاقہ ہوا اور اب وہ آن کر آپ کی خدمت میں رہنے لگا اور آپ کے خاص مریدوں میں سے ہوا۔

آپ زیادہ سے زیادہ آگ سے ڈرانے والے شخص سے کہہ دیتے کہ تم آگ میں گھس جاؤ تو وہ فوراً آگ میں گھس جاتا اور اسے کچھ بھی ضرر نہ پہنچتا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر شخص میں جو کہ میرے پاس آئے۔ تصرف کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے۔

ایک دفعہ اسی موقع پر ایک شخص نے آپ سے کہا کہ میں جب چاہتا ہوں اٹھ سکتا ہوں اور جب چاہتا ہوں بیٹھ سکتا ہوں آپ نے اس سے فرمایا کہ اچھا اگر تمہیں قدرت ہو تو اٹھو تو یہ شخص اٹھ نہ سکا یہاں تک کہ دوسرے لوگوں نے اسے اٹھا کر اس کے گھر پہنچایا اور ایک ماہ تک یہ حس و حرکت نہ کر سکا پھر ایک ماہ کے بعد یہ آپ کے پاس لایا گیا اور اس نے آپ سے معذرت کی تو یہ اٹھ کھڑا ہوا اور اچھا ہو گیا۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا: کہ جسے ہم چاہیں وہی ہماری زیارت کر سکتا ہے۔ ایک شخص نے اس وقت اپنے جی میں کہا کہ آپ چاہیں یا نہیں چاہیں۔ میں بہر حال آپ کی زیارت کروں گا چنانچہ ایک دفعہ آپ کے دولت خانہ پر گئے تو ایک بہت مہیب صورت شیر آپ کے دروازے پر کھڑا دیکھا جس کی طرف یہ دہشت کی وجہ سے پوری طرح نظر نہیں کر سکتے تھے گو یہ شیر کے بہت بڑے شکاری تھے علاوہ ازیں شیر ان کی طرف حملہ آور ہوا تو وہاں سے بھاگ نکلے۔ اسی طرح سے کامل ایک ماہ تک نہیں جا سکے اور دوسرے لوگوں کو یہ برابر آتے جاتے دیکھتے۔ اس سے انہیں اصلی سبب کا پتہ لگا اور اس کے بعد یہ اپنے اس خیال سے تائب ہو کر آپ کے زاویہ پر آئے تو یہ شیر اٹھ کر

Marfat.com

ان سے پہلے اندر چلا گیا اور اندر جا کر غائب ہو گیا پھر جب یہ اندر گئے تو آپ نے ان کے تائب ہو جانے سے ان کو مبارکباد دی اور اس سے خوش ہوئے۔

مقدام ابن صالح البطائحی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ایک شخص کی عیادت کو تشریف لے گئے اس شخص کو خارش کی بیماری تھی اور اس نے اپنی اس بیماری کی آپ سے شکایت کی آپ نے اپنے خادم سے فرمایا: کہ تم ان کی بیماری اٹھا لو تو آپ کے فرمانے سے آپ کے خادم کے جسم پر مرض خارش ہو گیا اور اس شخص کے جسم سے خارش بالکل جاتی رہی اور وہ بالکل اچھا ہو گیا تو آپ اس شخص کے پاس سے واپس ہوئے اور راستے میں ایک خنزیر ملا آپ نے خادم سے فرمایا: کہ میں نے اس خنزیر پر تم سے مرضِ خارش کو منتقل کیا ہے چنانچہ آپ کے خادم سے بھی مرضِ خارش منتقل ہو کر خنزیر کے جسم پر منتقل ہو گیا۔

ایک دفعہ آپ مجلسِ سماع میں آئے اور جب قوال نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے تو آپ کو وجد آ گیا۔

رمانی بالصدود کما ترانی

والسنی الغرام فقد برانی

بے توجہی کے تیر مار کر اس نے میری حالت مردہ کر دی اور جامۂ محبت پہنا کر گویا اس نے مجھے پھر زندہ کر دیا۔

ووقتی کلہ حلو لذیذ

اذا ما کان مولائی یرانی

میرے تمام اوقات شیریں اور لذیذ ہیں جبکہ میرا مولا مجھے دیکھ رہا ہے۔

اور وجد میں آ کر آپ یہ شعر پڑھنے لگے

اذا کنت اضمرت غدرًا اوھمعت بہ

یوما فلا بلغت روحی امانیھا

Marfat.com

اگر میں نے اپنے دل میں بے وفائی کو چھپایا ہو یا کبھی میں نے اس کا ارادہ بھی کیا ہو تو کبھی بھی میری روح اپنے مقاصد کو نہ پہنچے۔

او كانت العين منذ فارقتكم نظرت

شئيا سواكم فخانتها امانيها

یا میری آنکھوں نے جب سے کہ میں تم سے جدا ہوا ہوں تمہارے سوا اگر کسی کی طرف ذرا بھی نظر کی ہو تو وہ ٹیڑھی ہو جائیں۔

او كانت النفس تدعوني الٰی سكن

سواك فاحتكمت فيها اعاديها

یا میرے نفس کو تیرے بغیر ذرا بھی قرار ہوتا ہے تو اس پر اس کے دشمنوں کا تسلط ہو۔

وما تنفست الا كنت في نفسي

تجري بك الروح مني في مجاريها

ہر سانس میں میرا یہ حال ہے کہ روح میرے تمام جسم میں تیری یاد کے ساتھ دوڑتی ہے۔

كم دمعه فيك لي ماكنت اجريها

وليله كنت افني فيك افنيها

میں نے تیری یاد میں بہت سے آنسو بہائے ہیں اور بہت سی راتوں کو میں تیری یاد میں فنا ہوتا رہا ہوں۔

حاشا فانت محل النور في بصري

تجري بك النفس مني في مجاريها

غرض کہ تو میری آنکھوں کی روشنی ہے اور تیرے ہی سبب سے میرے جسم میں جان باقی ہے۔

Marfat.com

ما فی جوانح صدری بعد جانحة
الا وجدتك فیھا قبل مافیھا

میری ہڈیوں پسلیوں کے درمیان میں جو کچھ کہ موجود ہے تجھ کو میں نے اس کے موجود ہونے سے پہلے اس میں پالیا۔

آپ قریہ ام عبیدہ میں جو کہ بطائح کی سرزمین میں واقع ہے سکونت پذیر تھے اور یہیں پر 609ھ میں آپ نے وفات پائی اور اب تک آپ کی قبر ظاہر ہے۔ رضی اللہ عنہ

شیخ ابوالحسن بن ادریس الیعقوبی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین ابوالحسن بن ادریس الیعقوبی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بھی اکابرینِ مشائخِ عراق سے تھے اور احوال و مقاماتِ فاخرہ اور کراماتِ ظاہرہ رکھتے تھے آپ سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین سے تھے اور حضرت شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتِ بابرکت سے بھی مستفید ہوئے تھے اور آپ کی صحبت بابرکت سے بھی بہت سے مستفید ہوئے اور خلقِ کثیر نے آپ سے فخرِ تلمذ حاصل کیا آپ فرمایا کرتے تھے کہ تمام کائنات کا من اوله الی اخره مجھ پر کشف ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اہلِ جنت و اہلِ دوزخ کو بھی دکھا دیا ہے۔

نیز بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ہر ایک آسمان کے فرشتے اور ان کے مقامات اور ان کے لغات اور ان کی تسبیح کو بھی جانتے پہچانتے تھے مندرجہ اشعار کو بھی آپ اکثر پڑھا کرتے تھے۔

غرست الحب غرسًا فی فوادی
فلا اسلوا الی یوم التنادی

محبت کا میرے دل میں بیج بو دیا گیا ہے سو اب میں اسے قیامت تک بھی نہیں بھول سکتا۔

Marfat.com

جرحت القلب منی باتصال

فشوقی زائد والحب بادی

میں نے اپنے دل کو زخمی کر کے اتصالِ حقیقی سے جوڑ دیا ہے سو میرا شوق دن بدن بڑھتا ہے اور محبت زیادہ ہوتی ہے۔

سقانی شربة احی فوادی

بکاس الحب من بحر الودادی

ایک گھونٹ پلا کر اس نے مجھے زندہ دل کر دیا اور وہ گھونٹ بھی محبت کے پیالہ میں دریائے محبت سے بھر کر پلایا۔

ولو لا اللّٰہ یحفظ عارفیہ

لھام العارفن بکل وادی

اگر خدائے تعالیٰ اپنے عارفوں کی نگہبانی نہ کرے تو وہ جنگل و بیابان میں حیران و پریشان پھرتے رہیں۔

آپ فرماتے تھے کہ دس برس تک میں نے اپنے نفس کی خواہشوں سے پھر دس برس تک میں نے قلب کی نفس سے اور دس برس تک قلب کے سر سے محافظت کی اس کے بعد مجھ پر (مقام) منازلہ الٰہی (یعنی رجوع الی اللہ) وارد ہوا اور اس نے میری سر سے پیر تک حفاظت کی۔ "وَاللّٰہُ خَیْرٌ الْحَافِظِیْنَ" اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہے۔

ایک دفعہ بعض لوگوں نے ایک ظالم حاکم کی کہ جس نے ان پر ظلم کیا تھا شکایت کی تو آپ نے ایک درخت پر اپنا قدم مار کر فرمایا: ہم نے اسے مار ڈالا چنانچہ اسی وقت معلوم ہوا کہ اس کا انتقال ہو گیا آپ نے 619 ہجری میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شیخ ابو محمد عبد اللہ الجبائی رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ابو محمد عبد اللہ الجبائی رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بھی اکابرین مشائخِ عظام اور عظمائے اولیائے کرام سے تھے اور احوال و مقاماتِ فاخرہ و کراماتِ عالیہ رکھتے تھے۔

حافظ ابن النجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ آپ اصل میں طرابلس کے رہنے والے تھے اور آپ کے والد عیسائی تھے اور خود آپ نے اپنی صغر سنی ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور اسلام قبول کر کے قرآن مجید بھی یاد کر لیا۔ اس کے بعد آپ علومِ دینیہ حاصل کرنے کے لئے بغداد آئے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابرکت سے مستفید ہوئے اور آپ سے فقہ حنبلی پڑھ کر تفقہ حاصل کیا اور قاضی ابو الفضل محمد بن عمر الاموی شیخ ابو العباس احمد بن ابی غالب بن الطلابہ شیخ ابو بکر محمد رحمۃ اللہ علیہ بن زاغونی رحمۃ اللہ علیہ و ابن النبار رحمۃ اللہ علیہ و شیخ ابو الفضل محمد بن ناصر الحافظ وغیرہ شیوخ سے آپ نے حدیث سنی۔ بعد ازاں آپ اصبہان آئے اور یہاں آ کر بھی آپ نے شیخ ابو الخیر محمد بن الباغان رحمۃ اللہ علیہ و شیخ ابو عبد اللہ حسن الرسیمی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ ابو الفرح مسعود الثقفی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ شیوخِ حدیث سے حدیث سنی اس کے بعد پھر آپ بغداد واپس آئے اور مدت تک یہاں حدیث شریف پڑھاتے رہے بعد ازاں پھر اصبہان آئے اور پھر تاحیین حیات آپ یہیں رہے اور آپ کو قبولیتِ عامہ حاصل ہوئی۔

آپ اعلیٰ درجہ کے متدینِ صدوق اور صاحبِ خیر و برکت اور نہایت عابد و زاہد بزرگ تھے۔

شیخ ابو الحسن بن القطیعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپ سے آپ کا نسب نامہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کہ ہم لوگ قریہ جتہ کے رہنے والے ہیں یہ قریہ قرائے طرابلس میں سے جبلِ لبنان میں واقع ہے ہم لوگ عیسائی تھے اور میرے والد علمائے نصاریٰ میں سے تھے اور ان کا میری صغر سنی میں ہی انتقال ہو چکا تھا اسی اثناء میں

Marfat.com

ہمارے اس قریہ میں کچھ معرکے ہونے لگے اور ہم یہاں سے نکل پڑے نیز ہمارے اس قریہ میں بہت سے مسلمان بھی تھے اور میں انہیں قرآن مجید پڑھتے دیکھتا اور سنتا تو میں آبدیدہ ہو جاتا تھا پھر جب میں بلادِ اسلام میں داخل ہوا تو میں نے اسلام قبول کر لیا اس وقت میری عمر گیارہ سال کی تھی اس کے بعد 540ھ میں بغداد گیا۔

ذہبی نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ موفق الدین وضیاؤ الدین وابن خلیل وابو الحسن القطیعی وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

ابن رجب نے اپنے طبقات میں بیان کیا ہے کہ ابنِ جوزی نے بھی اپنی کتابوں میں اکثر مقامات پر آپ سے روایت کی ہے۔ انتہی

605 ہجری میں اصبہان ہی میں آپ نے وفات پائی اور خانقاہ بہاء الدین الحسن ابن ابی الہیجا میں آپ مدفون ہوئے۔ (رضی اللہ عنہ)

شیخ ابو الحسن علی بن حمید المعروف بالصباغ رحمۃ اللہ علیہ

منجملہ ان کے قدوۃ العارفین شیخ ابو الحسن علی بن حمید المعروف بالصباغ رحمۃ اللہ علیہ ہیں آپ بھی مشاہیرِ مشائخِ عظام میں سے تھے اور احوال و مقاماتِ فاخرہ اور کراماتِ عالیہ رکھتے تھے۔ بہت سے خوارقِ عادات اللہ تعالیٰ نے آپ سے ظاہر کرائے۔

آپ شیخ عبد الرحمٰن بن حجون المغربی کی خدمتِ بابرکت سے مستفید ہوئے اور انہی کی طرف آپ منسوب بھی تھے۔

علاوہ ازیں شیخ محمد عبد الرزاق بن محمود المغربی وغیرہ اور دیگر مشائخِ مصر سے آپ نے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

شیخ ابو بکر بن شافع القوصی رحمۃ اللہ علیہ شیخ علوم الدین مغلوطی رحمۃ اللہ علیہ امام العارفین شیخ مجد الدین علی بن وہب المطیع القشیری المعروف بابن دقیق وغیرہ مشاہیرِ مشائخ مصر آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے اور کل دیار مصر میں سے خلقِ کثیر نے آپ سے فخرِ تلمذ حاصل کیا۔ علماء وفضلاء آپ کی مجلس میں آن کر آپ کے کلامِ فیض اثر سے محظوظ

Marfat.com

ومستفید ہوتے تھے کیونکہ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے فقیہ وفاضل متواضع کریم الاخلاق اور نہایت علم دوست بزرگ تھے آپ مندرجہ ذیل شعر بہت پڑھا کرتے تھے۔

تسرمد وقتی فیك فهو مسرمد
وافتینی عنی فعدت مجردًا

میرا کل وقت تیری ہی یاد میں ہمیشہ رہے گا تو نے مجھے میری ہستی سے نابود کر کے مقامِ تجرید میں پہنچا دیا۔

وکلی بکل الکل وصل محقق
حقائق قرب فی دوام تخلداً

میرا کل کُلِّ الکل کے ساتھ وصلِ حقیقی حاصل کر کے قرب میں ہمیشہ باقی رہے گا۔

تفرد امری فانفردت بغربتی
فصرت غربا فی البریة اوحدًا

جب میرا تعلق کسی سے نہ رہا تو میں اپنی تنہائی میں منفرد ہو گیا اور غریب مسکین ہو کر مخلوق سے جدا اور اکیلا ہو گیا۔ ایضاً

بقائی فنائی فی بقائی مع الهوی
فیا ویح قلب فی فناه بقائه

میں نے بقاء میں فنا ہو کر محبتِ الٰہی کے ساتھ بقائے حقیقی حاصل کی ہے۔ سو بڑی خوشی کی بات ہے کہ جس کی فنا میں اس کی بقا ہو۔

وجودی فنائی فی فنائی فاننی
مع الانس یاتینی هنیًا بلائه

میرا وجود میری فنا میں میری فنا ہے اور اب وہ انس و محبت کی میری آزمائش کرتا رہتا ہے۔

فیامن دعی المحبوب سراً یسره
اتاك المنی یومًا اتاك فنانه

Marfat.com

جو شخص کہ اپنے دوست کو راز و نیاز سے پکارتا ہے اسے یاد رہے کہ وہ اس روز کامیاب ہوگا جس روز کہ وہ اس کی یاد میں فنا ہو جائے گا۔

آپ کی کرامات

شیخ ابوالقاسم نصر امر الاسنائی بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک شخص کو اپنے ساتھ خلوت میں بٹھایا کرتے تھے۔ اسی اثناء میں یہ شخص رمضان المبارک کے اخیر عشرے میں سے ایک شب کو آپ کے ساتھ خلوت میں داخل ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد رونے لگا آپ نے اس سے رونے کی وجہ دریافت کی تو اس نے بیان کیا کہ میں زمین پر تمام چیزوں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہوں اور جب میں سجدہ کرنا چاہتا ہوں تو میں اپنی پشت میں ایک کھمسا اڑا ہوا پاتا ہوں جس کی وجہ سے میں سجدہ نہیں کر سکتا آپ نے اس شخص سے فرمایا: کہ تم اس سے نہ گھبراؤ یہ کھم جسے تم اپنے وجود میں محسوس کرتے ہو وہ میرا سر ہے جو کہ تمہارے وجود میں رکھا گیا ہے اور یہ جو تمام چیزوں کو تم سر بسجدہ دیکھ رہے ہو یہ سب خیال شیطانی ہے اس کے ذریعہ سے وہ تم پر فتح پانا چاہتا ہے کہ ان سب چیزوں کو دیکھ کر تم بھی ان تمام چیزوں کی طرح سر بسجدہ ہو جاؤ۔

اس شخص نے اپنے جی میں کہا کہ مجھے اس کی تصدیق کیونکر ہو؟ آپ نے فرمایا: کہ تم اس کی تصدیق چاہتے ہو یہ کہہ کر آپ نے اپنا داہنا ہاتھ پھیلایا تو اس شخص نے دیکھا کہ آپ کا ہاتھ مشرق تک منتہی ہوا پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ دراز کیا تو اس شخص نے دیکھا کہ آپ کا ہاتھ مغرب تک منتہی ہوا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو آہستہ آہستہ ملانا شروع کیا۔ یہ شخص بیان کرتے ہیں کہ اس وقت یہ تمام چیزوں جو کہ مجھے سب کی سب سر بسجدہ معلوم ہوتی تھیں ایک دوسرے سے ملنے لگیں یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ گیا تو وہ تمام چیزیں معدوم ہو کر آپ کے دونوں ہاتھوں میں بصورتِ انسان ایک روشنی سی نظر آنے لگی اور یہ صورت انسانی چلاتی ہوئی الغیاث الغیاث پکارتی تھی اور جب یہ صورت آپ سے

Marfat.com

قریب ہوئی تو آپ کے دہن مبارک سے ایک روشنی نکلی جس نے تمام چیزوں کو روشن کر دیا اور یہ صورت بالکل کوئلے کی طرح کالی ہو گئی اور پھر اس نے ایک چیخ ماری اور دھوئیں کی طرح ہوا میں اڑ گئی پھر آپ نے فرمایا: کہ فرزندِ من! تم نے دیکھا کہ ان تخائل شیطانی کا کیا حال ہو گیا۔

فاضل ابو عبداللہ محمد بن سنان القرشی بیان کرتے ہیں کہ میں بمقام فنا آپ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور نو ماہ کے بعد اپنے وطن جایا کرتا ایک دفعہ مجھے اپنے عزیز و اقارب کے دیکھنے کا نہایت اشتیاق ہوا۔ اتنے میں آپ بھی مکان میں تشریف لائے اور فرمایا: کہ کیوں محمد تمہیں اپنے گھر جانے کا اشتیاق لگا ہوا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے اس وقت میرا ہاتھ پکڑ کر۔ مجھے ایک مکان میں کر دیا اور فرمایا کہ تیار ہو جاؤ میں تیار ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: کہ اپنا سر اٹھاؤ میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ مصر میں اپنے مکان کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ میں اپنے مکان کے اندر گیا اور میں نے اپنے والدین کو سلام علیک کیا اور گھر کے سب عزیز و اقارب سے ملا اور ان کے ساتھ میں نے کھانا کھایا اور میرے پاس دس روپیہ تھے میں نے والد ماجد کو دے دیئے مغرب کی اذان سنی تو میں اپنے گھر سے نکلا تو میں نے اپنے آپ کو آپ کی رباط میں پایا آپ اس وقت کھڑے تھے آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ کیوں محمد تم اپنا اشتیاق پورا کر چکے۔ بعد ازاں ایک ماہ تک اور میں آپ کی خدمت میں رہا پھر میں آپ سے سفر کی اجازت لیکر سوئے وطن روانہ ہوا اور پندرہ روز میں میں اپنے شہر مصر پہنچا میرے والدین وغیرہ مجھے دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو تم سے ناامید ہو گئے تھے میں نے ان سے کہا: کیوں؟ تو میری والدہ ماجدہ نے میرے اس دفعہ آنے کا قصہ بیان کیا۔ اس دفعہ بھی میں نے اپنا واقعہ ان سے چھپایا اور آپ کی تا زیست اسے میں نے کسی سے ظاہر نہیں کیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ ساحل بحر پر وضو کر رہے تھے اسی اثناء میں آپ نے کسی شخص کے چیخنے کی آواز سنی اور آپ وضو چھوڑ کر اس طرف دوڑے گئے اور لوگوں

Marfat.com

سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی ایک مگرمچھ آن کر ایک شخص کو کھینچ لے گیا اور کھینچ کر دریا کی موج میں جا گھسا تھا آپ نے اسے دیکھا اور دیکھ کر اس پر چلائے تو وہ جوں کا توں ٹھہر گیا اور ذرا بھی حس و حرکت نہیں کر سکا اس کے بعد آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر پانی پر سے چلتے ہوئے وہاں پر گئے اور اس مگرمچھ سے کہا کہ تو اسے چھوڑ دے۔ اس نے چھوڑ دیا پھر آپ نے اس سے فرمایا کہ تو باذن اللہ تعالیٰ مرجا تا تو وہ اسی وقت مرگیا اور اس شخص سے فرمایا: کہ تم اٹھ کر چلو تو اس نے کہا کہ میں تو ڈوبا جاتا ہوں اور میرے پیر نہیں تھمتے آپ نے فرمایا: کہ نہیں نہیں چلو یہ تو خشکی کا راستہ ہے تو اسی وقت دریا اس جگہ سے کہ جہاں پر آپ کھڑے تھے پتھر کی طرح خشک ہو گیا اور اس پر سے آپ اور یہ شخص کنارے پر آ گئے تمام لوگ اس واقعہ کو دیکھ رہے تھے اس کے بعد دریا اپنی حالت پر ہو گیا اور مگرمچھ کو لوگوں نے دریا سے باہر کھینچ لیا۔

شیخ مجد الدین قشیری بیان کرتے ہیں کہ شیر اور تمام درندے اور حشرات الارض وغیرہ سب آپ سے انسیت رکھتے تھے اور آپ کے پاس آیا کرتے تھے میں نے آپ کو اپنے قدموں پر سے بارہا ان جانوروں کا لعابِ دہن دھوتے ہوئے دیکھا۔

ایک دفعہ میں نے آپ کو تنہا بیٹھے ہوئے دیکھا اسی وقت بہت سے رجالِ غیب یکے بعد دیگرے آن آن کر آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ رجالِ غیب اور اولیاء اللہ اور جنات وغیرہ حتیٰ کہ جانور بھی آپ کا ادب کرتے تھے اور آپ کا حکم بجالاتے تھے آپ نہایت متبعِ شرع تھے کبھی بھی آپ آدابِ شریعت کی خلاف ورزی نہ کرتے بلکہ اس کے ہر ایک ادب کو بجالایا کرتے تھے۔

شیخ ابوالحجاج الاقصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کے بعض مریدین نے آپ سے دریافت کیا کہ مشاہدۂ انوارِ جلالِ الٰہی کی کیا علامت ہے؟

آپ نے فرمایا: کہ مشاہدہ جلال انوار الٰہی مقام سر کو دیکھتا ہے اور جب وہ کسی عاصی اور مردہ دل کو نظرِ توجہ سے دیکھتا ہے تو اس کے دل کو زندہ کر دیتا ہے اگر وہ کسی غافل پر توجہ کرتا ہے تو وہ اس کی توجہ سے متنبہ ہو جاتا ہے اور اگر ناقص پر توجہ کرتا ہے تو

Marfat.com

وہ کامل ہو جاتا ہے۔

پھر آپ سے پوچھا گیا کہ جو شخص ان صفات سے موصوف ہو اس کی کیا علامت ہے؟

آپ نے (اپنے قریب ایک پتھر کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا: کہ اگر ایسا شخص (مثلاً) اس پتھر پر اپنی نظر ڈالے تو وہ اس ہیبت سے پانی کی طرح پگھل جائے گا پھر آپ نے اسی پتھر کی طرف نظر کی تو وہ پانی کی طرح پگھل کر ایک جگہ جمع ہو گیا۔

شیخ ابوالحجاج موصوف یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اہلِ مصر میں سے ایک شخص مفقود الحال ہو گیا تو یہ آپ کے پاس آیا اور آپ سے کہنے لگا: کہ میں قسمیہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ مجھ پر میرا حال واپس کرا سکتے ہیں آپ نے اس شخص سے فرمایا: کہ اچھا ٹھہر جاؤ تا کہ میں تم پر تمہارا حال وارد کرنے کی اجازت لے لوں تین روز تک یہ شخص آپ کی خدمت میں ٹھہرا رہا چوتھے روز آپ نے اپنے ساتھ اس شخص کو دودھ اور شہد کھلایا اور فرمایا: کہ تمہارا میرے ساتھ دودھ کھانے سے تمہارا حال تم کو واپس ہو گیا اور شہد کے کھانے سے تمہارے حال میں دوگنی ترقی کی گئی اور تم میرے شہر سے نکلنے تک اس کی تصریح نہیں کر سکتے چنانچہ یہ شخص فائز المرام ہو کر اپنے شہر واپس گئے اور آپ کے شہر سے نکلنے سے پہلے کچھ بھی تصرف نہ کر سکے۔

نیز! شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کھانا کھا رہے تھے اور اپنے اسی کھانے میں آپ نے ساٹھ آدمیوں کو اور بھی شریک کر لیا اور اسی طرح سے قریباً سو آدمیوں نے اس میں سے کھایا اور کچھ بچ بھی رہا۔

آپ قریہ قنا میں جو کہ مصر کی سرزمین میں سے ایک قریہ کا نام ہے سکونت پذیر تھے اور 612ھ میں یہیں پر آپ نے وفات بھی پائی اور مقبرہ قنا میں اپنے شیخ، شیخ عبدالرحیم کے نزدیک آپ مدفون ہوئے آپ کی قبر اب تک ظاہر ہے۔ رضی اللہ عنہ

☆☆☆☆

Marfat.com

خاتمۃ الکتاب للمؤلف

اب ہم حسبِ وعدہ خاتمہ میں بھی آپ ہی کے کچھ اور دیگر فضائل ومناقب کا ذکر کر کے اپنی کتاب کو ختم کرتے ہیں۔

آپ نے اپنی صغرسنی کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ جب میں اپنی صغرسنی میں مکتب کو جایا کرتا تھا تو اس وقت روزانہ انسانی صورت میں میرے پاس ایک فرشتہ آیا کرتا تھا یہ فرشتہ آ کر مجھے مدرسہ میں لے جاتا اور لڑکوں کے درمیان میں مجھے بٹھا دیتا اور خود بھی میرے ساتھ بیٹھا رہتا اور پھر مجھے اپنے مکان پر پہنچا کر واپس چلا جاتا میں اس کو مطلق نہیں پہچانتا تھا ایک روز میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: کہ میں فرشتہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی لئے بھیجا ہے کہ میں مدرسہ میں تمہارے ساتھ رہا کروں۔

نیز آپ نے بیان کیا ہے کہ جتنا کہ اور ایک ہفتہ میں یاد کیا کرتے تھے اتنا میں روزانہ ایک دن میں یاد کیا کرتا تھا۔

بیان کیا گیا ہے کہ آپ کے احباب میں سے ایک بزرگ نے اس بات پر کہ وہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے افضل ہیں طلاق ثلاثہ کی قسم کھالی بعدازاں انہوں نے تمام علمائے عراق سے فتویٰ دریافت کیا کہ لیکن کسی نے کچھ جواب نہیں دیا۔ یہ بہت حیران ہوئے کہ کیا کریں؟ لوگوں نے آپ کی خدمت میں جانے کے لئے کہا چنانچہ انہوں نے آپ کی خدمت میں آ کر اپنا واقعہ بیان کیا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں ایسی قسم کھانے پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ کسی چیز نے بھی نہیں بلکہ یہ

Marfat.com

محض ایک اتفاقی بات ہے جو کہ مجھ سے سرزد ہو گئی۔ اب آپ مجھے یہ فرمائیے کہ میں کیا کروں؟ آیا میں اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھوں یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں تم اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھو کیونکہ حضرت بایزید بسطامی کے کل فضائل تم میں موجود ہیں بلکہ تم کو ان پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ تم مفتی بھی ہو اور وہ مفتی نہیں تھے تم نے نکاح کیا ہے اور انہوں نے نکاح نہیں کیا تم صاحبِ اولاد ہو اور وہ صاحبِ اولاد نہ تھے۔

ملک العلماء شیخ عزیز الدین عبد العزیز بن عبد السلام السلمی الشافعی نزیل القاہرہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جس درجہ کے تواتر کے ساتھ آپ کی کرامات ثبوت کو پہنچیں ہیں اس درجہ تواتر کے ساتھ دیگر اولیاء کی کرامات ثبوت کو نہیں پہنچیں علم و عمل دونوں میں جو کچھ کہ آپ کا مرتبہ و منصب تھا مشہور و معروف ہے اور محتاجِ بیان نہیں۔

قاضی مجیر الدین العلیمی نے اپنی تاریخ میں عزیز الدین موصوف کے حالات ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ درجہ اجتہاد کو پہنچے ہوئے تھے اور زہد و عبادت اور کشف و مقامات میں رتبہ عالی رکھتے تھے اور نہایت ہی حاضر جواب تھے۔ اشعارِ نادرہ آپ کو بکثرت یاد تھے اور ملک العلماء آپ کا لقب تھا۔

علامہ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

شیخ الاسلام علامہ شہاب احمد بن حجر الشافعی العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ فقراء میں سماع کا طریقہ جو کہ آلات و مزامیر کے ساتھ مشہور و معروف ہے اس کے متعلق کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس قسم کے سماع میں کبھی شریک ہوئے ہیں یا آپ نے کسی کو اس میں شریک ہونے کے لئے فرمایا یا اس کی اباحت و تحریم کے متعلق آپ کا کوئی قول ہو تو آپ بیان فرمائیے؟ تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: کہ ہمیں اخبارِ صحیحہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک اعلیٰ درجہ کے فقیہ اور عابد و زاہد تھے اور لوگوں کو زہد و عبادت اور توبہ و استغفار کی ترغیب دیا کرتے تھے اور معصیت و گناہ اور عذابِ الٰہی سے ان کو ڈرایا

کرتے تھے اور اس قدر خلق اللہ نے آپ کے دستِ مبارک پر توبہ کی کہ جس کی تعداد احاطہ شمار سے خارج ہے اور اس کثرت سے آپ کی کرامات نقل ہوئی ہیں کہ آپ کے معاصرین میں سے یا آپ کے بعد زمانہ میں کسی کی کرامات اس کثرت سے نقل نہیں ہوئیں اور ہمیں اس قسم کے سماع کے متعلق آپ کا قول یا فعل کچھ معلوم نہیں۔

شیخ عفیف الدین ابو محمد عبداللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

قدوۃ العارفین شیخ عفیف ابو محمد عبداللہ بن علی بن سلیمان بن فلاح الیافعی الیمنی ثم المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ قطب الاولیاء الکرام شیخ المسلمین والاسلام رکن الشریعہ وعلم الطریقہ وموضح اسرار الحقیقہ حامل رایہ علماء المعارف و المفاخر شیخ الشیوخ وقدوۃ الاولیاء العارفین استاذ الوجود ابو محمد محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح الجیلی قدس سرّہ علم شرعیہ کے لباس اور فنون دینیہ کے تاج سے مزین تھے آپ نے کل خلائق کو چھوڑ کر خدائے تعالیٰ کی طرف ہجرت کی اور اپنے پروردگار کی طرف جانے کے لئے سفر کا پورا سامان کیا آداب شریعت کو بجالائے اور اپنے تمام اخلاق وعادات کو شریعت غرا کے تابع کر کے اس میں کافی سے زائد حصہ لیا۔ ولایت کے جھنڈے آپ کے لئے نصب کئے گئے اور اس میں آپ کے مراتب و مناصب اعلیٰ وارفع ہوئے آپ کے قلب کے آثار ونقوش نے فتح کو کشف اسرار کے دامنوں میں اور آپ کے (مقام) سرّ نے معارف وحقائق کے چمکتے ہوئے تاروں کو مطلع انوار سے طلوع ہوتے دیکھا اور آپ کی بصیرت نے حقائقِ معارف کی دلہنوں کو غیب کے پردوں میں مشاہدہ کیا آپ کا سرِ ولایت حضرت القدس میں مقام خلوت و وصلِ محبوب میں جا کر ٹھہرا اور آپ کے اسرارِ مقامات مجد وکمال تک رفیع ہوئے مقام عز وجلال میں حضور دائمی آپ کو حاصل ہوا یہاں علم سرّ آپ پر منکشف ہوا اور حقیقت حق الیقین آپ پر واضح ہوئی۔ معانی واسرارِ مخفیہ سے آپ مطلع ہوئے اور مجاری قضاء و قدر اور تصریفات مشیات کا آپ نے مشاہدہ کیا اور معاونِ معارف وحقائق سے آپ

نے حکمت و اسرار نکالے اور انہیں ظاہر کیا اور اب آپ کو مجلسِ وعظ منعقد کرنے کا حکم ہوا۔ اور بمقام حلبۃ النورانیہ 511 ہجری میں آپ نے مجلسِ وعظ جو کہ آپ کی ہیبت و عظمت سے مملو تھی اور جس میں کہ ملائکہ و اولیاء اللہ آپ کو مبارکبادی کے تحفے دے رہے تھے آپ اعلیٰ رؤس الاشہاد کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا وعظ کہنے کے لئے کھڑے ہوئے اور خلق کو حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف بلانا شروع کیا اور وہ مطیع و منقاد ہو کر آپ کی طرف دوڑی۔ ارواحِ مشتاقین نے آپ کی دعوت قبول کی اور عارفین کے دلوں نے لبیک پکاری۔ سب کو آپ نے شراب محبتِ الٰہی سے سیراب کیا اور ان کو قربِ الٰہی کا مشتاق بنا دیا اور معارف وحقائق کے چہروں پر سے شکوک وشبہات کے پردے اٹھا دیئے اور دلوں کی پژمردہ شاخوں کو وصفِ جمالی ازلی سے سرسبز وشاداب کر دیا اور ان پر راز و اسرار کے پرندے چہچہاتے ہوئے اپنی خوش الحانیاں سنانے لگے۔ وعظ ونصیحت کی دلہنوں کو آپ نے ایسا آراستہ پیراستہ کر دیا کہ عشاق جس کے حسن و جمال کو دیکھ کر دہشت کھا گئے اور تمام مشتاق ان کا نظارہ کر کے ان پر آشفتہ وفریفتہ ہو گئے علوم وفنون کے ناپیدا کنار سمندروں اور اس کی کانوں سے توحید ومعرفت اور فتوحاتِ روحانیہ کے بے بہا موتی وجواہر نکالے اور بساطِ الہام پر ان کو پھیلا دیا اور اہل بصیرت اور اربابِ فضیلت آن آن کر انہیں چننے اور اس سے مزین ہو کر مقاماتِ عالیہ میں پہنچنے لگے آپ نے ان کے دل کے باغیچوں اور اس کی کیاریوں کو حقائق ومعارف کے باران سے سرسبز وشاداب کر دیا اور امراض نفسانی وروحانی کو ان کے جسموں سے دور کیا اور ان کے اوہام اور خیالاتِ فاسدہ کو ان سے منایا جس کسی نے بھی کہ آپ کے بیانِ فیض اثر کو سنا۔ وہی آبدیدہ ہوا اور تائب ہو کر اسی وقت اس نے رجوع الی الحق کیا غرضیکہ تمام خاص و عام آپ سے مستفید ہوئے اور بے شمار خلقت [illegible] آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اور اسے رجوع الی الحق کی توفیق دی اور اس کے مراتب و مناصب اعلیٰ وارفع کئے۔ رحمۃ اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ۔

Marfat.com

عبدلہ فوق المعالی رتبة
ولہ المحاسن والحار الافحر

آپ ان بندگانِ خدا سے تھے کہ جن کا مرتبہ عالی سے عالی تھا محاسنِ اخلاق اور فضائلِ عالیہ آپ کو حاصل تھے۔

ولہ الحقائق و الطرائق فی الھدیٰ
ولہ المعارف کالکواکب تزھر

حقیقت وطریقت کے آپ رہنما تھے اور آپ کے حقائق ومعارف تاروں کی طرح روشن اور ظاہر تھے۔

ولہ الفضائل و المکارم و الندی
ولہ المناقب فی المحافل تنشر

آپ صاحبِ فضائل و مکارم اور صاحبِ جود وسخا تھے محفلوں اور مجلسوں میں ہمیشہ آپ کے فضائل و مناقب کے ذکر کا تذکرہ رہتا تھا۔

ولہ التقدم والمعالی فی العلا
ولہ المراتب فی النھایہ تکثر

مقامِ بالا میں آپ کو مرتبہ حاصل تھا اور مقامِ انتہا میں آپ کے مراتب و مناصب بکثرت تھے۔

غوث الوریٰ غیث الندیٰ نور الھدیٰ
بدر الدجی شمس الضحی بل انور

آپ خلق کے معین و مددگار اور اس کے حق میں بارانِ رحمت اور نورِ ہدایت تھے آپ چودھویں رات کے چاند اور روشن دن کے سورج سے بھی زیادہ روشن تھے۔

Marfat.com

قطع العلوم مع العقول فاصبحت

اطوارها من دولـه تتحير

نہایت عقل و دانش کے ساتھ آپ نے جملہ علوم طے کیے جن کے مسائل

کہ بدوں آپ کے حل کیے حیرت میں ڈال دیتے تھے۔

مافی علاه مقالة لمخالف

فمائل الاجماع فيه تسطر

آپ کے مقام و مرتبہ میں کسی کو چون و چرا نہیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ

باتفاق رائے سب نے آپ کے مقام و مرتبہ کو تسلیم کیا ہے۔

الغرض! زمانہ آپ کی روشنی سے منور ہو گیا دینی عز و جلال دوبالا ہوا علمی ترقی ہوئی اور اس کے مدارج عالی ہوئے شریعت غرا کو آپ سے کافی مدد و اعانت پہنچی۔ علماء وفقراء میں سے کثیر التعداد بلکہ بے شمار لوگوں نے آپ سے فخر تلمذ حاصل کیا اور آپ سے خرقہ پہنا اور اکابرین علمائے اعلام و مشائخ عظام آپ کی طرف منسوب ہوئے یمن کے کل شیوخ میں سے بعض نے خود آپ سے اور اکثروں نے بذریعہ قاصدوں کے آپ سے خرقہ پہنا

ومنهج الاشياخ الباس خرقة

ومنشور فضل يرجع الفرع للاصل

چونکہ طریقہ مشائخین خرقہ (خلافت) پہننے اور اجازتِ فضیلت حاصل کرنے میں فرع کو اصل سے ملاتا ہے۔

ولبس اليمانين يرجع غالبًا

الى سيد سامى فخار على الكل

لہٰذا اکثر یمانیوں کا خرقہ (خلافت) آپ ہی سے ملتا ہے کیونکہ آپ سید سامی اور اپنے وقت کے فخر کل اولیاء تھے۔

Marfat.com

امام الوریٰ قطب الملاء قائلاً علیٰ
رقاب جمیع الاولیاء قدمی علیٰ

آپ امام اور قطب وقت اور اس قول کے قائل تھے کہ میرا قدم تمام اولیائے وقت کی گردنوں پر ہے۔

فطاطاله کل بشرق و مغرب
زفابا سوی فرد فعرقب بالعزل

چنانچہ مشرق سے مغرب تک کل اولیاء نے اپنی گردنیں جھکائیں اور صرف ایک فرد واحد نے اپنی گردن نہیں جھکائی تو معزول کر کے عتاب کیا گیا۔

ملیک له التصریف فی الکون نافذ
بشرق و غرب الارض والوعر والسهل

آپ تصریف تام کے مالک تھے اور آپ کی تصریف تام (باذنہ تعالیٰ) مشرق سے مغرب تک زمین کے ہر ایک حصہ میں نافذ ہوتی تھی۔

سراج الهدیٰ شمس علی فلک العلا
بجیلان مبداها علاها بلاافل

آپ شمع ہدایت اور مقام بالا کے آسمان کے آفتاب تھے وہ آفتاب جو کہ جیلان کے افق سے طلوع ہو کر پھر نہیں چھپا۔

طراز جمال مذهب فوق حلته
عدا الکون فیها الدهر یختار ذافل

اس دن آپ کے حلہ ولایت پر طرح طرح کے طلائی نقش و نگار کڑھے ہوئے تھے وہ حلہ ولایت جس پر زمانہ ہمیشہ ناز کرتا رہے گا۔

Marfat.com

یتمیمۃ در زان عقد ولائہ
یجید علیٰ جید الوجود بہ محل

اس دن آپ کا عقدِ ولایت مقاماتِ عالیہ کے بے بہا موتیوں سے مزین تھا' وہ عقدِ ولایت جو ولایت ہی کی گردن کو بھاتا اور زیب دیتا ہے۔

تجد ذاک یابحر الندیٰ عبد قادر
ایا یافعی ذوالفتخار ذومحل

اے حضرت عبدالقادر! آپ دریائے جودوسخا ہیں اور آپ کو سب کچھ حاصل ہے اے یافعی! (جو کہ آپ مریدوں سے تھے) صاحب فخر و مرتبہ عالیہ۔

قفا ھھنا فی راس نھر عیونھم
ملاھا ومن بحر النبوہ مستمی

آؤ ہم اور تم دونوں اس نہر کی بہار دیکھیں (نہر سے شیخ رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں) جو فیضِ نبوت جیسے شیریں چشمہ اور دریائے نبوت سے نکلی ہے۔

و سبحانک اللھم ربا مقدسًا
و واسع فضل للوریٰ فضلہ مسولیِ

اور اب میں تیری حمد کرتا ہوں اے پاک پروردگار! اے وسیع فضل والے! مخلوق پر تیرا فضل سب تنہا ہے۔

اس کے بعد شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ آپ کی کرامات دائرہ حصر سے خارج ہیں اور اکابرین علمائے اعلام نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ آپ کی کرامات درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں اور باتفاق یہ امر مسلم ہو چکا ہے کہ جس قدر کہ کرامات آپ سے ظہور میں آئی ہیں دیگر شیوخ آفاق سے اتنی کرامتیں ظہور میں نہیں آئیں۔

الغرض! بندے نے مندرجہ بالا نثر و نظم میں آپ کے محاسن اور فضائل ومناقب

Marfat.com

کو مختصراً بیان کیا ہے۔ انتہی کلامہ (مؤلف)

مندرجہ بالا عبارت میں حلبہ نورانیہ سے حلبہ برانیہ مراد ہے جیسا کہ ابنِ نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ 511 ہجری میں بمقام حلبہ برانیہ آپ نے مجلسِ وعظ منعقد کی۔ انتہی کلامہ

شاید شیخ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے برانیہ کو نورانیہ سے تبدیل کر دیا کیونکہ جب آپ مجلسِ وعظ میں تشریف رکھتے تھے تو وہ انوارِ تجلیات سے خالی نہیں ہوتی تھیں اور ممکن ہے کہ کاتبوں سے اس میں تحریف ہوئی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شیخ الاسلام شیخ محی الدین النووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بستان العارفین میں بیان فرمایا ہے کہ قطبِ ربانی شیخ بغداد حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جس قدر کرامتیں کہ ثقہ لوگوں سے نقل کی ہوئی ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ اس قدر کرامتیں آپ کے سوا اور کسی بزرگ کی بھی نقل ہوئی ہیں آپ شافعیہ اور حنابلہ دونوں کے شیخ تھے ریاست علمی و عملی اس وقت آپ ہی کی طرف منتہی تھی اکابرین و اعیانِ مشائخِ عراق آپ کی صحبتِ بابرکت سے مستفید ہوئے اور کثیر التعداد صاحبان حال و احوال نے آپ سے ارادت حاصل کی اور بے شمار خلق اللہ نے آپ سے فخرِ تلمذ حاصل کیا۔ جملہ مشائخِ عظام و علمائے اعلام آپ کی تعظیم و تکریم اور آپ کے اقوال کی طرف رجوع کرتے تھے دور دراز سے لوگ آپ کی زیارت کرنے آتے اور آپ کی خدمت میں نذرانہ پیش کیا کرتے تھے چاروں جانب سے اہلِ سلوک آپ کی خدمت میں آتے اور آپ سے مستفید ہو کر واپس جایا کرتے تھے آپ جمیل الصفات شریف الاخلاق کامل الادب والمروت وافر العلم والعقل اور نہایت متواضع تھے۔ احکامِ شریعت کی آپ نہایت سختی سے پیروی کرتے تھے اور اہلِ علم سے آپ انسیت رکھتے تھے اور ان کی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اہلِ ہوا اور اہلِ بدعت سے آپ کو سخت نفرت تھی اور طالبانِ حق و اہلِ مجاہدہ و مراقبہ سے بھی آپ کو نہایت محبت تھی۔ معارف و حقائق میں

Marfat.com

آپ کا کلام عالی ہوتا تھا شعائر اللہ واحکام شریعت کی اگر کوئی ذرا بھی ہتک کرتا تھا تو آپ نہایت غضبناک ہو جاتے تھے آپ اعلیٰ درجہ کے سخی اور کریم النفس اور یگانہ روزگار تھے اور اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔

اب ہم آپ کے حالات کو قاضی ابوبکر بن قاضی موفق الدین اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن الفتاح المصری رحمۃ اللہ علیہ کے اس قصیدہ پر جو انہوں نے آپ کی مدح میں لکھا ہے ختم کرتے ہیں۔ وَهُوَ هٰذَا ۔

قصیدۂ مدحیہ

ذکر الا له حیات قلب الذاکر — فامت به کیدالغرور الغادر

معبود حقیقی کا ذکر ذاکروں کے لئے زندہ دلی ہے میں اس کے ذکر سے ہر ایک قسم کے مکروفریب کی بیخ کنی کرتا رہوں گا۔

واذکره واشکره علی الهامه — ذکراً تعنت بالذکور الشاکر

اب تو خدا تعالیٰ کا ذکر و شکر کر کہ جس طرح وہ تجھے الہام کرے وہ ذکر و شکر جو ذاکر و شاکر کی عاجزی کا مظہر ہو۔

واعد حدیثك عن الیال قدمضت — بالا برقین و بالعذیب و حاجر

اوران راتوں کی باتیں یاد کر جو تو نے مقامِ ابرقین مقامِ عذیب اور مقامِ حاجر میں گزاریں۔

سقیالا یام العقیق واهله — وبکل من ورد الحمیٰ من زائر

ایامِ عقیق اور عقیق میں بسنے والوں کو مبارک ہو اور ہر ایک زائر کو جو اس کے جنگل کی بھیڑ میں سے ہو کر نکلے۔

اخلا من الامن استبان لخائف — والوصل بعد تقاطع تهاجروا

اور کیا وہ (زائر) امن وامان سے خالی ہو کر دہشت زدہ ہوتا ہے حالانکہ

Marfat.com

وصل بعدِ انقطاع و ہجر بھی ممکن ہے۔

والعجز عن ادراکه ادراکه وكذا الهدى فيه فنون الحائر

اس کے ادراک سے عاجز ہونا اس کو پانا ہے اور اسی طرح ہدایت میں تمام طریقوں سے واقف ہونا ہے۔

ايام لا اقمارها محجوبه عنا ولا غزلا نها بنوافر

وہ دن جن کے چاند ہم سے چھپے ہوئے نہیں اور نہ ان کے ہرن ہم سے نفرت رکھتے ہیں۔

وتعودا عيادى بعود رضا كم عنی وتملاء بالسرور سرائرى

میری عیدوں کے دن تمہاری رضامندی سے لوٹ آئیں گے اور میرے تمام راز خوشنودی سے بھر جائیں گے۔

ولقد وقفت على الطول سائلاً عن اهل ذاك الحيى وقفت حائر

میں مکانوں کے نشانوں پر کھڑے ہو کر ان سے اس قبیلہ کا حال پوچھتا ہوا حیران کھڑا رہا۔

فاجابنی رسم الديار وقد جرت فيه دموعى كا لسحاب الماطر

تو مجھے ان گھروں کی نشانیوں نے جواب دیا اور میری آنکھوں سے آنسو اس طرح جاری ہو گئے جیسے بدلی سے پانی۔

ذهبوا جمعيا فاحتسبهم واصطبر فعساك ان تحظى

وہ سب کے سب چلے گئے تو اب تم انہیں یاد کر کے صبر کرو تاکہ تم صبر کرنے والوں کا اجر و ثواب پاؤ۔

وتزودوا التقوى فانت مسافر وبغير زاد كيف حال مسافر

اور پرہیزگاری کا توشہ تیار کر لو کیونکہ تم مسافر ہو اور ظاہر ہے کہ بدوں زادِ راہ کے مسافر کا کیا حال ہوتا ہے۔

Marfat.com

فالوقت اقصر مدة من ان تنی   فیه فسارع بالجمیل وبادر

کیونکہ وقت کی مدت بہت کم ہے کہ تم اس کو پاسکو تو تمہیں نیکیوں کی طرف دوڑ کر جلد ان کو حاصل کرنا چاہئے۔

واجعل مدیحك ان اردت تقربا   من ذی الجلال بباطن وبظاهر

للمصطفیٰ ولا له و صحابه   والشیخ محی الدین عبدالقادر

(شاعر اپنی طرف خطاب کر کے کہتا ہے) اگر تو ظاہر و باطن میں اللہ جل شانہ کے تقرب کا خواہاں ہے تو اپنی مدح کو جناب سرورِ کائنات ﷺ اور آپ کی آل اور اصحاب اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام سے نامزد کر۔

بحر العلوم الحبر والقطب الذی   ورث الولایه کابراً عن کابر

آپ علوم کے دریا اور قطب وقت تھے اور آپ نے بزرگان دین میں سے بڑے بڑے مشائخ عظام سے ولایت حاصل کی تھی۔

شیخ الشیوخ وصدرهم و امامهم   لب بلا قشر کثیر مآثر

آپ شیخ الشیوخ اور ان کے امام اور ان کے صدر تھے آپ فضل و کمال کے لحاظ سے گویا مغز بے پوست اور صاحب فضائل کثیرہ تھے۔

غوث الانام و غیثهم و مجیرهم   بدعائه من کل خطب جائر

آپ خلق کے معین و مددگار اور ان کے لئے باران اپنی دعا کی برکت سے ہر ایک مصیبت سے بچانے ---

تاج الحقیقة فخرها نجم الهدا   یه فجرها نور الظلام لعاثر

آپ تاج حقیقت اور اس کے فخر اور ہدایت کے روشن تارے تھے آپ ہدایت کی صبح اور گہرے اندھیرے کے نور تھے۔

روح الولایه انسها بدر الهدا   یه شمسها لب اللباب الفاخر

Marfat.com

آپ ولایت کی روح اور اس کے انس اور ہدایت کے چاند اور اس کے سورج اور ہر ایک فخر وفضیلت کے خلاصہ تھے۔

صدر الشریعه قلبها فرد الطری   قة قطبها نخل النبی الطاهر

آپ صدرِ شریعت اور اس کے دل اور طریقت کے فردِ کامل اور قطب وقت اور نبی طاہر کی آل تھے۔

و دلیله الوقت المخاطب قلبه   بسرائر و بواطن و ظواهر

آپ کا رہبر آپ کا وقت ہوتا تھا جس وقت کہ مقامِ قلب سے ظاہری باطنی راز و نیاز اور اسرار کے ساتھ آپ کو خطاب ہوتا تھا۔

وهو المقرب و المکاشفه جهرة   بغیوب اسرار وسر ضمائر

آپ مقرب بارگاہ الٰہی تھے اور آپ پر عالمِ غیب سے اسرارِ مخفیہ اور پوشیدہ راز کشف ہوتے تھے۔

وهو المنطق و المؤید قوله   وله الفتوح الغیب ایه قادر

آپ کا قول مدلل اور مؤید بالصواب ہوتا تھا اور فتوح الغیب (آپ کی کتاب) اس کی کافی دلیل ہے۔

وله التحبب التودد والرضاء   من ربه بمعارف کجواهر

آپ محبت والفتِ رضائے الٰہی اور معارف وحقائق میں جو کہ درِ بے بہا ہیں رتبہ عالی رکھتے تھے۔

سلك الطریق فاشرقت من نوره   وعلومه کضیاءِ بدر زاهر

آپ گویا طریقت کے موتیوں کی لڑی تھے اور طریقت آپ کی علمی روشنی سے چودھویں رات کی طرح روشن ہوگئی۔

وعلاه اعلیٰ فی المعالی رتبه   وفخاره مامثله لمفاخر

آپ کا رتبہ مقاماتِ عالیہ میں اعلیٰ وارفع تھا اور آپ کے وہ فضائل تھے جو

Marfat.com

کسی صاحبِ فخر کو حاصل نہیں ہوسکتے۔

خلع الالہ علیہ ثوب ولایۃ وامدہ من جندہ بعساکر

اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلعت ولایت عطا فرمایا اور اپنے لشکروں سے اس نے آپ کی مدد کی۔

قلہ الفخار علی الفخار بفضلہ وافی وبالنسب الشریف الباہر

فضلِ الٰہی سے آپ کو فضیلت پر فضیلت حاصل تھی اور عالی نسبی کا فخر بھی آپ کو حاصل تھا۔

ولہ المناقب جمعت وتفرقت فی کل ناد ذاثراء عامر

آپ کے مناقب بکثرت ہیں جو کہ قلمبند کئے گئے اور جن کا ہر ایک ذی عزت وذی شان محفل ومجلس میں تذکرہ رہتا تھا۔

فابن الرفاعی و ابن عبد بعدہ وابو الوفاء وعدی بن مسافر

شیخ ابن الرفاعی- ابن عبد- شیخ ابوالوفاء- شیخ عدی بن مسافر

وکذا ابن قیس مع علی مع بقا معہم ضیاء الدین عبدالقاہر

شیخ ابن قیس- شیخ علی- شیخ بقاء بن بطو- شیخ ضیاؤ الدین عبدالقاہر وغیرہ جملہ مشائخِ موصوف۔

شہدوا باجمعہم مشاہد مجدہ مابین بادی فضلہم والحاضر

آپ کی مجالس میں حاضر ہوا کرتے تھے اور یہ وہ مشائخ ہیں کہ جن کی فضیلت وبزرگی ہر ایک شہری اور دیہاتی کے نزدیک مسلم تھی۔

واقر کل الاولیاء بانہ فرد شریف ذومقام ظاہر

الغرض! کل اولیاء اللہ نے اس بات کا اقرار کیا کہ آپ فردِ کامل اور صاحبِ مقاماتِ ظاہرہ ہیں۔

وبانہم لم یدرکوا من قربۃ مع سبقہم علما غبار الغابر

Marfat.com

اور وہ آپ کے قرب و مقامات میں سے باوجود آپ سے سبقتِ علمی رکھنے کے بھی چلنے والے کے غبار کے برابر بھی نہ پا سکے۔

کلا ولا شربوا اذا من بحره مع ربهم الاکنعبة طائر

انہوں نے آپ کے دریائے وصال سے اپنے پروردگار کے ساتھ پرندے کے گھونٹ سے زیادہ پانی نہیں پیا۔

اصحابه نعم الصحاب و فضلهم بادلکل مناضل و مناظر

آپ کے احباب و مرید وہ بزرگ تھے کہ جن کی فضیلت و بزرگی ہر ایک مخالف و موافق پر ظاہر تھی۔

وهم رءوس الاولیاء منهم الا قطاب بین میامن و میاسر

وہ سب کے سب رئیس الاولیاء تھے اور ان میں سے بعض اطراف و جوانب میں رتبۂ قطبیت کو بھی پہنچے ہیں۔

یامن تخصص بالکرامات التی صحت باجماع و نص تواتر

آپ ہی کو یہ خصوصیت حاصل ہوئی کہ آپ کی کرامات اجماع اور تواتر سے ثابت ہوئی ہیں۔

وتناقل الرکبان من اخبارها سیرا الحلت لمسامر و مسافر

مسافروں نے آپ کی وہ وہ کرامات اور آپ کی سیرتیں نقل کیں کہ جن کو ہر ایک مقیم اور مسافر سن کر محظوظ ہوا۔

لما خطرت و قلت ذا قدمی علیٰ کل الرقاب یجد عرم باتر

جبکہ آپ نے آگے بڑھ کر ذی وقعت اور مضبوط ارادے سے فرمایا کہ میرا یہ قدم ہر ایک ولی کی گردن پر ہے۔

مدت لیعسلک الرقاب واذعنت من کل قطب غائب او حاضر

تو آپ کی ہیبت سے تمام اولیاء اللہ کی گردنیں آگے بڑھیں اور ہر ایک

حاضر و غائب ولی اور قطب نے آپ کے قول کی تصدیق کی۔

ونشطت حین بسطت فانقبضت کذا الاقطار بین معاضد و مناظر

جب آپ خوشی کے وقت خوشنود ہوئے۔ سب معاضد اور مناظر آپ کے فرمانبردار ہوئے۔

وعنت لك الاملاك من كل الورٰی ما بينما بين مامور لهم او امر

تمام جہان کے ملوک و سلاطین اور حاکم و محکوم بھی آپ کے سامنے سر جھکائے ہوئے تھے۔

وظهرت فضلاً و احتجبت جلالة وعلوت مجداً فوق كل معاصر

آپ کی فضیلت و بزرگی عیاں تھی اور آپ کا مقام و مرتبہ مخفی تھا کیونکہ مقام و مرتبہ میں آپ اپنے تمام ہمعصروں سے آگے تھے۔

وعظمت قدرا فارتقيت مكانة حتّٰی دنوت من الكريم الغافر

آپ قدر و منزلت کی سیڑھیوں پر چڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ آپ اپنے پروردگار سے قریب ہوئے۔

ورقيت غايات الولا مستبشراً من ربك الاعلٰی بخير بشائر

اور مقامِ ولایت کے انتہا درجہ تک پہنچ کر اپنے پروردگار سے بہتر خوشخبریاں سنیں۔

وبقيت لما ان فنيت مجرداً وحضرت لما غبت حضرة ناظر

آپ اپنی ہستی سے فنا ہو کر مقامِ تجرید میں آئے اور اپنی ہستی سے متائب ہو کر مقامِ حضرت القدس میں پہنچے۔

فشهدت حقا اذدهشت مهابة وكذا شهود الحق كشف بصائر

پھر آپ نے حق کا مشاہدہ کیا جبکہ آپ خوفزدہ ہو کر متحیر ہو گئے تھے اور اسی طرح شہود حق سے کشف بصیرت ہوتی ہے۔

Marfat.com

مدحی الطویل قصیرة و مدیدة　　عن وصف بحرك بالعطاء الوافر

میری طول وطویل مدح باوجود طویل ہونے کے بھی آپ کے دریائے وصف سے بمقابل آپ کی عطائے وافر کے بہت ہی کم ہے۔

اعددت حبك بعد حب المصطفیٰ　　والاٰل والاصحاب خیر ذخائر

وجعلت فیك المدح خیر وسیلة　　للّٰه لا جارة کاتشاعر

میں آپ کی محبت کو حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب کی محبت کے بعد بہتر ذخیرہ اور آپ کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہتر وسیلہ بناتا ہوں اور شاعروں کی طرح میں اس کے صلہ ملنے کا ذریعہ نہیں بناتا۔

ورجوت من نفحات تربك نفحة　　یحیی بها فی العمر میت حاطری

جس بادِنسیم نے کہ آپ کی تربیت کی ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ بادِنسیم مجھ پر ایک ہی دفعہ چل کر میری مردہ طبیعت کو زندہ کردے۔

ثم الصلوٰة علی النبی المصطفیٰ　　خیر الوریٰ من اول والاخر

اور اب میں نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتا ہوں جو کہ خیر الخلق اور خیر الاولین والاخرین ہیں۔

فلك الرسالته شمسها روح النبوة　　قدسها للحق اشرف ناصر

جو کہ فلک رسالت اور اس کے سورج اور روحِ نبوت اور حق تعالیٰ کے بہتر مددگار تھے۔

فی حبه قل ماتشاء فقدره　　فوق المقام وفوق نثر الناثر

آپ کی محبت وستان میں جو چاہو سو کہو کیونکہ آپ کا رتبہ اربابِ شعروسخن کی قوت بیان سے آگے ہے۔

والعجز عن ادراکه ادراکه　　وکذا الهدیٰ فیه فنون الجائر

آپ کے مرتبہ کو دریافت کرنے سے قاصر رہنا اس سے واقف ہونا ہے

اور اسی طرح سے ہدایت جس میں عقلیں حیران ہیں۔

اللّٰہ انزل مدحہ فی ذکرہ   یتلی فما ذا قول شعر الشاعر

جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدح اپنے کلام پاک میں کی ہے (جو شب و روز پڑھا جاتا ہے) تو اب اربابِ شعر و سخن کا کیا ذکر ہے۔

ما فی الوجود مقرب الابہ   من مرسل اومن ولی شاکر

بدوں آپ کے وسیلہ کے کوئی بھی مقربِ الٰہی نہیں بن سکا نہ کوئی نبی و رسول اور نہ کوئی ولی شاکر۔

کل الخلائق و الملائك دونہ   مافوقہ غیر الملیك القادر

تمام مخلوقات اور فرشتہ وغیرہ سب آپ کے رتبہ سے نیچے ہیں اور آپ کے مرتبہ بجز مالکِ حقیقی قادر ذوالجلال کے اور کسی کا مرتبہ بالاتر نہیں۔

صلی علیہ اللّٰہ ما ابتسم الدجی   عن جوھر الصبح المنیر السافر

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں اتارتا رہے جب تک کہ راتوں کی اندھیریاں صبح کے چمکتے ہوئے نور سے روشن ہوتی رہیں۔

یہ آپ کے اور ان اولیائے کرام کے جو کہ ہمیشہ آپ کی مدح سرائی میں رطب اللسان رہا کرتے تھے مختصر حالات ہیں جن سے کہ ہم واقف ہوئے اور اپنی اس تالیف میں ہمیں ان کے ذکر کرنے کا موقع ملا۔

فالحمد للّٰہ علی ذلك اللھم ببرکتہ وبحرمۃ لدیك ارزقنا صدق الیقین ولا تجعلنا ممن یاکل الدنیا بالدین واجعلنا ممن یومن بکرامات الاولیاء الصالحین۔ امین۔

اب یہ قلیل البضاعت المعترف بالعجز والتقصیر ناظرین کی خدمتِ سامی میں عرض کرتا ہے کہ جہاں کہیں کہ اس میں کچھ سقم پائیں تو وہ اسے صرف اپنے دامن کرم سے چھپا ہی نہ لیں بلکہ اس کی اصلاح بھی کر دیں اور میں بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا

Marfat.com

ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے عیوب دیکھنے کی بصیرت عطا فرمائے اور ہمارے آنے والے دنوں کو ہمارے گزشتہ ایام سے ہمارے حق میں بہتر کرے اور میرا اور جمیع اہلِ اسلام کا خاتمہ بالخیر کرے اور قبر میں سوال و جواب پر ثابت قدم رکھے اور ہمیں اصحابِ یمین (نجات پانے والوں) میں سے کرے اور قیامت کے دن سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے کے نیچے ہمارا حشر کرے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اور میرے والدین اور جن کا کہ مجھ پر کچھ بھی حق ہے اور جو لوگ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور مؤلف و کاتب الحروف کو دعائے خیر سے یاد کریں۔ سب کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو بخش دے۔

آمین یا رب العالمین. تم و کمل والحمد للہ وحدہٗ وصلی علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ وسلم تسلیمًا کثیرًا دائمًا الی یوم الدین و رضی اللہ عن الصحابہ کلھم اجمعین۔

تمت الکتاب بعون الملک الوھاب

شعبان المعظم ۱۳۷۴ہجری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمائل بغوی

الجامع الکبیر

احادیث کا مجموعہ
مسند اسحاق بن راھویہ

جواہر البیان فی الخیرات الحسان

تعلیم مصطفیٰ

فیوض الشیخین

تذکرہ خلفائے راشدین

معمولات مظہریہ

فضائل حجر اسود مقام ابراہیم

جدید تخریج شدہ
رکن دین

کشف المحجوب

شرح الصدور

احوال مقدسہ

تذکرہ حضرت شیر ربانی شرقپوری اور انکے خلفاء

اسوۂ حسنہ

احادیث کا مجموعہ

کنز العمال کسی تعارف کی محتاج نہیں۔
کنز العمال میں 46624 احادیث مبارکہ ہیں۔
شیخ احمد عبد الجواد فرماتے ہیں جس نے کنز العمال کا مطالعہ کیا اُس نے احادیث مبارکہ کی ستر سے زائد کتب کا مطالعہ کیا۔

کنز العمال

مترجم
عابد عمران انجم مدنی
فاضل بھیرہ شریف

بزرگوں کے عقیدے

اسلامی ناموں کا انسائیکلوپیڈیا

نورانی حکایات

مرشد کامل

میری سرکار

بقیع الغرقد جنت البقیع

درود و سلام

طلع البدر
نعتیہ مجموعہ

مدینہ بہار
نعتیہ مجموعہ

کلام ریاض
نعتیہ مجموعہ

نجم الخطیب
احوال القبور
وقار شریعت
فضائل علم و علماء
آئینہ جمال مصطفیٰ
مسلک حضرت داتا گنج بخش
تقسیم وراثت
تحقیق حلالہ
تجہیز و تکفین
تحقیق طلاق
کلام حضرت بابا بلھے شاہ
کلام حضرت سلطان باہو
کلام حضرت میاں محمد بخش
لگیاں نیں موجاں
مدینہ ساڈی جان اے

کرماں والا بک شاپ

دکان نمبر ۲۔
دربار مارکیٹ
لاہور

Voice: 042-7249515